

تاج دربار تاج پشی

جو دہلی میں تاج پشیم جویری سنہ ۱۹۰۷ء حضور ملک معظم اڈوار ڈوہمتم

قیصر ہند کے جشن تخت نشینی کے لیے منعقد ہوا

جسکو مشر سٹیفن وھیلم نے

حکیم وائسرائے و گورنر جنرل ہند

سرکاری کاغذات سے ترتیب دیا



شمس العلماء ہولوی حافظ مذہب احمد ایل۔ ایل۔ ڈی (اڈنبرا)

نے بابائے گورنمنٹ آف انڈیا اسکا ترجمہ کیا

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوئی



حضور ملک معظم اقدارۃ هفتیم - قیصر هند

تاج دربار تاج پشی

جسین

ہم تجھ پر کیا ہے بار اقدار حسین عظیم الشان کی توجہ اور اسکے وسیع ترین تاج کی تشریح ہے
جو کہ

یہلم جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کو بیاہگار مبارک تخت نشینی حضور ملک معظم اڈوارڈ مہتمم قیسر ہند
بمقام دہلی منعت رہا

جسے ہندوستان کے شاہی خاندانوں اور عام لوگوں کو جمع کیا اور بالیان گنگ
اس کے ساتھ چھڑی اور رعایت کا خیال پیدا کیا



سٹیشنر و پبلشر نے حسب حکم و سرکار کو راجنرل ہند کاری کاغذات سے ترتیب دیا
اشراف العلما مولوی حافظ میر احمد ایل ڈی (اڈنبرا) نے ایسے کو نمٹ آف ٹیا اسکا ترجمہ کیا
بحسن اہتمام پنڈت منوہر لال بھارگوپہ ٹنڈنٹ مطبع

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

دیباچہ

شاہ اڈوارڈ ہفتم قیصر ہند کی تاج پوشی کی خوشی میں جو عظیم الشان جشن دسمبر اور جنوری ۱۹۰۲ء میں بمقام دہلی منائے گئے تھے انکی کیفیت تحریر کرنے کی خدمت حکماً مسٹر سیٹفن ویسلر کو سپرد کی گئی تھی جنکے والد نے اب سے چھتیس برس پہلے از خود لارڈ لٹن کے مجمع اعلان قیصری کے متعلق قریب قریب اس طرح کے کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ لیکن جیسا اختلاف بین دونوں موقعوں میں تھا ویسا ہی دونوں کیفیتوں میں بھی ہے۔ اتنی حالیتیں متقاضی ہیں کہ جیسی کیفیت ۱۸۵۷ء کے مجمع کی لکھوائی گئی تھی اس سے بڑھ کر جامع اور مستند کیفیت ۱۹۰۳ء کے جشن کی لکھی جائے۔

۱۹۰۳ء کی کارروائیاں بہت بڑے وسیع پیمانے پر تھیں۔

انکے لئے بڑی طیاریاں کرنی پڑیں۔

دیتا بھر کی توجہ انکی طرف مبذول تھی۔

بالآخر کامیابی کا سہرا انکے سر باندھا گیا۔

اگرچہ کبھی دربار دہلی ہوا تو ان لوگوں کو جو انتظام کے ذمہ دار ہونگے اس کیفیت سے

بڑی بیش بہا مدد ملی اور اگر اسکی نقل نہ بھی ہوئی یا اس جیسا دربار نہ بھی ہوا جیسا کہ غالب

ہے کہ نہیں ہو گا تاہم مناسب ہے کہ اسکی تاریخ قلمبند کی جائے کیونکہ یہ دربار وقار اور نکلت کے

واقعات کا ایک سلسلہ تھا جس سے گذشتہ ہندوستان یعنی قدیمی بہادری اور کمائیوں کی حیثیت
 نے زینت اور متوسط زمانے کی نمود و نمائش کا صفحہ تمام ہو کر ٹھیک وقت پر بیسویں صدی
 کا نیا باب شروع ہوا جو سلیس ہونے کے علاوہ رو بہ برتری بھی ہے۔ بہر کیف ایسا خیال
 کیا جاتا ہے کہ جن لوگوں نے بطور کارپرداز یا بطور عہدہ دار یا ان میں محدود
 چند ہی ایسے ہو گئے جو ان بڑے جلسوں کی واقعی کیفیت کو شوق سے پڑھنا چاہیں
 پس گورنمنٹ آف انڈیا نے تمام تجویزات اور سرکاری کیفیات جو ان کے پاس تھیں
 مسٹرٹیفن کے حوالے کر دیں اور باب وار مسودات جیسے جیسے لکھے جاتے تھے آخری
 نظر ثانی کے لئے ہندوستان آنے لگے۔ اس کارروائی سے کتاب کی اشاعت میں
 کیس قدر دیر تو ہوئی مگر اُمید کیجاتی ہے کہ تمام کتاب کی مزید صحت کے لحاظ سے جسکی
 نسبت اطمینان دلایا جاسکتا ہے عذر درنگ قبول ہوگا۔ اور بیان جو اس قدر
 ضروری حالات پر مشتمل ہو آسین صحت ہی بڑی چیز ہے اور وہ موقوف ہے اس پر کہ
 اشخاص اور واقعات کے لحاظ سے حکایت نفس الامری ہو۔ مع ہذا امید کیجاتی ہے
 کہ ناظرین کو کم سے کم اس کتاب میں سرکاری کاغذات سے بڑھ کر حالات لینے کی اسلئے کہ
 اس بارے میں خاص کوشش کی گئی ہے کہ وہ حالات لوگوں پر ظاہر کر دیے جائیں
 جو دوسری جگہ آسانی نہ مل سکیں اور صرف یہی نہ ہو کہ سرکاری گزٹوں کے روکھے پھیکے
 مضامین کی توضیح اور تشریح کر دیجائے اور بس۔ بلکہ وسیع ترین نتائج کی تصویر کھینچ دیا جائے
 اور دہلی کی تقریبات کے عام آثار کو جمع کر دیا جائے۔

اسیمن شک ہنیں کہ یہی عام نتائج ہیں جنکی وجہ سے دربار دہلی بڑا باوقعت سمجھا گیا ہے جو لوگ اس خیال سے دربار میں گئے تھے کہ وہاں جا کر صرف ایک تماشا دیکھنا ہے انھوں نے جا کر معلوم کیا کہ وہ فی الحقیقت ایک بڑی تقریب کے شریک حال ہیں۔ خود ہندوستان کے اور باہر کے بھی کچھ لوگ ایسا خیال کرتے تھے کہ ہندوستان بیش برین نیست کہ سلطنت کا ایک دم چھلا ہے جو برطانیہ عظمیٰ نے حق ناحق اپنے پیچھے لگا لیا ہے۔ انھوں نے شریک دربار ہو کر شاید اول دفعہ وقار کی عظمت اور شان اور اسکی زبردست طاقت کو چشم دید کیا جو دنیا کی آئینہ تاریخ پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہیں رہے گی۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ یقین کر ورا دیوں کی گردنوں پر اجنبی حکومت کے جوئے کے لادنے کو کار آسان سمجھتے اور کہا کرتے ہیں کہ یہ کون بڑی بات ہے انھوں نے شریک دربار ہو کر معلوم کیا کہ پہلے انگریز شہنشاہ ہند کی تاجپوشی پر جو لوگوں نے اظہار اطاعت و انقیاد کیا تو اس عباداری میں جسکو لوگوں کا اتنا تجم غفر تسلیم کرتا ہے کیا کچھ برکتیں ہونگی اور تاج برطانیہ کے ساتھ قدیم خاندانی شاہزادے سے لیکر غریب دیہاتی تک ہر قسم کی رعایا کی خیر خواہی کیس قدر اصلی اور بلا تصنع ہے۔ اور جشن کی کارروائیوں میں مرحومہ مغفورہ ملکہ وکٹوریہ کی صورت کی ذات والاصفات کا کس قدر گہرا اثر تھا جسکو ہندوستان میں ہر کہیں رعایا کی مادر مہربان مانا جاتا ہے اور جب رعایا کا یہ حال ہے تو انکے فرزند ارجمند بادشاہ حکمران شاہ اڈوارڈ ہفتم کا کیا پوچھنا ہے جنکی مبارک جانشینی کی

یادگارین یہ تمام دلچسپ تقریبات عمل میں لائی گئیں۔ دربار دہلی نے سب سے بڑا
کار نمایاں یہ کیا کہ ہندوستان کے شاہی خاندانوں کی یادگاروں اور عام لوگوں کو
ایک جگہ جمع کر دیا بلکہ شاید اس سے بھی بڑھ کر یہ کیا کہ دونوں فریقوں کو دنیائے
جانا اور سمجھا اور انگریزوں کی قوم کو ان کے ساتھ ہمدردی اور رعایت کا خیال پیدا ہوا۔

مضامین

باب اول

تمہید

شاہ اڈوارڈ ہفتم۔ قیصر ہند۔ حضور ملکِ معظم کی تخت نشینی۔ پیام شاہی۔ قیصری خطاب
دستِ منسٹر کا جلسہ تاج پوشی۔ اعلانِ وائسرائے۔ دربار کی طیاری۔ وائسرائے کی
جانب سے بلاوے۔ سردارانِ ورؤسائے فرماؤ کے نام خطوط۔ خلاصہ جوابات۔
دولِ خارجہ کے وکلاء۔ ہندوستان و جاپان فرامیسی و پرتگیزی مقبوضات ہند۔
کانسلون کی جماعت۔ دربار کی کمیٹیاں۔ (الغایت ۳۹)

باب دوم

دہلی میں جلوس کا داخلہ

وائسرائے کی تشریف آوری۔ ریلوے سٹیشن پر استقبال۔ ڈیوکل اور ڈچرف آف کاناٹ
شہرین سے سواری کا گزر۔ ہاتھیوں کا جلوس۔ فوجی انتظامات۔ جامع مسجد سے جلوس کا
نظارہ۔ ایشیائی دھوم دھام۔ روسائے فرماؤ اور جلوس چاندنی چوک میں۔ روانگی جاکمپ
(۴۴ لغایت ۷۳)

باب سوم

فرود گاہ گورنمنٹ

دہلی کی گورنمنٹ - تاریخی یاد گارین - دربار کے خیمے - وائسرائے کی فرود گاہ - سرکٹ ہاؤس - مہمانان لارڈ کرزن - گورنران ولفٹنٹ گورنران - لارڈ کچنر کے خیمے - اخباروں کے وکلاء بقاوتوں کا شر - (۷۲ لغایت ۹۲)

باب چہارم

امراء و رؤساء ہندوستان

نظام حیدر آباد - گیکوٹر - مہاراجگان میسور و کشمیر - راجپوتانہ و وسط ہند کے خیمے - ٹرانکور و کوچین - رؤساء میپئی - رؤساء پنجاب کے خیمے - رؤساء بنگال - مہاراجہ سکھ - شان کے ساہوا - بلوچستان - و صوبہ شمالی مغربی سرحدی - (۹۳ لغایت ۱۳۴)

باب پنجم

ہندوستان کی صنعت و حرفت کی نمائش

عمارت نمائش گاہ - رسم افتتاحی - وائسرائے کی پیچ - صنعت و حرفت کی آئندہ امیدیں - مستعار ذخیرے - تقسیم انعامات - وائسرائے کا استقبال - (۱۳۵ لغایت ۱۵۶)

باب ہشتم شہنشاہی دربار

نوروز۔ ایفی تھیٹر۔ وائسرائے کا شہ نشین۔ رؤساء کا مجمع۔ حلقہ دربار۔ بہادران
زمانہ غدر۔ ڈیوک اور ڈچس۔ وائسرائے کی تشریف آوری۔ نقیب کی طلب اعلان
کا پڑھنا۔ وائسرائے کی پیچ۔ شہنشاہ معظم کا پیام۔ رؤساء کا استقبال۔
معروضات کا پیش کرنا۔ (۵۷ لغایت ۲۱۳)

باب نہم دوشاہی رحمن

وائسرائے کے کیمپ میں شاہی دعوت۔ مہمانوں کی فہرست۔ لارڈ کرزن اور
ڈیوک آف کانٹ کی پیچ۔ تاج شاہی۔ مشروپوٹین کا وعظ۔ (۲۱۴ لغایت ۲۳۵)

باب دہم

اندرون دیوان شہنشاہ اعظم سلاطین مغلیہ

شاہجہان کا محل۔ دیوان عام۔ تخت طاؤس۔ اجلاس عطاے خطابات سارف
انڈیا۔ گرینڈ ماسٹر کے جلوس کی ترتیب۔ ٹائٹون کی خلعتیں گیمینینون کو تمغے پہنانا۔
طبقہ انڈین امپائر شاہی قص و سرود۔ دیوان خاص۔ (۲۳۶ لغایت ۲۸۲)

باب نہم افواجِ دہلی۔

فوجی کرتب۔ افواجِ دربار۔ عظیم الشان قواعد۔ عرض لشکر۔ افواجِ امیرِ ٹیل سروس۔
ہندوستانی توپخانے۔ رؤسائے فرمانروا بوقت عرض لشکر۔ وائسرائے اور لارڈ کچنر۔
احکام کمانڈران جیف۔ (۲۸۳ لغایت ۳۱۳)

باب دہم کھیل۔ تماشے۔ محفلیں

دہلی کی روشنی۔ رؤسائے ہند کے نوکر چاکر۔ ایفنی تھیٹرین ملاحظہ افواج۔ فوجی کرتب
فٹ بال۔ ہاکی اور کرکٹ میچ۔ پولو ٹورنمنٹ۔ اسٹینٹیل کپ۔ انڈین آرمی کپ۔
تقسیم انعامات۔ یادگار ملکہ رم جومہ۔ بت کا کھولنا۔ سکھوتی ایک رسم تیغ بہادر کی پیشین گوئی
مہاراجہ نا بھائی تقریر۔ (۳۱۴ لغایت ۳۲۹)

باب یازدہم مقامات مختلفہ کے جشن

صوبہ جات میں اعلان کا دن۔ کلکتے کے جشن۔ گورنمنٹ ہوس میں رقص و سرود
صوبوں کے صدر مقامات۔ گھر گھر خوشیاں۔ اعلان کا پڑھا جانا۔ روشنی
اور جلسے۔ دربارِ اصناع۔ ہندوستانی ریاستیں۔ نیپال۔ فارس۔
اور عرب رومی۔ (۳۳۰ لغایت ۳۶۶)

باب دوازدهم

خاتمہ

وائسرائے کا استقبال۔ اعزاز طبقہ ہاتھ۔ شاہانہ روانگی۔ ریلوے سٹیشن کا نظارہ۔
ڈیوگ اور ڈچس آف کانٹ لارڈ اور لیڈی کرزن۔ وائسرائے کا رخصتی حکم۔ دہلی
مین پولیٹیکل جماعت۔ انتظامات پولیس۔ ٹو اکٹھا نے اور تار گھر کی خدمات۔ لایٹ
ریلوے۔ دربار کے تمنغے۔ کیمپ کا ٹوٹ جانا۔ (۳۶۷ لغایت ۳۸۳)

سرکاری کاغذات

ضمیمہ اول

وائسرائے کی تقریریں (۳۸۴ لغایت ۴۱۰)

ضمیمہ دوم

خطابات و انعامات (۴۱۱ لغایت ۴۵۰)

ضمیمہ سوم

گورنمنٹ آف انڈیا کا مراسلہ سکریٹری آف انڈیا کے نام مورخہ ۱۹۰۳ء
از شملہ۔ (۴۵۱ لغایت ۴۸۶)

ضمیمہ چہارم

گورنمنٹ آف انڈیا کا مراسلہ سکریٹری آف بیٹ کے نام مورخہ
۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء از شملہ (۴۸۷ لغایت ۴۹۰)

ضمیمہ ہفتم

نزید خطابات (۴۹۱ لغایت ۴۹۳)

ضمیمہ ششم

خاص خاص خدمات پر افسروں کی تعیناتی (۴۹۴ لغایت ۵۱۱)

ضمیمہ ہفتم

سرکاری عمان دربار کے موقع پر (۵۱۲ لغایت ۵۴۰)

ضمیمہ ہشتم

بہادرانِ زمانہ غدر (۵۴۰ لغایت ۵۸۵)

ضمیمہ نہم

افسرانِ فوجی (۵۸۵ لغایت ۵۹۶)

توضیحات

ہاٹ ٹون کیے ہوئے تصاویر

حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم - قیصر ہند - نقلِ فوٹوگرافِ عمل ڈیلیوڈی ڈونی ابری ٹریٹ
لندن (صفحہ آغاز کتاب)

ہنر کسلسنی، لایٹ آنریبل جارج مینیل بیرن کزن آف کڈسٹین - پی - سی - جی - ایم
ایس - آئی - جی - ایم - آئی - ای - ڈی - ڈی - وگورڈ جنرل ہندوستان - نقل
فوٹوگرافِ عمل بورن اینڈ شپہرڈ - شملہ (مقابل صفحہ ۱)

فیلڈ مارشل ہنر رائل ہائینس ڈیوک آف کانٹ اینڈ سٹیرتھیرن - کے - جی - نقل
فوٹوگرافِ عمل مال و فاکس پکیڈے لندن - (مقابل صفحہ ۱۲)

ہنر کسلسنی ہمارا جہ چندر شمشیر جنگ رانا بہادر وزیرِ اعظم نیپال - نقلِ فوٹوگرافِ عمل
ہرزاک و گننر - ہو - (مقابل صفحہ ۳۰)

ہنر ہائینس فوایب میر سر محبوب علیخان بہادر - جی - سی - بی - جی - سی - ایس - آئی - نظام
جہدر آباد - نقلِ فوٹوگرافِ عمل راجہ دیندیا ل اینڈ سنز بھٹی (مقابل صفحہ ۴۱)

ہنر ہائینس میر سر محمود خان - جی - سی - آئی - ای - خان یعنی والی قلات و میر کمال خان
جام بیلا و بلوچی رئیس - نقلِ فوٹوگرافِ عمل بورن و شپہرڈ - شملہ (مقابل صفحہ ۵۳)
ہنر کسلسنی لیڈی کزن - نقلِ فوٹوگرافِ عمل البرٹ جیکنر - شملہ (مقابل صفحہ ۷۵)

ہزار ایل ہائینس جس آف کانٹ اینڈ سٹریٹھیرن۔ وی۔ اے۔ سی۔ آئی۔ آر۔ آر۔ سی
نقل فوٹو گراف عمل ڈیلیو۔ وی۔ ڈونی۔ ابری سٹریٹ لندن (مقابل صفحہ ۸۱)

ہزار ایل ہزاراجہ سرسیاجی راؤ گیکواڑ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ گیکواڑ بڑودہ۔ نقل
فوٹو گراف عمل بورن و پشہر ٹوشملہ (مقابل صفحہ ۹۳)

ہزار ایل ہزاراجہ سری کرشنا راجہ وڈیار بہادر میور۔ نقل فوٹو گراف عمل ہارٹن سن
اینڈ کمپنی بنگلور (مقابل صفحہ ۱۰۱)

میجر جنرل ہزار ایل ہزاراجہ سر پتاپ سنگھ بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جمون کشمیر
نقل فوٹو گراف عمل جارج کریڈک اینڈ کمپنی لاہور (مقابل صفحہ ۱۰۳)

ہزار ایل ہزاراجہ سر مادھو سنگھ بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای
جی۔ سی۔ وی۔ او۔ جیپور۔ نقل فوٹو گراف عمل ہزاراگ اینڈ بکتر مہو۔ (مقابل صفحہ ۱۰۶)

ہزار ایل ہزاراؤ راجہ سر گھیسر سنگھ بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ ایس۔
آئی۔ بوندی راجپوتانہ۔ نقل فوٹو گراف عمل گنپت راؤ ابھابوندی (مقابل صفحہ ۱۱۴)

میجر ہزار ایل ہزاراجہ سری گنگا سنگھ بہادر۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ بیکانیر نقل
فوٹو گراف عمل اسمی کالز باڈ سٹریٹ لندن (مقابل صفحہ ۱۲۸)

کرنیل ہزار ایل ہزاراجہ سر مادھو راؤ سیندھیا بہادر۔ اے۔ وی۔ سی۔ جی۔ سی۔ ایس
آئی۔ جی۔ سی۔ دی۔ او۔ گوالیار۔ نقل فوٹو گراف عمل سی ونیڈگ کنگھم پلیس وڈ

لندن (مقابل صفحہ ۱۵۶)

ہنر ہائینس مہاراجہ سر ایدنگہ بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ کوٹہ راجپوتانہ نقل فوٹو گراف
عمل ہنر راگ و گنر مو۔ (مقابل صفحہ ۱۷۲)

درباری لڑو ساء شان سماکان کیان انتلنگ۔ ساہواریس کنگ ٹنگ۔ ایچ کن
کے سی۔ آئی۔ ای۔ کے سی۔ ایم۔ ساہواریس۔ فی۔ سامونگ۔ کے۔ ایس۔
ایم۔ ساہواریس ہنسوی۔ ایچ کن ہٹی۔ کے۔ ایس۔ ایم۔ ساہواریس۔ آف۔ مونگ۔ پول
سالادی۔ ٹی۔ ڈی۔ ایم۔ ساہواریس۔ گنٹار اوڈی۔ نقل فوٹو گراف عمل۔ مونگ۔ پو
اے۔ ٹی۔ ایم۔ میوز آف ہسامونگ کھام۔ بورن اینڈ شہر ڈولکے۔ (مقابل صفحہ ۲۰۸)
ہنر ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور چھ نقل فوٹو گراف
عمل آریا ہنر شلہ۔ (مقابل صفحہ ۲۱۴)

ہنر ہائینس مہاراجہ سر بھوانی سنگھ بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ویتا۔ نقل فوٹو گراف
عمل آریل۔ ویسانی گوالیار۔ (مقابل صفحہ ۲۲۷)

ہنر ہائینس مہاراجہ سر شاہو جی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ وی آف کولہا پور
نقل فوٹو گراف عمل سی وینڈرک کنگھم پلیس روڈ لندن۔ (مقابل صفحہ ۲۳۶)
ہنر ہائینس مہاراجہ سر کنگھم جی بہادر۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راؤ کچھ۔ نقل فوٹو گراف
عمل ایڈل جی بہرام جی لمسی (مقابل صفحہ ۲۶۴)

میر محمد ناظم خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔ میر ہنرہ وراجہ سکندر خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔ نگر کشمیر
نقل فوٹو گراف عمل بورن اینڈ شہر ڈولکے۔ (مقابل صفحہ ۲۷۰)

ہنر کلسنی جنرل رائٹ آنر بیل ہو ریشیو - ہر برٹ والی کوٹ کچن آف خرطوم اینڈ
دی وال - جی - سی - بی - او - ایم - جی - سی - ایم - جی - آر - ای - کمانڈر انچیف
ہندوستان نقل فوٹو گراف عمل - بورن اینڈ شپہر ڈشلمہ - (مقابل صفحہ ۲۸۲)
ہنر مینس ہمارا راجہ بھوپندر سنگھ بہادر پٹیل نقل فوٹو گراف عمل جی کرڈک اینڈ
کپینی لاہور - (مقابل صفحہ ۳۰۸)

کرڈیل ہنر مینس راجہ سر ہیر سنگھ بہادر - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - ای
نا بجا - نقل فوٹو گراف عمل بورن اینڈ شپہر ڈشلمہ (مقابل صفحہ ۳۱۴)
ہنر مینس نواب سر رسول خان - جی - کے - سی - ایس - آئی - جونا گڑھ کاٹھیاوا
نقل فوٹو گراف عمل ایف نلسن جونا گڑھ (مقابل صفحہ ۳۴۰)
نواب محمد شریف خان - سی - آئی - ای - خان دیر - ہتر شجاع الملک - سی - آئی
ای - چترال - اور نواب صفر خان خان نواگئی صوبہ مغربی و شمالی سرحدی نقل
فوٹو گراف عمل بورن و شپہر ڈشلمہ - (مقابل صفحہ ۳۴۹)

ہنر مینس ہمارا راجہ سر بالارام درما بہادر - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - ای
ٹراونکو نقل فوٹو گراف عمل ڈی کرز - (مقابل صفحہ ۳۵۸)
ہنر مینس راجہ سر رام درما - جی - سی - ایس - آئی - کوچین نقل فوٹو گراف عمل
راجہ دیندیا ل اینڈ سنز بمبئی - (مقابل صفحہ ۳۶۶)

ہنر مینس سردار گنجی راؤ جی - جی - سی - آئی - ای - بٹاکر صاحب مروی - نقل

فوٹو گراف عمل ڈیلیو و پمپلی لٹڈ و سٹ بارن گرو۔ (مقابل صفحہ ۴۷) (۳۷)

ہاٹ ٹون کیے ہوئے نقشے

شاہی داخلہ نزد جامع مسجد نقل فوٹو گراف عمل لاری اینڈ مکیپنی لکھنؤ (۴۲)

شاہی داخلہ جامع مسجد کا نظارہ نقل فوٹو گراف عمل ہرزاگ اینڈ بگنر مہو (۴۶)

اپسیریل کیڈٹ (سوار) نقل فوٹو گراف عمل لاری اینڈ مکیپنی لکھنؤ (۴۹)

شاہی داخلہ - نظارہ چاندنی چوک - نقل فوٹو گراف عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ (۷۳)

ویسٹ کیمپ - سرکٹ ہوس سے نقل فوٹو گراف عمل ویل اینڈ کلیمن ملاس (۸۸)

دربار کیمپ - نقل فوٹو گراف عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ (۱۱۲)

اپسیریل کیڈٹ (گھوڑوں سے اُتے ہوئے) نقل فوٹو گراف عمل ویل اینڈ کلیمن ملاس (۱۲۶)

افتتاح نمائش صنعت و حرفت - نقل فوٹو گراف عمل بورن اینڈ شپرڈ

شملہ (۱۴۰)

دربار - بہادران زمانہ غدر کا سامنے سے گزرنا - نقل فوٹو گراف عمل بورن اینڈ

شپرڈ شملہ (۱۷۶)

دربار - اعلان کا پڑھنا - نقل فوٹو گراف عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ (۱۸۴)

دربار - نظام کا پیش ہونا - نقل فوٹو گراف عمل راجہ دیندیا ل اینڈ سنز بمبئی (۱۹۸)

دیوان عام دہلی - نقل فوٹو گراف عمل ڈاگ اینڈ مکیپنی آلہ آباد (۲۴۲)

دیوان خاص - نقل فوٹو گراف عمل ایچ۔ اے مرزا اینڈ سنز دہلی (۲۷۷)

فوجی قواعد وائسرای کی تشریف آوری۔ نقل فوٹوگراف عمل لاری
اینڈ کمپنی لکھنؤ (۲۹۰)

فوجی قواعد نابھے کی پیدل فوج۔ نقل فوٹوگراف عمل راجہ دیندیا ل اینڈ سنز
ممبئی (۳۰۱)

نوکر چاکرون کی موجودات کچھ کٹبنٹ نقل فوٹوگراف عمل جاسٹن اینڈ ہافمین
کلکتہ (۳۱۶)

نوکر چاکرون کی موجودات۔ کشن گڑھ کار سالہ۔ نقل فوٹوگراف عمل لاری اینڈ
کمپنی لکھنؤ (۳۲۶)

نوکر چاکرون کی موجودات۔ نقل فوٹوگراف عمل ایف برمینر لاہور (۳۳۳)



هز ايسيلينسي لارڊ ڪرزن آف ڪيٽاسٽن- ٻي سي- جي ايم ايس آئي- جي ايم آئي اي
 وائيسراي و گورنر جنرل ڪشور هند



علیہا حضرت ملکہ معظمہ و کٹوریہ کی وفات حسرت آیات کے دو دن بعد جنوری ۱۸۵۷ء کو پنجشنبہ کے دن سینٹ جمیس کے ایوان میں حضور ملک معظم اوڈو اور مہتمم کی تخت نشینی کا اعلان کیا گیا۔ سلطنت کے بعید ترین اطراف میں حادثہ وفات کی خبر تار کے ذریعے سے پہونچ کر بسے زیادہ ہندوستانی رؤسائے با اقتدار کے درباروں اور ممالک زیر حکومت انگریزی میں دلی افسوس اور حقیقی ماتم عام کا باعث ہوئی۔ اس موقع پر ہنر کسنسی لارڈ کرزن ڈائریکٹری نے حضور ملک معظم کو ایک تار بھیجا تھا اور اس میں تمام ہندوستان کی رعایا کے بے قنصع رنج و الم کا اظہار تھا جو ملکہ کی وفات سے لوگوں کے عائد حال ہوا تھا کہ وہ انکو اپنی مان کی جگہ سمجھتے تھے حضور ملک معظم نے تار کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ بادولت ہندوستان کی تمام رعایا کی گرویدگی اور وفاداری کو جو کوئین و کٹوریہ کی عاقلانہ اور مضفانہ زمانہ دراز کی سلطنت اور رعایا کی غور و پرداخت کی طرف توجہ خاص کی وجہ سے لوگوں کے دلون میں جاگزین تھی تسلیم فرماتے ہیں اور بادولت کے دل پر اس ماتم عام کا بڑا قومی اثر ہوا ہے جو ملکہ کی وفات نے

برپاکیا اور مابہ دولت کا یہ بھی منشا ہے کہ ہماری تخت نشینی کی تقریب پر جو رؤساء بااقتدار اور عامہ خلایق نے انہما را طاعت کیا ہوا مابہ دولت نے اسکو بمع رضا استماع فرمایا۔ مابہ دولت اس ملک کا ملاحظہ فرما چکے ہیں اور ہم اپنے تخت شاہی کے ساتھ انکے وفادارانہ تعلق پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں اور انکی بہبود اور خوشحالی ہمیشہ ہمارے اہم مقاصد میں سے ہوگی۔

اگر ہندوستان میں ملکہ معظمہ کی وفات پر سب سے زیادہ ماتم کیا گیا ہے تو اس میں بھی ذرا مبالغہ نہیں کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ وائٹم کی تخت نشینی پر تمام سلطنت ہندوستان میں سب سے زیادہ جوش عقیدت کے ساتھ نعرہ خوشی و خرمی بھی بلند کیا گیا ہے۔ آپے پچیس برس پہلے حضور ملک معظم نے اس ملک میں پرنس آف ویلز یعنی ولیعهد ہونکی حیثیت سے بڑا المبادورہ فرمایا تھا اور اس وقت اکثر رؤساء بااقتدار کے علاوہ ریاست ہائے ہندوستانی اور انگریزی علاقے کے باشندوں کا ایک بڑا حصہ حضور کے جلال باکمال کی زیارت سے مشرف ہوا تھا۔ بہت سے رؤساء بااقتدار اور سربراہان و گان ملک ایسے بھی ہیں جنکو انگلستان میں بجا آوری آداب کا موقع ملا اور بعض ایسے بھی خوش نصیب ہیں جو حضور کے ہمان رہے۔ علاوہ برین لوگ ملک کے تمام اطراف و جوانب میں اس بات کو بھی محسوس کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ہندو شاہ ہند کا تخت نشین ہونا جس کا استحقاق تمام طول و عرض ملک میں غیر متنازع فیہ ہے اور ہندو اور مسلمان اور راجپوت اور مرہٹے اور سکھ اور پٹیان سب کیساں طور پر انکا حق تسلیم کرتے ہیں ایسی ذات الاصفات کی تخت نشینی تو مسرت کے انہما کے لیے ایک مناسب موقع ہو اور ملک اور باشندگان ملک کی توہنات

بہودار کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ہر چند ملکہ معظمہ کو یمن و کٹوریا کی یاد جلد فراموش نہیں ہو سکتی اور نہ اُن برکات کی جو اُنکے زمانہ دراز کی سلطنت میں خلق اللہ کو حاصل رہیں لیکن اس بات کا علم کہ اُنکے فرزند ارجمند اور جانشین ایسی ذات ستودہ صفات ہے جسے اپنے اوپر لازم کر لیا ہو کہ بادشاہ ہونکی حیثیت سے وہ اُن ہی طریقوں کی پیروی کرینگے اور از بس کہ وہ ہندوستان اور باشندگان ہندوستان کے ساتھ ذاتی واقفیت کے فائدے کا اعزاز فرما چکے ہیں کہ یہ بات اُن سے پہلے کسی بادشاہ انگلستان کو نصیب نہیں ہوئی تو اُنکی تخت نشینی عام شکر گزاری اور رضامندی کا موجب ہے۔ باشندگان ہندوستان نے ایسے خیالات کے ساتھ حضور ملک معظم کی تخت نشینی کو سنا اور ۲۶ جنوری ۱۹۰۷ء کو بڑے بڑے بلاد و امصار میں شاہی اعلان اُن ہی الفاظ میں پڑھا گیا جیسا کہ وہ لندن میں پڑھا گیا تھا۔ ۴ فروری کو حضور ملک معظم نے براہ و فور کرم وائیسر کے ذریعے سے خاص پیغام ذیل ہندوستانی رؤساء با اقتدار اور رعایا کے نام ارسال فرمایا۔ من مقام قلعہ وندسر تاریخ ۴ فروری ۱۹۰۷ء

مابدولت کی والدہ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلہ نسب قدیم و ممتد مابدولت تک پہنچا ہے۔

مابدولت ہندوستانی رؤساء با اقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُنکے شامل حال ہے اور نیز اُنکی خیر و خوبی ہماری دلی خواہش ہے برسیل تارچا ہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بغایت باشند

اُن کو پہونچا دیا جائے۔

ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنہوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس عظیم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قومی تعلق ظاہر کرنے کے لیے فیصلہ مند کا خطاب اختیار کیا۔

ملکہ معظمہ تمام امور متعلقہ ہندوستان کے ساتھ کیساں طور پر ذاتی و کچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابعدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف اور آگاہ ہیں جو اس ملک کی کروڑہا رعایا کی طرف سے اُنکی ذات والا صفات اور اُنکے تخت کے ساتھ ظاہر کیجاتی تھی۔ ملکہ معظمہ کی باشوکت اور مدت العہد سلطنت کے اخیر سال جو شرفیاء اور حامیانہ مدور و ساء با اقتدار نے جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو مدی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجا آوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی اسے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔

ملکہ کی مرضی اور اجازت سے مابعدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے رؤساء با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی۔ جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا مابعدولت ہرگز اُسکو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقہ کی تمام ہندوستانی رعایا کی بیہودہ کے لیے ملکہ معظمہ کے عہدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا مابعدولت بھی اپنے تئیں رعایا کی لازوال خیر خواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ دستخط ملک معظمہ اڈوارڈ ہفتم۔

۱۸۵۵ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اس موقع پر کوئین وکٹوریہ نے جو اعلان فرمایا تھا اور اس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یاد رہیں گے اُن اصول کی صراحت فرمادی تھی جن پر انگوہندوستان کی حکمرانی میں کار بند ہونا مکر کو زخا ط تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں کی جو تاج انگلستان اور روساء با اقتدار اور رعایا سے ہندوستان کو وابستہ کیے گئے تھے۔

۱۶ برس بعد لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن و قاعد نے شاہی ربط و ضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توجیع جو لوگوں میں شاہی خطابات کے پل کے لقب سے مشہور ہے (۲۹ و ۳۰ وکٹوریہ باب ۱۰) نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آئرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصر بھی قرار پائیں۔

کوئین وکٹوریہ نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۰ اپریل ۱۸۵۶ء کو ایوان وِٹڈس مین پڑھا گیا قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۱۸ اگست ۱۸۵۶ء کو لارڈ لٹن وائس رے گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا۔

اشہار دیتے وقت ہزار کلسنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُنکا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہوا تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کر دیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اسکے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب و خطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافہ سے یہ ہے کہ اُنکے

تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص ہے اور تعلق خاص کے علاوہ ہندوستانی رواسا با اقتدار اور رعایا کی خیر نیشی اور ارادت پر بھی انکا شانہ اعتمد ہو یہ باتیں علامہ خلائق کے ذہن نشین کر دی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لٹنٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالا دست مدعو کیئے گئے اور ان کے علاوہ وہ عائد اور اراکین بھی جنہیں بقول لارڈ لٹن گذشتہ زمانے کی قدامت اور زمانہ حال کی مرفہ کمالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جسے اس بڑی سلطنت کی شان و شوکت اور پائیداری کو بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شاہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اس دربار کی شان و شوکت کے مقابلے میں جسکی کیفیت اس کتاب میں تفصیل تحریر کی جا چکی مانڈر گیا تاہم وہ اس حیثیت سے یاد رہے گا کہ مسین پولٹیکل مصلحت مضرت تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اس سے برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات میں ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخر کار اسکی بنیاد صاف و صیح اور محکم قاعدے پر رکھی گئی اگرچہ سال گذشتہ کے انتظامات میں سے اس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں یہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کی مدبرانہ تجویز کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اس نے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہرگز اس سے عہدہ برآتہ ہو سکتی ہندوستان کے لوگوں کے ذہن نشین کر دیا کہ جس علی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ گھل ملکر جو سلطنت قرار پا گیا ہے اور جسے ایک منفرد بادشاہ کے عہد سلطنت میں

بند و سناور رہا کی گئی۔ پست کر دی گئی۔ توجہ مبذول فرمائی گئی۔ توجہ مبذول فرمائی گئی۔ توجہ مبذول فرمائی گئی۔

بادشاہ کے طاقت و راور خوش دل اعوان و انصار قرار پا گئے ہیں آخر اس علی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔

اپنی سلطنت کے پہلے ہی برس میں شاہ اڈوارڈ ہفتم نے شاہی آداب القاب میں ایک اور اضافہ کیا۔ چونکہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہذا اس محل پر اس کا تحریر کر دینا بھی ضرور ہے۔ ۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک شاہی اعلان مشتمل ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اس کے مطابق آئندہ کو شاہی القاب اور خطابات حسب ذیل ہونگے۔

اڈوارڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ و دیگر سلطنتوں کے
آن سے بجا و حامی دین و قیصر ہندوستان۔

یہ بات قرار پا چکی تھی کہ حضور ملک معظم کی تاج پوشی کی رسم ویسٹمنسٹر میں ۹۔ اگست ۱۹۰۲ء کو ادا کی جائے پھر بہت دنوں تک حضور کی سخت اور خطرناک علالت کی وجہ سے وہ رسم ملتوی رہی اور اس اثنا میں نیم ورجا کی حالت گزری اور آخر کار بعد حصول صحت اس رسم کے ادا ہونے پر لوگوں نے بڑی خوشیاں منائیں۔ ان اوقات کا تاریخ کے طور پر قلم بند کرنا تو اس کتاب کے موضوع سے خارج ہے لیکن نو مینے پہلے نومبر ۱۹۰۲ء میں یہ بات ہندوستان میں ظاہر کر دی گئی تھی کہ ایک دبار تاج پوشی منعقد کرنے کا نشانہ ہے اور اس وقت بعض دوسرا با اقتدار

نام نوید بھی جاری کر دی گئی کہ انکو رسم تاج پوشی کی تقریب پر انگلستان آنا ہوگا۔ ۱۹۰۲ء کے آغاز میں وائسرائے کی طرف سے ذیل کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں مشتر ہوا۔

اعلان

چونکہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم۔ قیصر ہند نے اپنے ۲۶۔ جون اور ۱۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کے اعلان میں اپنا شاہانہ منشا ظاہر فرمایا ہے کہ ۲۶۔ جون ۱۹۰۲ء کو ملک معظم اور انکی محبوبہ بیگم ملکہ کی شاہانہ تاج پوشی کی رسم بڑی شان کے ساتھ اولیٰ کجاے لندن میں وائسرائے اور گورنر جنرل ہند ہونے کی حیثیت سے اس اپنی دستخطی اور نمبری تحریر کے ذریعے سے عام آگہی کے لئے مشتر کرتا ہوں کہ حضور ملک معظم کی سلطنت ہند میں اس مبارک اور عظمت تقریب کو رونق دینے کے لیے میرا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک قیصری دربار منعقد کرینیکا ہے۔ میں اس دربار میں حضور ملک معظم کی سلطنت ہند کے تمام حصص سے گورنروں اور لفٹننٹ گورنروں اور حکام بالا دست اور ریاستہائے ہندوستان کے رؤسا باقتدار اور اراکین اور امراء کو جو حضور ملک معظم کے ظل حمایت میں ہیں اور اس وسیع سلطنت کے تمام صوبوں کے سربراہ و دگان کو چاہے وہ یورپ میں ہوں یا دیسی مدعو کرنا چاہتا ہوں۔

میں بلا توقف کو نسل کے اجلاس سے احکام مناسب جاری کرونگا اور ان میں اسکی رعایت ملحوظ رکھونگا کہ حضور ملک معظم کی تمام رعایا کو اس خواہش کے پورا کرنے کا موقع دیا جائے کہ مراسم عام اور خوشی کی تقریبات سے اپنی خیر اندیشی کا اظہار کریں۔

دستخط کرزن۔ وائسرائے و گورنر جنرل ہند۔ منقلم کلکتہ تاریخ امروزہ ۱۴۔ فروری ۱۹۰۲ء

ملک معظم بہت خاص و سوار با اقتدار اور عائد اور عائہ خلعت کی موجودگی میں تاج قیصر ہند زیب
 مبارک فرمائیں مگر ۹ ستمبر ۱۹۰۲ء کو لچیلٹو کونسل کا اجلاس منعقد ہوا اور اس میں ہندوستانی
 ممبران کونسل کو مخاطب کر کے ان حالات کو بضرحت بیان کیا جنکی وجہ سے شروع میں
 حضور ملک معظم کی رونق افروزی کا خیال پیدا ہوا اور پھر کین وجہ سے وہ خیال چھوڑ دیا گیا
 البتہ اگر حضور ملک معظم بنفس نفیس رونق افروز ہوتے اور تمام ہندوستان کی شاہنشاہی کا
 تاج زیب مبارک فرماتے تو یہ موقع زیادہ با عظمت ہونے کے علاوہ زیادہ قابل یادگار واقعہ
 ہوتا۔ بہت دن ہوئے جو ہی ہم سب ممبران کونسل نے اپنے منصوبوں کو عملی شکل میں لانے
 کی تجویزین کرنی شروع کیں تو میں نے جرأت کر کے اس رویداد کو بارگاہ شاہی میں پیش کیا
 یہ خیال بدرجہ غایت حضور ملک معظم کی طبع والا کے موافق تھا اور اگر حضور عالی السیر عمل پیرا
 ہو سکتے تو واقع میں بہت ہی محفوظ ہوتے۔ انکو اس ملک کے ساتھ ہمیشہ شفقت مفرط رہا ہے
 اور میں بڑے زور سے اسکی تصدیق کرتا ہوں کہ حضور ملک معظم تمام ہندوستان کے پہلے
 شاہنشاہ ہونے پر ایسے ہی نازان ہیں جیسے ملک معظم مرحومہ کو یوں دکھوڑا پہلی قیصر ہونے کو
 اپنا خراج سجدتی تھیں۔ لیکن مہات سلطنت نے اپنا ایسا ضبط بٹھا رکھا ہے کہ جتنے ہفتے
 اس ملک کی آمد و شد کے لئے درکار ہوتے مہات سلطنت انکو اتنی مدت کے لئے انگلستان سے
 غیر حاضر ہونے کی اجازت نہ دیتیں۔ ناچار حضور اپنی اس خواہش کو پورا نہ کر سکے جو بصورت
 دیگر انکی بڑی دلچسپی کا موجب ہوتی۔

اسکے بعد دربار کی رات کو شاہی دعوت میں ملک معظم کے جامِ صحت کی تحریک کرتے وقت لارڈ کرزن نے پھر اس خیال کی طرف اشارہ کیا اور کہا۔

یوریل ہائینسز جو کہ سلسلہ پرنسز آف جٹلین۔

میں بلا صغ کتا ہوں کہ ہم جتنے صاحب ایک جگہ جمع ہیں بس ایک ہی فوس سب کے دلون میں ہے کہ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند ذاتِ خاص سموقع پر رونق افراے بزم ہو سکے کہ اپنے با جگزار رئیسوں کا سلام لیتے اور اپنی ہندوستانی رعایا کو نعرہ خوشی بلند کرتے ہوئے اٹلی فراتے۔ اس میں کس طرح کا شک نہیں کہ شاہنشاہ ہندوستان کو تاج پوشی کے لئے اس ملک میں قدم رنجہ فرمانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ چون ہی تقریباً اب سے دو برس پہلے تخت شاہی خالی ہوا تب ہی سے حضور عالی ہمارے سامنے ہوئے ولی نعمت ہیں لیکن ہندوستان بڑے چاؤ سے اپنے شہنشاہ کا جمال بالکمال دیکھتا اور انکی آواز دلکش سنتا اور اگر سائینس کا سحر پر داز ہاتھ سپطح وقت اور مسافت کو گھٹاتا رہا تو اسکو کچھ عجیب سمجھو کہ شاید کوئی دن ایسا بھی آجائے کہ سپطح کی آئندہ کسی تقریب پر وہ ایسے کی فضول اور نقلی تصویر سامنے سے ہٹا کر اصلی شکل و صورت پر مدۂ ظہور پر جلوہ افروز ہو۔

ممکن ہے کہ کسی دن وہ ایسے کی پیشین گوئی پوری ہو اور ہندوستان کو اپنے شاہنشاہ کی تاج پوشی دیکھنی نصیب ہو۔ اگر کبھی ایسا موقع پیش آئے تو پورے بھروسے کے ساتھ توقع کیجا سکتی ہے کہ اُس تقریب پر ایسے جوش کے ساتھ اظہار وفاداری کیا جائیگا کہ پہلے کبھی اس ملک میں کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔

حال کے موقع پر بہترین طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ان کی تعلیم بھی ان کے لئے بہترین تھی۔
 سرمایہ سارا ہندوستان اس خبر کو سن کر خوش ہو گیا کہ ملک معظم نے خاص کر اپنے برادر عزیز
 ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ اور ان کی بیگم ڈچس آف کناٹ کو مامور فرمایا ہے کہ دربار
 میں جو منعقد ہونے کو ہے خاندان شاہی کی نیابت کے طور پر شریک ہوں۔ ملک معظم کا
 یہ ارادہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ حضور عالی کو اس تقریب کے ساتھ کیسا قوی تعلق ہے
 علاوہ برین یہ امر سراسر ملک میں عام خوشنودی کا موجب ہوا اسی لئے کہ ڈیوک اور ڈچس
 دونوں ہندوستان میں کئی سال رہ چکے ہیں اور کثرت سے انکو لوگ جانتے پہچانتے اور عموماً
 ان کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ دربار کی چہل پہل کے دنوں میں حضور ملک معظم کے بھانجے گرنڈ
 ڈیوک آف ہسی بھی واپس آئے کے معزز مہمان تھے۔

بہت پہلے سے معلوم تھا کہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کا شاہنشاہی دربار بہ نسبت اس
 شاہنشاہی مجمع کے جو لارڈ لٹن نے فراہم کیا تھا بڑے وسیع پیمانے پر ہو گا۔ سنہ ۱۹۰۶ء
 سلطنت کی حدود بہت وسیع ہو گئی ہیں۔ ریلوے کے ذریعے سے آمد و رفت بہت بڑھ گئی
 ہے جسے سفر کو زیادہ آسان اور کم خرچ کر دیا ہے اور سب سے بڑھ کر لارڈ لٹن کی توقع کے
 مطابق شاہی عظمت کے خیال نے ملک میں عجیب و غریب ترقی کی ہے۔ سنہ ۱۹۰۶ء کے شاہی مجمع
 میں صرف ۳۶ روساں با اقتدار حاضر ہوئے جبکہ پہلے سے اندازہ کر لیا گیا تھا کہ زیادہ نہیں تو
 ایک سو پچاس دربار تاج پوشی کی طلب پر لیبیک کمپنگ اور لبتہ ابی نسبت سے خدم و حشم کا شمار
 بھی زیادہ ہو گا جو ریشمون کے ساتھ آئینگے۔ یہ بھی یقینی امر تھا کہ درباری جو ہندوستانی روساء

با اقتدار سے نیچے کے درجے میں ہیں اور خطاب یافتگان اور روساء ماتحت اور عمائد اور مستائز بھی لوگ شمار میں بہت زیادہ آئینگے۔ غالباً ایسے ہی اسباب ہندوستان کی انگریزی جماعت کو بڑا ہجوم کرنے کی ترغیب دینگے اور از بسکہ یورپ اور دوسرے ممالک کے ساتھ آمد و رفت کی آسائیاں بڑھی ہوئی ہیں اور خود ہندوستان اُس دوزخ و لذت کی جستجو کو جو تمام مہذب دنیا اُسکے اور اُسکے معاملات کے ساتھ رکھتی ہے تیزی سے ترقی نے رہا ہے ان تمام باتوں نے دربار کے سربراہ کاروں کو آگاہ کر دیا تھا کہ جو حیرت انگیز فروگزاشت عہدہ میں ہو گئی تھی اُسکی تلانی کے لئے تیار رہیں۔ فروگزاشت سے مراد ہے باہر کے آنے والوں کی غیر معمولی کثرت عنقریب آگے چل کر معلوم ہو جائیگا کہ اندازہ جو پہلے سے کیا گیا تھا تمام اشخاص مذکورہ بالا کی نسبت توقع سے زیادہ پورا ہوا اور یہ جو آخر کا کیس طرح کی ناکامیابی اور ناامید ہونے میں ہونے پائی یہ سب کچھ اسکا نتیجہ تھا کہ شروع ہی سے سمجھ لیا گیا تھا کہ یہ تقریب کیا بہ اعتبار شمار مردم اور کیا یہ اعتبار وقعت لا جواب پیمانے پر صورت پذیر ہوگی۔

ادھر تو دایسرے کا اعلان گزٹ میں مشہور ہوا اور ادھر اُسکے متعاقب آنے والی تقریب کے بلاؤں برٹش گورنمنٹ کے تمام عہدہ داران بالادست کے نام جاری ہوئے۔ جو بلاؤں مدراس اور ممبئی کے گورنروں کے نام بھیجے گئے انکی عبارت حسب ذیل تھی۔

من مقام فورٹ ولیم تاریخ ۱۵۔ فروری ۱۸۵۷ء

یور کسلنس

اعلان ۱۵۔ فروری ۱۸۵۷ء سے جو اس کے ساتھ منسلک ہے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ حضور



فيلڊ مارشل ايڇ آر ايڇ ڊي ڊيرڪ آف ڪانات
 ڪي جي - ڪي ٽي - ڪي پي - جي سي بي - جي سي ايس ائي - جي سي آئي اي - وغيره

ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

میں آپ کو اس جلسے میں شریک ہونے کے لئے مدعو کرتا ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ پریزیڈنسی سے اپنی مختصر غیر حاضری کے زمانے میں مثبت امور انتظامی کے لئے بندوبست کر سکیں گے۔ میں اس بات کا متنی ہوں کہ آپ اپنے علاقے کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ داروں اور ملکی عہدیدار اراکین اور مدراس (پابھی) کے دکن اور علیا کی جماعتوں کی ایک تعداد مناسب اپنے ہمراہ لائینگے تاکہ انکی شرکت سے تقریب کی شان و شوکت زیادہ ہو۔ جن لوگوں کو آپ اپنے ساتھ لائینگے انہیں سے بعض کی آسائش اس میں ہوگی کہ انکے ساتھ آپ کے ذاتی مہمانوں کی سی مدارات کیجائے۔ انکو ایک علیحدہ خیمہ گاہ میں اتارا جائے گا جو آپ کی ذاتی آسائش کے لئے علیحدہ تجویز کی گئی ہے دوسرے عہدہ داروں اور معززین کو آپ کے نزدیک ایک جداگانہ خیمہ گاہ میں جگہ ملیگی۔ دونوں خیمہ گاہوں کے لئے خیمے اور تمام سازوسامان آپ اپنے حکم سے دہلی روانہ فرمائیں۔ اگر محکو حتی الامکان جلد سے جلد ایک فہرست اسطرح کی الججائے جس سے معلوم ہو کہ ہر قسم کے مہمانوں میں آپ کسکو بلا دینے کے لئے تجویز کرتے ہیں اور نیز ایک تخمینی اندازہ ان لوگوں کے مجموعی شمار کا جنکے حاضر ہونے کی توقع کیجاسکتی ہے تو میں بہت خوش ہوں گا۔

میری گورنمنٹ کے خاثرن ڈپارٹمنٹ سے آپکو عنقریب ان احکام کی نقل ملیگی جو کنسل کے اجلاس سے جاری ہونگے اور انتظامات جو پیش ہیں انکی ہر ہر بات کی نسبت ان

احکام میں پوری کیفیت اور ہدایت ہوگی اور نیز یہ مسئلہ بھی حل کر دیا جائے گا کہ زمین جو درکار ہوگی کس مد سے دی جائیگی۔

جن روساء با اقتدار کو آپ کے صوبے میں بلا دینا ہے ان کے بارے میں جدا گانہ مراسلت خدمت میں پہنچے گی۔

دستخط کرنل ویسٹ و گورنر جنرل ہند۔

اسی طرح کی چٹھیاں بغیر الفاظ علی قدر مراتب حکام ذیل کو لکھی گئیں۔

لفٹننٹ گورنر ان بنگال و ممالک شمالی و مغربی (جو علاقہ بعد کو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے نام سے موسوم ہوا) و پنجاب و برما و چیف کمشنر ان آسام و ممالک متوسطہ و ریڈینٹ صاحبان حیدر آباد و میسور و صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند و راجپوتانہ و بلوچستان و ممالک شمالی و مغربی سرحد۔

بلاوے جو ہندوستان کے روساء حکمران کو دیے گئے تھے ان میں سے پچاس سے اوپر کا اوپر تو خود ویسٹ نے ایسے رئیسوں کو دیے جو من حیث المرتب اس رعایت کے مستحق تھے۔ باقی بلاوے مختلف لوکل گورنمنٹوں کے ذریعے سے روانہ کیے گئے۔ شاہنشاہی مجمع میں جو بمقام دہلی ۱۸۵۷ء میں منعقد ہوا تھا ۴۲۔ روساء حکمران کو لارڈ لٹن نے خود طلب کیا تھا۔ ۲۲۔ کو لوکل گورنمنٹوں نے تمام ہندوستانی روساء با جگہ دار جن سے اس وقت کہا گیا تھا کہ ویسٹ سے آکر ملین ۱۸۵۷ء کے بلاوے میں داخل تھے مگر ان کے علاوہ لارڈ کرنل نے سلطنت کے کئی سرحدی حکمرانوں کو بھی دربار کی شرکت کے بلاوے دیے جو ۱۸۵۷ء میں

اسوجہ سے چھوڑ دیے گئے تھے کہ یا تو وہ برٹش گورنمنٹ کے اقتدار کی حد کے باہر تھے یا اس وقت کے لیے انکی وقعت کافی نہیں سمجھی گئی۔ ان متنازعہ انداز کو گون مین برما اور سام کے سرحدی شان سردار اور شمالی اور شمالی مغربی سرحدات کے چھوٹے چھوٹے سردار جیسے مہتر حیرال اور ہنزا اور نگر کے میر اور خان نواگئی اور نواب دیر اور عدن کے علاقہ زیر حمایت کے شیوخ جیسے سلطان شہر و مکلا اور سلطان لہج اور ایرسٹ تھائی تھے۔ بلحاظ ان غلط بیانیوں کے جو ایک وقت بعض مقامات میں شہرت پاگئی تھیں یہ بات بیان کر دینی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ شاہنشاہی دربار کے لیے بلا دون کے جاری کر دینے میں شاہجہاں جبر سے بچنے کے لیے غایت درجہ کی احتیاط عمل میں لائی گئی تھی۔ ہر ایک رئیس نے صاف طور پر سمجھ لیا تھا کہ اگر کوئی وجہ معقول ہو تو اسکو اختیار ہے کہ بلا دے پر عمل آورے نہ ہو جبکہ کم استطاعت رئیسوں کو جنکے علاقے پچھلے تین برس کی خشک سالی یا گرانی کی وجہ سے بہت پر بار ہو گئے تھے بچ کے طور پر پایا کر دیا گیا تھا کہ یہ طلب کسی صورت سے مراد حکم نہیں ہے اور صورتوں میں بلا واقصد آر وک لیا گیا تھا یا تو اسوجہ سے کہ رئیس صغیرین تھا (اگرچہ بعض صغیرین رئیسوں سے شرکت کی خواہش کی بھی گئی تھی) یا اسوجہ سے کہ بلحاظ دیگر حالات کے انکی حاضری نامناسب یا موجب تصدیع سمجھی گئی۔ حکمران رئیسوں میں جو صاحب سامی ہیں، تو سرے سے بلائے ہی نہیں گئے جبکہ اتنے ہی اور بلائے تو گئے تھے مگر بعد کو حاضری سے معاف کر دیے گئے زیادہ تر اسوجہ سے کہ وہ آسانی کے ساتھ مصارف کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ روسا صغیرین میں سے صرف معدودے چند سے خواہش یا توقع کی گئی کہ یوں کہ اکثر

صورتوں میں یہ خیاں کیا گیا کہ اس سلسلہ میں پہلے درجہ کے رئیسوں کے بیٹے اور رئیسوں کے مفاد کی نظر سے گورنمنٹ نے سلسلہء کی طرح ان خدم و حشم کے لئے جنکو وہ اپنے ہمراہ لائینگے ایک سو دس قید لگا دی تھی۔ اول درجے کے رئیسوں کو خدمتگاروں کے علاوہ ۵۰۰ آدمیوں کی اجازت تھی دوسرے درجے والوں کو ۴۰۰ کی در علیٰ ہذا القیاس سلسلہء میں ان شرائط کے مطابق پچیس ہزار ہر ہی آئے لیکن سلسلہء میں ہر ایسے کا شمار بہت زیادہ تھا۔

ذیل کا مراسلہ ہنر کلسنس و لیس لیس کے ذریعہ دسار ذیل کے نام روانہ کیا۔ نظام حیدر آباد۔ ہمارا جہ میسور گیکوارٹر بڑودہ۔ ہمارا جہ مجو و کشمیر خان قلات ہمارا جگان گوالیار و اندو و جے پور و جو دھپور۔ ہمارا ناٹے آدے پور۔ ہمارا جہ ٹراونکور۔

کلکتہ ۱۹۔ مارچ ۱۸۹۴ء میرے معزز اور گرامی قدر دوست۔

میں بڑی خوشی سے یورپائیس کو اطلاع دیتا ہوں کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ و سہتم شاہنشاہ ہند اور انکی زوجہ محبوبہ کو یمن کی تاج پوشی کی مبارک تقریب کی شایان شان تہنیت کی عرض سے میرا ارادہ یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو دہلی میں ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

اس دربار کے منعقد کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے حضور ملک معظم نے یہ منشاء بھی ظاہر فرمایا ہے کہ یہ بات معلوم کر دی جائے کہ حضور مدوح مستعجل ہیں کہ ہندوستان کے تمام والیان ممالک اور رئیسوں کو اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ حضور مدوح کے تحت اور ان کی

ذات کے ساتھ اپنی وفا شعاری کی توثیق کرین اور نیز یہ کہ حضور مصوح اس دربار میں انکی حاضری کو بدرجہ مساوی ایسا ہی تصور فرمائینگے کہ گویا وہ تاج پوشی کی تقریب پر گلستان میں حاضر ہوئے۔

میں یورہائینس کی آگاہی کے لئے اس اعلان کی ایک نقل بھی ملفوف کرتا ہوں جو میں نے گزٹ آف انڈیا میں مشترک کر دیا ہے اور اس مبارک موقع پر یورہائینس کی موجودگی کی عزت کا خواہستگار ہوں۔

جس تاریخ معین پر یورہائینس کے دہلی پہنچنے کی توقع کیجا یگی معمولی ذرائع سے فی الوقت اس سے اطلاع دیجائے گی۔

میں چاہتا ہوں کہ یورہائینس کا اعلیٰ درجے کا پاس جو مجھے ملحوظ ہے اُنکو ظاہر کروں اور اپنے تئیں آپ کا مخلص دوست لکھوں۔

دستخط کرزن دیسیرے گورنر جنرل ہند۔

نظام حیدرآباد اور مہاراجہ میسور کے جواب حسب ذیل تھے۔
یورہائینس۔

میں بڑی مسرت کے ساتھ یورہائینس کے عنایت نامہ مورخہ ۱۹- مارچ ۱۹۰۷ء اور اسکے ملفوف کا پہونچنا تسلیم کرتا ہوں جس میں آپ نے ترقیم فرمایا ہے کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور انکی زوجہ محبوبہ کوئین کی تاج پوشی کی مبارک تقریب کی شایان شان تہنیت کی عرض سے آپ کا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء کو دہلی میں

ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

میں اسکو موجب عزت سمجھتا ہوں کہ یوکرسلنسکی نے جو ملک معظم کی طرف سے مجھ کو بلاوے میں شریک کیا ہے اسکو قبول کر دوں اور میں امید کرتا ہوں کہ کسی تاریخ میں جو مجھ کو مقرر کیا جائے گی یوکرسلنسکی کی ملاقات کی شرت حاصل کر دوں گا۔
یوکرسلنسکی کا مخلص دوست۔

دستخط میر محبوب علی خان . . . پرانی جولی حیدر آباد دکن

نظام حیدر آباد ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء

میرے معزز گرامی قدر و دوست

یوکرسلنسکی کا بلاوا کہ میں شاہنشاہی دربار میں جو یکم جنوری سنہ آئندہ کو منعقد ہوگا شریک ہوں شرف و رودلایا سا راہندوستان حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم کی تاج پوشی کا بڑی لبستگی کے ساتھ منتظر ہے اور شاہنشاہ ہند ہونے کی حیثیت سے دہلی جیسے مشہور مقام میں حضور ملک معظم کی تخت نشینی کا اعلان ضرور آن بڑے تاریخی مجامع کی یاد دہانی کریگا جو اس طرح کی تقریبات پر زمانہ گزشتہ میں وہاں ہوا کیے ہیں ہندوستانی ریاستوں میں یہ تقریب بڑی خوشی کی تقریب ہوگی اور اس سے ہندوستان کے یسینوں کو ایک مبارک موقع ملے گا کہ ملک معظم شاہنشاہ کے ساتھ اپنی اطاعت کا اظہار کریں۔ کی یوکرسلنسکی اس خوبی سے نیابت کر رہے ہیں۔

میں تو اپنی ذات خاص کے لئے اس شاندار اور قابل یادگار رسم میں شریک ہونے کو

اپنا خوش کن اور موجب عزت فرض سمجھتا ہوں۔

میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ اس تقریب کے ضمن میں مجھ کو اپنے اسلاف کی مثال کی تقلید اور اپنی ذات سے بڑش تخت کی فرمان برداری اور محبت کی مکرر توثیق کا ایک آؤ موقع ملا۔ زیادہ حدادب۔

یورپلسنی کا مخلص دوست

دستخط کرشنا راجہ وڈیار مہاراجہ میسور۔ اوٹاکمڑ۔ ۷ مئی ۱۸۹۴ء
ہنرانیس کا گیواڑ بڑودہ نے بلاوے کے باضابطہ قبول کرنے کے علاوہ جواب کے دینے میں اور ون سے زیادہ مستعدی بھی ظاہر کی تمہارا ترجمہ و کشمیر نے اپنے مراسلہ مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۸۹۴ء میں لکھا کہ وہ بڑی خوشی سے حاضر دربار ہوں گے۔

اور اسکے ساتھ اتنا مضہبی اور اضافہ کیا کہ اسکے کہنے کی چند ان ضرورت نہیں کہ ہم باشندگان ہندوستان کے لیے دربار بڑی خوشی اور نیرسرت بخش چشم دید معاینے کا موقع ہوگا کہ جس وقت ہم علی رؤس الاشہاد بڑش تاج کے ساتھ اپنی فرمانبرداری اور اطاعت کے دلی خیالات کا اظہار کر رہے ہوں گے ذاک اُس مشفقانہ و پدرانہ عنایت کا بھی احساس کر نیکی جو حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند اپنی والدہ ماجدہ ملکہ فیض ہند بڑداسہ مضہبا کی طرح اپنی ہندوستانی رعایا اور باشندگان علاقہ زیر حمایت اور معاہدین کے حق میں مبذول فرماتے اور وہ شفقت آئینہ لبستگی جو ان کی عافیت اور خوشحالی کے ساتھ رکھتے ہیں یہ کہنا بھی کچھ سبیل نہ ہوگا کہ ایسے عمدہ موقع پر ہندوستان کے حکمران رؤسوں اور سرداروں کا آپس میں

ملاقات کرنا ضرور آنکو وہ زمانے یاد دلانے گا جبکہ مالکان ملک اور اعلیٰ درجہ کے حکمرانوں کا دستور تھا کہ اسٹوئید اور راج سویا کی تقریبوں پر راجوں مہاراجوں کو اپنی ذاتِ ستیج الصفا کے گرد جمع کیا کرتے اور یہ مواقع ان سب تدبیروں سے بڑھ کر ماتحت حکمرانوں کے دلوں کو موہ لیتے تھے۔

ہزارئیس نگری کی میسر محمد خان خان قلات کی طرف سے بھی بلاوے کی باضابطہ منظوری آئی۔

خریطہ حسین مہاراجہ گوالیار نے دایسر اے کی چٹھی کا جواب دیا انکی وشدہ وفا شعار کے ہتھاروں سے بھرا ہوا تھا۔ ذیل میں اسکا منتخب ترجمہ مارج کیا جاتا ہے۔

مہربان اور فیاض کلسنی پر جو بے انتہا صفات حمیدہ کے خزن ہیں۔ خوشی اور خرمی کے دروازے اور عیش و نشاط کے ذرائع کھلے رہیں۔

ان خوشی کے دنوں میں جبکہ فرحت اور کامرانی کے دروازے خیر خواہان بڑش گورنٹ پر کھلے ہوئے اور تحصیل مقاصد کے ہزار ہا وسائل بروئے کار ہیں مجھ کو میرے معزز دوست میجر سی پرچرڈن ڈیڈنٹ گوالیار کے ذریعے سے آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا جس میں خوش کن اور روح افزا خبریں مندرج تھیں مجھ کو آپ کے اس ارادے سے آگاہی ہوئی کہ آپ حضور شاہنشاہ معظم اڈار ڈہمتم اور انکی سلیم ملکہ خلد اللہ اقبالہا کی تلج پوشی کی تہنیت کی عرض سے یکم جنوری ۱۹۱۷ء کو دہلی میں شاہنشاہی دربار منعقد کرنا چاہتے ہیں۔

آپ نے اپنے خط میں یہ بھی ایما فرمایا ہے کہ حضور شاہنشاہ معظم نے آپ کو اس دربار کے

منعقد کرنے کی ہدایت فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ ہندوستان کے تمام حکمرانوں اور رئیسوں کو یہ بھی معلوم کر دیا جائے کہ یہ موقع اُنکے لیے حضور شاہنشاہ کے تخت اور ان کی ذات والا صفات کے ساتھ اظہار و قاشعاری کا ہے اور نیز یہ کہ اُنکے اس دربار میں حاضر ہونے کو حضور ملک معظم بدرجہ مساوی ایسا خیال فرمائیں گے کہ گویا وہ تہنیت تلج پوشی انگلستان میں حاضر ہوئے۔

ایک نقل اس اعلان کی بھی آپ کی چٹھی میں منسلک ہے جو گزٹ آف انڈیا میں مشہر ہوا۔ اس چٹھی میں بھی میرا بلاواسطہ کہ میں اس مبارک موقع پر دربار میں حاضر ہوں اس چٹھی میں یہ بھی لکھا ہے کہ مقرر تاریخ جس پر میرے دہلی پہنچنے کی توقع کی جائے گی مجھ کو معمولی طریقے سے بتا دیا جائے گی اس چٹھی نے ہماری دوستی اور یک دلی کو تازہ اور مستحکم کر دیا۔ میرا دل بہت ہی خوش ہوا۔

چونکہ شاہنشاہی دربار دہلی میں حضور شاہنشاہ معظم اور انکی زوجہ محترمہ کو میں خلد اللہ قبالہما وصاعفہ اجلا لہما کی تلج پوشی کی خوشیاں منانے کے لیے منعقد ہوگا لہذا وہ بڑی ہی خوشی کا موقع ہوگا اور تمام خیر خواہان گورنمنٹ کا فرض حتمی ہے کہ ایسے عظیم الشان دربار میں ضرور حاضر ہوں کہ یہ حاضری بجائے خود موجب فخر و مباہات ہوگی۔ میں یہ تعمیل ارشاد مندرجہ عنایت نامہ شاہی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور حاضر دربار ہونگا اور آپ سے ملنے کی مجھے بڑی مسرت ہوگی فقط۔

دستخط مادھو رائو سندھیا - مہاراجہ گوالیار - ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۲ء

ہمارا جہ اندرون نے اپنی ۲۸- مئی کی تحریر میں دلیہ اور برکھیاں کی وفا شعارانہ منظوری کی اطلاع دی۔

ہمارا جہ جے پور نے ۲- مئی کی تحریر میں ہنر کلسنی کو اطمینان دلایا کہ وہ اور انکی رائے میں ہندوستان کے تمام دایان ملک اور دروسا ہمو ق کو غنیمت سمجھتے ہیں جو حضور شاہنشاہ ہند نے اپنے کرم سے ہم لوگوں کو دیا تاکہ آنکے تخت اور انکی ذات کے ساتھ وفاداری کی توثیق اور اتفاقات خاص جو اسطرح پر ظاہر فرمایا گیا ہے اسکی نسبت اپنی احسانندی اور مسرت کا اظہار کریں۔

ہمارا جہ جو دھور نے حسب ذیل لکھا۔

میرے نہایت گرامی قدر و معزز دوست۔

میں بڑی شکر گزار ہوں کہ ساتھ عرض کرتا ہوں کہ یورپ کی کلسنی کا عنایت نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے مجھ کو اپنے اہل دربار میں مدعو فرمایا جو بمقام دہلی اس عرض سے منعقد ہونے والا ہے کہ حضور شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم ہند کی مبارک تلج پوشی کا اعلان کیا جائے۔

اسکے تحریر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ کوئی چیز میرے لیے اس سے بڑھ کر شرف نہیں ہو سکتی کہ بسر و چشم ایسے موقع کی دعوت کو لبیک کہوں جو حضور ملک معظم کی سلطنت ہند میں عظیم الشان اور مبارک واقعے کے اعلان کے لیے پیش آنے والا ہے اور جسکے ذریعے سے رعایا دروسا ہند کو ایک عمدہ موقع دیا جائیگا کہ اپنی وفا شعاری اور

ارادتمندی کے دلی خیالات کو جو وہ حضور مغزی الہما کی جلیل شان ذات اور تخت کے ساتھ رکھتے ہیں ظاہر کریں۔

میں سموغ کا اسوجہ سے اذ بھی خیر مقدم کرتا ہوں کہ بڑش تخت کے ساتھ مستحکم وفا شعار اور نامتنازل فرمان برداری دائما میرے بزرگوں کا اصول رہنا رہا ہے اور میں بھی ہمیشہ اسکو اپنی بے بہا میراث سمجھتا ہوں۔ اعلیٰ درجہ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ جو یوراسنسی کی میرے دل میں ہے میں دعا کرتا ہوں۔ کہ یوراسنسی کا خلوص ہو دستخط سردار سنگھ۔ مہاراجہ جو دھپور۔ مسوری۔ ۲۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

مہارانا اودے پور نے ۲۱۔ اگست کو جواب لکھتے ہوئے وائسرائے کے بلاوے کے قبول کرنے میں اپنی خوشی کا اظہار کیا مگر یہ بھی تحریر کیا کہ اگر دربار کی تاریخ سے پہلے لکے صا جزا کے کنور بھوپال سنگھ جی کی صحتمندی میں ترقی کے آثار نمایان ظاہر نہ ہوئے تو وہ امید کرتے ہیں کہ انکو علیل کے چھوڑ کر جانے سے معاف رکھا جائے۔

مہاراجہ ٹراونکو نے وائسرائے کے دہلی کے بلاوے کو نہایت خلوص دل اور منت پذیری سے قبول کیا اور ہر کسلسنی کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ حضور شاہنشاہ کے تخت اور رانگی ذات کے ساتھ اپنی دستگی اور خیر خواہی کی توثیق کے استحقاق کی بڑی قدر کرتے ہیں۔

دوسرے درجے کے روساء حکمران کو جو وائسرائے نے بلاوے کے خطوط لکھے ان کی عبارت بھی سلیط کی تھی جیسے خط موسومہ نظام حیدر آباد کی بحر اسف کے کہ میرے کرم دوست

شروع اور مین بڑے پاس اور لحاظ کے ساتھ یورباٹینس کا مخلص دست لہون پر ختم ہوتے تھے۔ اس طرح پر ۱۸۔ رئیسان حکمران کو خطا لکھے گئے اور ایسا ہی ہمارا راجہ بنارس کو جو رئیس حکمران اور بنگال کے بڑے زمینداروں کے بیچ میں رتبہ رکھتے ہیں۔ اس فہرست میں ہوسا مفصلۃ الذیل داخل تھے۔ یکم بھوپال۔ ہمارا جگان ریوا والور و بیکانیر ہمارا راجہ بوندی۔ ہمارا راج رانا دھولپور۔ ہمارا اول حبیلیہ۔ ہمارا جگان قرولی و کشاگرٹھ۔ ہمارا کوٹا۔ نواب ٹونک۔ راجہ کوچین۔ راو کچھ۔ میر خیرپور۔ ہمارا راجہ کوٹھاپور۔ نوابان رامپور و بھاولپور۔ ہمارا راجہ بیٹالہ۔ بھوپال کی یکم کے جواب مورخہ ۱۳۔ محرم ۱۲۸۷ھ (۲۰۔ اپریل ۱۸۷۵ء) میں مضمون ذیل تھا۔

ہر کسلسی عالی مرتبت مہربان و کرم گستر عطا فرمائے حال نیاز مندان ہر کسلسی کو خدایہ و سلامت رکھے۔ مراتب خلوص و خیر اندیشی کے اظہار کے بعد عرض خدمت ہے کہ یور کسلسی کا خرطیہ مورخہ ۱۹۔ اپریل ۱۸۷۵ء پہنچا جس کے ساتھ وہ اعلان بھی تھا جو فارن ڈپارٹمنٹ سے جاری کیا گیا ہے اور وہ میرے لئے بڑی مسرت اور عزت کا باعث ہوا۔ مجھ کو اس سے آگہی ہوئی کہ حضور شاہنشاہ اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہندوستان و انگلستان اور حضور ملکہ شاہنشاہ یکم کی تاج پوشی کے اعلان کے لئے دہلی میں ایک دربار منعقد ہوگا۔ خدانے چاہا تو میں یور کسلسی کی خواہش اور حضور شاہنشاہ معظم کے ایام کے مطابق بطوع خاطر خوشی اور خلوص دل سے تاج پوشی مقررہ جسکی نسبت یور کسلسی نے مجھے اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا ہے حاضر دربار ہوئی تاکہ بڑش تاج کے ساتھ اپنے خاندان اور کنبے کی مشہور و فاشکاری

طاہر و ثابت کر سکون۔ عافیت اور کامرانی کے دن یوکرسلنسی کو نصیب رہیں۔

دستخط سلطان جہان بیگم بھوپال

مہاراجہ الور نے خریطہ مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۹۷ء میں جب ذیل تحریر کیا۔

کرم گستر نفع جو دو عنایت یوکرسلنسی کی عنایتیں ہمیشہ جاری رہیں۔

ان مبارک دنوں میں جبکہ خوشی اور مسرت کی خبریں ہر طرف سے چلی آ رہی ہیں اور فرحت و انبساط کے آوازے ہر سمت میں ٹپے گونج رہے ہیں یوکرسلنسی کے نہایت معزز عنایت نامے کے درود سے مجھے بڑا اعزاز حاصل ہوا جس نے اس خوشخبری کا ابلاغ کیا کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور شاہنشاہ بیگم ملکہ محترمہ کی تاج پوشی کے اعلان کا دربار یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو دہلی میں ہو گا اور جس میں مجھ کو ایما کیا گیا ہے کہ اس ہمایوں موقع پر حاضر ہوں۔ اس مبارک خبر سے جو خوشی مجھ کو حاصل ہوئی ہے تحریر اور تقریر کے احاطے سے باہر ہے۔

خداوند کریم ایسا کرے کہ اس سلطنت کے دو درخشندہ ستارے ہمیشہ درخشان و تابان رہیں تاکہ برٹش تخت کی ترقی اور شان آؤر زیادہ ہو۔

میں یوکرسلنسی کے عنایت آمیز بلاوے کی تعمیل میں بڑی خوشی سے بذات خود مع دیگر خیر خواہان باشندگان ریاست دربار اعظم کی حاضری کا اعزاز حاصل کروں گا۔

مجھے پورا اعتماد ہے کہ یوکرسلنسی مجھ کو اپنا اور گورنمنٹ عالیہ کا محب صادق اور خیر خواہ تصور فرمائیں گے اور نیز یہ کہ عنایت نامہ جات کے بھیجنے سے میری عزت افزائی کرتے رہیں گے۔

یوکرسلنسی کو خوشی اور خرمی کے دن نصیب رہیں۔

دستخط جے سنگھ مہاراجہ انور

مہاراول جیلیر نے ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء کو جو بلاوے کی قبولیت کا خط لکھا بدین عنوان تھا
مجمکویوکرسلنسی کے بلاوے کے خلوص دل سے قبول کرنے میں نہایت خوشی اور مسرت
اور خصوصاً ایسے سید اور مبارک وقت پر جبکہ برعظم ہند کے تمام والیان ملک اور باشندگان
کو اس بات کا ایک لاجواب موقع ملا ہے کہ اپنے عزیز اور محبوب شاہنشاہ کی بارگاہ میں
جسکا آفتاب اقبال کبھی غروب نہیں ہوتا اور یہی اسکی شان و عظمت کا نشان کافی ہے اپنی
راسخ اور غیر متزلزل عقیدت اور وفا شعاری کا اظہار کریں۔

میں اتنا اذرعرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ ہمارا خاندان جو بھاٹیوں کے
نام سے موسوم ہے گورنمنٹ علیا کی فرمانبرداری اور جان نثاری میں ہمیشہ پیش پیش
رہا ہے اور میرا اصول رہنا بھی یہی ہے کہ اس مقدس اور محترم میراث پر ثابت قدم رہوں
جس خریطے میں مہاراجہ کشن گڑھ نے وائسرائے کے بلاوے کی منظوری کی اطلاع
دی اسکے آخر میں یہ تعلق آمیز فقرہ بھی تھا کہ خدا کرے سارا جان از ثریا تا ثری کسلنسی
کے زیر حکومت رہے۔

مہاراجہ کوٹ نے لکھا۔

میں ہندوستان کے اُن والیان ملک اور روسا میں سے ہوں جنکو شاہنشاہ ملک
معظم اڈواہ ڈھمکم اور انکی زود مجہد بہ ملک کی تاج پوشی میں حاضر ہونے کا اعزاز اور آستھا

تاکہ حضور شاہ منشاہ کے تخت اور انکی ذات کے ساتھ اپنی وفا شعار ی کا اظہار کروں جنہوں نے
براہ بندہ نوازی اپنا یہ منشاہ ظاہر فرمایا ہے کہ اس دربار کی حاضری کو وہ تقریب تاج پوشی
انگلستان کی حاضری کے برابر تصور فرمائینگے۔

اس درجے کے دوسرے رئیسوں کی طرف سے جو جواب موصول ہوئے انہیں ہر کسی
کے بلاوے کی منظوری کو مختصر تھی مگر خلوص دل سے تھی۔

بلاوے کی چھپیان جو تیسرے درجے کے پچیس حکمران رئیسوں کے نام بھیج گئیں اس
القاب و آداب کے مطابق جو سرکاری مراسلت میں ملحوظ و مرعی ہوتا چلا آتا تھا القاب
میرے دوست سے شروع اور میں پور پائیس کا دلی دوست ہوں پر ختم کی گئیں پھر
جن رئیسوں کے ساتھ اس طرز پر خط و کتابت کی گئی۔ ہمارا جگان چار کھاری و
چھتر پور دیتا تھے اور نیز ارجگان دھار و دیو اس (بڑی اور چھوٹی شاخ کے) اور
نواب جاوہرہ اور ہمارا جہ اور چھا اور ارجگان راج گڑھ و تلام اور ہمارا جہ ستمھ اور
ہمارا ورا ناڈو نگر پور پر تاپ گڑھ اور راج رانا جھالا دار اور ہمارا ورا سڑھی اور ہمارا جگان
کوچ بہار وکم اور ارجگان کو بہتانی پٹرا و جینہ و نا بھا و کپور تھلہ و منڈی و سر مو
و فریڈ کوٹ و منی پور۔

ان رئیسوں کی طرف سے بھی جوابی چھپیان آئیں جنہیں جواب دینے والوں نے دربار
میں بلائے جانے پر اپنی بڑی خوشنودی ظاہر کی۔ باستثناء ایک یا دو صاحبوں کے سب نے

کہ تہنیت کی اس مبارک رسم میں شریک ہونا خیر و امان تاج و تخت کے لیے دنیاوی فلاح و بہبود کا ذریعہ اور مالک سلطنت کی خوشنودی کا موجب ہے اس لیے کہ حاکم وقت کا حق ہے کہ اسکی رعایا اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔

لہذا میں کہ ادنیٰ ترین بندگان ہوں دربار میں حاضر ہونے کے فخر کو ضرور حاصل کرونگا جو تمام برکات کی اصل ہے۔

مزید برآں دولت و اقبال کا موتی اور عظمت اور سخاوت کا ستارہ خداوند قدیر کی تائید سے ہمیشہ تابان و درخشان رہے۔

رتلام کے راجہ صاحب نے لکھا کہ۔

مجلو جو اجازت بخشی گئی ہے کہ میں اس مبارک موقع پر سب کے ولی نعمت شاہنشاہ جلیل الشان کی نسبت شرائطِ آدابِ بجالاؤن اور ملکِ معظم کی ذات اور انکے تخت کی خیراندیشی اور راسخ محبت اور ارادہ قندی کے خیالات جو میرے دل میں ہیں انکو ظاہر کروں تو میں اس اجازت کو بڑے فخر و امتیاز کا موجب سمجھتا ہوں۔

مہاراج سروہی نے دایسراے کے بلاوے کی قبولیت میں لکھا کہ

میں اتنا اور عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ ہر چند میں ناچیز سا آدمی ہوں مگر حتیٰ الوسع برطانیہ کے ساتھ اپنی خیراندیشی اور ارادہ قندی کے ظاہر کرنے کے موقع کو اپنا مال و متاع بلکہ اپنی جان کے قربان کر دینے پر بھی ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا۔

مہاراجہ سکھ کی طرف سے جو جواب آیا اس میں بچے لطف کے ساتھ واپس کو منا لیا گیا تھا۔
میرے معزز دوست ہزار سنی واپس لے دو گورنر جنرل ہند کے کنول جیسے قدموں میں عرض
کیا جاتا ہے خط کا مضمون حسبِ بل تھا۔

عاجز تھیوٹا نا گیا مال مہاراجہ سکھ نہایت ادب سے گزارش کرتا ہے کہ یورپ کی سنی نے جو بڑا
عنایت حضور شاہنشاہ اعظم و ملکہ معظمہ کے جشن تاج پوشی کی تقریب پر مجھ کو دہلی میں عمو کیا ہے اس
نوبت سے مجھ کو نہایت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی۔ میں اپنے دل ارادتِ شخون سے ایسے مبارک
موقع کا جس سے مجھ کو دربار عالی میں شامل ہونے کا فخر و امتیاز حاصل ہوگا۔ خیر مقدم کرتا ہوں۔
یہ خط ریشمی خریطے میں ملفوف ہو کر بروز سید یعنی سنہ درباری شیر کے تیسرے مہینے کی پہلی
تاریخ کو راجدھانی گنٹوک فوڈنگ سے روانہ کیا گیا۔

دستخط تھیوٹا نا گیا مال مہاراجہ سکھ

رحبہ صاحب نا بھانے ۱۴۔ جون ۱۹۰۲ء کے مراسلے میں لکھا کہ۔

میں بکمال فخر و مباہات عالیجناب رفیع الشان گردون رکاب فیاض زمان واپس
زاد اقبالہ کی خدمت میں عرض کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہوں۔

میں بہت خوشی سے گزارش پر داند ہوں کہ یورپ کی سنی کی چٹھی مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۰۲ء
مع نقل اعلان حسین یورپ کی سنی نے یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو دہلی میں ایک شاہنشاہی دربار
اس عرض سے منعقد کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے کہ ہندوستان کے لوگوں میں حضور ملک معظم
اودار و مہتمم اور ملکہ معظمہ برطانیہ عظمیٰ و ہندوستان کی رسم تاج پوشی کو مشترک کیا جائے

شکر گزار ہوں اور اس تاسف کے ظاہر کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ بوجھ ضعف میری لندن کی تاج پوشی کے دربار میں حاضر ہونے سے مقصر رہا۔ اب بارگاہ خداوندی میں میری یہ دعا ہے کہ میں توانا مند رست رہوں تاکہ دربار دہلی میں حاضر ہونے کا اعزاز حاصل کر سکوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ پورے کسلسلی مجکوبانی عظیم الشان عالی قدر گورنمنٹ کے دلی خیر خواہوں اور نیاز مندوں میں تصور فرما کر ترسیل تقعد و عنایت نامجات سے معزز و مفتخر فرماتے رہیں گے۔

دستخط میرا سنگھ راجہ نا بھا

دور یا ستون کو ہندوستان سے بڑا قوی پوشیل تعلق ہے سو ان دونوں کے فرمانرواؤں کو بھی بلاوے پہونچے یعنی امیر صاحب افغانستان و مہاراجہ دھراج نیپال کو بھی وائسرا نے ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء کو بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ تہنیت تاج پوشی کی تقریب سے میرا ارادہ ایک شاہنشاہی دربار کے منعقد کرنے کا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مہمان کے طور پر آنکو دہلی آنے کی دعوت بھی دی۔ سو امیر افغانستان تو اپنی تخت نشینی کے بعد اس قدر جلد اپنے ملک کو چھوڑ نہیں سکتے تھے تو انھوں نے اپنے رشتے کے بھائی کرنل محمد اسماعیل خان کو جو ان کے سفیر کے طور پر گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ رہتے ہیں نامزد کیا کہ انکی قائم مقامی میں سری مہاراجہ دھراج پر پھوی بیر بکرم جنگ بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگالی نیپال کے پاس سے جواب ذیل موزعہ ۱۱۔ جون ۱۸۹۷ء موصول ہوا۔

قیاض زمان ملاذو ما داسے نیاز مند ان دام عنا یہ



ایچ ای مہاراجہ چندر شمشیر جنگ رانا بہادر
وزیر اعظم نیپال

مین نے بڑی خوشی سے یوراکسلنسی کی چٹھی مورخہ ۲۰ مئی سن ۱۹۰۷ء کو لیا جس میں آپ نے مجھ کو شاہنشاہی دربار میں مدعو کیا ہے جو یوراکسلنسی یکم جنوری سن ۱۹۰۷ء کو حضور ملک معظم اڈو اور دھتم شاہنشاہ ہندوستان کی تاج پوشی کی تقریب میں منعقد فرمائینگے مگر میں افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ بوجہ چند مہینہ خود اس دعوت سے مستفید نہیں ہو سکتا۔ تلوہ پشت سے نیپال کا تخت ہمارے خاندان میں چلا آتا ہے ہمارے یہاں کے دستور مستمر کی رو سے ہر ایک تخت نشین کو حکم ہے کہ اپنے ملک کے کسی دوسرے ملک میں باہر قدم نہ رکھے اور جسے کے خلاف کیا ہے وہ پھولا پھولا نہیں جب میرے پردادا سری (۵) ہمارا راجہ جھارج راجندر اکبر شاہ بنارس گئے انکے تمام عہدہ دار اور امراء اور رعایا ان سے بہت ناخوش ہوئے اور انکو تخت پر سے اتار دیا۔

اگرچہ میں حاضری سے معذور ہوں جسکا مجھ کو بہت افسوس ہے میں امید کرتا ہوں کہ یوراکسلنسی اپنی عنایت اور مہربانی میرے حال پر جاری رکھینگے اور مجھے معاف فرمائینگے۔ چونکہ میں آئیں سکتا میرے وزیر اعظم اور مارشل ہمارا راجہ چندرا شمشیر جنگ رانا بہادو تھا نگ لوی پیم ما کو کنگ ونگ سیان جنگو میں اپنا ہنر اچھتا ہوں دربار میں یوراکسلنسی کا نیاز حاصل کریں گے۔ آپ کی معمولی عنایتوں اور مہربانیوں پر بھروسہ کر کے وزیر خیاں مستحکم محبت کے جو دونوں گورنمنٹوں میں ہے میں امید کرتا ہوں کہ یوراکسلنسی انکے ساتھ عزت اور توقیر سے پیش آئینگے جو انکے رتبہ عالی کے لائق ہے۔ مجھ کو یقین کلی ہے کہ یوراکسلنسی مجھ کو ہمیشہ اپنا خیریت خواہ تصور فرمانے اور اپنی خیر و عافیت کی اطلاع دہی سے

اطمینان بخشے رہینگے۔

میں امید کرتا ہوں کہ یوں کسٹنس ہمیشہ مجھ کو اپنی خیریت مزاج کا دعا گو تصور فرمائے اور میرے دلوں کو خیر و عافیت کی خبروں کے لکھنے اور ابلاغ فرمانے سے مشرتا اندوز کرتے رہینگے اس سے زیادہ اؤر کیا لکھا جائے۔

دستخط پرتھوی بیر بکرما

مہاراجہ دھراج نیپال

یوں فی الحقیقت نیپالی گورنمنٹ کے راس الرئیس دیگر ولایان ممالک کے ساتھ دہلی میں موجود تھے۔

سلطان مسقط سید فیصل بن ترکی جنکے تعلقات گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ بڑے اچھے اور قلبی کی طرح کے ہیں انکو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ وہ بھی اپنے علاقے کو چھوڑ کر نہ آ سکے مگر انھوں نے خط مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء میں یہ استدعا کی کہ انکو ایک یا دو بڑے عمدہ دارو کے ساتھ انکے فرزند تیمور کے بھیجنے کی اجازت دیجائے۔ ہنرمائیس نے خط میں یہ بھی لکھا کہ حضور شاہنشاہ معظم کی شفا یابی اور حضور مدوح اصفیات اور ملکہ معظمہ کی تاج پوشی کی خبر شکر جو مقام لندن ہوئی مجھ کو بہت مشرتا حاصل ہوئی۔ میں خدا سے دست بردار ہوں کہ انکی عمر دراز کرے اور سلطنت برطانیہ کو ہمیشہ قائم رکھے اور روز افزون ترقی نصیب کئے میں جناب کی دوستی اور امداد کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں خدا کرے کہ سلطنت برطانیہ کے ساتھ میرا اتحاد ہمہ روز زیادہ اور بڑھتا چلا جائے۔

نہیں دیکھا ان دونوں سلطنتوں نے اقصاء مشرق میں اپنی اغراض مشترکہ کی حفاظت کے لئے جو معاہدہ ابھی حال میں کیا ہے اسکو ہندوستان میں بغیر استحسان دیکھا گیا اور دوسرے نے سلطنت جاپان کے وکیل کو دہلی میں دربار کے موقع پر مدعو کرتے وقت اہل ہند کے ان خیالات کی طرف توجہ دلائی شہنشاہ جاپان نے بھی بعینہ ویسے ہی خیالات ظاہر فرمائے اور جنرل بیرن اوکو کو جو آئکے ممتاز سپہ سالاروں میں سے تھے اس عرض کے لئے مامور کیا۔ جنرل مدوح مچرجوئی و کیتان ایٹو و لفٹننٹ اڈاکا کے ساتھ صرف دربار ہی میں شریک نہیں ہوئے بلکہ فوجی قواعد کے بلاؤ سے بھی جو کہ دربار سے پہلے ہوئی مستفید ہوئے۔

دوسرے نے ایک اور طریقے سے بھی چاہا کہ اندرونی اتحاد جو سلطنت میں برسر ترقی ہے اور ہندوستان کی منزلت جو سلطنت میں ہے اسکو ایک جدید اور شاندار طور سے ظاہر کیا جائے۔ یہ پہلا اتفاق تھا کہ جنوبی افریقہ کے مضافات اور آسٹریلیا کی کاسٹلہ حکومت سے استدعا کی گئی کہ ہندوستان کی تقریب میں اپنے وکلاء روانہ کریں۔ دوسرے نے جولائی ۱۹۰۵ء میں لارڈ ملر (جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنر اور ٹرنسوال اور ساحل دریائے آرتج کی آبادی کے ناظم) کو لکھا کہ

یہ موقع ایسا ہو گا کہ اول تو اس ملک کے باشندوں کو دلچسپی کا موجب ہو گا علاوہ انگریزی سلطنت کے تمام حصص میں اب ایسا قریب کا تعلق ہے اور انکی آئندہ قسمتیں اس قدر ایک دوسرے سے مخلوط ہیں کہ جو امر ایک حصے پر موثر ہو ممکن نہیں کہ دوسرا حصہ اس سے بچز رہے۔ ہندوستان اور جنوبی افریقہ میں خاص کر یہ حالت پائی جاتی ہے آئندہ ضرور ہے کہ دونوں میں براہ راست صلح و جنگ اور تجارت کے تعلقات زیادہ ہوتے جائیں اور یہ بات دونوں کے حق میں مفید

ذاتی و کیفیت بہم پہنچائیں۔

ان ہی خیالات کے لحاظ سے واپس سے توقع کی کہ مائی کشنر کسی نہ کسی کو بھیجینگے تاکہ وہ بارہ
میں جنوبی افریقہ کی نیابت کرے چنانچہ آخر کار ڈرنیسیوال کے ایڈوکیٹ جنرل سر چرچ ڈسالون
اس خدمت پر مامور ہوئے۔ واپس سے نے آسٹریلیا کی کامن ویلتھ حکومت کے گورنر جنرل لارڈ ہوبٹون کو
جو خط لکھا اٹلین اسٹیج کا بلاوا دینے کے بعد اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ سن ۱۹۰۷ء میں
جو آسٹریلیا کی کامن ویلتھ کو عطا اختیارات کی زمین ادا کی گئی تھیں گورنمنٹ آف اٹلیڈا نے
ایک ہندوستانی کنٹینٹ فوج اس غرض سے روانہ کی تھی کہ ان مراسم میں شریک ہو اور یہ
بھی لکھا کہ گورنمنٹ آف اٹلیڈا کو اس ہمان نوازی کا بدلہ اتارنے سے بڑی خوشی ہوگی اور نیز اس
ریاست کی طرف سے آنے والوں کو خیر مقدم کہنے سے جو سلطنت عظمیٰ کے تعلق کے اعتبار سے
گویا ہندوستان کی باجائی بہن ہے اور جس کے بہادر سپاہیوں نے ابھی حال میں تاج انگلستان کی بڑی
نمایاں خدمت کی ہے۔ فڈرل وزیر نے بلاوے کا یہ جواب دیا کہ چونکہ کامن ویلتھ کی طرف سے
لنڈن کی تاج پوشی میں فوج کنٹینٹ شریک ہو چکی ہے اور نیز اسی قسم کی فوج جو ہندوستان کو
روانہ کیا جاسکتی ہے ایسی بڑی فوج کے سامنے جو دہلی میں جمع ہوگی نسبتہ حقیر معلوم ہوگی فڈرل
وزیر ابادل ناخواستہ مجبور ہیں کہ بلاوے کو جہاں تک کامن ویلتھ کی فوج سے متعلق ہے منظور
کرین مگر انھوں نے اپنے قائم مقام کے بھیجنے میں خوشی سے بلاوے پر عمل کیا اور یہ ضرور مست
فڈرل سٹیٹ کے پریزیڈنٹ مسٹر چرچ ڈسکرو کو تفویض کی گئی۔

گورنر کو بھی بلا دے دیے تھے سودو نوں نے بطوع و اقبال اس کے ہنر کلسنی کرنل سر اڈارڈ و گسٹور
اڈر گیز گیسٹورڈ کے سی۔ آئی۔ ای۔ پرتگالی ہندوستان کے گورنر جنرل نے اپنے جواب میں لکھا
کہ تاج پوشی کے دربار میں شریک ہونے سے جو شرت بمکھو ہوگی اس کے علاوہ کئی اور شرت بھی
صاحب مجھ سے ملنے کو تشریف لائے تھے ملاقات باز دید میری مزید شرت کا موجب ہوگی اس طرح
ہنر کلسنی ایم وکٹر لیزنریک گورنر ہندوستانی مقبوضات فرانس نے بلا دے کے قبول کرنے میں اپنی
خوشی کا اظہار کیا۔ الیڈ اور البکر کبھی اور ڈوپے کے جانشینوں کے ساتھ گورنٹ آف
برٹش انڈیا کا مخلصانہ تعلق ہے۔ سر اڈارڈ و گسٹور نے اپنی طرف سے ان دو بڑی باوقعت غیر سلطنتوں
کے وکلاء کے شریک ہونے سے ثابت ہو گیا کہ جیسے یورپ میں ویسے ہی ہندوستان میں ان کے
فائدے ایک اور انکی دوستی سچے دل سے ہے۔

ہندوستان میں جو کانسلوں کی جماعت رہتی ہے اس جماعت کے افسر اد کو بھی
دربار کے بلا دے دیے گئے تھے چنانچہ مفصلۃ الذیل کانسل جنرل اور کانسل آف وفاق آف
عہدہ داروں کے ساتھ گورنٹ آف انڈیا کے ہاؤس کی حیثیت سے ایک خاص خیمہ گاڑیں گئے

ڈون ریچیل آکواریونی ڈی سولس	کانسل سپین مقیم بمبئی
مفخم السلطان مرزا علی محمود خان	کانسل جنرل ایران مقیم بمبئی
مشرکے لے اپکار	کانسل سیام مقیم کلکتہ
مون شیرکے ڈی کوٹر	کانسل نیدرلینڈز مقیم کلکتہ

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

کانشل جنرل ہندوستان

لفٹنٹ کرنل آریل ای بارنگ میٹری سکریٹری
 لفٹنٹ کرنل سی جے سمیرائی ایم ایس میٹری کٹنر جٹا مسٹر سی کوئی ایسکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ کیٹی کے سکریٹری
 مسٹر بارنارڈ ورنڈ وائسے کے ساتھ حلا حسن کے ساتھ رہتے تھے جنھوں نے تمام کارروائیوں کے
 دستور العمل بنادے تھے گورنمنٹ کے افسروں نے جب کو جتنا تعلق ہو سکتا تھا بڑے شوق سے دربار کے
 کام میں مدد دی۔ دہلی میں ایک کارکن کیٹی بنائی گئی جس میں صاحب ذیل شامل تھے۔
 کرنل رچ۔ ایف۔ لائینر ٹنگری پٹائی ٹرانسپورٹ کور۔ میجر ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلز ڈپٹی کٹنر
 دہلی میجر ایچ ڈسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل اور کیپٹن اے۔ ڈی۔ جی میزین ڈپٹی ڈپارٹمنٹ
 کیٹی کے سکریٹری۔

اس میں شک نہیں کہ ان عہدہ داروں کو ان کے تعلق میں جو صدر مقام سے آتی تھیں
 بڑی سخت محنت کرنی پڑی۔ گرمیوں کے ختم ہونے ہوتے اور اس سے پہلے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے
 اکتوبر میں اپنے سالانہ سرمائی نقل مکان کے لئے غلہ چھوڑا نہ صرف تمام بڑے بڑے انتظام کل ہو چکے
 تھے بلکہ قریب قریب ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے مانتاج کا سامان بھی ہم پہنچا لیا گیا تھا۔ لندن
 کی تاج پوشی کے لئے ۲۶۔ جون مقرر تھی اس تاریخ سے ذرا پہلے حضور اقدس شاہنشاہ معظم کے دفعۃً
 علیل ہو جانے کی وجہ سے بڑا تردد پیدا ہوا۔ مگر ہندوستان میں جو طیارے ان ہونے لگے تھے ان میں
 ایک لمحہ کے لئے بھی فتور نہ ہونے پایا اور جب حضور معظم کی جلد جلد شفا یابی اور عودِ صحت کی خبر
 پہنچی طیارے ان از سر نو بڑے زور کے ساتھ جاری کر دی گئیں۔ سیکڑوں غیر ملکی یا غیر سرکاری لوگوں
 کی نسبت خیال تھا کہ آئینکے اور بحالت قیام دہلی آئے آرام و سائش کا انتظام کرنا تھا علاوہ

دنیا بھر کے اخبار نویس بلائے گئے تھے اور سرکار کی طرف سے انکی ہمانداری کا سرانجام ہونا تھا اسی
 اثنا میں ان سب باتون کا انتظام کر کے انگریزی اور ویسی اخبارون میں شتر کر یا گیا مگر
 محکمہ رسد رسانی نے اس عظیم الشان خدمت کا جو ان کے متعلق تھی بڑا اٹھایا عارضی چھانڈو کا
 بند و بست فوجی عہدہ دارون نے کیا۔ اور نواح دہلی میں جو فوجی قواعد دربار سے پہلے
 ہوئی اور جیمین ... ۳۷ کی امید کی گئی تھی اسکی طیاریاں بھی انھیں صاحبون نے کیں۔
 ماہ جولائی اور شروع ماہ۔ گسٹ میں امساک باران موسمی کی وجہ سے ذرا تردد پیدا ہو
 تھا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد بارش ایسی بروقت اور افراط سے ہوئی کہ ماہ ستمبر کے
 آغاز سے پہلے پہلے یہ خدشہ بالکل دفع ہو گیا۔ اور گورنمنٹ انڈیا کو قوی امید ہو گئی کہ
 اس جشن کو ہندوستان کی رعایا بحال خوشی و خرمی منائے گی۔

باب ۲

دہلی میں جلوس کا داخلہ

بارہویں صدی کے آخر میں قطب الدین ایبک اپنے ولینعت کے ہاتھ سے فرمانِ عظمت
 ہندوستان لینے کے بعد دہلی میں داخل ہوا تو اُس کے ایک ہم عصر مورخ نے اُس کے داخلے کی کیفیت
 اُن لفظوں میں بیان کی ہے کہ لوگوں نے اُس کے داخلے کی ایسی خوش منائی کہ شہر اور نواح شہر
 باغ ارم کی طرح آراستہ کیے گئے اور زربفت چین اور دیباے روم کے پردے دروازوں اور دیواروں
 لٹکائے گئے۔ فتح و ظفر کے پھاٹک اسقدر اونچے بنائے گئے کہ طائر بلند پر داز بھی لٹکے اور پسے
 نہ گذر سکے اور مصقول تلواریں اور انواع و اقسام کے اسلحہ جو اُن کے اطراف و جوانب میں آویزاں
 کیے گئے تھے اُن کی بریق دیکھنے والوں کی نظروں کو خیرہ کیے دیتی تھی پس جلوس کا داخلہ جو
 ۲۹- دسمبر ۱۲۰۶ء کو دہلی میں ہوا اگر اُس کی کیفیت اُسی مورخ کے لفظوں میں بیان کی جائے تو کچھ
 بیجا نہ ہوگا۔ مہینوں پہلے سے یہ قدیم شہر دایسرے اور اُن کے شاہی مہمانوں کے داخلے کے لئے
 طیاری کر رہا تھا۔ ادھر تو کارکن بکٹی اور اُس کے کاریگروں کا ایک لشکر میدان وسیع میں ڈیرے
 ڈنڈے نصب کر رہے تھے ادھر حکام ضلع اور میونسپلٹی کے عہدہ دار جنکو اہل شہر بڑے شوق و
 اہتمام سے بیدریغ مدد دے رہے تھے مختلف طرح کے کاموں میں مصروفیت کے ساتھ مشغول تھے
 کہ ایسی بڑی ملکی تقریب کی کامیابی جیسی کہ شاہنشاہ معظم کی تاج پوشی ہے ایسے ہی اہتمام پر موقوف
 اور منحصر ہے۔ مگر کون کا بنانا اور مرمت کرنا۔ بازا روں اور سرکاری عمارات کا سجانا۔ اونچی



ايڀڇ ايڀڇ نظام حيدرآباد-جي سي بي-جي سي ايس آئي

نشست گاہوں اور چھانگن کا بنانا۔ تپکیس کے انتظامات۔ سال تجارت کی آمد و شد کا ربط و ضبط اور اس طرح کی اور سیکڑوں تفصیل طلب بہن سب پہلے سے احتیاط کے ساتھ سمجھ گئی تھیں اور جس کا مل طور پر یہ ساری کارروائیاں عمل میں لائی گئیں اسکی پوری پوری تصدیق اس میں ہوئی جبکہ جلوس ریلوے سٹیشن سے قلب شہر میں ہو کر گزرا۔

۶۹۔ دسمبر و شنبہ کی صبح کو دیر کسلنسیر داسیرے ولیدی کرزن اور دیر وایل ہائینسٹر لوک وڈس آف کناٹ دہلی پہنچے۔ جلوس کا درخشاں حیرت افزا مناظر کا ٹھیک ایک شاندار پیش خمیہ تھا جو آئندہ چند وارے میں یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہو کر صفحہ قرطاس کو جسیر انکا بیان لکھا جائے گا۔ جلوس کے ساتھ شاہی مہمانوں اور داسیرے کا ریلوے سٹیشن سے اول کوئین روڈ ہو کر پھر شاہجہان کے قلعہ مایوان کی لال فصیل کے برابر جسیر محاصرہ غدر شہداء کے آثار ابھی تک نمایاں ہیں پھر جامع مسجد کے گرد اگر پھر شاہان مغلیہ کی دارالسلطنت کے پرنے بازاروں میں پھر بڑے خوشحال بازار چاندنی چوک سے ہو کر گزرنا اکثر لوگ ایسا ہی خیال کرتے تھے کہ دولت اور شان و شوکت میں اس سے بڑھ کر تو کیا ایسا نظارہ بھی کبھی نہ ہوا ہوگا۔ ہندوستانی جلوس میں جھومتے ہوئے ہاتھیوں کی اسی قطار کا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں قدیم الایام سے اسکو عظمت کی نظر سے دیکھا گیا ہے مگر کلام ہے تو ہی میں ہے کہ کبھی پہلے بھی ان شاندار سواریوں کا اتنا بڑا اتنا کسی مشرقی شہر کی سڑکوں پر سے ہو کر گزرا ہے جس پر ایسی قیمتی جھولیں ٹپی ہوں اور ہونے چاندی کے ہو ددن میں ایسے عالی مرتبت لوگ سوار ہوں۔ جب سمبر شہداء میں لارڈ لٹن دہلی میں داخل ہوئے اور رئیسوں سے ملاقات

کرنل گورنر نے اپنے پیشوا پر اس کے لئے ایک کمرہ بنوانے کا حکم دیا۔

میں تھا اس میں صرف انگریزی حکام ہاتھیوں پر سوار تھے یعنی گورنر لفٹنٹ گورنر اور دیگر حکام بالا دست ممبران کونسل گورنمنٹ کے سکریٹری صاحبان وغیرہ۔ ہاتھیوں کے جلوس کے آگے اور پیچھے وائسرائے کے خاصے کے سوار تھے لیکن وایان ریاست ہنر کسلنس کے جلو میں تھے۔ وایان ریاست سے فروتر درجے کے اُمرا جو جا بجا سر راہ جلوس کے منتظر کھڑے تھے صرف اُنکے ہاتھیوں کو اجازت تھی کہ جلوس کے پیچھے پیچھے ہولین۔

۲۹۔ دسمبر کا جلوس اس سے کہیں زیادہ شاندار اور زیادہ تریشیائی طور کا تھا۔ یہ ایک

واقعی بات ہے کہ آجکل کے سپیشل ٹرینوں اور شاہی گاڑیوں اور جوڑیوں کے وقتوں میں وائسرائے کے کارخانوں میں فیملی نہ نہیں رہا جسکے ہاتھیوں سے تقریبات کے مواقع پر کام لیا جا۱۲۔ ہنر کسلنس کا فیملی نہ توڑ دیا گیا اور ہاتھی جا بجا منتشر کر دیے گئے۔ فوج میں کسی قدر ہاتھی ہیں تو ان میں بھی مکھنے ہاتھی بہت کم ہیں شاید ہی کوئی ہو جو مکھنا ہونے میں ممتاز ہو یا قد و قامت کی وجہ سے شاہی جلوس کی شان بڑھا سکے۔ دیر کسلنسز اور دیر وایل ہائینسز ڈیوک آف کنٹ اور ڈچس آف کنٹ اپنے اپنے اہالی موالی سمیت اُن ہاتھیوں پر سوار ہو جو خاص خاص وایان ریاست نے بہ تقاضائے اخلاق اُنکی خدمت کے لیے تعینات کر دیئے تھے اور اگرچہ صاحبان گورنر لفٹنٹ گورنر و ممبران کونسل و دیگر حکام بالا دست کچھ گاڑیوں میں اور کچھ گھوڑوں پر جلوس کے ساتھ تھے تاہم ہاتھیوں کے سلسلے کی درازی اور اُنکی شان و شوکت اس سے بڑھ گئی تھی کہ بڑے بڑے وایان ریاست اپنے ہاتھیوں پر سوار جلوس کے

ساتھ موجود تھے اور آخر کو ان کے ہمراہیوں کے بہتیرے ہاتھی جلوس میں شامل ہوئے تھے۔

ممتاز لوگوں کا ایک بڑا مجمع ریلوے سٹیشن پر لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن اور ڈیوگ آف کناٹ اور ڈچس آف کناٹ کی آمد آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ گریڈ ڈیوگ آف ہسی بھی جو ایک ن پیلے دہلی پہنچ گئے تھے اپنے اہالی موالی کے ساتھ سٹیشن پر موجود تھے اور ان کے علاوہ امر اور روساے مفصلۃ الذیل۔

جام سبیلہ۔ مہاراول ڈونگر پور۔ رانا بردانی۔ راولکھڑہ۔ راجہ کوچین۔ میر خیر پور۔ نواب جونا گڑھ۔ ٹھاکر صاحب بھاؤنگر۔ رانا پور بندر۔ نواب کبیر۔ ٹھاکر صاحب مروی۔ ٹھاکر صاحب گونڈل۔ سلطان لالچ۔ راجہ بریا۔ ٹھاکر صاحب پالیٹانا۔ امیر دھتالی۔ نپت ساچو بھو۔ جیف ملج (بڑے)۔ راجہ نلا گڑھ۔ دکیو تھال۔ ٹھاکر پیلو دہ۔ سردار کلیہ۔ نواب لوبار و دود جانا۔ مہاراجہ سریرام چندر بھنچ دیو موہر بھنچ۔ روسے شان یونگ ہیو۔ جنوبی سنوی۔ مونگ پون۔ گنتر اوڈی راجگان سوپور۔ رہرا کھول۔ راجہ گڑھ و خیر گڑھ۔ میر نہزا۔ راجہ سکندر خان سپر۔ میرزاگر۔ راجہ بلدیو سنگھ پونچ۔ ہرکلسنی مہاراج چندر شمشیر خاں رانا بہادر وزیر اعظم نپال بھی موجود تھے۔

ایک چھوٹے سے زنگین شامیانے کی آڑ میں لوگوں کی نظر سے اوجھل بھوپال کی سبکی صاحب بھی موجود تھیں۔ شامیانے کے دروازے پر زینبت کی چلن لگی ہوئی تھی۔ سبکی صاحب چلن کے اندر سے لوگوں کو دیکھ سکتی تھیں۔ مگر باہر سے آنکو کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ شامیانہ ریسو کی قطار کے منتہی داہنے سرے پر ایک رات پہلے سے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر نصب کر دیا گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر

یٹ۔ یون کے زمرے میں کوئٹل کی شکرانی صاحبہ اور انکی صاحبزادی بھی تھیں۔

اعلیٰ عہدہ دار برادر یو کے سٹیشن پر موجود تھے حسب ذیل تھے۔

گورنران مہیئی و مدراس اپنے ابالی موالی کے ساتھ لفٹنٹ گورنران پنجاب۔ برابنگال
و مالاک متھ۔ آگرہ و او دھ اپنے ابالی موالی کے ساتھ۔ کمانڈران چیف و صاحبان لفٹنٹ جنرل
کمانڈنگ بنگال۔ پنجاب۔ مدراس۔ مہیئی اپنے ابالی موالی کے ساتھ۔ گورنر جنرل کی کونسل کے
معمولی ممبران۔ صاحبان ریزیڈنٹ جیدر آبا دو میسور۔ صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتنا
بلوچستان۔ سنٹرل انڈیا۔ چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل صوبہ سرحدی مالاک شمالی و مغربی
چیف کمشنران آسام و مالاک متوسطہ۔ پرنسپل ڈینٹ دربار سنٹرل کمیٹی۔ قائم مقام قارن
سکرٹیری و کمشنر ڈپٹی۔

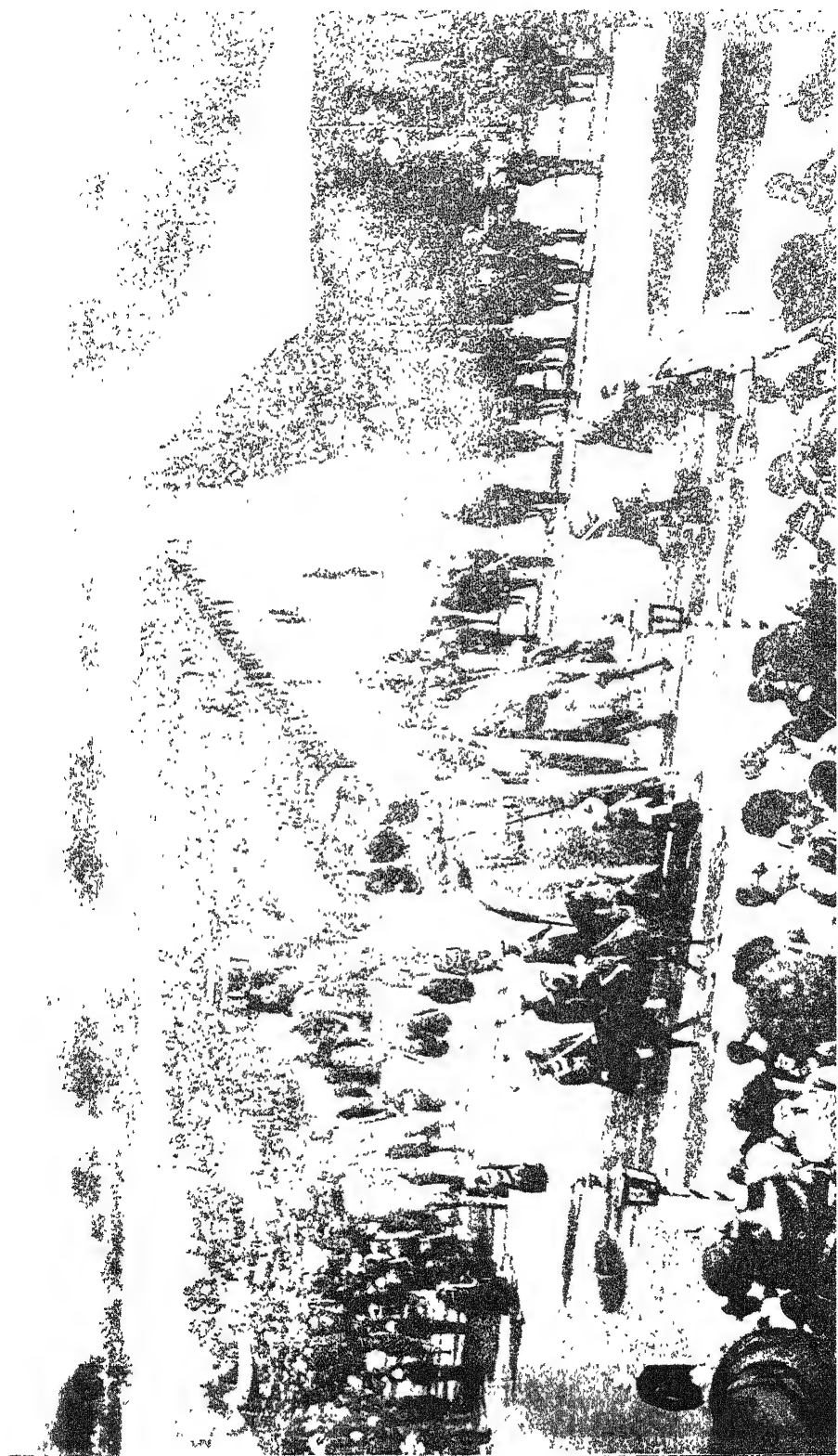
بڈ فرد شائر رحمہ اللہ کی پہلی ٹیٹن کے باجے والے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر کرسیہ کھڑے کیے گئے تھے اور سٹیشن کے باہر رآمدے کے مغرب میں ناقص ٹیٹن شائر رحمہ اللہ جو دایسرے کے پتھرے چوکی کی جوائنٹ میں سے ایک جماعت ہے اسکی پہلی ٹیٹن کے جوائن اپنے باجے والوں کے ساتھ سلامی اتارنے کے لیے جاگزیں تھے۔ شہنائی نواذوں کی ایک جماعت سٹیشن کے پل پر موجود تھی۔

ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے انکی شہنشاہوں کی آواز نے خبر دی کہ دیسلے کی ٹرین
آپونچی۔ ٹرین چند لمحہ بعد ٹیشین میں داخل ہوئی اور وہ اودھ رو ہیلیکپٹر لایوے کے نیچے سٹر
برٹ کی نگرانی میں تھی۔ جون ہی لارڈ ڈکزن اور لیڈی کزن نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا بڑا فرشتا
رجنٹ کے باجے والوں نے قومی گت چھٹری اور ایک توپخانے سے جو قریب لاکر لگا دیا گیا تھا اس صحنہ

توپ کی شاہانہ سلامی سر ہوئی۔ ہنر اسلٹس میچ پوی کونسلر کی وردی پہننے ہوئے تھے اور سٹار آف انڈیا کا پرتلازیب گلو تھا۔ لیڈی کرزن سیف اور گلابی لباس میں تھیں۔ گرینڈ ڈیوک آف ہسٹری اور علی عہدہ دارون کے ساتھ جو پلیٹ فارم پر جمع تھے دعا سلام کے بعد وائسیراے نے ہندوستانی رئیسوں کے ساتھ جینین سے اکثر کو وہ بخوبی جانتے تھے صاحب سلامت کے بعد مصافحہ کیا۔ پانچ گھنٹہ اسیمن صرف ہوا کہ اتنے میں ریلوے کے پل سے شنائیون کی دوسری آواز نے خبر دی کہ جس پیشل ٹرین میں ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ مہبئی سے تشریف لارہے ہیں آپہنچی۔ اس میں مین جوزیرنگرانی مسٹر جی ہڈیشن جنرل ٹریفک منیجر اور سٹریٹ آف برون لوکو موٹو سوپرینٹنڈنٹ ٹیٹل انڈیا ریلوے تھے اتنے صاحب اور تھے سر اس فٹنر جرنل۔ کرنل وٹسن جادوس۔ کرنل آئریل سلنگھم۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ آئریل مس نگیم۔ کرنل جے سی۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ سوس سلی۔ کرنل بیور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی۔ کپتان آئریل جے۔ آر۔ ایل۔ یارڈ بلر۔ ڈی۔ سی۔ کپتان آئریل مسٹر ڈگرے چیف سکریٹری گورنمنٹ مہبئی کرنل لایونل ہربٹ۔ فرسٹ منسٹرل انڈیا ہاں جو بوقت دورہ ہندوستان ہنر وایل ہائینس کے ابالی موالی میں شامل کر دیے گئے تھے۔ کپتان اے۔ ایم۔ فرکو ہر۔ آر۔ ان (ایچ۔ ایم۔ ایس۔ ٹون) وکمانڈ رایت۔ ڈی۔ گلین برون۔ آر۔ این۔ (ایچ۔ ایم۔ ایس۔ ٹون)۔

دیر وایل ہائینس ٹو ڈچس آف کناٹ کے آتر تھی وائسیراے اور لیڈی کرزن نے انکا استقبال کیا بابے والون نے پلیٹ فارم پر قومی گت بجائی اور توپچانے نے اسے حزب توپ کی شاہانہ سلامی دی۔ ڈیوک آف کناٹ فیلڈ مارشل کی وردی میں تھے اور ڈچس سٹار آف انڈیا کے

نیلگون لباس میں اسکے بعد وائسرائے نے بڑے بڑے عہدہ داروں اور روسا کو دیر و ایل پائیس
سے روشناس کرایا اور لاڈلچکر کمائنڈن چیف نے ڈیوک سے چند فوجی عہدہ داروں کی شناسائی
کرائی اسکے بعد روسا اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہونے کے لیے سٹیشن سے رخصت ہوئے۔ یہ
ہاتھی سٹیشن کے دروازے سے جانب مشرق تقریباً ۲۳-۲۴ گز کے فاصلے تک کوئین روڈ کے
دونوں طرف ایک قطار میں کھڑے کیے گئے تھے۔ دروازے سے قریب تر نظام حیدر آباد
اور ہمارا جیسور کے ہاتھی تھے بانی طور کہ پورب کو رخ کرو تو یہ ہاتھی سڑک کے دائیں بائیں تھے۔
انہیں آگے بڑھ کر دوسرے روسا کے ہاتھی تھے اور انکو حکم تھا کہ اگلا جو آگے بڑھے تو دودو کر کے
اُسکے پیچھے ہوتے جائیں یہاں تک کہ ساری قطار مشرق کو متحرک ہو۔ ہر ایک ہاتھی کے ساتھ
بلم برداروں اور چوہداروں کی ایک جماعت تھی اس حساب سے کہ جس رئیس کی سلامی ۱۹ یا
زیادہ توپوں کی تھی اُسکے ساتھ ایسے پیدل اردلی ۱۰-۱۱ پندرہ توپ سلامی والے کے ساتھ تیرہ
یا تیرہ سے کم توپ سلامی والے کے ساتھ ۶ ہاتھیوں کو مع اُنکے اردیوں کے چار چار کی ٹکڑیاں تاکہ
ایک سوار کی نگرانی میں رکھا گیا تھا اور ہاتھیوں کے سلسلے کے متعلق سارے انتظام مالک متحدہ
کے ایک سو پینٹنٹ پولیس مسٹری براہی کی زیر نگرانی اور ہدایت تھے۔ ہر ہائینس ہمارا نادو پو
اپنے فرزند لیچمد کی علالت کی وجہ سے وائسرائے کے پہونچنے کے بھی دو دن بعد دہلی پہونچے۔
ہر ہائینس گلیوٹر وودہ کو ہاتھیوں کے جلوس میں نظام حیدر آباد کے برابر برابر سوار ہونا تھا مگر وہ
بوجہ وفات ہمارا فی رودہ بائی بیوہ ہمارا جگنپت راو گلیوٹر واد سب سے وائسرائے کے داخلے میں
شریک نہ ہو سکے اور اس- دسمبر تک دہلی پہونچ بھی نہ سکے۔ ہمارا ڈاکٹر جو رولے با اقتدار کے ذمے میں



ریٹو سے سیشن پر موجود تھے بانیو چہرہ ہاتھیوں کے جلوں میں شامل نہ ہو سکے کہ انکو خود سر ہاتھی جھبکے
ایک مشرقی و قلع نگار شاید شیطان سے تعبیر کرتا قابو سے باہر ہو گیا تھا۔ دروٹے با اقتدار میں سے
وہ صاحب جنگو جلوس میں شریک نہیں ہونا تھا قائم مقام فارن سکریٹری نے آنکو لجا کر چاندنی
چوک میں ٹون ہال کے سامنے ایک خاص مقام پر بٹھادیا تھا۔

روساء تو اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہو رہے تھے اور وایسرے اُنکے شاہی مہمان ساتھ تھے
اور اعلیٰ عہدہ دار پیچھے پیچھے سیشن کے باہر گئے اور وہاں ہزکلسنی اور ڈیوک آف کنٹا نے
نارے پیٹیں شائر رجسٹ کے گارڈ آف آنر کو جو باہر تھی میجر وٹلس ولفٹنٹ ہیوز ولفٹنٹ جفر وضا
تھا ملاحظہ کیا جنھوں نے سیشن سے باہر آتے ہی ہزکلسنی اور دیر وائل ہائینسین کو سلامی دی
برآمدے کے دوسری یعنی مشرقی جانب اُنکے ہاتھی منظر کھڑے تھے۔ وایسرے اور لیڈ کمر
ایک شاندار کھینے ہاتھی کچھن پر شاد پر سوار ہونے کو تھے جو مہاراجہ بنارس نے مستعار دیا تھا
اسکی پیچھے پر براق چاندی کا ہودہ کسا ہوا تھا جسکی بلیوں میں جگمگاتے ہوئے سونے کے شاہی
نشان تھے اور سامنے کے رخ دانائی اور فارغ البالی کی شکلیں اور اُنکے اوپر تاج اور ایک
ریشمی زلفیت کا چتر قریزی محفل کی گدیوں پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ یہ شاہانہ ہودہ گورنر جنرل
کی پاک ہے اور سٹائٹ عین لارڈ لٹن کے استعمال کے لیے بنایا گیا تھا۔ ایک سقر لاتی
محملی جھول دبیز جیمین سنہرے کجواب کا کام تھا زمین تک لٹک رہی تھی۔ ڈیوک وڈ جس آف
کنٹا کے لیے مہاراجہ جے پور کا مولائش ہاتھی طیارہ کھڑا تھا وہ بھی کچھ کم شاندار نہ تھا اور اسکی
جھول بھی ویسی ہی قیمتی تھی۔ ہودہ جو مہاراجہ بلر پور نے دیر وائل ہائینسین کے لیے مانگا دیا تھا

دو بھی چاندی کا تھا۔ چاندی پر سونے کا آرائشی ابھردان کام تھا۔ سونے کی بیچ کر کے دونوں پہلوؤں میں بازو کی جگہ شیر کی صورت تھی جسے بارہ سنگے کو بچھاڑ رکھا تھا۔

ان ہاتھیوں پر سوار ہو کر ایک پر دیر کسلنس اور دوسرے پر دیر رایل ہائینسز آگے لگے چھ ہاتھیوں پر اہالی موالی سٹیشن کے دروازے کے باہر آئے اور پورب بن ٹرک کو ٹیگن ڈوڈ پر آہستہ آہستہ ہاتھیوں کی دورویہ قطاروں میں سے ہو کر گزرے جن پر اب روسا اپنے شاہانہ ہودوں میں سوار تھے۔ جیسے جیسے دیر کسلنس اور دیر رایل ہائینسز برابر میں آئے ٹرک کے دو طرفہ آسنے سامنے کے ہاتھیوں کا جوڑا سونڈ اٹھا کر سلام کرنا اور پھر دیر رایل ہائینسز کے پیچھے جوڑا جوڑا جلوس کی قطار میں شامل ہوتا جاتا۔ جیسے ہی وائسیراے اور دیر رایل ہائینسز ہاتھیوں کی قطار کے آخر پر پہنچے ہز کسلنس کے سواران خاصہ کا وہ حصہ بھی جو ٹرک کے برابر آگے بڑھے صف باندھے کھڑا تھا سامنے کو سرکنے لگا۔ آخری روسے با اقتدار کے بعد گرینڈ ڈیوک آف ہسی سے شروع ہو کر بقیہ جلوس بھی شامل ہو تا گیا۔ عرض جلوس کی ترتیب اسطرح پر تھی۔

سی۔ برون۔ اسکویئر۔ فیکٹر جنرل پولیس۔ پنجاب

کپتان۔ جی۔ بی۔ ایچ۔ ایس۔ ڈپٹی اسٹنٹ کوآرڈر ماسٹر جنرل۔ وائسیراے ہکارٹ

{ ایک سکواڈرن۔ چوتھا (رایل آئرش) ڈریگون گارڈز
پسر کردگی کپتان۔ بی۔ ایل۔ کیرو }

ایچ بیٹری۔ رایل ارس آرٹیلری

پسر کردگی میجر کی

تین سکواڈرن۔ چوتھا ڈرگین گارڈ

بہ سرکردگی میجر وڈرائٹ

لفٹنٹ جی۔ ڈبلیو۔ ایس۔ شرلاک۔ میجر۔ جی۔ پیٹن

افسار دلی۔ وائسرائے اسکارٹ ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

برگڈیر جنرل ہے۔ ایس کالنگ کمانڈنگ وائسرائے اسکارٹ

میجر۔ جی۔ میکسول۔ نقیب

ڈرمر اور ۱۲ ٹرمپٹرز

وائسرائے ہاڈی گارڈ۔ میجر آر۔ ای۔ گرسٹن کمانڈنگ

میجر جنرل ہنریٹس ہمارا جوائید۔ آفریری کمانڈنٹ

میجر۔ ڈبلیو۔ اے۔ وٹسن اور کمانڈنٹ امپیریل کیڈٹ کور

امپیریل کیڈٹ

ہاتھیوں پر

فیل اول

مصاحبان وائسرائے

کپتان آر۔ جی۔ ٹی۔ بیکر۔ کر

کپتان۔ سی۔ وگرم

فیل دوم

مصاحبان وائسرائے

کپتان آفریل ہے۔ یارڈلر

کپتان آفریل آر۔ لینڈسے

فیل سوم

مصاحبان ڈیوک آف کانٹاٹ

کرنیل جے۔ سلی

کرنیل آنریبل سی ننگم

فیل چہم

فیل چہارم

مصاحبان ڈیوک آف کانٹاٹ

س۔ ایم۔ فٹنر جرنلڈ

کرنیل۔ ایل ہربرٹ

فیل ششم

والٹر لانس سکوارٹر پرائیویٹ سکریٹری وائسرا

کرنیل۔ ای۔ ایچ۔ فن۔ سرحن وائسرا

دیر کلمنٹین وائسرا و گورنر جنرل ولینڈی کزن

دیر رائل ہائینس ڈیوک وڈ جس آف کانٹاٹ

آن والیان ریاست کے جلوس کی ترتیب جو ہاتھیوں پر سوار تھے۔

دائیں طرف

بائیں طرف

ہزاریئیس ہمارا جہ میسور

ہزاریئیس نظام حیدر آباد

ہزاریئیس ہمارا جہ کشمیر

ہزاریئیس ہمارا جہ ٹرانکوور

والیان ریاست ہائے مالک متوسط ہند

والیان ریاست ہائے راجپوتانہ

ہزاریئیس ہمارا جہ گوالیار

ہزاریئیس ہمارا جہ بے پور

ہزاریئیس ہمارا جہ اندور

ہزاریئیس ہمارا جہ بوندی

ہزاریئیس ہمارا جہ ریوا

ہزاریئیس ہمارا جہ بیکانیر

والیان ریاستہائے راجپوتانہ والیان ریاستہائے ممالک متوسط ہند

ہزرائینس ہمارا وکوٹا ہزرائینس ہمارا راجہ اور چھا

ہزرائینس ہمارا راجہ قردلی ہزرائینس ہمارا راجہ دیتا

ہزرائینس ہمارا دل جیلیر ہزرائینس راجہ دھار

ہزرائینس ہمارا راجہ الور ہزرائینس راجہ دیواس (بڑے)

ہزرائینس نواب ٹونک ہزرائینس راجہ دیواس (چھوٹے)

ہزرائینس ہمارا دسروہی ہزرائینس ہمارا راجہ سمٹھر

ہزرائینس راجہ رانا جھالا وار ہزرائینس ہمارا راجہ چار کھاری

والیان ریاستہائے ممبئی

ہزرائینس ہمارا راجہ کوٹھا پور ہزرائینس راجہ راج گڑھ

ہزرائینس سلطان شہر و مکتا ہزرائینس راجہ نرسنگ گڑھ

والیان ریاستہائے بنگال والیان ریاستہائے پنجاب

ہزرائینس ہمارا راجہ سک (انکی جگہ انکے فرزند موجود تھے) ہزرائینس ہمارا راجہ ٹپالہ

ہزرائینس ہمارا راجہ کوچ بہار ہزرائینس نواب بھاوپور

ہزرائینس ہمارا راجہ پراکوہستانی ہزرائینس راجہ نا بھا

والیان ریاستہائے ممالک متحدہ

ہزرائینس نواب رامپور ہزرائینس راجہ جیند

والیان ریاستہائے ممالک متحدہ

ہزاریئیں مہاراجہ بنارس

ہزاریئیں حیدر پور قلعہ

ہزاریئیں راجہ ٹھری

ہزاریئیں راجہ سر مور

والیان ریاستہائے بھٹی

راجہ بنڈا

ہزاریئیں نواب لیر کوٹلہ (انکی جگہ لکے فرزند موجود تھے)

ٹھاکر صاحب لری

ہزاریئیں راجہ فرید کوٹ

والی ریاست آسام

نواب جھیرہ

ہزاریئیں راجہ منی پور

رئیس

رئیس

سابو انگ ٹنگ

سابو اونگ نئی

چو کڑی گاڑیوں میں سوار

ہزاریل ہائیں گریڈیوٹ آف ہبی اور کئے ابالی موالی۔ انکے ساتھ پندرہ کنگز ہزار زکا

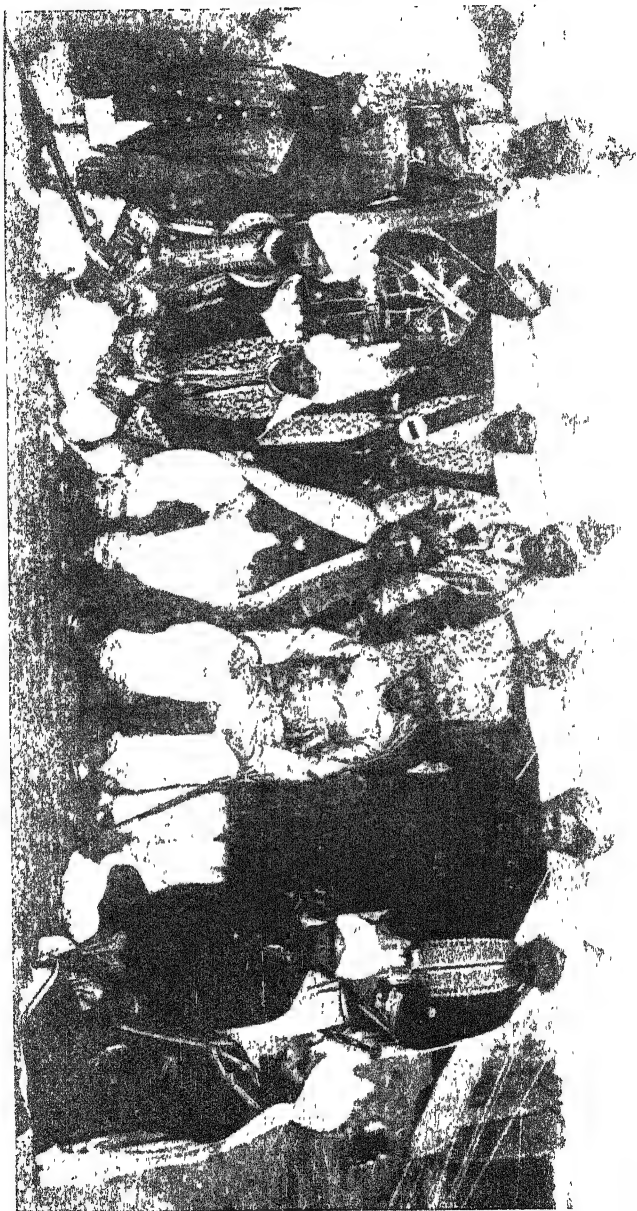
ایک کپتان اسکاٹ تھا ہزار کلسنسی لارڈ نار تھ کوٹ گورنر بھٹی مع لیڈی نار تھ کوٹ اور

ابالی موالی۔ انکے ساتھ انکا باڈی گارڈ تھا۔ ہزار کلسنسی لارڈ ایچ پیٹھل گورنر مدراس مع

لیڈی ایچ پیٹھل اور انکے ابالی موالی۔ انکا باڈی گارڈ انکے ساتھ تھا۔

چوڑی گاڑیوں میں سوار

ہزار سروس۔ روائہ فٹنٹ گورنر پنجاب مع لیڈی روائہ اور انکے ابالی موالی۔ انکے



آغا خان صاحب قادیان - آغا خان صاحب سیالکوٹ و دیگر جاوہری زمیندار

ساتھ اسکا رٹ تھا۔

گھوڑوں پر

ہنر کلسنسی وایکونٹ کچھ کمانڈر ان چیف اور انکے اہالی موالی۔ انکے ساتھ اسکا رٹ مین
موشڈ ولفٹز کا ایک سکواڈرن تھا۔

چوڑی گاڑیوں میں سوار

ہنر آنر سرفرڈرک فریریفٹ گورنر برما اور انکے اہالی موالی۔ اپنے اسکا رٹ کے ساتھ۔
ہنر آنر سرجے۔ لے بورڈلین لفٹنٹ گورنر بنگال اور انکے اہالی موالی۔ اپنے اسکا رٹ کے ساتھ۔
ہنر آنر سرجے۔ ڈی۔ لائوش لفٹنٹ گورنر ملاک متحدہ آگرہ وادوہ اور انکے اہالی موالی۔
اپنے اسکا رٹ کے ساتھ۔

تین گاڑیوں میں

آنر بلیمولی ممبران کونسل گورنر جنرل

گھوڑوں پر

لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال اور انکے اہالی موالی

آنر بل کرنیل سی۔ ای۔ میٹ ایجنٹ گورنر جنرل۔ بلوچستان۔ ہنر مائیس خان قلات۔

انکے پیچھے مفصلہ الذیل بلوچی سردار

سردار عبدالرشید شاہ دانی

خان صاحب میران خان کبیرئی

دوہرا نور محمد بگل زئی

سردار نوروز خان خزان۔

انکے پیچھے مفصلہ الذیل بلوچی سردار

خان بہادر یوسف خان کرو	سردار عیوٹ بخش ریسانی
خان بہادر باب خدا داد خان	سردار بختیار خان رستم زئی
ملک سلطان محمد خان سرگرمی	سردار پسند خان زارک زئی
نواب سر شہناز خان بگتی	خان بہادر علام حیدر خان اچک زئی
میر محراب خان کھتران	خان صاحب بہاء الدین بوزی
ذرخن خان جوگی زئی	خان بہادر میر خیر بخش ماری
ملک دیو خان حمزہ زئی	خان بہادر نواب خان سونی
میر کمال خان جام بیلا	خان بہادر محمد اکبر خان جوگی زئی

سردار محمد علی خان چاگہ وغیرہ

آرمیل لفٹنٹ کرنل ایچ۔ اے۔ ڈین چیف کشترو ایجنٹ گورنر جنرل صوبہ سرحد شمالی مغربی

انکے پیچھے روساء صوبہ سرحدی شمالی مغربی

خان بہادر محبت خان۔ ٹورو	نواب علام قاسم خان علی زئی۔ ڈیرہ اسماعیل خان
خان بہادر عبد الغفور خان۔ زیدا	نواب محمد فضل خان۔ کولاپچی
خان بہادر محمد ابراہیم خان۔ مردان	خان بہادر حجت نواز خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔
نواب اللہ داد خان سدوزی۔ ڈیرہ اسماعیل خان	ڈیرہ اسماعیل خان۔
نواب فاطمہ اللہ خان علی زئی۔ ڈیرہ اسماعیل خان	مہتر حجت۔ ال۔

لکھنے پیچھے رہے اور جس کو جو سرحدی تھانوں میں مقرر کیا

نواب دیر خان ہمدان داد خان ہزارہ
خان بہادر ارباب محمد حسین خان - پشاور
خان نواگئی
خان بہادر ارباب محمد عظیم خان - پشاور

راجہ شیر احمد خان - ہزارہ
سلطان برکت خان بونی
خان بہادر ارباب دوست محمد خان - پشاور
امین السدخان اورک زئی

جوڑی گاڑیوں میں سوار

آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فلر چیف کسٹنر آسام - آہالی موالی اور اسکارٹ کے ساتھ۔
آنریبل مسٹر جے۔ پی۔ ہیوٹ چیف کسٹنر ملاک متوسط مع اپنے اپنے اہالی اور اپنے
اسکارٹ کے گیارہ سوین (دس آف ویلز ایلز) اننگال لینرز
ریلوے سٹیشن سے لیکر دھیرے کے خیمہ گاہ تک جن جن سڑکوں پر سے دھیرے
اور دیر ریل ہائینسیر کو گزرنا تھا فوج برابر قطار باندھے کھڑی تھی اور حسب ذیل تعینات
کی گئی تھی۔

پیدلون کا پہلا بریگیڈ جو سوہتہ ویلز بارڈرز کی پلٹن ۱۷ اور ویش رجمنٹ کی پلٹن ۱۷
اور راجپوت ۱۷ اور پنجاب پاویو نیز ۲۲ پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ اس مقام میں جو ریلوے
سٹیشن کے مغرب میں سوگن کے فاصلے پر واقع ہے کوئین روڈ کے برابر اس مقام تک کھڑے
کیئے گئے تھے جہاں کوئین روڈ الگس روڈ سے ملتی ہے۔ کوڑیا پل کے دروازے پر تقریباً ریلوے

پیشکش کی گئی تھی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ان کے چہرے پر غم کی لہر چلی۔ ان کے ہاتھوں میں تاج کی پٹی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں تاج کی پٹی تھی۔
تھے۔ پانسو گینگ بڑھ کر جہان کوئین روڈ اور الگن روڈ ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور اس کی
اٹھائیسویں سیدل پلٹن کے باجے والے تھے۔

بیدلون کا دوسرا بریگیڈ جو کارڈن اور آرگائل اور سدر لینڈ ہائی لینڈز کی پلٹنوں
اور پنجاب پائیونیرز ۳۲ اور بلوچ لائٹ انفنٹری ۳۲ پر مشتمل تھا الگن روڈ کے برابر
قلعے کے دلی دروازے کے عین سامنے اس مقام تک کھڑا کیا گیا تھا۔ اس کے سامنے
مغرب کی طرف خاص روڈ میں مڑنا تھا۔ یارک شائر رجمنٹ کی پلٹن ۳۱ اور نارفاک
رجمنٹ کی پلٹن ۳۱ کے باجے والے ایک جگہ لاہوری گینگ کے قریب قلعے کی ڈھال
پر کھڑے تھے۔

بیدلون کا تیسرا بریگیڈ جو رائل آئرش ریفلز اور گورکھا ریفلز ۳۳ کی پہلی پلٹنوں اور اچھوت
انفنٹری ۳۳ پر مشتمل تھا خاص روڈ کے برابر جامع مسجد کے گردا گرد اور اسپلینڈر روڈ پر
سول ہسپتال کے عین سامنے تک۔ ویش رجمنٹ کی پہلی پلٹن اور سوئٹھ ویلز بارڈرز کی
پہلی پلٹن کے باجے والے خاص روڈ کے جانب شمال جامع مسجد میں جانے کے شاہی دروازے
کے قریب کھڑے کیئے گئے تھے۔

فرسٹ انفنٹری ڈویژن کی ڈویژنل پلٹن سول ہسپتال سے شمال کی طرف تقریباً
دھائی سو گز کے فاصلے تک اسپلینڈر روڈ تک کھڑی تھی۔

بیدلون کا چوتھا بریگیڈ جو بڈ فرڈ شائر اور نارفاک رجمنٹوں کی پہلی پلٹنوں اور پنجاب

انفٹری ۳۱ اور ڈوگر انفٹری ۳۸ اسپلینڈر روڈ کے شمالی سرے سے مغربی سرے تک اور احمد پائی روڈ کے شروع سے ڈھائی سو گز تک۔ دو پلٹنیں چاندنی چوک کھڑی تھیں جو گزرگاہ جلوس میں سب سے زیادہ ہجوم خلائق کا موقع تھا۔ پلٹنوں کے سپاہی ایسے پاس پاس کھڑے تھے کہ دو دو میں ۳ گز سے زیادہ فصل نہ تھا بلکہ جہاں ترابے چوراہے ہیں اور ٹرک میں پہلوؤں سے رستے آکر ملے ہیں ایسے مقامات میں سپاہی اس سے بھی زیادہ پاس پاس تھے جس مقام پر اسپلینڈر روڈ چاندنی چوک سے آکر ملی ہے جاٹوں کی چھٹی پلٹن کے باجے والے کھڑے تھے۔ کوڑیاہل کی سڑک پر جس جگہ وہ چاندنی چوک سے ملی ہے ۲۳-۳۲-۳۴ پائیونیرز کے باجے والے جمع تھے۔ ٹون ہال کے مقابل گھنٹہ گھر پر کنگز ریل ریفلز کی دوسری پلٹن اور ریل ایرش ریفلز کی پہلی پلٹن اور چاندنی چوک کے مغربی سرے پر فتح پوری مسجد کے قریب پنجاب انفٹری کی میسویں اور بلوچ لائٹ انفٹری کی تائیسیویں پلٹنوں کے باجے والے موجود تھے۔

بید لون کا پانچواں برگلڈ جو رائفل برگلڈ کی تیسری پلٹن اور کنگز رائفل کور کی دوسری پلٹن اور گرھوال ریفلز ۵۳ پر مشتمل تھا احمد پائی روڈ کے شمالی سرے پر پھر کوئین روڈ پر تاڈرن برج پھر ڈفرن برج پر پھر پل سے آگے موری دروازہ تک۔ سکھوں کی پندرھویں پلٹن کے باجے والے اس مقام پر جہاں احمد پائی روڈ کوئین روڈ سے ملتی ہے اور ناتھ سیٹھ روڈ شائر مینٹ کی پہلی پلٹن کے باجے والے موری دروازے کے باہرے تھے موری دروازے سے سرکلر روڈ تک سڑک پر انفٹری دلیسٹرز صف باندھے کھڑے تھے۔

نارتھ سیٹھ ڈشار کی پہلی پلٹن کے باجے والے بیرون موری دروازہ تعینات تھے۔
 سکند انفرنٹری ڈویژن کی ایک ڈویژنل پلٹن موری دروازے کے باہر سے لیسکر
 بلور ڈروڈ کے ایک حصے کے برابر ایک کھلمیدان تک کھڑی تھی جہاں لارڈ اور لیڈی
 کرن اور ڈیوک اور ڈچس آف کانٹ کو ہاتھیوں سے اتر کر گاڑیوں میں سوار ہونا
 تھا جو ان کے لیے طیارہ کھڑی تھیں۔ گارڈن اور آرگائل اور سدر لینڈ ہائی لینڈرز کی دوسری
 پلٹنوں کے باجے والے کھلمیدان کے جنوب و مغرب کی طرف اور ڈریگون گارڈز اور
 لانسرز ۹ اور ہزار ۱۵ کے باجے والے شمال و مغرب کی طرف کھڑے کیے گئے تھے۔
 پیدل یون کا چھٹا بریگیڈ جو یارک شائر رجمنٹ کی دوسری پلٹن اور نارتھ سیٹھ ڈشار
 رجمنٹ کی پہلی پلٹن اور حیدر آباد کنٹننٹ کی پیدل پلٹن ملے اور مدراس انفنٹری
 ۲۸ پر مشتمل تھا گاڑیوں کی گزرگاہ کے برابر برابر راجپور روڈ سے ہوتا ہوا خیمہ گاہ
 کے ریلوے کے باوٹے والے سٹیشن تک۔ حیدر آباد کنٹننٹ پیدل پلٹن ۳ کے
 باجے والے راجپور روڈ کے بائیں ہاتھ پر تھے اور گورکھا رائفلز اور گڑھوال رائفلز
 ۳۹ کی پہلی دوسری اور تیسری پلٹنوں کے باجے والے سٹیشن کے قریب۔
 سڑک جو پہاڑی پر سے ہوتی ہوئی باوٹے تک اور پھر آگے واپس کے خیمہ گاہ تک
 چلی گئی ہے اسپر وایسراے کی اردلی کے جوان قطار باندھے کھڑے تھے۔ باوٹے پر
 رائل مشرفوز لیجز اور بنگال سفر منیا کی دوسری پلٹن کے باجے والے تھے فوجی سپاہی
 جو طوس کی گزرگاہ پر قطار باندھے کھڑے تھے انکی سنگینین چڑھی ہوئی تھیں اور جس

جماعت کے پاس واپس ہو کر گزرتے کپنی کی کپنی پر پرنٹ آرم کی سلامی اُتارتی اور شاہزادے ڈیوک اور شاہزادی ڈچس آف کانٹاٹ کے گزر جانے تک اس طرح اور سارے جلوس کے گزر جانے تک بند قین جھکائے کھڑے رہتے رہے باجے وہ لمبے لمبے وقفات کے ساتھ اپنی تجویز کے مطابق طرح طرح کی گتیں بجاتے رہتے تھے لیکن ہنر کلسنی واپس اور عالیجناب شاہزادہ ڈیوک اور شاہزادی ڈچس اُنکے برابر آتے تو قومی گت چھیڑ دیتے یا جب گرینڈ ڈیوک آف ہسی کارٹی مین سوار برابر سے نکلتے۔ جون ہی جلوس الگن روڈ اور قلعے کے لاہوری دروازے کے ملحقہ کے قریب پہنچا شہنائی نوازوں نے گڑگڑون پر سے نغے کی آواز لگائی اور قلعے پر واپس آئے کا جھنڈا بلند کیا گیا اور توپخانوں سے اس ضرب توپ کی شلاک سر ہوئی۔ دہی ایک نغے تھے جو پہلے ریلوے سٹیشن کے پل پر اور پھر مواقع مناسب پر واپس آئے اور حضور شاہزادہ ڈیوک آف کانٹاٹ کی آمد کی خبر دینے کو شہنائیوں میں گائے گئے یہ نغے خاص کر اسی تقریب کے لئے کپتان سینفرڈ کے بنائے ہوئے تھے جو دربار کے موسیقی کے ڈائریکٹر تھے۔

قلعے اور جامع مسجد کے درمیان ایک کھلا ہوا میدان وسیع واقع ہے جو غدر کے بعد مکانات گردا گرد صاف کرایا گیا تھا جلوس اس مقام پر پہنچا تو یہاں ادھر ہی دلکش شان کے ساتھ خوشی منائی جا رہی تھی کہ

سردار ون اور ہندوستانی رئیسوں کے ہمراہیوں کی سوار می کے ہاتھی الگن روڈ کے پچھم

کے منہر قلعہ کی طرف کو تھے۔ فوج جو برٹرک کے برابر قطار باندھے کھڑی تھی ہاتھیوں کی اگلی قطار اس سے ۸۰ گز پیچھے ہٹا کر کھڑی کی گئی اور جگہ جو خالی رہی اس میں مہسیریل سروس کے ایک ہزار جوان اکہری قطار میں کھڑے کیے گئے۔ ہر ایک ہاتھی اپنے برابر کے ہاتھی سے ۸ گز کے فاصلے پر تھا اور ہاتھیوں کی پچھلی قطار اس ترتیب سے کھڑی کی گئی تھی کہ اگلی قطار کے دو ہاتھیوں میں جو کشادہ جگہ بچتی تھی پچھلی قطار کا ہاتھی اس میں سے کھڑا دکھائی دیتا تھا۔ روساء کے ہمراہیوں کے ہاتھیوں کی ترتیب حسب ذیل تھی۔

وسط ہند

۱۵	جے پور	۴	گوالیار
۵	بوندی	۴	اندور
۲	کوٹا	۱	بھوپال
۱۱	قردلی	۴	ریوا
۸	بھرت پور	۲	اورچھا
۷	جیلیر	۱	دتیا
۱	الور	۹	دھار
۶	ٹونک	۳	سمتھ
۵	سرہی	۱	چارکھاری

وسط ہند

۲	جھالا دار	۱	راج گڑھ
۲	شاہ پورہ	۱	نرسنگھ گڑھ
۶	کشمیر	۱۶	چندر آباد

پنجاب

۴	سرہور	۶	پٹیالہ
۱	کپور تھلہ	۲	بھاو پور
۲	مالیر کوٹلہ	۶	ناہجا
۲	فرید کوٹ	۵	جیند
		۲	کلیہ

ممالک متحدہ

۶	بنارس
۸	بلرام پور
۵	رام پور

ہاتھیوں کی مجموعی تعداد ۱۶۶

جیسے ہی وائسرائے اور ڈیوک اور ڈچس آف کانٹا کے ہاتھی برابر سے ہو کر نکلے
ضمیمہ جلوس کے ہاتھیوں نے جب تک ہودون مین سردار اور ہمراہیان اروساتھے اپنی سوئڈن سے

سلامی دی اور جب اصلی جلوس گذر گیا اورنگال لنسر مالک کے آخری پرے خاص روڈ کی طرف مڑے تو ضمیمہ جلوس کے ہاتھی انکے پیچھے پیچھے ہوئے ان میں سب سے آگے میجر منجن کی نگرانی میں راجپوتانہ کے ہاتھی تھے۔ انکے بعد بہ سرکردگی کپتان امی بارنر مالک متوسطہ کے ہاتھی تھے اور باقی ہاتھیوں کو مقرر ترتیب کے ساتھ کپتان وڈیئے جارہے تھے۔ ضمیمہ جلوس کے ہاتھیوں کا سنبھالنا کیس قدر مشکل کام تھا مگر میجر ڈنلاپ سمیت پولیٹیکل ایجنٹ ریاستہائے پھلیکیان و بھاو پور نے کامیابی کے ساتھ اسکا سر انجام کیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ ضمیمہ جلوس کے ہاتھی اپنی جگہ سے سرکنا شروع کریں واپس لے اور ڈیو لک آف کا ناٹ مع والیان ریاست جامع مسجد پونچ چکے تھے جسکے گردا گرد جلوس نے ایک چکدار حلقہ بنالیا تھا اسکا ہر اسپلینڈر و ڈمین پھیلا ہوا تھا اور جلوس چاندنی چوک کی طرف متوجہ تھا۔ جامع مسجد کے گردا گرد کے دالانوں ہی میں سے واپس لے کے مہمانوں اور مالک غیر کے قائم مقاموں اور دوسرے بہت صاحبوں نے جو تقریباً جت دہلی آئے ہوئے تھے جلوس کی سیر دیکھی کہ ان سب کو مسجد کے گردا گرد کے دالانوں میں آنے کی پردانگی دی گئی تھی۔ مسجد کے مشرقی دروازے کے متصل انگریز تاشائیوں کے لئے ایک وسیع نشستگاہ بنادی گئی تھی خاص روڈ کی جانب مقابل دہلی کے مختلف سکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کی قطاریں بیٹھی ہوئی تھیں لڑکوں کے صافون کے رنگ سے ہر ایک جماعت الگ پہچان پڑتی تھی مسجد کی سیڑھیوں اور دروازوں پر ہندوستانی تاشائی ہجوم کیے ہوئے تھے جلوس کی آمدان لوگوں کے لئے جو جامع مسجد کی کھلی ہوئی



شاہی دایخانہ — جامع مسجد کا قطار

محرابوں کے اوپر جمع تھے ایک لاجواب شاندار منظر تھا۔ ایسے عظیم نشان اور تاریخوں میں لکھے جانے کے قابل جلوس کے دیکھنے کے لیے سارے ایشیا میں اس سے بہتر موقع نہیں مل سکتا شاہ جہان شہنشاہ سلاطین مغلیہ جسے آگرے میں تاج محل کی مشہور عمارت بنوائی اسی نے یہ وسیع جامع مسجد بھی دس لاکھ روپے کے خرچ سے تعمیر کرائی اور یہ مسجد اس کے ایوان شاہی یعنی قلعے کا بڑا عمدہ ضمیمہ ہے۔ اسپین سفید اور سیاہ سنگ مرمر کے تین تو بڑے بھاری گنبد ہیں سفید مرمر اور سنگ سرخ کے بڑے بلند مینار ہیں۔ نہایت خوبصورت دروازے ہیں صحن کے گرد اگر دو اونچے دالان ہیں دایسرے کے داخلے سے چند روز پہلے رمضان کی آخری جمعہ کے دن ہزار ہا مسلمان نماز کے لیے اسپین جمع ہوئے تھے۔ عرض بابر شان و شوکت بشب ہیر کا مقولہ اس مسجد کے حق میں ٹھیک صادق آتا ہے کہ یہ مسجد ہندوستان میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اور نہایت خوبصورت مسجد ہے مسجد کی منیجنگ کمیٹی نے براہ مہربانی اس کے دالان انگریز اور دوسرے یورپین مہانوں کے بٹھانے کے لیے دایسرے کے حوالے کر دیے تھے۔ ہنر کشنسی نے بعد کو کمیٹی کا شکریہ ادا کیا اور شکریے کے علاوہ مسجد کو چندہ بھی دیا۔

دایسرے کے ذاتی مہان ڈیوک اور ڈچس آف پورٹ لینڈ۔ ڈیوک اور ڈچس آف مارلبارو۔ ارل اور کونٹیس آف کرو۔ ارل اور کونٹیس آف لانسڈیل ارل آف ڈرہم اور لیڈی این لمیٹن۔ لارڈ اور لیڈی ولورٹن اور بہت سے اور صاحبوں کے لیے شمال مشرق کی صحنی میں نشست کا سامان مہیا کیا گیا۔ دوسرے تماشائی جو

خاص استحقاق رکھتے تھے انکو صحن کے شمال مشرق پٹے ہوئے دالانوں میں اور چھوٹے ہیر بٹھایا گیا۔ ان میں سے جو لوگ موجود تھے وہ بیرن یا سوکٹا او کو سیفر جاپان۔ سر رچرڈ بیکر سینٹ آسٹر لین کا من و لقمہ سر رچرڈ سالومن ایڈوکیٹ جنرل ٹرنہوال ہرنہائیں آغا خان وغیرہ تھے۔

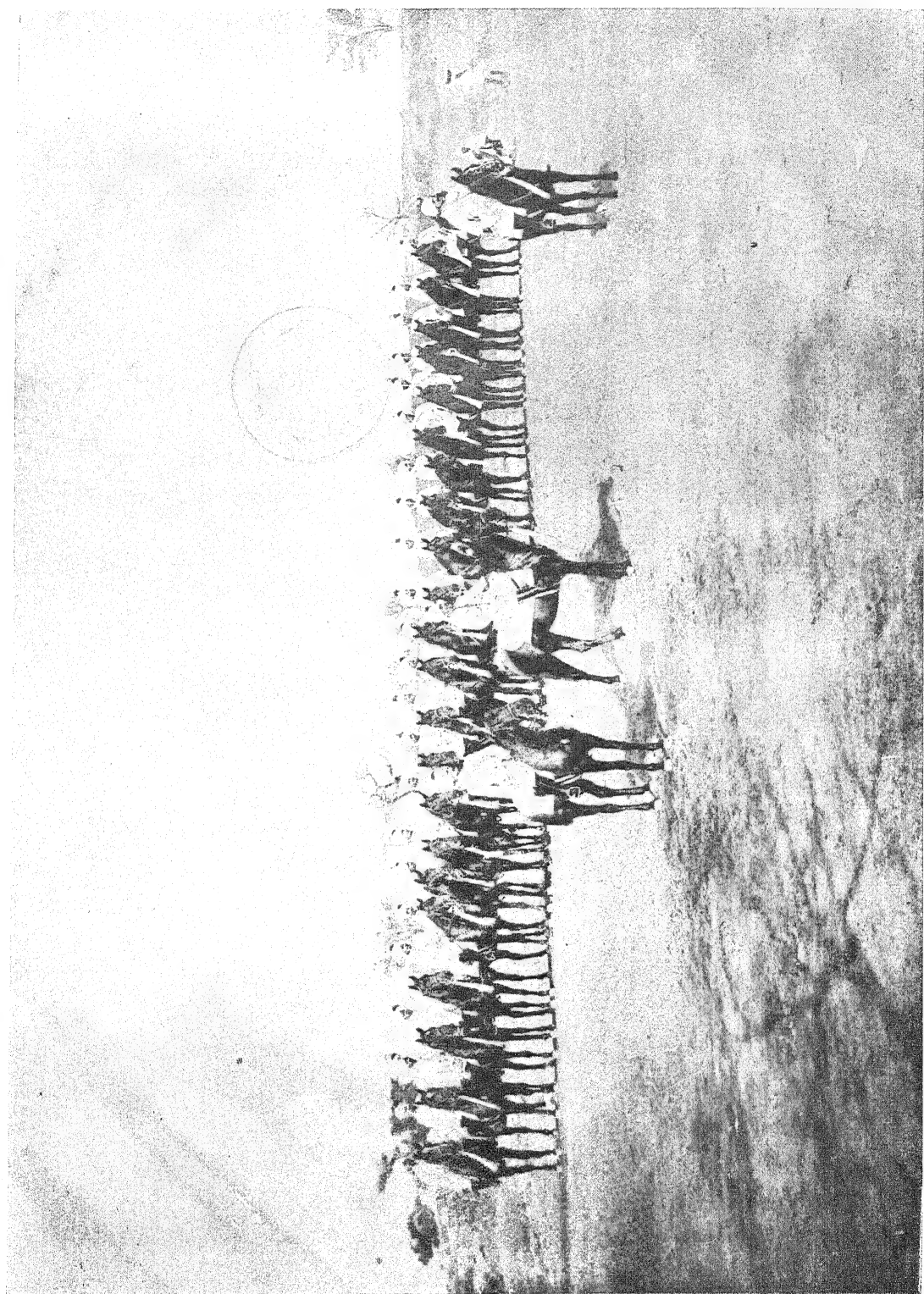
جن تماشا یون کے پاس مسجد میں جانے کے ٹکٹ تھے ان سے کہ لیا گیا تھا کہ وہ سیرا کی ریل کے پہونچنے سے تھوڑی دیر پہلے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں اور جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ایک گھنٹے سے زیادہ ہی زیادہ اس بھیڑ کو دیکھتے رہے ہونگے کہ سلامی اتارنے کی جو باٹری ریلوے سٹیشن کے قریب جانی گئی تھی اسکی پہلی توپ کی گڑگڑاہٹ نے سب کو آگاہ کر دیا کہ انتظار کا وقت اب ہو چکے پر آیا۔ ڈیوک آف کانٹا کی دوسری سلامی ہوئی تو اسنے لوگوں کو پھر سٹاٹے سے چونکا دیا اور تھوڑی دیر بعد قلعے کی فسیل کی سمت میں ہرڈ کے میدان کے پرے پار ہیرا ہیان روسا کے ہاتھوں کے بھی دوسری طرف جو ابھی تک اپنی جگہ جمے ہوئے کھڑے تھے سوار دکھائی دیے کہ فوج کی دو قطاروں کے بیچ میں اور بائیں ہاتھ کی طرف کو آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں۔ چند منٹ گزرنے پائے تھے کہ اگلے گھر چھڑ گھوم کر پاس دکھائی دینے لگے کہ اتنے میں توپوں کی ایک اور سلامی ہوئی اور قلعے پر چھنڈے کے نصب کیے جانے سے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ ہرنہائیں اور ڈیوک آف کانٹا کے ہاتھ قلعے کے لاہوری دروازے کے برابر پہونچے اور اب جلوس کے مختلف حصے یعنی خاصہ کے سوار و اسیراے اور شاہزادے ڈیوک

دلیلیان ریاست۔ اتلی شجہ کے گھمسنہ دروازہ پر پیرسوار اور عقرب میں دلیلیان ریاست کے ہمراہیوں کے ہاتھی خاص وڈ کے برابر براجم مسجد کے شاہی رستے کی طرف کو سیدھا رخ کیے ہوئے کہ بقول بیورنیر شاہنشاہ اورنگ زیب جلوس کے ساتھ جمعہ کی نماز کے لیے اسی راہ سے آیا کرتے تھے ایک بے سلسلے میں حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیے جلوس کیا تھا ایشیائی شان و شوکت کا ایک شاہانہ چکدار حلقہ تھا۔ دروازہ چند گز کے فاصلہ پر رہا تو جلوس مسجد کا طواف کرتا ہوا سیر دیکھنے والوں کے دہسنے ہاتھ کو ٹوٹ گیا اور پھر بائیں ہاتھ کی طرف کو سامنے آمو جو دہوا اور یوں جلوس کے ایک طرف قلعے کی جانب سے بڑھتے ہوئے اور دوسری طرف قلب شہر کی سمت کو گھومتے ہوئے دیکھنے میں تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے تھے۔

جلوس کی ترتیب جو ادب بیان کی گئی اُس سے اُس نمایان تقابل کا خیال کر لیا جاسکتا ہے جو جلوس سے ظاہر تھا۔ ڈرگین اور رایل ہارس اریلری انگریزی گھڑ بڑھوں کی پوری پھرتی کے ساتھ سامنے سے گذرے۔ سواران خاصہ کے کمانڈنٹ کے پیچھے میجر یکسول نقیب عسکر کو دیکھ کر تھوڑی دیر کے لیے یورپ کے شجاعان مانہ وسطی کی باتیں یاد آ جاتی تھیں کہ ہاتھ میں گزریے ہوئے ہیں سنہری لیس کی طرح کا بنا ہوا چکدار کوٹ پہنے ہوئے ہیں ظنورچی اور شہنائی نواز ساتھ ہیں۔ گورنر جنرل کے باڈی گاڈ کے بڑے قد اور حبشی جوان لال سنہری درویان پہنے ہوئے ساری ہندوستانی فوج میں بہترین سوار ہیں۔ ان کے بعد اسپرل کیڈٹس کے نوجوان دلیلیان ریاست کے لڑکے ایشیائی حکمران خاندانوں کے

برہمچاریوں نے ان کے پاس سے ہتھیاروں کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی تھی۔
 سے ہو کر گذرے۔ ان کے گھوڑوں کے زین پوش سفید چیتوں کی کھال کے تھے۔ آگے
 آگے ایدر کے نانٹ بہادر مہاراجہ سر سرتاب سنگھ کے پہلو میں کیڈٹس کے کمانڈنٹ مسٹر ڈبلیو
 اے وائٹسن۔ انکی شاندار وردی گلیچے رنگ کی سفید کوٹ۔ کار اور کف کوٹوں میں بیٹے
 ہوئے نیلم کے رنگ کے کمر بند جن پر سنہری کام تھا۔ نیلی پگڑیوں پر سنہری کلیغان۔ پگڑیوں میں
 بہتری سنہری زنجیروں سے ٹکلیاں بندھی ہوئی جن پر الفاظ فارسی کنگ مہنوش تھے انکا
 یہ مطلب کہ یہ دستہ بادشاہ کے لیے۔ جن دہلی کے تمام ساز و سامان میں ہی عالی مرتبت
 سوار جنگی زمرے میں ہندوستان کے پانچ حکمران رئیس شامل تھے پسندیدگی اور دلی
 محبت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ایک برس کا عرصہ ہوا کہ لارڈ کرزن نے یہ دستہ
 ترتیب دیا تب سے اب یہ پہلا ہی موقع تھا کہ عام لوگوں نے انکو دیکھا اور لیاقت کے ساتھ
 یہ لوگ اس امتحان میں پورے اترے۔

اب ان کے بعد وائسرائے اور ڈیوک آف کانٹا کے مصاحب اور اہالی ہوالی ہاتھی پور
 سوار سامنے آئے پھر کچھ جن پر شاد نام ہاتھی پر سوار ہاتھ اٹھا اٹھا کر پابیون کا سلام لیتے
 اور تماشائیوں کے نعرہ تحسین و آفرین پر نطف آمیز مسکراہٹ سے اظہارِ نشاط کرتے
 ہوئے وائسرائے اور لیڈی کرزن تشریف لائے پھر ان کے جلو میں ڈیوک اور ڈچس آف
 کانٹا کہ انکو جہاں کہیں بھی لوگ دیکھ پاتے تھے ہر جگہ از سر نو غلغلہ شادمانی بلند کرنے
 لگتے تھے جس سے نہ صرف بادشاہ کے بھائی کے ساتھ خیر اندیشی ظاہر ہوتی تھی بلکہ سپاہی



امپیریل کیت (سوار)

شاہزادے اور انکی شاہزادی زوجہ کے ساتھ محبت کا تعلق پایا جاتا تھا اور ہندوستان کو
 انکا اس ملک میں قیام فرمانا اچھی طرح یاد تھا۔ پھر وایان ریاست کلم شاہزادہ لباس پہنے
 چمکدار جواہرات اور ہر طرح کے عجیب و غریب رنگوں میں جگمگاتے ہوئے نمودار ہو
 خزانکی ہر ایک اداسے ترشح ہوتا تھا چنانچہ ایک مہاراجہ صاحب جو اصل نسل کے
 فرمان روا اور بڑے عالی مرتبہ تھے صاف بول اٹھے کہ ہندوستان کے رئیس اپنے
 ولی نعمت کے قائم مقام کی پارکابی میں چلنے کو کچھ کم اعزاز نہیں سمجھتے اس سے بڑھ کر
 اور کونسی قابل رشک خصوصیت ہو سکتی ہے۔ وایسراے اور دیرایل ہائینسز کے بعد
 نظام حیدر آباد اور مہاراجہ میسور کے ہاتھی آئے۔ نظام ایک بادشاہ رنگ کا لباس
 زیب تن کیے ہوئے تھے گرا انکی زرد رنگ دستار میں کلفی کی جگہ میرا تھا جو پڑا جگمگارا
 تھا۔ انکے ہودے کا رنگ بھی زرد تھا مگر گہرا اور خوش قطع۔ چنرکی جھال سنہری تھی۔
 ہنزائینس کے ہاتھی کی جھول بھی زرد مغل کی تھی۔ میسور کے صغیر سن مہاراجہ سنہرا گلکار
 کوٹ پہنے ہوئے تھے انکی گپڑی میں بھی ہیرے تھے گلے میں بڑے بڑے موتون کا
 ہار تھا اسمین لعل کا آویڑہ تھا۔ مہاراجہ ٹراونکو جس ہودے میں سوار تھے اسپر بند و دیوتاؤ
 کی سورتوں اور افسانوں کے دیوؤں کے نقش و نگار تھے جنکو عجیب طرح سے کندہ کمرے
 اوپر سے بہت بھاری ملمع چڑھا دیا تھا۔ دہری گنبد دار چھتری ملمع کار جو بون پر نصب
 تھی۔ جھول سنہری سوزن کا مغل کی تھی۔ بالا پوش آسانی اور سنہرے رنگ کا۔ مہاراجہ
 اس سے الگ پہچان پڑتے تھے کہ انکی گپڑی میں پردن کا طرہ لٹک رہا تھا۔ مہاراجہ کشمیر کے

پہلو میں انکے سپاہی بھائی اس سرگرمی میں حصہ لے رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں
 بھائی سوار تھے اسکی مشک اور سووند کو طبع زاد رنگ آمیزی سے سجایا گیا تھا جلوس
 ہر ایک ہاتھی کی جھول کا حلیہ اسکے ہودے کی قطع فیل نشین کا لباس یہ اسی باتین میں
 کہ انکی تفصیل کیفیت کا لکھنا ارکان سے خارج ہے اور شاید ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے
 تحریر کرنے سے ایک منظر متحرک کا ٹھیک تصور بھی ذہن نشین نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر چند
 یہ عظیم الجثہ جانور آہستہ آہستہ چلتے تھے اور ہر چند جلوس طواف مسجد کرنے کے بعد دوبارہ
 بائیں ہاتھ پر سامنے آیا اور لوگوں نے انکو پھر ایک نظر دیکھا تاہم جو شخص جلوس کی سیر دیکھ رہا
 تھا اسکو ایسا معلوم ہوا کہ جو کچھ اُسے معائنہ کیا وہ صرف ہندوستانی روساؤ کی شاندار
 سوار یونکانا تھا ہی نہ تھا۔ جنگو وہ تصویر خانے کی تصاویر کے مانند بغور دیکھتا بلکہ جلوس
 ایشیائی تو زک و احتشام کا ایک جگمگاتا ہوا نظارہ تھا جسکی ترتیب اور رنگ سیر میں
 رنگوں کے مانند ہر دم تغیر ہونے لگے اور جسکی زرق و برق زرد نگار اور صرصر چیزوں کی صورت
 حال ہندوستان کی اس دولت کی جسکا قصہ سننے چلے آئے ہیں روشن دلیل تھی الغرض
 اس نظارے کا مشاہدہ انسان بغور و تمیز نہیں کر سکتا تھا بلکہ کمال حیرانی طاری ہو جاتی
 تھی۔ بان اتنا تو ہو سکتا تھا کہ تماشا کی نگاہ ذرا کی ذرا مہاراجہ سیندھیا پر ٹھٹک جائے
 یا ان ہیروں پر جو انکے سر میں قیمتی زریعت کے کوٹ پر پڑے۔ جگمگا رہے تھے یا مہاراجہ ریوا
 کی سواری کے ہاتھی کے منہ سے ساز و سامان پر یا چاندی کے ہودے پر حسین مہاراجہ بیکانیر سوار تھے
 یا چاندی کے گینڈے اور مور پر جنھوں نے مہاراجہ قرولی کے ہاتھی کی مشک کو زینت

دے رکھی تھی یا رنگیں جیوتیوں چٹکی تصویریں ہمارا جہ چار کھاری کے ہاتھی پر بنائی گئی تھیں۔
نواب ٹونک کو دیکھا تو وہ سیاہ مخنی کوٹ پر جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا ٹٹا پہنے ہوئے تھے۔
نواب بھاو پور قرمز میسری اور سبز لباس میں تھے جسکے سر پر بڑی بھاری بلدار بگڑی
تھی اور گھونگروالی زلفیں لٹک رہی تھیں۔ سفید ریش راجہ ناہا چاندی کے ہودے میں
سوار تھے اور نکالاس قرمز رنگ کا تھا۔ راجہ کپور تلہ چاندی کے ہودے میں تھے۔
ہودہ ہاتھی پر کسا ہوا تھا جسکی جھول نیلی اور سفید تھی۔ ہمارا جہ بنارس منہرے زلفیت کے کوٹ
میں تھے اوپر سے ہیروں کا بار پہنے ہوئے تھے جسکے آویز پتے کے تھے یہ بار بچاے خود ایک
سلطنت کا مول تھا۔ ہمارا جہ کوچ بہار سونے چاندی کے گنگا جمنی ہودے میں سوار تھے اور
گلابی رنگت کا گلکار ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے لیکن جواہرات کی چمک سونے اور چاندی
کے سوزن کار کام کی بریق ریشم اور ساٹن کے گہرے رنگ شاندار ہاتھیوں کی بیشن ہا
جھولیں جنہیں چکدار سنہری پٹیاں تھیں اور فیل نشیون کے رنگ بزرگ کے لباس یہ ایک
ایسی کیفیت تھی کہ بیان میں نہیں آسکتی غرض جلوں ٹی مسجد کا طواف کرتا ہوا جسکی سیڑھیوں
اور گرد اگر د کے دالانوں میں ہزاروں تماشاں بیٹھے سیر دیکھ رہے تھے ایک ٹی وسیع متحرک
جگہ گاتی ہوئی قوس کی شکل میں آگے کو بڑھا۔ ریسوئی لمبی قطار کے آخر میں کنگ ٹنگ اور
ٹانگ نے مشرقی برہا کی دور دست شان ریاستوں کے دوسرا بوا سامنے آئے آنکے لباس
عجیب و غریب طرح کے تھے سرخ مخمل پر سنہری پٹیاں سی ہوئی چنٹ دار لال سونے کے گلوند
سر پر ایک خاص طرح کی ٹوپی جو چھوٹا سا گنبد معلوم ہوتا تھا۔ کنگ ٹنگ کے ساہوا کے

ساتھ انکی بہن شاہزادی ٹپ اٹیل بھی تھیں۔ شان کے دونوں سہولادوں نے جبکلاس سے پہلے کبھی ہندوستانی رئیسوں میں آنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا خاص کر اس تقسیم کے لئے باہمی خرید کیے تھے۔

یہ ایشیائی باہمی اور روس اور جو اپنے سوار تھے کسی بڑے محل بادشاہ کے جلوس میں بھی چلے ہوئے مگر اس جلوس میں گاڑیوں اور سواروں کا ساتھ ہونا اہل مغرب یعنی انگریزوں کی خاص علامت تھی جو اس وقت ہندوستان پر قابض ہیں۔ گریڈ ڈیوک آف ہسی جو شاہنشاہ معظم کے خواہر زادہ ہونے اور خود ایک یورپین ریاست کے فرمانروا ہونے کی حیثیت سے منزلت خاص کے مستحق تھے ایک چوہا سپہ گاڑی میں جلوس کے ساتھ تھے گھوڑوں کو گھڑچڑ سوار ہانک رہے تھے اور ہزاروں کا دستہ سواران خاصہ میں تھا۔ انکے پیچھے بادلی گاڑ سمیت بلبی اور مدراس کے گورنر تھے اور پنجاب کے لفٹنٹ گورنر جو اپنے صوبے میں کمانڈر این سے پیش پیش ہوتے ہیں۔ جلوس میں لارڈ کچنر برہر ایک کی نظر پڑتی تھی جو اپنے ایل جنگی گھوڑے ڈیموکریٹ پر سوار تھے۔ اور انکا شاندار شاف انکے ساتھ۔ انکے پیچھے چھ دیگر لفٹنٹ گورنر اور ممبران کونسل اور چیف کشتراور سرحدی صوبوں کے ایجنٹ گورنر جنرل تھے۔ کرنیل میٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے پہلو بہ پہلو خان قلات اپنے گھوڑے پر تھے اور انکے پیچھے وحیانہ ہیڈاٹ کے بلوچ سرداروں کی جماعت۔ سطح جدید العہد شمالی مغربی سرحدی صوبے کے چیف کشتراور ایجنٹ گورنر جنرل کرنیل ڈین کے پیچھے چھ سرحدی سردار گھوڑوں پر سوار تھے۔

وایسراے کا جلوس اسپلیٹ روڈ سے ہوتا ہوا چاندنی چوک کی طرف کوڑا تو جین جگہ سے
 مرادہ قریب قریب ڈلی بنک کی جانب مقابل واقع ہے۔ دلی بنک وہ مقام ہے جہاں کسی زمانہ
 میں شہر کی مشہور نگیم ہاگرتی تھیں اور اسکے متعلق غدر کا ایک واقعہ بھی زبان زد خلیق ہے
 کہ بنک کے منیجر مٹریسفرڈ اسمیٹ نے اگوشاگردیشیہ لوگوں کے مکانوں میں سے ایک
 مکان کی چھت پر اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے جان توڑ کر باغیوں سے لڑتے
 رہے یہاں تک کہ آخر کار مغلوب ہو گئے۔ مہبوت جلوس بازار چاندنی چوک میں سے ہو کر گذر رہا
 بازار کا حال یہ تھا کہ ہندوستانی تماشائیوں کے ہجوم سے کچھ کچ بھڑاڑ اٹھا۔ لوگ چوطہ
 ہر ایک کھڑکی میں ٹھسے ہوئے تھے علیٰ ہذا القیاس تمام کھلی ہوئی چھتوں پر آدمی ہی آدمی تھے
 اور بڑے شوق و چاؤ سے جلوس کو دیکھ رہے تھے بازار بڑے خوشنما طور پر چھنڈیوں اور بیرون
 اور رنگین کپڑوں اور نمونے کے قالینوں سے آراستہ کیا گیا تھا بعض منقش برآمدوں میں
 قیمتی شالین لٹکی ہوئی تھیں اور بعض میں مہین کمل کے پردے تاکہ ایک ایسراڈمی کے خاندان
 کی عورتیں جلوس کی سیر دیکھیں اور کوئی آنکھ نہ دیکھ سکے بہت سی عورتوں کے باہر کے
 رخ شاہی خاندان کی تصویریں آویزاں تھیں اور بعض میں مناسب محل طغے۔ گذر گاہ
 جلوس کے اس حصے میں لوگ وایسراے اور ڈیوک آف کانٹ کے لیے ایسے نعروں شادمانی
 بلند کرتے تھے کہ اشیائی لوگوں کے ہجوم میں کبھی ایسے نعروں سننے میں نہیں آئے۔ ایک طرح کی
 بھنبھناہٹ کی آواز جو لوگوں کے ہجوم کثیر میں ہوتی ہے اس ہجوم میں بھی تھی مگر وقتاً فوقتاً
 اس بھنبھناہٹ میں سے ایک شور پیدا ہو کر اس سرے سے اس سرے تک گونج اٹھتا تھا۔

بازار چاندنی چوک کے آدھون آدھ پڑ گاتھہ لوگوں کی تارنوں کی دھن کا ٹھنڈا شربت
اسکی لبن مینا عمارت کو بارہ دن کی زینت سے ملا دیا تھا اور اگرچہ وہ عمارت ایک مشرقی
شہر میں بدناما معلوم ہوتی ہے مگر آج کی آرائش نے اسکو بہت خوشنما بنا دیا تھا۔ ٹون ہال کے
ستون سبز چٹون سے مڑھ دیے گئے تھے۔ بازار چاندنی چوک میں اس سب سے اُس سے
تک شاید ہی کوئی ایسی عمارت ہوگی جسکے باہر سے وفادارانہ مسرت کا اظہار ہوتا ہوئے
ہوں۔ یہ عامہ خلایق تو کوئی تنفس بھی ایسا نہیں کہ اسے جلوس کے دیکھنے والوں کی
مشاق صورتیں اور منظر آکھیں دیکھی یا انکو آپس میں بلایا کریں کہ کرتے تھے اور پھر
وہ اس میں کس طرح کا شک کرتے کہ لوگ جلوس سے بے انتہا خوش ہوئے اور نیز یہ کہ ہزار ہا
آدمی جو چاندنی چوک میں جمع تھے انکے نزدیک جلوس ایسی عمدہ اور اعلیٰ درجہ
کی سیر تھی کہ انکو تو ساری عمر ایسی سیر دیکھنی نصیب ہوئی نہیں سیر کا کوئی موقع نہ تھا جسکو
لوگوں نے گھیر نہ رکھا ہو۔ بہت سے مسلمان شہری مسجد کے باہر جمع تھے۔ یہ تین طبع کار گنبدوں
کی ایک چھوٹی مسجد ہے کہتے ہیں کہ نادر شاہ ترکمان فاتح صبح سے شام تک اسی مسجد کے
آگے بیٹھا ہوا تھا اور اسکے پاس ہی بیچارے شہریوں پر خوفناک انتقام کا عذاب نازل
کر رہے تھے۔ ٹون ہال کے عین سامنے ایک وسیع نشست گاہ ان فرمان رواؤں کے لئے
خاص تھی جو ہاتھیوں کے جلوس میں شریک نہ تھے۔ چاندنی چوک میں تماشائیوں کے
لئے اور بھی کئی نشست گاہیں بنائی گئی تھیں۔ عرض اس بھڑ بھڑتے کے سارے بازار میں جان
سے بھی شاید نہ جلوس ہو کر گذرا اعلیٰ سے ادنیٰ تک سبھی نے تو خیر مقدم کے ساتھ اسکا استقبال کیا



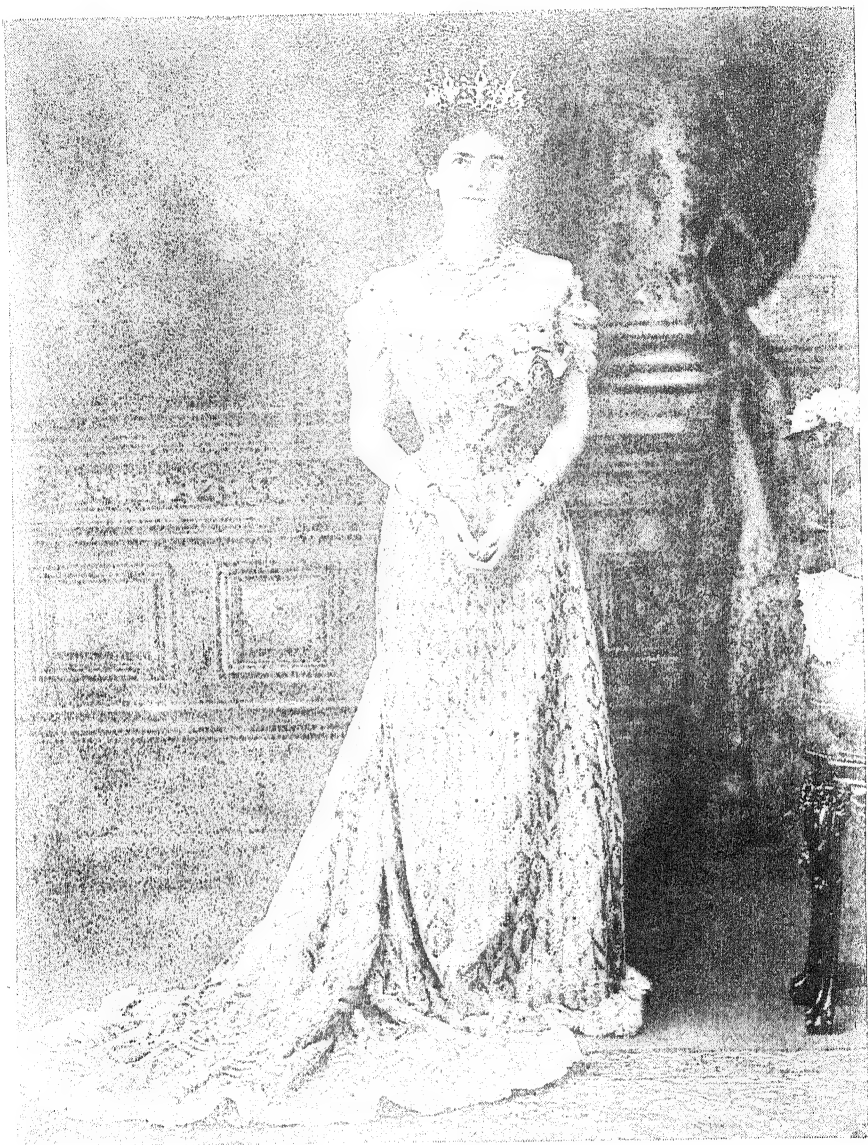
مڑا یہ مسجد بھی شاہجان کی ایک بگیم کی بنوائی ہوئی ہے۔

شہر نپاہ کے باہر تھوڑے فاصلے پر مقام پر راجپوت اور قریبی بلخ کی ٹرکین تقاطع کرتی ہیں اسکے قریب وائسراے اور ڈیوک آف کانٹا نے اپنے ہاتھی بٹھرائے اور دایان ریاست دونوں سے صاحب سلامت کرتے ہوئے انکے سامنے سے گذر کر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے خیمہ گاہوں کو روانہ ہوئے۔ تب لارڈ اور لیڈی کرن اور ڈیوک اور ڈچس آف کانٹا ہاتھیوں پر سے اتر کر اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار ہوئے اور وائسراے کے خیمہ گاہ کی طرف کوچلے۔ باڈی گارڈ اور ایمپیرل کیڈٹ کے جوان تو سرکٹ ہوس تک گاڑیوں کے ساتھ چلے باقی فوجی سواران خاصہ کو پہاڑی کے دامن میں پہونچ کر رخصت کر دیا گیا۔ جلوس سرکٹ ہوس پر پہونچا تو رائل آرٹلری کے توپخانے سے ۳۱ ضرب توپ کی شاہانہ سلامی سنائی اور وائسراے کا جھنڈا بادلے پر اڑتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ رائل بریگڈ کی تیسری پلٹن کے جوانوں کا گارڈ آف آنر وائسراے کے فرد گاہ کے سامنے قطار باندھے کھڑا تھا اور وائسراے کے پہونچنے پر ہاتھوں نے پرنسٹ آرم کی سلامی اتاری۔ دیر رائل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانٹا اور ہنر رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی خیمہ گاہ میں جدا تھیں اور ہر ایک کی تعظیم کے لیے علیحدہ گارڈ آف آنر متعین تھا وائسراے ہر ایک کو اپنے ساتھ لیجا کر انکے خیمہ گاہ تک پہونچاتے اور گارڈ آف آنر سلامی اُتارتا جس وقت سے جلوس سٹیشن سے چلا مقام پر پہونچنے تک کچھ کم دو گھنٹے صرف ہوئے۔

باب ۳

فرو د گاہ گور نمٹ

اسکی تاریخ اور اسکا موقع یہ دونوں باتیں کیسان اس بات پر دال ہیں کہ دہلی ٹہی شاہانہ
 رسوم کے ادا کرنے کے لیے نہایت ہی موزون مقام ہے۔ مثلاً ملکہ معظمہ کے قیصری خطاب ختیا
 کرنے پر لارڈ ولٹن کا اعلان اور اسکے ۲۶ برس بعد وہ دربار جو لارڈ کرزن نے شہنشاہ اڈوارڈ
 کی تاج پوشی کی خوشی میں منعقد کیا۔ دہلی جو بہت زمانہ قدیم سے دارالسلطنت رہی ہے اکبر عظم
 کے دارالسلطنت آگے اور لاہور کے مقابلے میں ہندوستان کا موردنی فتح حکومت ہونے کا
 حق فائق رکھتی ہے۔ جو دھوین صدی کے ایک ایرانی مورخ نے اسکی عظمت اور اسکے محل وقوع کے
 بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ جسم ملک میں دل کے اندر ہے اسکے صوبے جو اسکو چاروں طرف سے
 گھیرے ہوئے ہیں اعضاء کے مانند ہیں۔ ملکہ الزبتھ کے زمانے کا ایک سیاح لکھتا ہے کہ دہلی ایسے شہر
 اور صوبے کا نام ہے جو پہلے پٹھان بادشاہوں سے تعلق رکھتا تھا لیکن اسوقت شہنشاہ ہند کے
 زیر حکومت ہے وہ شہر جو اسوقت موجود ہے پُرانا بڑا اور خاصا خوش قطع ہے اور یہ بات
 اس سے ظاہر ہے کہ اس میں بیس سے زیادہ بادشاہوں اور بڑے بڑے نامور دن کے
 مقبرے اور قدیم یادگارین ہیں جو ان میں مدفون ہیں اور ان مقبروں اور یادگاروں کو سیاح
 بہت پسند کرتے ہیں اور ہندوستانی عجائب پرستوں کا بے انتہا جم غفیر مذہباً اسکی تعظیم کرتا ہے کچھ



ه، اكسلنسي ليتي كزن

وہ مینا بھی شہرت میں کم نہیں جو دہلی سے تین میل پر پُرانی دہلی میں واقع ہے جہاں نگیر کے جد امجد شاہ ہمایوں مدفون ہیں۔ اس مینا کی شہرت اور اسکے کتبوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسپر سکندر اعظم کی بابت کچھ کندہ تھا۔ اس وقت دہلی میں (جیسے کہ اب بھی ہیں) بہت سے فرمان رواؤں کے مقبرے تھے۔ اب دہلی کے گرد اگر دیکھ مضمبوط شہر نہاہ نہیں ہے جہنا کا ایک حصہ اسکو سیراب کرتا ہے جس میں کہ ہم بارہ محراب والے پل سے گزر کر داخل ہوتے ہیں ایک لوہے کی لاٹھ جسکے بارے میں یہ افسانہ مشہور ہے کہ وہ زمین میں اتنی نیچی کڑھی ہوئی ہے کہ اڑھے کی پٹھیک تک جسر دنیا قائم ہے پونچکئی۔ کتبات میں جو مدت دراز سے پڑھے نہیں گئے اور وہ ہندو اور مسیحین خاندانوں کی سلطنتوں کو یاد دلاتے ہیں قطب کی ناتمام مسجد کے شاندار بقیعے۔ قلع آباد کے حیرت انگیز کھنڈرات۔ شاعرانہ خسرو کی قبر۔ فیروز شاہ کا کوٹلا اور اور قرب دجوار کی عمارتیں اگلے وقتوں کے ہند کے مسلمان حملہ آوروں کی شان و شوکت کو ظاہر کرتے ہیں اس ہی مذہب کے بادشاہوں اور فتح کرنے والوں کی جو اس نسل کے نہ تھے بلکہ انکے بعد آئے اچھی طرح حفاظت کی ہوئی یادگاریں انکی اپنے کاموں کو یاد دلاتی ہیں ہمایوں کا مقبرہ جو مغل بادشاہوں میں سب سے پہلے بادشاہ کا بیٹا اور جانشین تھا اور اس ہی خاندان کے بادشاہوں میں سب سے بڑے بادشاہ کا باپ تھا نئی دہلی سے جنوب کی طرف ۴ میل پر واقع ہے جو فرگسن کے قول کے مطابق اس بات کی نمایاں مثال ہے کہ جب ابکر کی زبردست ایجاد کو اگرے کی زمانہ نزاکت نے مدھم کر دیا اس سے پہلے یہی لوگ فن عمارت میں سب سے بڑے سلیقہ مند تھے۔ نئی دہلی کے فیصلوں کے اندر اندر

مغل بادشاہوں کے عہد شباب نے ایک امیٹ یا دواشت چھوڑ دی۔ یہ سائنس کا ایک حصہ ہے اور قلعہ تائید کر رہے ہیں۔ نادر شاہ کے حملے۔ مرہٹوں کے ظلم۔ انگریزوں کی پسلی بار مداخلت کی یادگارین شہر کے کوچے کوچے میں موجود ہیں اور باہر میدانوں میں پائی جاتی ہیں۔ پتھر بھی جو کہ شمال کی طرف پہاڑی کے قریب پڑے ہیں برٹش انڈیا کی فوجی تاریخوں میں نہایت ہی مشہور قصے کے وقوع کو بیان کر رہے ہیں بہت سے اور قابل یادگار تاریخی واقعات ہیں جو دہلی سے تعلق رکھتے ہیں اگرچہ اب یہ دار الخلافہ نہیں ہے لیکن ٹیونس گورنر زون اور آنکے علی کے جمع ہونے کے لیے جو قائم مقام بادشاہ کے بلاوے سے ایک بڑی رسم کے ادا کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں ایک مناسب مقام ہے۔ نقشے پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مختلف خیمہ گاہوں میں جس میں اکثر ہندوستانی روساؤں کا رہا عہدہ دار فوج کے سپاہی اور جو لوگ سیر و سیاحت کے لیے آئے ہوئے تھے کس کس جگہ دربار کے دنوں میں قیام پذیر تھے۔ بڑا یا صدر کیمپ جس میں حضور و ایسرا گورنران لٹننٹ گورنران و چیف کشران صوبجات اور کمانڈران چیف وغیرہ کے خیمے تھے شہداء کی طرح پرانی انگریزی چھاؤنی میں پہاڑی سے بائیں طرف نصب کیا گیا تھا اور سطح سے پہاڑی اور بخف گدھ کی نر کے بیچ کی جگہ گھر گئی تھی۔ لارڈ لٹن کے کیمپ کے سامنے پہاڑی تھی مگر لارڈ کرن نے اپنے کیمپ کا رخ بالکل الٹ دیا یعنی پہاڑی پشت کی طرف کر دی اور خیموں کی قطار کے سامنے کنارہ نر کے درختوں تک گھلا میدان تھا۔ حضور و ایسرا اور لیڈی کرن ایک اور نئی عمارت میں اترے جو پہاڑی کے دامن میں بنائی گئی تھی

اور معمولی طریق سے گرم کرنے کے بعد یہ ارادہ کر لیا گیا کہ بعد میں دورہ کے وقت لفٹنگ گورنر صاحب پنجاب کے آرام کے لئے قیام گاہِ دورے کا کام دے۔

حضورِ امیر نے اس مکان کے نقشے خود بنائے اور اسکو آن ہندوستانی کاریگروں اور اُن مناسب دستکاریوں سے سجوایا جو یا تو صنعت و حرفت کی نمائش کی چیزیں تھیں یا وہاں اُنکے رکھنے کے لئے جگہ نہ رہی تھی دربار کے بعد جس طرح اصل نمائش گاہ کی چیزوں کو لوگوں نے خرید اسی طرح اُن چیزوں کے بھی خریدار پیدا ہو گئے مکان کا بیرونی حصہ سادہ مگر شاندار طور کا تھا اور عمارت کے پیچھے جو ذرا اونچی جگہ پر بنی ہوئی تھی سیفید خیموں کا سمندر نہایت ہی بھلا عقب معلوم ہوتا تھا۔ جسکے پیچھے بلند پہاڑی تھی اس عمارت کے سامنے ایک مرغزار اور ایک فوارہ تھا جو شاہراہ پہاڑی سے تھوڑے فاصلے پر جا کر کمپ کی وسطی روش میں مل جاتا تھا۔

اسکے مغربی سرے پر ایک ہموار سبزہ زار کے بیچ میں ۴۰ فٹ سے زیادہ اونچا دوسرا کا جھنڈا کھڑا تھا جھنڈے کے شمال کی طرف یکے بعد دیگرے تین عظیم الشان خیمے تھے ایک شامیانہ استقبال کے لئے تھا جو ۳۱ فٹ لمبا اور ۶۰ فٹ چوڑا تھا دوسرا خیمہ ملاقات کے لئے تھا جسکا طول ۸۸ فٹ اور عرض ۳۶ فٹ تھا تیسرا خیمہ کھانے کے لئے تھا جو ۱۸۰ فٹ سے ۴۰ فٹ تھا جس میں امیر نے پندرہ روٹے میں کئی شامیانہ دعوتیں دیں۔ ذرا شمال کی طرف ڈیوک آف کانٹا اور ڈچس آف کانٹا کے خیمے تھے جنہوں نے ۳۰ فٹ اور ۴۰ فٹ کے بیچ میں رقبہ گھیر رکھا تھا جس میں ایک عمدہ شامیانہ اور ڈیوک و ڈچس

سورکھ کے نیچے ایک گڑھ بنوایا گیا تھا جس میں سے پانی بہتا تھا۔ اس کے نیچے ایک گڑھ بنوایا گیا تھا جس میں سے پانی بہتا تھا۔

آٹھویں اور ان کے اہالی موالی کے لئے خاص کر دیے گئے تھے۔ باوٹے سے ایک سڑک پیاس
فٹ چوڑی جو کہ سیدھی جانب مغرب بھٹ گڈھ کی نہر کی طرف جاتی ہے بڑی سڑک کو زانو
قائمہ پر تقاطع کرتی ہو اس عریض راستے کے دونوں طرف ۱۰۰ فٹ کے چوڑے مرغزار تھے
اور مرغزاروں کے پہلو میں دوسری متوازی اور تقاطع سڑکوں کے برابر برابر واسیلے کے
خاص ذاتی اور سرکاری مہانوں اور اہالی موالی کے خیمے نصب کیے گئے تھے۔ ان تمام خیموں میں
آرائش و آسائش کا پورا پورا ساز و سامان ایسی مکمل کے ساتھ جمع کر دیا گیا تھا کہ ہر ایک
خیمہ مسافرانہ زندگی کے عوض مفصلات کا انگریزی گھر معلوم ہوتا تھا ہر ایک خیمے میں
ایک آتش دان اور بجلی کی روشنی موجود تھی۔ نہر کی طرف کو جو سڑک جاتی ہے ادھی دور چلکر
ایک سبزہ زار کو احاطہ کیے ہوئے تھی جس میں کچھ قابل دید تو ہیں لگی ہوئی تھیں ان میں سے
ایک یادو پر کتبے تھے جسے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ اٹھارھویں صدی کے وسط میں یہ
فرانس کی انڈیا کمپنی کی ملک تھیں ایک آذر بخشی توپ ہنزول ہائینس صفدر جنگ نے
۱۷۹۹ء میں ڈھلوانی تھی۔ اس جگہ کے قریب سڑک کے دہری طرف واسیلے کے
مہانوں اور اہالی موالی کے لئے ایک استقبالی خیمہ تھا۔ ایک وسیع کمرہ۔ ۱۱۰ فٹ لمبا ۸۰ فٹ
چوڑا ملاقات کے لئے خاص تھا ایک کھانے کا کمرہ تھا جو ادھر بھی زیادہ بڑا تھا جس میں ان
مہانوں کے علاوہ جو شاہی شامیانے میں کھانا تناول فرماتے تھے یہاں پر سو مہانوں سے
زیادہ کھانے پر بیٹھے تھے واسیلے کے کیمپ میں سب ملا کر تقریباً ۴۰۰۰ خیمے تھے جنہوں نے

پہلے پودے اور بوٹے خیموں کی سفید قطار میں جو ہندوستان کے سوا ایسے ٹھیک طور پر اور
 کہیں نصب نہیں ہو سکتیں۔ عقب میں پہاڑی کے پتھر اور درختوں کی گھنی روشنی جو پیشگاہ کے
 دربار چلی گئی تھیں خیموں کا ایک شہر کا شہر جہاں لارڈ کرن کے مہمان مقیم تھے یہ تمام چیزیں
 غالباً اس قدر خوشنما تھیں کہ دیارِ مشرق میں شاید ہی کبھی کسی نے دیکھی ہوں واسطے کے کہ تین
 یورپینوں کی کل تعداد ۲۵۰ تھی اور کل آدمی جو اس بندر و اسٹے میں ان خیموں میں ہے
 ۳۲۵۰ تھے۔ ڈیوک و ڈچس آف کانٹا اور ڈیوک آف ہسی کے علاوہ وائسرائے نے
 اتنے آدمیوں کو مہمان رکھا۔

ذاتی مہمان

لیڈی الرکا ڈنکومب	ڈیوک و ڈچس مار بورو
لفٹنٹ کرنل آئریل سی وس مار بورو	ڈیوک و ڈچس پورٹ لینڈ
آئریل ڈوے وس مار جوری ٹنکیس	ارل و کونٹس لانسٹیل
آئریل حاج پیل	ارل ڈرہم و لیڈی این لمیٹن
آئریل سپنسر للٹن	ارل و کونٹس کرو
آئریل ایف کرن	لارڈ وائلکو
آئریل لیڈی ملر	وائیکونٹ ارنگٹن
رائٹ آئریل سر حاج ٹامبلین گولڈی	لارڈ و لیڈی ولورٹن

تاریخ

مس گرنفل

لارڈ لیمنگٹن

سر جان ڈکسن پوائنڈر ایم۔ پی ویلڈی پوائنڈر میجر ویلڈی الیزبٹنگ

مسس دس لیٹر

سر رابرٹ موبرے ایم۔ پی

میسر ولس ای ٹنٹ

سر ڈاگروونٹ ایم۔ پی

میس میور

میسر بکس بیچ

میسر آنریبل مسس راجفرد میکوایر

میسر ای۔ رگلز براؤن

کپتان ولس لیچ لندز

میسر رچرڈ بیکر ولس بیکر

مسس کریگی

میسر ولس ڈیلیو جیمز

میسر ای۔ ٹی۔ ریڈ

میجر ولس ایل ڈرمند

میسر ولس سیمین

میسر رورنڈ بشپ کلکتہ مس مونسرو کوپٹن مسراج بیچ۔ رزل سکریٹری ہوم ڈپارٹمینٹ

میسر ایس پٹن سکریٹری صنیعہ تعمیرات عامہ ولس پٹن

آنریبل میسر۔ ٹی ریڈ ممبر کونسل

آنریبل سر ای فٹنرجی لا۔ ممبر کونسل ویلڈی لا۔ سر وائلز لانس ایٹویٹ سکریٹری ویلڈی لانس

آنریبل میجر جنرل سر ای۔ ایس ممبر کونسل [فٹنٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ ٹری سکریٹری ولسر

ویلڈی ایس ولس ٹیگ [فٹنٹ کرنیل ای بیچ فن سر جنرل ولسر ولس فن

آنریبل میسر۔ ٹی۔ آرٹنل ممبر کونسل ولس آرٹنل کپتان ڈیلیو ای۔ آر۔ ماسنگ آئی ایم ایس



هر رايك هائيس ٽچس آف كاناٽ اينٽ سٽريٽهين-ڊي-اے-سي-آئي-آر-سي

ذاتی مہمان

کیمپ کے طبی معاملات کے نگران حال

آنریبل سر ڈنرل ایٹسن ممبر کونسل ولیڈی
وس ایٹسن۔

ہنر کلسنسی دیر ایڈمرل سر جیمز ڈی کائڈر
چیف افواج بحری ملک معظم متعینہ ایٹنڈنٹ کرنل ایچ۔ گوڈاسے جی ڈی ڈائر کٹر آرمی
رمونٹ ڈپارٹمنٹ

آنریبل سر۔ ایچ۔ ایل۔ فریزر پریزیڈنٹ
پولیس کمیشن ولیڈی فریزر

سر کولن سکاٹ مان کرلیف پریزیڈنٹ کمیشن
آپاشی ولیڈی سکاٹ مان کرلیف

سر ویو بارنر سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ
ولیڈی بارنر

مجر جے ایم سیکفرسن سکریٹری لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ
وس سیکفرسن

مجر جنرل سر ای۔ بیرو سکریٹری ملٹری ڈپارٹمنٹ
ولیڈی بیرو۔

ذاتی مہمان

مسٹر ای۔ این پیکر سکریٹری فنانس ڈپارٹمنٹ لفٹنٹ کرنل ایف ڈبلیو سٹینلے ہزارڈ اے۔ ڈی سی
 و مس بیکر۔

میجر جے۔ او ملر سکریٹری روینو ڈپارٹمنٹ و میجر ای۔ ایل سی بجر ۳ بلوچ افنٹری اے۔ ڈی سی
 مس ملر۔
 مسٹر ایف ڈبلیو لمیٹر اسٹنٹ پرائیوٹ سکریٹری
 و ایس اے و مس لمیٹر۔

لفٹنٹ جی۔ اے۔ ایکرز ڈگلز آرگنل سیرینڈ میجر آر۔ ای۔ گرمن کمانڈنٹ و ایس اے باڈی گارڈ
 ہائی لینڈرز اے۔ ڈی سی۔

پکتان اے۔ ڈبلیو ایف تاکس تچا افنٹری اے۔ ڈی سی لفٹنٹ آر۔ ایچ۔ ایس ڈیلیوڈ۔ رائل آرٹس
 لفٹنٹ اے۔ ایس کیلہ ۱۸ گارڈ افنٹری اے۔ ڈی سی رائل افنٹری اے۔ ڈی سی۔

لفٹنٹ ایل۔ اے۔ جونز مارٹیر سومرسٹ شارٹلٹ میجر ایف۔ لی۔ ۴ ہزارڈ اے۔ ڈی سی
 افنٹری۔ اے۔ ڈی سی

میجر اے۔ وی۔ پوانٹیز سکاٹس گارڈ
 اے۔ ڈی سی۔

کپٹن انتظام پولیس کے نگران حال اشخاص ذیل تھے۔

پکتان۔ ایچ ٹی۔ ڈنس۔ مسٹر ایف ایکس۔ جے کیسیر مسٹر ایف سی۔ آسمانگر۔
 و ایس اے کے آؤر سرکاری مہمان جنمیں سرب۔ فریکلین ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس

ویٹھی فرینکلن سڑی۔ ہایم ممبرکیشن آبپاشی و مسٹر ایبل۔ ڈبلیو۔ ڈین۔ قائم مقام فارن
سکرٹری و سس ڈین شامل تھے اور انکی مہمانی ڈپارٹمنٹ کمپین کی گئی۔

ہنز ریل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے ساتھ انکے اہلی موالی میں سے مفصلہ الذیل
افسر تھے۔

لفٹنٹ کرنل آرنہیل سسل نگہم۔ الائف گارڈز اے۔ ڈی۔ سی و سس نگہم کرنل سلی
وسس سلی۔ لفٹنٹ کرنل و سٹن جروس میجر ڈبلیو۔ بیو۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی و سس راس
فٹنر جرنل۔ کرنل لائیل ہربرٹ منٹرل انڈیا راس و سس ہربرٹ وکٹان لے۔ ایم۔ فرکو
آر۔ این۔ کمانڈنگ ایچ۔ ایم۔ ایس رفون یہ تمام اصحاب وائسراے کے کمپین فوٹس
تھے۔ ہنز ریل ہائینس گرانڈ ڈیوک آف ہسی کے اہلی موالی میں بیرن میں بیچ شینٹل
ڈرگونیئر میجر جنرل وڈون واجر کپتان۔ کریمرو۔ میجر لے۔ آر۔ ڈک ۲ پنجاب کیو لری تھے
سوائے اہم کے دربار میں اتنے تھوڑے آدمی باہر سے آئے تھے کہ انگلستان کے صرف
چار شخص لارڈ ڈلٹن کے خیمہ گاہ میں وائسراے کے مہمان تھے۔ فی الحقیقت ۱۹۰۳ء کے
دربار میں یہ ایک خاص بات تھی کہ یورپین لوگ تمام قلعہ ہندوستان سے بکثرت تشریف
لائے اور ان سے بھی بڑھ کر باہر سے۔ وائسراے کے خیمہ گاہ کے دکھن کی طرف بمبئی کے گورنر
اور کمانڈر ان چیف اور چار جرنلی علاقوں کے رئیسوں کے ڈیرے تھے اور اتر کی طرف علی پور
کی طرف کے پرے تک گورنر مدراس اور لفٹنٹ گورنرون اور چیف کشنرون اور گورنر جنرل
کے ایجنٹوں کے ڈیرے چلے گئے تھے۔ جنرل لارڈ کچرف آف خرمطوم انڈیا وال کمانڈر ان چیف کو

اگلے الہی سواہی اور کئی ممتاز مہمانوں کے ساتھ ایک ایسے موقع نے خیمہ گاہ میں اتارا آیا۔
 ان کے قیام گاہ میں پر تکلف ملاقات کا خیمہ تھا۔ وہ قہر لیا اور ہم نمٹ چوڑا اور ایک بڑا وسیع
 کھانے کا خیمہ تھا جس میں مسخ و سفید جھاڑ فائوس لٹکے ہوئے تھے اندر ایک میز بچھی ہوئی تھی جو
 احساندہ اہل شہر نے نذر دی تھی۔ اس پر چلا دار و دھپٹے سنہرے پتھر جڑے ہوئے تھے اور
 اتنی بڑی تھی کہ اُس پر ساٹھ آدمی ایک ساتھ کھانا کھا سکتے تھے ملاقات کے خیمے کی فائوس
 میں اور جھبٹ میں زرد اور نیلے کپڑے کی پٹیاں تھیں جن پر کشمیری شال کی طرح کانفودی
 چھاپا تھا۔ ایک جو کھٹے پر لارڈ کلاؤ کی تصویر ایسی جگہ نصب تھی کہ اگر کوئی ملاقاتی اندر
 آتا تو ممکن تھا کہ اس تصویر پر اس کی نظر نہ پڑے لارڈ کپنز کے مہمانوں میں لارڈ کلاؤ کی اولاد
 میں سے ارل پورس بھی تھے۔ الہی سواہی کے علاوہ اصحاب مفصلۃ الذیل بھی جو سروس
 سیاحت کے طور پر دہلی آئے ہوئے تھے ہر کسٹمنی کے ساتھ تھے۔

لارڈ سیٹنل و لیڈی آس سیٹنل۔ کونٹس پورس۔ سر جارج ڈویشوڈ و مس ڈویشوڈ۔ لٹنٹ
 کرنل سر ہنری رالفنس۔ سر جیمز ڈوولون۔ ایڈوکیٹ جنرل ٹرانسوال و مس سولون (جو
 اب لیڈی گروارڈ ہیں)۔ مس ایڈریس۔ کپتان۔ ٹی۔ ڈائی۔ الین۔ مسٹر مسٹر وائٹنگ
 مسٹر ہینڈلی رالی۔ مسٹر۔ اسے و لیڈی وینفرڈ رنشا۔ کرنل فرنیک۔ روڈز و مس تھامس۔
 وایس۔ کے خیمہ گاہ کے دکھن کمانڈر ان چیف کے خیمہ گاہ کے پاس ہر کسٹمنی لارڈ نارٹھ
 کوٹ گورنر مینٹی کے خیمے نصب کر کے گئے تھے۔ لارڈ نارٹھ کوٹ دہلی کے دربار کے وقت گورنر
 مینٹی تھے اور اب تو وہ آسٹریلیا میں ولسٹھ کے گورنر جنرل میں گورنر صاحب کے ڈیرون میں

ہندوستانی کاریگری کی بناوٹ کا ایک خوباقت کاغذ تھا۔ یہ فٹ طول، ۱۷ فٹ عرض۔
 اور ایک کھانے کا خیمہ بہین دوسو مہانوں کو کھانا کھلایا جاسکتا تھا اور ان کے علاوہ دیوان عام کا
 خیمہ چڑھ پینے کا خیمہ اور بلیر ڈکھیلنے کا خیمہ۔ یو دو باش کے خیموں میں دہلی کی ٹھہر کے بچاؤ کا کافی
 سامان مہیا رکھنے کے لئے بڑی جیٹا محل میں لائی گئی۔ گورنر صاحب کے مہمان ایک دوسرے کو
 مبارکباد دیتے تھے کہ آتش دان برابر روشن رہتے ہیں اور دھوئیں سے ذرا بھی دم نہیں گھٹتا۔ اور
 مزید آسائش کے لئے دروازوں پر پلٹری کی اوٹیں کھڑی کر دی ہیں کہ دور سے کی زندگی کے تمام
 لطف بیکر اور بے آرامی کسی طرح کی نہیں۔ گورنر صاحب کے اہالی ہوالی کے افسروں کے علاوہ
 اصحاب مفصل الذیل بھی لارڈ اور لیڈی نارنگ کوٹ کے مہمان تھے اور یہ وہ ممتاز لوگ تھے جو
 سیروسیاحت کے طور پر آئے تھے ارل وکونٹس سپرک ویلڈی بیٹریکس ہیریٹ (جو آب لیڈی
 بیٹریکس وکسن ہیں) ارل وکونٹس ہنری مع آنر بل آڈنر ویلڈی بیٹریکس ولیرز۔ لارڈ ولیم
 دس سمور۔ ارل وکونٹس ڈارٹر سے لیڈی اوٹھ ڈاسن سر کپٹل لیڈی دس کس بیچ
 و ہنریٹس آغا خان۔ خوجہ جماعت کے مذہبی پیشوا۔

ہنریٹس کے سرکاری مہمانوں میں اصحاب ذیل تھے۔

آنرہیل سر جیمز منیٹہ

آنرہیل مسٹر ای۔ ایم۔ ایچ۔ فلٹن مہران کونسل وس فلٹن

آنرہیل مسٹر باسل سکاٹ (ایڈوکیٹ جنرل)۔ ایف۔ ایس۔ لی۔ لی کشر نارورن ڈوٹرن
 وس لی۔

جان ٹیٹ و مس ٹیٹ - ڈیلیو - سی - ہیوز و مس ہیوز - ایس - ایم موزر و مس موزر -

ایس ریش و مس ریش - ڈی مک ایور و ڈیلیو گریوڈ اڈیشنل ممبرن لمجیلیٹو کونسل -
آنریبل سر لارنس جنکسن چیف جسٹس ہائی وائیڈی جنکسن -

آنریبل مسٹر - ای - ٹی - کینڈی جج ہائی کورٹ

آنریبل مسٹر جے میور سیکنری چیف سکریٹری گورنمنٹ - مسز ایس ڈیلیو اڈگری - ڈیلیو - ٹی
مارین و مس مارین -

جی - اے اینڈرسن و مس اینڈرسن - اے - ایم - ٹی جیکین و مس جیکین سکریٹریان
گورنمنٹ -

آنریبل ارچڈیکن و مس ڈیلیو - ای - سکاٹ - مسٹر - ڈی نیگ ہینڈ کشر سنٹرل

ڈویژن و مس نیگ ہینڈ - مسٹر آر - ایم - کینڈی کشر سدرن ڈویژن - برگڈیر جنرل

میٹیلینڈ رزیڈنٹ عدن و مس میٹیلینڈ سرحن جنرل و مس ڈیلیو - مک کوناگھی - مسٹر

جے - ای - ڈون اسپیکٹر جنرل پولیس - مسٹر - ونڈن ایجنٹ گریٹ انڈین نیشنل ریلوے

کینی و مس ونڈن -

ہنر کلسنی گورنر مدراس کا خیمہ گاہ و ایسراے کے خیمہ گاہ اور علی پور کی سڑک کے درمیان

واقع تھا - جھنڈا چوک کے بچوں بیچ ایک بڑے بھٹیوی ٹیلے پر نصب کیا گیا تھا جکو کاٹ

چھانٹ کر ایک خوبصورت پہاڑی بنادیا تھا اور اسکے گرد اگر دیکھتوں کی آمد و شد کیلئے

ہموار زمین تھی - اس تدبیر سے جو آداسی منظر کی کیسانی سے پیدا ہوتی ہے اور جو کھشہ

خیمہ گاہوں میں نمایاں تھی ماشاء اللہ اس خیمہ گاہ میں نام کو نہ تھی۔ علاوہ برین دوسری باتوں میں بھی اسکی کوشش کی گئی تھی کہ خیمہ گاہ مدراس میں کوئی خاص مایہ لاقیا نہ ہونا چاہیئے۔ چوک کے ہر پہلو کے وسط میں جھنڈے کے بیضوی جیو ترے تک سڑکین بنادی گئی تھیں اور یوں چوک برابر کے چار حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ان چاروں حصوں میں سے ایک میں تو بلع لگا دیا گیا تھا اور بیضوی جیو ترے کے دوسری طرف لارڈ اور لیڈی ٹیبل کے خیموں کی جگہ تھی اور اسی جگہ میں کھانے کے اور ملاقات کے کمرے تھے اور ایک بلاخے کا بڑا ہال گورنر صاحب کے خیمے کے دونوں طرف جو دو قطعے تھے ان میں انکے مہانوں کے خیمے تھے۔ یوں مدراس کے خیمہ گاہ کی آراستگی کو لوگ عموماً بہت پسند کرتے تھے خاص کر گورنر صاحب کی ملاقات کے کمرے کے قرمزی رنگ کے استر اور کھانے کے خیمے کے زرد اور سرخ استر اور دیوان عام کو جو زرد اور سبز نقش و نگار سے آراستہ کیا گیا تھا۔ ہنر کمانشی کے اہلی موالی کے علاوہ اصحاب مفصلۃ الذیل انکے مہمان تھے۔

آنریبل سر۔ سی۔ اے۔ وائٹ چیف جسٹس مدراس۔

آنریبل مسز۔ آر۔ ایس۔ ٹینن جج ہائی کورٹ و سس ٹینن۔ ایچ۔ ایم و نٹرا تھم سیخہ ممبر کونسل۔

سس و س و نٹرا تھم۔ جے تھامسن ممبر کونسل و سس و س تھامسن۔

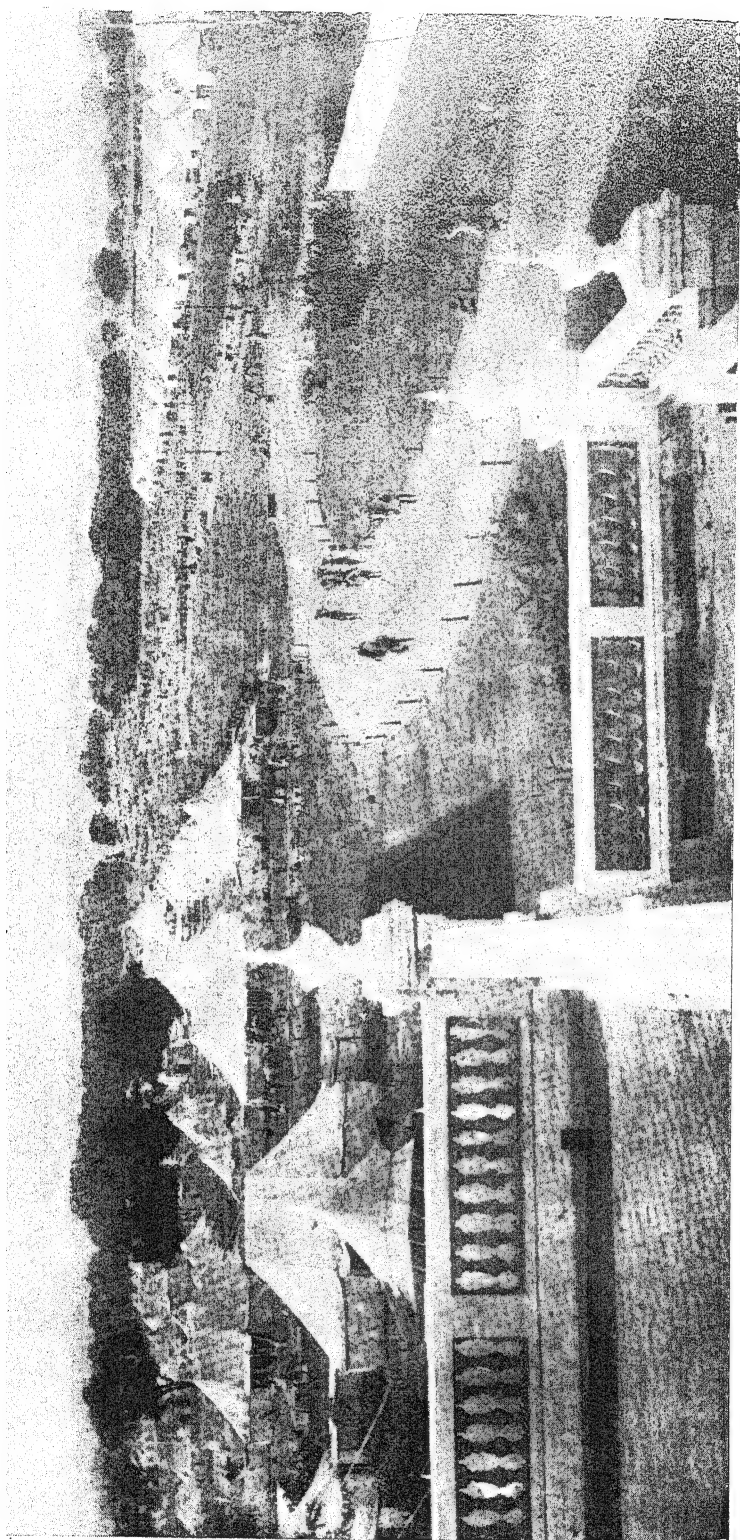
جے۔ ان۔ اٹیکنسن و ایچ۔ اے۔ سیم ممبران بورڈ آف رونیو۔ و سس ٹیکنسن۔ جی ٹکس ایف۔ ہیرنگ و جی۔ ایس۔ قارنبر سکرٹریاں گورنمنٹ میٹر جی۔ ایچ۔ سٹوارٹ۔ ڈائریکٹر

پبلک انٹرکشن سوس سٹوارٹ۔

ہشپ مدراس۔ سر جارج ایڈی سوس آر تھنٹاٹ۔ کرنل۔ آر۔ جی۔ گارڈن گورنر گنڈاپ
گارڈن۔ ویلڈی سوس گورنر۔ لیڈی اگنس و میری لائیگن میجر آرنیل آگلس گورنر گارڈن
آرنیل کونستینس۔ و مولو لاؤ تھورسل۔

لفٹنٹ کرنل آرنیل سر جارج مور پرنسپل مدراس میونسپلیٹی۔ سر جے۔ الیٹ۔
برائس۔ میجر۔ ڈی۔ جی۔ ریشلی چیرمین سوٹھ انڈین ریلوے کمپنی و سٹر۔ ای۔ تھسٹن
سو پرنسپل مدراس سنٹرل میوزیم۔

از بسکہ پنجاب کے انڈیا گورنر سر جارجس رونا اپنے صوبہ میں تھے اسی لئے وہ دوسرے
لفٹنٹ گورنرون میں پیش پیش تھے اور انکی خیمہ گاہ و اسیرے کی خیمہ گاہ کے برابر تھی۔
دوسرے صوبوں کے حکام بالا دست۔ حیدر آباد۔ بڑودہ و میسور کے گورنر۔ لاچوٹا
سنٹرل انڈیا کے ایجنٹ گورنر جنرل برٹش بلوچستان سرحدی صوبہ شمالی و مغربی کے
چیف کمشنر۔ علی پور کی سڑک کے دوسری طرف ٹھہرائے گئے۔ گورنران ممبئی و مدراس
کیطرح لوکل گورنمنٹ یا نظامت کے ہر ایک بالا دست کے ساتھ کچھ انگریز عہدہ دار و دوسرے
ملاقاتی بھی تھے اور ان ہی میں عام جماعتوں کے قائم مقام کہ انکے ساتھ بھی حکام بالا دست کے
ذاتی یا سرکاری مہمانوں کی سی مدارات کی گئی بیچ کے خیمہ گاہ میں وہ شے بھی تھے جو ایک
غیر کے کانسی قائم مقاموں اور انگریزی اور دیسی اخباروں کے خاص نامہ نگاروں اور
مختلف صیغوں کے افسران بالا دست جیسے ملٹری و کس۔ آڈٹنس۔ پوسٹ آفس ٹیلیگراف



ڈاکٹر جنرل لون کے لئے نصب کرائے گئے تھے۔

یورپین پریس والوں کے خیمے سٹراودی بوسینکٹ آئی۔ سی۔ ایس کے اہتمام میں تھے اور ان میں ٹائمز ڈینی۔ ٹیلیگراف ڈیلی میل مینیجر گارڈین۔ اسٹریٹ ٹیڈن نیوز۔ گرافک سکیج اور تمام سربراہان انگریزی اخبار جو ہندوستان میں چھپتے ہیں ان کے قائم مقام آتے ہوئے تھے۔

برابر کے خیمہ گاہ میں ۵۴ ہندوستانی اخباروں کے کارپانڈنٹ ٹھہرائے گئے تھے اور ان کے آرام کے لئے ہر ایک سامان سہجہ۔ این گپتا۔ آئی۔ سی۔ ایس نے جو ان کے فہم میں تھے ہمہ پہنچایا تھا۔ یہ اس خیمہ گاہ کی سرکردگی میں تھے انگریزی اور ہندوستانی اخبار نویسوں کی گورنمنٹ کے مہمانوں کے طور پر خاطر داری ہوئی۔ صدر خیمہ گاہوں کی مردم شماری سے ظاہر ہوا کہ ان میں ۱۲۵۸۳۔ اشخاص فروکش ہیں۔ ۱۲۲۲۔ یورپین۔ ۵۹ ہندوستانی دیگر ایشیائی مہمان اور ۱۱۲۰۲ نوکر چاکر۔ بڑے صدر خیمہ گاہ میں ۲۸۰۰۰ روپیے کے خرچ سے بارہ فٹی سڑکیں ۱/۲ میل اور ۵۰۰۰ کے خرچ سے سولہ فٹی سڑکیں ۱/۲ میل بنائی گئیں۔ اور اسکو سات میل لمبی اور ۱/۲ فٹ چوڑی سڑک ریلوے کے ذریعے سے شہر اور بارگاہ دربار سے ملا دیا گیا۔ سارے سنٹرل کیمپ میں برقی روشنی تھی بڑی سڑکوں پر برابر سے ایک سو سے زیادہ ہی زیادہ لمپ لگا دیے گئے تھے اور دوسرے مقامات میں اور خمیوں کے اندر انکسٹنٹ بجلی کی قیام روشن تھیں۔ اصل میں بجلی کا ساز و سامان سولہ وکی یارکون کے روشن کرنے اور ان میں ہوا کی آمد و شد کے لئے میٹری ڈپارٹمنٹ نے منگوایا تھا وہی

دربار کے کام میں لایا گیا۔ تیس تاروں کے طریقے پر بجلی کا انتظام کیا گیا جس میں جون ۲۲۰
 دولت کا داب تھا۔ کھلا ہوا تلبے کا تار ۴۷ ٹن اور ۱۲ میل طول کی قدر جدا گانہ تار
 لگانا پڑا۔ بجلی کے ساز و سامان نے بخوبی کام دیا اور ۷۔ دسمبر سے لیکر ۲۲۔ جنوری تک بجلی کی
 لہریں ایک بار بھی نہیں رکیں۔ یہ طریقہ بیٹری و کس سروس کے میجر سٹوارٹ۔ آر۔ ای
 اور کپتان ہیلڈے آر۔ ای نے ایجاد کیا اور نہایت کامیابی کے ساتھ اسکے عمل کی
 نگرانی بھی کی۔ کیمپ کی روشنی کا ٹھیکہ کلکتے کے مسز کلبرن اینڈ کو کو دیا گیا تھا اور انڈین
 سب مرین میننگ کا ریس کے ۲۱ نان کمشنر افسران کے شاف کو مدد دیتے رہے۔
 کیمپوں کی روشنی کی طرف جو توجہ مبذول رہی اس سے رہنے والوں کی آسائش اور حفاظت
 کو کچھ کم تاثر نہیں پہونچی اور نہ کوئی نظارہ اس سے زیادہ خوشنما ہو سکتا تھا کہ خمیوں کے
 روشن شہر کو پاس کی پہاڑی کی بلندی سے رات کے وقت دیکھا جائے خمیوں کی سفیدی
 ایسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے پہاڑی کے دامن میں برف کی چادر تنی ہوئی ہے اور روشنی
 کی ٹٹماتی ہوئی چٹکاراں ایک آفرینے سے بڑی جگہ گاہی ہیں۔ صاف ستھرے ستھرے ہوا
 پینے کے پانی کی بے انتہا سرد دہلی سے اوپر کی طرف کو جا کر جہنا سے لائی اور نلون کے فریجے
 سے صدر خمیہ گاہوں میں تقسیم کجاتی تھی چمنوں کے لیے پانی نجف گڑھ کی نرسے نالیوں کی
 راہ لایا جاتا تھا جو خاص اسی ضرورت کے لیے بنائی گئی تھیں۔

طبی اور حفظان صحت کے انتظامات لفٹ کرنل۔ سی۔ جی۔ ہیمبر۔ آئی۔ ایم۔ ایس
 کی نگرانی میں تھے اور ان کے ساتھ سپنل ہلپہ افسر کی حیثیت سے میجر ایف دیول تھامسن۔ آئی

ایم۔ ایس اورپش پلیگ انسر کی حیثیت سے کپتان سی۔ ایچ تھمس۔ آئی۔ ایم ایس تھے پڑاؤ کی خدمات ڈاک و تار برقی و رسد پولیس و حفاظت اور عموماً اہل کمپ کی جہانی خیر و عافیت کے لئے بڑا اہتمام کیا گیا تھا۔ لاہور کے بشپ صاحب کی خاص درخواست پر سنٹرل کمپ مین ۲۸۰۰ روپے کے خرچ سے ایک گر جانا دیا گیا تھا خرچ کا بڑا حصہ تو بشپ صاحب نے بہم پہنچایا اور باقی دربار کمپنی نے۔ ہر روز نماز ہوتی تھی۔ اور جب کمپ توڑ دیا گیا تو گر کا مال سالہ اور ساز و سامان دہلی کی یونیورسٹی مشن کو دیدیا گیا۔

جو لوگ دربار کی سیر دیکھنے آئے تھے اور دایسراے یا ہندوستانی روسا یا عہدہ داران گورنمنٹ کے مہمان نہ تھے اور انکو دہلی کے ہوٹلون میں جگہ ملنی دشوار تھی ایسے لوگوں کی آسائش کے لئے دایسراے کے میٹری سکرٹری نے دو بے سجاے خیمہ گاہ بنوا دیئے تھے کہ نیکے پاس تمام اقطاع رومے زمین سے اس قسم کی درخواستیں آئی تھیں۔ اور ان خیمہ گاہوں کے لئے زمین بھی ان ہی نے تجویز کی تھی۔ نمبر ایک وزیر کمپ میڈن ہوٹل کے احاطے میں نصب کیا گیا اور خود ہوٹل بھی بطور ضمیمہ کمپ گورنمنٹ نے کرایے پر لیا تھا۔ نمبر ۲ وزیر کمپ موری دروازے کے قریب نصب تھا۔ ۱۳ یورپین اور ۶۰ نوکر چاکران دو کمپوں میں جاگزیں تھے۔ جن لوگوں نے آپ اپنے خیمے لانے چاہے اور کہا کہ ہم اپنے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی بطور خود کر لینگے ایسے لوگوں کے لئے سنٹرل کمپ کی جانب شمال زمین کا ایک قطعہ علیحدہ چھوڑ دیا گیا تھا اور اس میں ۳۵۵ یورپین ۸۸۸ خدمتی لوگوں کے ساتھ بھرت ہوئے تھے۔ لوگوں نے اسی تمام زمینیں جلدی سے لیں اور دسمبر سے بہت پہلے کشمیری ردا

بہارِ شریعت کی یہ کوئی نیا بات نہیں ہے۔ یہ تو ان کی اصل حالت ہے۔

پرل سکے اور کسی نے نہ لی ہو شہر اور خیمہ گاہوں کے درمیان سڑکوں کی یہ حالت تھی کہ جیسے کوئی بڑا میلہ ہو۔ ہر قسم کی گاڑیوں اور ہر قوم اور ہر رنگ کے پیدل آدمیوں کی ایک بھیڑ لگی رہتی تھی۔ صرف دہلی کی گزروں کے غٹ کے غٹ ملنے دیدیتے کہ یہ منظر اچھی طرح دکھائی نہیں دیتا تھا مگر گزروں کی رسائی پڑاؤ تک نہ تھی کہ وہاں کی صاف ستواری اور خوب چھڑکی ہوئی سڑکیں لٹن یا رک میں بھی ہوتیں تو انکی تہیافت ہوتی۔





ايڻي ڪيڪوار ٻرودا
جتي سي ايس آئي

باب چہام

امراء و روساء ہندوستان

چونکہ دایسرے اور مختلف لوکل گورنمنٹوں اور کمانڈرین چیف اور حاکمان ضلع کے خیموں نے ایک بہت بڑا رقبہ پہاڑی کے نیچے گھیر رکھا تھا اس لیے بخیال وسعت اور حفظ صحت و سادہ و امراء ہند اور افسران و شرفاء ملک کی فرد گاہوں کے لیے اُور مقامات تجویز ہوئے جو ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر واقع تھے یہ اصلی کیمپ کے خیمے معلوم ہوتے تھے اور دریائے جمن کے کنارے کنارے چلے گئے تھے جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہو جائے گا۔

ہمارا راجہ کثیر اور تمام روساء پنجاب کے خیمے حضور دایسرے کی قیام گاہ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً تین یا چار میل تک پھیلے ہوئے تھے۔ انہیں جنوب کی طرف اور اسی مرکز سے ذرا ہٹ کر ہمارا راجہ تہہ دہ اور ہمارا راجہ پیٹور کے خیمے نصب تھے اور روساء وسط ہند کا مقام شرک کی راہ اسی جانب تقریباً سات میل تھا۔

راجپوتانہ کیمپ سرکٹ ہاؤس سے تین میل کے فاصلے پر جنوب مغرب میں واقع تھا۔ اور روساء کبجی ذرا اُور جنوب کی طرف ایک یا دو میل پرے اُترے ہوئے تھے۔ انکے خیموں سے اُس مشہور جعفر منتر تک جسکو راجہ جے سنگھ جوتشی نے اٹھارہویں صدی کے شروع میں بنایا تھا صرف چند منٹ میں پایادہ جا سکتے تھے۔ اسی راجہ نے اُس وسیع شہر کی بنیاد ڈالی جسکو

اب تک حکمران ہے۔

برٹش انڈین پراونشل کمپ میں تمام انتظام لوکل گورنمنٹوں نے خود کیا تھا اور خیمے اور تمام ضروریات کی چیزیں ان ہندوستانی مہانوں کے لیے جنکو مدعو کیا تھا مہیا کی تھیں۔ یوسا اختیار بہت لاؤنڈلر کے ساتھ جو انکے شایان بقا دہلی میں آئے تھے اور انکو بھی معمولی طور پر ٹھہرانا بالکل نامریا تھا۔ اسلئے ہر ٹریس کے واسطے ایک قطعہ زمین مقرر کر دیا تھا جسکی وسعت ان توپوں کی سلامی پر جو ہر ایک کیواسطے مقرر ہیں مختصر تھی اور اس قطعہ میں انکو اختیار تھا کہ جو انتظام چاہیں کر لیں۔ اسکا نتیجہ ہوا کہ دربار کے چند حواریوں میں یہ بھی دہلی کا ایک نہایت خوشنام نظر ہو گیا۔ کیونکہ ہر حصہ اپنی چھوٹی ٹیسی فوجی جمعیت اور دربار مال اور مختلف عہدوں کے نوکروں کے مکانات اور بازاروں کو لیکر ایک چھوٹا نمونہ اس شہر کا ہو گیا تھا۔ جہاں کا وہ ٹریس تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ شہر وہاں سے اٹھا کر بیان کھدیا گیا ہے۔ اس سبب سے یہ لوگ آسانی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر دروز کے اندر تمام دہلی کے گرد سیر کر سکتے تھے۔ اور یوں تمام ہندوستان کی مشہور ریاستوں کے طرز تمدن کی خصوصیات انکو معلوم ہو سکتی تھیں۔ اس سے زیادہ دلچسپ بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہر قوم و ملت کے لوگوں کا جو یہاں یورپ سے زیادہ ہیں اور جو دس لاکھ مربع میل سے زیادہ زمین بستے ہیں جنگی آبادی، کروڑوں لاکھ سے کسی حالت میں کم نہیں اور جنہوں نے یہاں آکر اپنا طریقہ وادب و باش ترک نہیں کیا تھا صرف ایک نگاہ میں انکے اخلاق و عادات ترقی و منزل کا موازنہ کر سکتے تھے

ہوئے تھے لیکن بعض نے بسبب پنجاب کی سخت آب و ہوا کے شہریاء کے گرد و نواح کے مکانات میں رہنا پسند کیا اور کبھی کبھی اُن کپڑے کے مکانات میں بھی رونق افروز ہوتے تھے جو آنکھوں نے قائم کیے تھے اور اُس حالت میں اُنکے نوکر اور سردار اُن نئی مکانات میں رہتے سنتے تھے۔ ہندوستان کے سب سے بڑے رئیس حضور نظام والی حیدر آباد کے قیام کے لئے لڈلوکیل میں بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ یہ ایک بہت مشہور عمارت ہے اور عشاء کے محاصرے کے تعلقات کے سبب اور بھی زیادہ مشہور ہو گئی ہے پہلے یہ حکام شہر کے رہنے کے لئے مقرر تھے مگر پھر دہلی کلب کے ہاتھ میں چلی گئی جسے حضور نظام نے موقع کے لئے لے لیا۔ لے لی تھی۔ اس عمارت کا بیرونی حصہ جو میلہ ہو گیا تھا آب شوخ زرد رنگ آمیزی سے جو ریاست حیدر آباد کے لیے مخصوص ہے بالکل بدل گیا تھا باغ کے پھولوں کا رنگ زرد و جھونڈوں کا رنگ زرد۔ یہاں تک کہ کل آدمیوں کی پوشاک میں بھی اسی شوخ زرد رنگ کی تھیں۔ حیدر آباد کے چار مینار کا مختصر نمونہ اس میدان کے دروازے پر قائم کیا گیا تھا جو حضور نظام یا اُنکے بڑے صاحبزادے شاہزادہ عثمان علیخان کے مصاحبوں سے بھرا ہوا تھا عمارت کے برابر ہی ایک کپڑے کی مسجد تھی جو آسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے سمن مینارے اور تمام چیزیں جو مسجد میں ہوتی ہیں موجود تھیں اور جسکو معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام ہمیشہ سے سفر میں ساتھ رکھتے ہیں۔

حضور کے ساتھ موقع پر میں سے زیادہ بڑے سردار اور امراء تھے جن میں وزیر اعظم مہاراجہ

لارڈ رابرٹس کے ہمراہ میونسپلٹی کے سب نے یا تو لیڈ کوسل ہی میں خیمے نصب کر لیے تھے یا اس کے قریب ہی مکانات کرایے پر لے لیے تھے حضور نظام کے ہمراہ ۸۰ گھوڑے ۲۰ گاڑیاں ۱۸ اہلی اور تقریباً ۷۰ سپاہی تھے جنہیں ۵۰ عرب بھی تھے جو حضور کے باڈی گارڈ تھے جنکی جبرئی شکلیں تمام رئیسوں کے ہمراہ میونسپلٹی کے موقع پر دہلی کے رہتوں میں بھرے ہوئے تھے نہایت قابل دید معلوم ہوتی تھیں۔

یہ پہلا ہی موقع تھا کہ حضور نظام دہلی میں رونق افروز ہوئے ہوں کیونکہ وہ لارڈ رابرٹس کے شاہی دربار سے اعین بھی تشریف لائے تھے جبکہ انکی عمر اسی برس کی تھی اور انکو والد کی مسند پر بیٹھے آٹھ برس گزر چکے تھے۔ اس موقع پر حضور کی تشریف آوری بطور سلطنت کے بڑے رئیس باجگزار کے حیدر آباد کی تاریخ میں ایک بالکل انوکھی بات تھی اور اسلئے ہندوستان کے مسلمان باشندوں میں اسکی بہت کچھ گفت و شنود ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ یہ افواہ اڑ گئی کہ حضور خود تشریف نہیں لائے ہیں بلکہ کوئی اور لڑکا انکی جگہ بھیجا گیا ہے۔ اس موقع پر دہلی کے قیام میں حضور شہر اور شہر کے باہر کی تمام مسجدوں اور درگاہوں میں گئے یہاں تک کہ تمام مسورات کو قطب مینار تک جو دہلی سے اسیل کے فاصلے پر واقع ہے لے گئے۔ اس شاہی شہر سے روانہ ہونے کے بعد انھوں نے شمالی مغربی ہندوستان میں ایک دور دراز سفر کیا۔ انھوں نے پانچ روز آگرہ اور پانچ ہفتے بمبئی میں قیام کر کے اپنے دار السلطنت کی طرف مراجعت کی جہاں لوگوں نے حضور کا بڑی خوشی سے

استقبال کیا اور اسمہ قح پر حضور نے ایک تقریر کی جس میں دہلی جانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔
مجلو بہت ہی خوشی ہوئی کہ حضور شاہنشاہ ہندوستان دام فیضہم کے دربار تاج پوشتی میں
شامل ہونے اور اپنے بزرگوں کی مانند سید سے سادے الفاظ اور سپاہیانہ افعال میں اپنی مدت
کی دوستی اور وفاداری ظاہر کرنے کا موقع ملا۔

میں اس سفر کو اس لحاظ سے بھی اچھا خیال کرتا ہوں کہ اسکے باعث سے دہلی میں اپنے تمام
ہمعصر رئیسوں اور بڑے بڑے افسروں سے مل سکا۔

حضور نظام آصف جاہ مظفر الملک نظام الملک نظام الدولہ نواب میر محبوب علی خان بافتح جنگ
ان نظام الملک آصف جاہ صوبہ دار دکن کی اولاد میں جو سلسلہ اور شاخہ میں شاہنشاہ
مغلیہ سے علیحدہ ہو کر خود مختار ہو گئے تھے اس ریاست کی آمدنی ۳۵ لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور
اسکا رقبہ ۸۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ ان رقموں میں صوبہ ہارسے کچھ تعلق نہیں جو سلسلہ ۱۸۵۲ء میں
حضور نظام نے برٹش گورنمنٹ کو حیدر آباد کی کنٹینٹ فوج کے خرچ کے لئے دیدیا تھا اور جو شہ
کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ ٹھیکے پر برٹش گورنمنٹ کو ایک معاہدے کی رو سے دیدیا جولاڈرگز
اور حضور نظام میں ہوا تھا اور جسکا اعلان دربار کے موقع پر کیا گیا۔ معاہدہ فریقین کے
لئے بہت فائدہ مند ہے کیونکہ اسے ایک مدت کی تکرار کا جو ایک دفعہ بہت سخت ہو گئی تھی
خاتمہ کر دیا اور بجائے بے ثبات رقم کے حضور نظام کو ایک بندھی ہوئی آمدنی ملنے لگی اور
گورنمنٹ کو یہ فائدہ ہوا کہ وہ اب اس صوبے میں بہت کچھ جنگی اور ملکی اصلاح کر سکتی ہے اس
معاہدے کے اقرار کر لینے پر ٹریوک آف کاناٹ نے دہلی میں حضور نظام کو گریڈ کلاس آف بی

آرٹو آف ہاتھ کا خطاب عطا کیا۔

ہزارینس ہمارا جہ سرتاجی راؤ گیکوٹوالی بڑودہ کے کمپ نے ایک لاکھ بیس گز سے زیادہ رقبہ اسی میدان میں گھیر رکھا تھا جو موضع شکار پور کے قریب دہلی سے چار یا پانچ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ اسکی شگفتہ صورت مع جدید سامان عیش کے صاف ظاہر کرتی تھی کہ یہاں کا حاکم ضرور کوئی نہ کوئی نئی روشنی کا آدمی ہے اور واقعی بات بھی یہی ہے۔ ہمارا جہ صاحب جنھوں نے یورپ کے کئی سفر کیے ہیں اور جنگی عمر اسوقت تقریباً ۷۰ سال کی ہوگی ہندوستان کے ایک نہایت تعلیم یافتہ سرفراز رئیس ہیں۔ بڑودہ بھی ان ہی ریاستوں میں سے ہے جو سلطنت ہند سے یہ سبب اپنے فتح مندر سرداران جنگی کے باختیار ہو گئی ہیں۔ اس ریاست کا نامور سردار مرہٹہ داماجی گیکوٹ تھا جس نے اس ریاست کو اٹھارہ سو صدی کے شروع میں خود مختار بنادیا تھا یہ ریاست بھٹی احاطے کے شمال میں گجرات کے زرخیز حصہ میں واقع ہے اور ہندوستان کی ان ریاستوں میں سے ایک یہ بھی ہے جنکا اپنا ساحل سمندر ہے اور بندرگاہیں بھی ہیں ہمارا جہ گیکوٹ اپنے کمپ کے ایک قابل دید محل میں رہتے تھے جو بڑودہ میں نہایت کاریگری سے بنایا گیا تھا اور دہلی میں جایا گیا تھا اسکا قالب لکڑی کا تھا جسکے باہر کپڑے استرکاری کی تھی اور اندر کی طرف بہت قیمتی پچی کاری کے تختوں سے آراستہ کیا گیا تھا جس میں نقش و نگار کندہ تھے۔ بیچ کا گنبد ۵۰ فٹ اونچا تھا سیلون سے خمیوں کے اوپر دکھائی دیتا تھا۔ کمپ کے دروازے پر ایک ۵۶ فٹ اونچی محراب تھی جو فتح کے موقع پر بنتی ہے اور جو سرشام ہی سے بجلی کے

اور ان کے نوکروں کے لیے جو تقریباً ۷۰ تھے کرایے پر لے لیا تھا۔

ہمارا راجہ صاحب کے ہمراہ ان کے خسرانا سنگیہ جی والی دانائے بھائی یو اراجہ وانکے
نہتی بھائی الفٹ کرنل جے۔ ویس لاج اس مسٹر کٹاراج اس مسٹر کلشی کناراج اس
مسٹر پی۔ این۔ کرشنا مورتی دیوان میسور اور بہت سے یورپین اور ہندوستانی مہمان تھے
اگر رقبے کے لحاظ سے دیکھا جائے تو شاید ریاست میسور سب سے زیادہ خوشحال ریاست
یہ ایک سطح مرتفع پر واقع ہے جسکی آب و ہوا بہت خوشگوار ہے اور اسکو جنوب مغرب اور
شمالی مشرقی بارانی ہوا سے نفع حاصل ہوتا ہے یہ ایک ایسا قدرتی فائدہ ہے کہ پرانی وضع
کی آبپاشی سے جو تالابوں سے ہوتی ہے اور جو یہاں کے ضلع میں سیکڑوں ہی ہیں
میسور کو قحط سے ہندوستان کے ہر اندرونی حصے سے زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ اتنی داتا
قہوہ صندل کی لکڑی اور سونا اس قطع زمین کی پیداوار ہیں اور یہ اسپر خدا کی
خاص عنایت ہے۔ اس ریاست میں مقام کو لارین سونے کی کانیں ہیں جنہیں بجلی
کے ذریعے سے کام ہوتا ہے جسکو آبشار کا دیرلیس ۹۰ میل سے زیادہ تک لے گئے ہیں۔ یہ
ایشیامین اپنی وسعت کے لحاظ سے اول درجہ کا انتظام ہے جس میں بجلی سے کام ہوتا
چونکہ یہ ریاست مدت تک برٹش افسروں کے ماتحت رہی ہے اسلئے اس میں ولایت کے
منوون پر بہت سے طریقے جاری ہیں اور جنگلوں تک نہایت لائق ہندوستانی دزیروں نے
برقرار رکھا ہے اس سبب سے اس ریاست کو ہندوستان میں اول درجہ کی تعمیرات عام



ایچ ایچ مہاراجہ داتھ جیسور

ہسپتال اور کارخانوں کا فخر حاصل ہے

نڈت مدیسے میسور میں ہندو خاندان حکمران رہا ہے اور حال کے راجہ کے بزرگ یا دور اچھوتا کی نسل سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اٹھارھویں صدی کے وسط میں اس ریاست کو مشہور و معروف حیدر علی نے غصب کیا جس کا جانشین ٹیپو سلطان جو اپنے باپ سے زیادہ مستعد تھا ۱۷۹۹ء میں انگریزوں کے ہاتھ سے سرنگا پٹم کی فتح کے وقت مارا گیا۔ پھر اسی پرانے ہندو خاندان کا ایک شخص لقبۃ السیف جو ابھی بچہ ہی تھا اور راجاؤں کا نام لیوارہ گیا تھا تخت پر بٹھایا گیا لیکن ۱۸۳۱ء کو ریاست میں بہ سبب بد علی کے غدر ہو گیا۔ اسی نے سرکار انگریزی نے قانون قائم رکھے اور بندوبست جانے کے لیے ریاست کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لی۔ مگر ۱۸۸۱ء میں پھر راجہ کے سپرد کر دی اور اب یہ ریاست سلطنت میں اول درجے کی ریاستوں میں ہو گئی ہے حال کے راجہ کرشنا راجہ وڈیار بہادر جنکی عمر اب ۲۰ سال کی ہے ۱۹۵۵ء میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوئے۔ انکو اگست ۱۹۵۷ء میں اختیارات ملے۔ جبکہ لارڈ کرزن و سیرا ہند جنکو اس نوجوان رئیس اور ریاست کے ساتھ ایک خاص تعلق ہو گیا تھا شیلے سے چکر تاج بخشی کے لیے میسور پہنچے گزشتہ ۶ سال میں مہاراجہ صاحب کو لفٹنٹ کرنل و فوڈ وڈرٹس سے جو سرکاری ریزیڈنٹ ہیں بہت کچھ مدد ملی ہے انھوں نے سٹریس۔ ایم فریزر صاحب ڈپٹی کمشنر سے علم تحصیل کر لیا ہے جنکو گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کا انکسین بلوغ کے پہنچنے تک اتالیق کر دیا تھا۔

میسور کی گرم آب و ہوا اور کشمیر کی برف تک بہت ہی بڑا فاصلہ ہے تقریباً آٹھ گھنٹے

کے کمپ بھی تھے ایک سے دوسرے تک جانا بہت ہی آسان تھا اور دو میل سے کم کا فاصلہ تھا۔ ہمارا جہ کشمیر کا خیمہ اپنی خوبصورتی اور آسائش اور ساز و سامان کی افراطین اُس خوبصورت وادی کے شایان تھا جہاں سے وہ لایا گیا تھا۔ کمپ مین سب سے خوبصورت چیزیں دربار کے خیمے تھے جو ان سے پہلے راجہ کے زمانے میں طیار ہوئے تھے اور جو شہداء کے دربار کے موقع پر استعمال کیے گئے تھے۔ ملاقات کے دو خیمے جنہیں سے ایک ۲۷ فٹ لمبا اور ۶ فٹ چوڑا تھا اور دو سراسر طول میں ۶۶ فٹ اور عرض میں ۴۵ فٹ تھا چاندی کے ۸ ستونوں پر قائم تھے جنکے سرے پر سونے کے گولے لگے ہوئے تھے۔ یہ خیمے نہایت قیمتی پشینے کے تھے جو کشمیری شال کی طرح بنے ہوئے تھے اور جنکے اندر کُرخ پُرانے زمانے کی کشمیری شالیں بطور پردوں کے لٹکی ہوئی تھیں اور ان جیسی شالیں بہت کیاب ہیں اور کشمیر کے باہر شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہیں۔ انکا فرش نہایت عمدہ زردوزی کے قالینوں کا تھا۔ بعض خیمے سرتاپا سمور سے آراستہ تھے۔ زمانہ حال کے ہمارا جہ ایک نامور سپاہی گلاب سنگھ ڈوگر راجپوت کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ شہداء میں تولد ہوئے تھے اور شہداء میں گدی نشین ہوئے۔ یہ شہداء کے دربار میں اپنے والد ہمارا جہ رنیر سنگھ کے ہمراہ دہلی میں تشریف لائے تھے یہ اب برٹش فوج میں میجر جنرل کے معزز عہدے پر ممتاز ہیں۔ انکی ریاست اگر رقبے کے لحاظ سے دیکھی جائے تو حیدر آباد کے برابر ہے اور علاوہ اسکے کہ یہاں کی آب و ہوا دنیا میں اول درجے کی خوشگوار ہے یہاں ہیشمار دولت کے خزانے اور



ايڇ ايڇ مهاراجه صاحب جهو وڪشهير - جي سي ايس آڻي

قیمتی دھاتوں کے ریزے ملتے ہیں جنکو اب صاف کرنے کی بہت کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ ریاست ایک اور سبب سے بہت ہی قابل قدر ہے کیونکہ یہ سیدھی آن نامعلوم مقامات چلی گئی ہے جہاں تین سلطنتیں ملتی ہیں اور اس سبب سے یہاں ایک بڑی اور کافی جماعت اپیسرل سروس ٹرڈپ کی رہتی ہے جو اتنی لمبی بیرونی سرحد کی حفاظت پر مامور ہے کہ ہندوستان کے کسی صوبہ یا ریاست میں اتنی لمبی سرحد کی حفاظت کسی کو سپرد نہیں۔

ہمارا راجہ صاحب پراسلیہ پسرسلطنت کا خطاب خوب پھبتا ہے۔

ہمارا راجہ صاحب کے ہمراہ انکے بھائی راجہ سر امر سنگھ بھی تھے جو سٹیٹ کونسل کے وائس پرنسپل اور فوج کشمیر کے کمانڈران چیف ہیں یہ سب سب کے دربار میں لاڈلٹن کے غلاموں میں تھے۔ امر سنگھ کے صاحبزادے میان ہری سنگھ بھی آئے تھے اور اُس موقع پر وائسیراے کے غلاموں میں تھے۔ جمو اور کشمیر کے صوبہ دار اور راجہ کدرا چندائیسر چنبی جو ہمارا راجہ صاحب کے داماد ہیں ہمارا راجہ صاحب کے ساتھ آئے تھے۔ راجہ پونجیر نہرا راجہ سکندر خان۔ سیرنگر۔ راجہ علی داد خان رئیس گلگٹ۔ صوبہ دار سسین۔ راجہ شاہ سلطان رئیس اسطر۔ راجہ سیر باز خان رئیس نیپال۔ سرداران جیلاس بھی ہمارا راجہ صاحب کے مکان تھے اور اسی گیمپ میں مقیم تھے۔

نوکر وں اور چاکروں کو لا کر دیکھا جائے تو ہمارا راجہ صاحب کے ساتھ ۴۰۰ کی جمعیت تھی۔ سواریاں جو انکے ساتھ دہلی آئی تھیں ۸ اونٹ ۸ ہاتھی تین سو تیس سے زیادہ گھوڑے اور ۱۰۰ گاڑیاں تھیں۔

عین پرچم میں پورے سرسبز رنگ کے چھپرے لگائے گئے۔ اور باغیچہ لگا ہوا تھا۔

تھے۔ لیکن اس کمپ کی صفائی اور شان جسکے سامنے اٹلی کی وضع کا باغیچہ لگا ہوا تھا یہ ظاہر کرتی تھی کہ اس خیمے کا مالک اگرچہ پُرانے خیالات میں کامل ہے مگر جو کچھ یورپین سے بلکہ اسکو حاصل ہوا ہے وہ ضرور کام میں لانا چاہتا ہے بشرطیکہ دونوں جگہ کی تہذیب میں اختلاف نہ ہو۔ ہمارا جہ صاحب کا نام سن ۱۹ء میں انگلستان جانے کے سبب بہت مشہور ہے جہاں وہ شہنشاہ کی تاج پوشی کے موقع پر مدعو کیے گئے تھے وہ اپنی شاہانہ بخشش کے سبب سے بھی بہت نامور ہیں ان ہی نے ہندوستانیوں کے لئے قحط کا انتظام شروع کیا تھا جس میں انھوں نے ۱۵ لاکھ روپیہ بطور چندے کے دیا جسکی تعداد اب ۲۱ لاکھ کر دی ہے۔ ۲۵ ہزار روپیہ لیڈی کزنز کے وظیفوں کے لئے کونٹس آف ڈفرن فنڈ میں دیا اور ۵۰۰۰ پونڈ کنگز ہاسٹل فنڈ میں اور ۵ لاکھ روپیہ کوئٹہ و کٹوریامیوریل فنڈ میں دیا۔ یہ انکی دریا دلی کی اور مثالیں ہیں۔ ہمارا جہ صاحب جو ۱۸۵۷ء میں گدی پر بیٹھے تھے راجپوتوں کے کچھوا با خاندان میں سے ہیں۔ اور اپنی نسل کش تک بے جاتے ہیں جو رام کے بیٹوں میں سے تھا۔ کسی کو عذر نہیں ہو سکتا کہ چھپور راجپوتانے کی اول درجہ کی ریاستوں میں ہے اسکی راجدھانی جو ہمارا جہ جو سنگھ کے نام سے موسوم ہے اپنی دستکاری کے مدرسے اور لاجواب باغات اور محلوں کے سبب تمام دنیا میں مشہور ہے۔

ہمارا جہ جو دھپور جو راجپوتوں کے راجپوت خاندان میں سر بلند ہیں امیر مل کیڈٹ کور کے ہمراہ دہلی تشریف لائے تھے اور اسلئے اپنے کمپ میں مقیم نہ ہوئے مگر پھر بھی اس میں ۶۰ لاکھ روپے



ايج ايج مهاراجه صاحب جيسپور
جي سي ايس آئي-جي سي آئي اي-جي سي وي او

درافسر اور ہزار ہی روس تھے اور اٹھوڑ بیس ہزار سے جنگجو تھے اور باتنگ لہاسے نے ان کی شہرت کو مانڈ
 نہیں کیا۔ ۱۸۹۷ء میں جو دھپور کے امپیریل سرورس لانسز نے جس میں قابل تعریف بہت
 کی جہاں وہ سر پر تاج سنگھ کے زیر کمان تھے جواب ہمارا راجہ ایدر میں اور کئی سال تک لڑا اور
 میں بعد ہمارا راجہ جس وقت سنگھ جو ۱۸۹۷ء میں فوت ہوئے مصاحب اعلیٰ یا وزیر اعظم
 رہے ہیں۔

اس تمام وچپ کیمپ میں سے ایک ہمارا راجہ بوندی کا پُرانی وضع کا خیمہ تھا یہ
 ہندوستانی طریقے کے مطابق ایک ادبھی قنات سے گھرا ہوا تھا اور اسکے گرد سنتری تھے
 جنگی در دیون سے معلوم ہوتا تھا کہ ان میں صدیوں سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے
 ہمارا راجہ کے ساتھ دہلی میں بیس امیر اور افسران اعلیٰ تنہا ان کے حضور کی خاص افسر اور
 ۱۵ اسوار اور پیدل آئے تھے۔ ہمارا راجہ صاحب بذات خود بھی ہموق پر ایک قابل دید
 وضع رکھتے تھے یہ اپنے بزرگوں کی نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے جس میں ایک
 شفاف لوہے کا کرتہ اور اسپر ایک تنگ جالی دار زرہ کا کوٹ تھا۔ انکی نازک صورت
 زرد رنگ اور راجپوتوں کی طرح کے بال صاف ظاہر کر رہے تھے کہ ایک راجپوت راجہ
 کے نمونے ہیں اور عالی خاندان خالص النسل ہیں۔ بوندی کے ایک راجہ نے ہلکر کے
 خلاف اٹھاڑھوین صدی کے شروع میں کرنیل مون سن کو مدد دیکر سرکار کی نوازش
 حاصل کی تھی اور انکے صاحبزادے نے پنڈارون کے خلاف مدد دی تھی۔

ہمارا راجہ بیکانیر کا کیمپ ایک خوبصورت محراب کے سبب جو دروازے پر بنائی گئی تھی

قابل دید تھا اسمین ۷۰۰ آدمی مقیم تھے جنہیں ۱۴ انگلستان کے مہمان اور ۵ اریاست کے سردار تھے۔ ۶ جنوری کو ہمارا راجہ صاحب نے گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی اپنے کیمپ میں دعوت کی اور اس طرح دو ہفتے تک یہاں اسی قسم کے جلسے ہوتے رہے۔ ہمارا راجہ صاحب اگرچہ ابھی نو جوان ہیں اور سن ۱۸ء میں تولد ہوئے تھے لیکن اب انھوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ بزرگانِ راجہ کا جنگی جوش اب تک ان میں موجود ہے کیونکہ وہ چین میں سن ۱۹ء میں بکینا ایرامپیریل سروس کیمپل کور کی کمان کرتے تھے جسے سومالی لینڈ میں بہت کار نمایاں کیئے ہیں یہ انگریزی فوج میں مہجر کے معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور دربار تاج پوشی کے موقع پر لندن میں ہنر ایل ہائیس پرنس آف ویلز کے۔ لے ڈی۔ سی مقر تھے ہمارا راجہ زبردست اور ہوشیار حاکم ریاست ہیں اور انھوں نے اس بڑے صحرائے ایک ریل جاری کر کے جہاں اونٹوں کے سوا اور کچھ نہیں جاسکتا تھا اور کوئلے کی کان کھدوا کر بہت کچھ ترقی کر دی ہے۔

ہمارا کوٹہ راجہ جوتون کے نو جوان رئیسوں میں سے ہیں اور انکو ریاست کے نظام کرنے میں ایک خاص مذاق ہے۔ سپروہ ۹ برس سے نمایاں کامیابی کے ساتھ حکمرانی کر رہے ہیں۔ برٹش فوج میں انکو آنریری مہجر کا درجہ عطا کیا گیا ہے اور ہمارا راجہ بکینا اور ہمارا راجہ اور کی طرح انھوں نے تعلیم اجیر میوکلج میں پائی ہے۔ ہمارا ودہلی میں ۱۴ اسکا وافر اور ۸۰ ترب اور ہمایون کے ساتھ آئے تھے۔ انکا کیمپ نہایت درجے کا سیدھا سادا تھا اور ریاست کے جھنڈے سے صاف الگ پہچانا جاتا تھا اور دربار کے

نیچے کے سامنے لہرا رہا تھا۔

ہمارا راجہ الور جنکی عمر پورے ۲۱ برس کی ہے اور جنکو دربار کے بعد دایئیس نے اُنکی راجدھانی میں پورے اختیارات حکمرانی عطا کیے ہیں دہلی میں پو لو کھیلنے کے سبب بہت مشہور ہو گئے۔ انکا کیمپ اس عجیب رنگ برنگ کے مانغ کے سبب جو اس میں تھا اور الور کی وضع خاص کی محراب کے سبب جو دروازے پر بنی ہوئی تھی دیکھنے کے قابل تھا ریاست آلور پہلے جیپور میں شامل تھی جس سے اٹھارہویں صدی کے شروع میں ان راجہ کے ایک بزرگ نے چھین لی تھی۔

ہمارا راجہ کشن گڈھ اور ہمارا راجہ رانا دھولپور دونوں اپیریل کیڈٹ کور کے ممبر ہونے کی حیثیت سے آئے تھے لیکن انکے کیمپ جنہیں سردار اور ہمارا ہی رہتے تھے دوسرے رئیسوں کے کیمپ میں تھے۔ ہمارا راجہ کشن گڈھ کا خیمہ اپنی خوبصورت محراب کے سبب جو دروازے پر لگی ہوئی تھی مشہور تھا اور ہمارا راجہ دھولپور کا خیمہ صفائی میں کسی انگریزی افسر کا معلوم ہوتا تھا۔

ہمارا راجہ قرولی اور نوالی صاحب ٹونک کے خیمے بالکل پرانی وضع کے تھے جنہیں ادبھی ادبھی قناتین تھیں۔ خیمے رنگین تھے اور تمام نوکر زرعہ بکتر لگائے ہوئے تھے۔ ہمارا راجہ قرولی سری کرشن کی جو دیوتا مانے جاتے ہیں اولاد میں ہیں۔ اور اُنکے بزرگ دسویں صدی سے اس ریاست کے حاکم ہیں انکے بزرگ یعنی ہمارا راجہ مدن پال نے غدر کے زمانے میں گورنمنٹ کو بہت کچھ مدد دی تھی۔

نواب ڈونک جنگی ریاست دو حصوں پر منقسم ہے جس کا ایک حصہ ممالک وسط ہند اور دوسرا راجپوتانہ میں ہے۔ امیر خان پٹھان کی اولاد میں سے ہیں اور تمام راجپوتانہ میں ہی ایک مسلمان حاکم ہیں۔ نواب صاحب ۱۸۶۷ء میں مندر نشین ہوئے اور ان پندرہ رئیسوں میں سے ہیں جو لارڈ لٹن کے دربار ۱۸۷۷ء میں بطور بااختیار حاکموں کے شامل ہوئے تھے۔

باقی امر اور وسار راجپوتانہ حسب ذیل تھے۔ اول مہاراول جیلیر تھے جو ایک پُرانی ریاست کے حاکم ہیں جو نوین صدی عیسوی میں قائم ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ ریاست پہلے بہت وسیع اور خوشحال تھی مگر رفتہ رفتہ گھٹتی گئی یہاں تک کہ جب سرکار نے ملک ہاتھ میں لیا تو صرف ایک ریگستان میں جو ۶۰۰۰ میل مربع وسیع ہے محدود ہو گئی اب اسکے پاس ہی کچھ رہ گیا ہے اسکے وسط میں پُرانی راجدھانی ہے جو کسی ریلوے سٹیشن سے ۷۰ میل سے کم دور نہیں۔ دوم مہاراول سردہی جنگی ریاست تیرہویں صدی میں قائم ہوئی تھی اور سہین کوہ آہور راجپوتانہ کا پولیشیل ہیڈ کوارٹر واقع ہے۔ سوم ماہر وال ڈونگر پور جو ادیپور کے خاندان عالی میں سے ہیں اور جنہوں نے میوکلج اجیر میں تعلیم پائی ہے اور جنگی تمام ریاست بھیل اور قیدی باشندگان ہند سے آباد ہے۔ چارم راج رانا جھالادار اور مہاراجہ بھرتپور تھے جو ابھی شیرخوار ہیں اور جنکو انکی والدہ رانی باجی کوٹ اپنی گود میں لے گئی تھیں۔ یہاں ایک چھوٹا سا کیمپ اجیر سواڑ کے نامی لوگوں کے لئے نصب تھا یہی تمام راجپوتانہ میں گورنمنٹ انکلیشہ کا ایک ٹکڑا ہے۔

رہنما کیسے پتہ لگایا کہ اس کی طرف سے کیا ہوگا۔

خوبصورتی سے سایہ دار شرک رہتک کی برابر برابر تقریباً ایک میل تک چلے گئے تھے اسی جھڑے میں راجپوتانہ کمپ سے زیادہ مختلف قسم کے آدمی دکھائی دیتے تھے۔ اس شرک پر جو تمام خمیہ گاہوں کے لئے مشترک تھی بند لکھنڈ اور گھیل کھنڈ کے پھیل جھوپال اور جاوڑے کے پٹھان۔ مالوے کے راجپوت۔ گوالیار۔ اندور۔ دھار اور دیواس کے مرہٹے نظر آتے تھے۔

کمپ میں سب سے زیادہ قابل دید خمیہ خصوصاً مہاراجہ سیندھیا کا تھا جو گوالیار کے خوبصورت محل جے بیلاس کی مانند تھا اور ایک نہایت سجے ہوئے اور باقاعدہ لگے ہوئے باغ کے پنج میں واقع تھا یہ شکل سے سمجھ میں آتا ہے کہ یہ صاف اور خوشنما قطعہ زمین فوارے اور کچھ روں کے درخت لگے ہوئے تھے چند ہفتے پہلے گیون کا کھیت تھا یہ ایک بہت شاندار کمپ تھا جہاں ہر خمیہ میں گرم اور سرد پانی رہتا تھا اور ایک عجیب ترکیب سے گرم ہوتا تھا جس میں آگ لگنے کا بالکل اندیشہ نہ تھا اور جس کو ایک مرہٹہ انجینئر نے ایجاد کیا جسکے ہاتھ میں کمپ کا سارا انتظام تھا۔ مہارانی صاحبہ کے سر پر دے سے ملا ہوا ایک سرائی بتانا سر تھا جو نہایت ہوشیاری سے بنایا گیا تھا اس کمپ میں علاوہ سرداروں اور بڑے افسروں کے ۹۰۰ سے زیادہ ہمراہی ۲۲ ہاتھی اور ۲ گھوڑے تھے۔

مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار دست فیسٹریسی میں شاہنشاہ عظم کے مشہور مہانوں میں سے تھے اور انکی ذات اور خدمات ملکی انگلستان میں زبان زدِ خلیق ہیں یہ سلسلہ عین

گوئی کہ یہ سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔

مہاراجی سینہ صیّا کی طرح جو سترہ امین پانی پتہ میں لڑے تھے اپنی قوم کے اور لوگوں کی مانند یہ بھی تلوار کے دھنی میں اور سب موقعوں پر اپنی ریاست کی فوجوں کو سرکاری فہرستوں کے ماتحت لڑائی پر بھیجنے کے بڑے شوقین ہیں انکا امیر لیروس ترب اور ریاستوں کی فوجوں کے ساتھ شمال مغربی حد پر تیرہ کی جنگ میں شامل تھا انھوں نے خود دھین میں ان میں سرانفر ڈگریز کی کے ماتحت کام کیا تھا اور ایک جہاز گویا رانی بھی تمام سامان ڈاکٹری سے آراستہ کر کے اس جنگ میں فوجوں کے آرام کے لئے بھیجا تھا۔ یہ خود شہنشاہ معظم کے معزز ایڈوی کا نگ اور فوج انگریزی میں کرنلی درجے پر ممتاز ہیں گویا رکیپ کے سامنے ایک اور نہ بدست مرہٹہ رئیس ہمارا جہلکر دالی اندور کا کیمپ تھا جو آسمانی اور زر رنگ سے آراستہ تھا۔ اسی رنگ کی ہمارا جہ صاحب کے تمام نوکروں کی وردیاں تھیں۔ اس کیمپ میں ہمارا جہ صاحب کے ہر صاحب کے لئے دونوں ہمارا اینون کے لئے جو دہلی کے ساتھ آئی تھیں اور ہمارا جہ کے بڑے فرزند بالا صاحب کے لئے جدا جدا خیمے تھے یہ ان کیمپوں میں سب سے بڑا کیمپ تھا اور اسکے رنگ بٹے دلکش تھے۔

ہمارا جہ شیورائو ہلکر کی رعب داب کی صورت دہلی کے تمام شاہی جلسوں میں الگ پہچانی جاتی تھی اگرچہ اس وقت پر یہ بیمار تھے پھر بھی یہ سب موقعوں پر شریک ہوئے دربار کے بعد ہی ۳۱۔ جنوری کو ہمارا جہ صاحب نے اپنے فرزند بالا صاحب کو جنگی عمر صرف ۴۴ سال کی تھی گدی پر بٹھادیا اور آپ اس کیمپ سے علیحدہ ہو کر خوبصورت مقام

در بار کیمیا



بروالمین جو دریا سے نر پدا پر واقع ہے گوشہ نشین ہو گئے۔

گوبالیا کیمپ کے برابر ہی بگیچا صاحبہ بھوپال کا سرپردہ تھا جسکا سبز جھنڈا جسر طلال چڑھا ہوا تھا اور بہت کچھ عربی فارسی کے طفرے بنے ہوئے تھے صاف ظاہر کر دیتا تھا کہ یہ کسی مسلمان رئیس کا کیمپ ہے۔ بھوپال ریاستہائے وسط ہند میں سب سے بڑی مسلمانی ریاست ہے اور ہندوستان کی تمام مسلمان ریاستوں میں حیدر آباد کے بعد اسکا درجہ اس خاندان کی جواب حکمران ہے دوست محمد خان ٹچان نے جو شاہنشاہ اورنگ زیب کے ہاں ملازم تھا بنیاد ڈالی تھی۔ اس کیمپ کی سب سے زیادہ قابل دید چیز ایک اونچی قنات تھی جو وسط میں نصب تھی جس میں بگیچا صاحب کے عام فطرون سے پوشیدہ رہنے کے لیے پردے پڑے ہوئے تھے۔ بلوغ جو اس کیمپ سے ملحق تھے بہت خوبصورتی سے لگائے ہوئے تھے اور صبح سے شام تک ان میں انگریزی باجا بجا رہتا تھا بگیچا صاحبہ جو اپنی والدہ کی جگہ سلطنت میں مندر نشین ہوئیں ہندوستان کے رئیسوں میں صرف یہی ایک حکمران عورت ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ بھوپال میں برابر تین عورتیں مندر نشین ہوتی چلی آئی ہیں۔ تینوں بگیچوں کو ریاست کا انتظام کرنے میں خاص ملکہ ملا ہے جسکو انھوں نے بہت خوبی سے انجام دیا بگیچا صاحبہ کے ساتھ ان کے تین صاحبزادے اور بہت ہمراہی جس میں امپیرل سروس لیسٹرز کے بھی کچھ آدمی تھے آئے تھے۔ وہ کبھی بغیر پردے کے خلعت کے سامنے نہ آئیں۔ اور دوسرے کی نشریت آوری اور روانگی کے وقت لے لوے اسٹیشن پر انکے واسطے ایک شامیانہ کھڑا کر دیا گیا تھا مگر بذات خود بگیچا صاحبہ

خیر خواہی اپنے اوزر رئیس بجائیوں کی طرح عام طور پر نہ ظاہر کر سکیں۔

راجہ اول ابھی نو عمر ہیں جو ۱۹۵۹ء میں گدی نشین ہوئے اور اب میوکلج جہیر
میں تعلیم پاتے ہیں اور راجہ دوم عمر رسیدہ شخص ہیں جو ۱۹۵۸ء میں اپنے بھتیجے کی جگہ
تخت پر بیٹھے۔

ہمارا راجہ ریواجو گجیل کھنڈ کے سب سے بڑے رئیس ہیں اور جنکے والد کی خدمات
کی وجہ سے جو انھوں نے غدر کے زمانے میں کی تھیں گورنمنٹ بہت شکر گزار ہے۔
دہلی میں بڑی جماعت کے ساتھ آئے تھے جنہیں ۳۶۰ سپاہی ۱۶ ہاتھی اور ۲۴ اونٹ
تھے اور ایک موٹر کار بھی تھی۔ ہمارا راجہ صاحب کاکیمپ دہلی میں سب سے زیادہ
آرامتہ تھا اور رنگ آمیزی اور نئی وضع کی آرائش سے اس قدر سجا ہوا تھا کہ دیکھنے والے
کو پیرس کی نمائش کا ایک ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ ہمارا راجہ کے ساتھ جس قدر جمعیت
آئی تھی سب کیمپ میں مقیم تھی جس میں تقریباً ۸۰۰ آدمی ۱۸ ہاتھی اور بہت سے گھوڑے
تھے۔ ہمارا راجہ صاحب تالیخ ہند کے موافق اپنے خاندان کی تینتیسویں پشت میں ہیں
اور عمر بھی ۲۵ سال کی ہے یہ ۱۹۵۸ء میں اپنے والد کی جگہ جبکہ انکی عمر صرف ۳ سال
اور ۶ مہینے کی تھی گدی نشین ہوئے ہمارا راجہ صاحب بہت لائق حاکم اور بڑے عمدہ
شکاری ہیں۔

جو لوگ ہندوستان کے اطوار اور عادات کو دیکھنا چاہتے تھے انکے نزدیک

سرداران بندیلہ یعنی اورچھا دتیا۔ چار کھاری اور سمتھ کے کیمپ کچھ دھپسی میں کم وقت نہ رکھتے تھے ہر ایک میں عجیب طرح کی اونچی اونچی فتاتون کے احاطے تھے جنکا باہر کے رنج سپاہیوں اور جانوروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور جنہیں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چوکیا روں کے رہنے کی جگہ اور مینارے بنے ہوئے تھے ہر ایک دروازے پر ایک بڑا نو بجانہ تھا جس میں برابر نوبت اور نقارے بجتے رہتے تھے۔

ہمارا راجہ اورچھا جو ریشمان بندیلہ میں سے زیادہ عمر رسیدہ ہیں اور صرف انہی نے مڑھ پیشوا کا فتحندی سے مقابلہ کیا تھا دربار کے موقع پر ریشمان وسط ہند میں عالی رتبہ رکھتے تھے۔ ہمارا راجہ صاحب جو ۱۵۷۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۶۱۱ء میں اپنے بھائی کے جانشین ہوئے راجہ بارسنگ دیو کی اولاد میں ہیں جو اکبر اور جانیگر کے عہد میں بڑے پائے کا آدمی تھا۔ اہل بندیلہ کو ہمیشہ بسبب انکی سپاہیانہ لیاقت کے جیسا کہ نئے ملک کے قلعہ گواہی دیتے ہیں شاہنشاہان مغلیہ وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ہمارا راجہ اورچھا ایک بڑے قوی العزم حاکم ہیں اور ریاست کو ترقی دینے کا آپ کو بہت شوق ہے۔ انھوں نے بہت سے انجیری اور آبپاشی کے کاموں کے خود نقشے بنائے جو انھیں چند گزشتہ سالوں میں تیار ہو گئے انکا مورد فی خطاب سر آمد راجہ بند لکھنڈ ہے۔

اورچھا کیمپ کے برابر ہی ہمارا راجہ دتیا کیمپ تھا۔ یہ ریاست بھی اہل میں اورچھا کی ایک شاخ ہے۔ یہاں کے رئیس کی عمر ۵۵ سال کی ہے اور وہ ۱۵۷۱ء میں گنیش میں ہوئے تھے۔ یہ لارڈ ولٹن کے دربار ۱۵۷۱ء میں موجود تھے جبکہ ان کو لوکندر یعنی رئیس اعظم

دیتا کا خطاب دیا گیا تھا۔

ہمارا راجہ سمتمہر کا کیمپ دیتا کیمپ سے عجیب خاندانی مشابہت رکھتا تھا اسکی اونچی قناتین اور سرخ خیمے۔ یہ چیزیں سمتمہر کے قلعے سے جہان راجہ صاحب رہتے ہیں بہت مشابہ ہیں۔ یہ ریاست اٹھارھویں صدی میں دیتا سے علیحدہ ہو گئی۔ ہمارا راجہ چارکھاری کی خیمہ جو برابر لگا ہوا تھا اسے بہت مشابہ تھا۔ اسی میں راجہ صاحب رہتے تھے اس ننگ کو دربار کے بعد بغیر کچھ لئے ہمیشہ کے واسطے اس زمین کے مالک کو دربار کی خوشی میں دیدیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہاں ہمارا راجہ نابھا اترے تھے۔ ننگ کی چھت کے کمرے پر گرنتھ حساب رکھتی رہتی تھی اس کیمپ میں کل ۸۶۰ آدمی تھے جس میں سردار۔ فوج اور نوکر شامل تھے ہمارا راجہ صاحب کی اب ۶۰ برس کی عمر ہے اور یہ ۱۷۷۱ء میں گندی نشین ہوئے تھے۔ اگرچہ ہمارا راجہ کپور تھلہ نے ایک مکان رسول لائن میں اپنی سکونت کے لئے لے لیا تھا مگر اب کیمپ نابھا کے کیمپ کے برابر تھا جہاں انکے بہت سے سردار اور فوج رہتی تھی۔ ہمارا راجہ صاحب ملی بھرتی میں اپنی سفید اور گہری نیلی دردی اور فوجی وجاہت کے سبب الگ پہچانے جاتے تھے یہ جیسا ننگھ کی اولاد میں ہیں جو نادر شاہ اور احمد شاہ درانی کا ہم عہد تھا اور اپنی عقل اور بہادری کے سبب سکھوں کا مشہور سردار ہو کر رہا ہے ہمارا صاحب کی عمر ۳۰ سال کی ہے اور یہ کئی دفعہ یورپ ہو آئے ہیں۔

پنجاب کے آؤر روسار اور شرفاؤ کے خیمے روسا ببا اختیار کے خیموں سے ذرا ہٹ کر تھے یہاں نواب فتح علی خان قزلباش اترے ہوئے تھے جو ایرانی خاندان سے ہیں اور

جنکو اکبر خان نے جنگ افغانستان میں قید کر لیا تھا سرکار کی خوشنودی حاصل کی۔ آنریبل سربراہ نام سنگھ اہلووالیہ بھی مقیم تھے جو ہمارا راجہ کپور تھلہ کے چچا اور لچیلٹو کونسل کے ممبر ہیں۔ بابا سکھیم سنگھ سیدی جو نواب فتح علی خان اور سربراہ نام سنگھ کی طرح سلسلہ ۱۹ء میں ولایت کے دربار میں شریک ہوئے تھے اور جو بابا نانک سکھوں کے گرو کی اولاد میں ہیں اور اب بھی سکھوں کے بڑے گرو مانے جاتے ہیں۔ نواب سربراہ بخش خان مزاری جو سرحدی فوج بلوچ کے سردار ہیں مخدوم حسن بخش جو بلتان کی درگاہ کے خاندانی مجاور ہیں۔ مرزا سلیمان شکوہ جو دہلی کے خاندان شاہی کے یادگار رہ گئے ہیں اور خان بہادر ونجی بھائی مکوڈر جو پارسی ہیں اور جنھوں نے ۱۹۸۹ء میں سرحد کی لڑائی اور جنوبی افریقہ کی لڑائی میں اپنی جیب خاص سے فوج کی ترتیب دینے کے لئے روپیہ دیا تھا۔

ان تمام رئیسوں کے خیموں کو جو دربار کے موقع پر بنگال سے بلائے گئے تھے لفٹنٹ گورنر کے خیمے سے ہیل مغرب کی طرف آسام۔ برما اور مدراس کے مہانوں کے خیموں کے برابر جگہ ملی تھی اس کمپ کے روسا راجا اختیار بنہ رائیس ہمارا راجہ کچھ کوچ بہار۔ راجہ ہل پڑا اور ہمارا راجہ موہرن بھی تھے جو اوڈیسہ میں سب سے بڑی ریاست باجکڑا رہے۔ ہمارا راجہ کوچ بہار خاندان تبت یا دراوڑی سے ہیں جو موجودہ شمالی بنگال پر زمانہ دراز گزرا حکمران تھے سترھویں صدی میں فوج مغلیہ بڑھتی چلی آئی اور ان کے پاس صرف اس قدر حصہ رہ گیا جو اب بھی ان کے پاس ہے ہمارا راجہ صاحب جو ۱۹۳۷ء میں اپنے باپ کی جگہ گدشی میں

ہوئے اور بھجن سنے کیے گئے اور بنگال میں سرور باگیشہ پٹنہ میں گرجی میں شادی کی۔

۱۹۷۹ء میں تیرہ کی لڑائی میں موجود تھے اور آب سرکاری فوج میں کرنل میں اور شہنشاہ ہند کے ایڈوی کانگ بھی ہیں اور اسی حیثیت سے وہ سن ۱۹۷۹ء کے دربار میں بھی شامل ہوئے تھے۔

راجہ صاحب کو ہستانی ٹبر ایک نہایت قدیم ریاست کے فرمانروا ہیں۔ آپکا علاقہ شرق بنگال میں سرحد آسام سے اکثر جگہ متصل ہے۔ جناب ممدوح ہندی پنی نسل سے ہیں اور آپ کے خون میں آریاؤن کی بھی کچھ آمیزش ہے۔

مہاراجہ صاحب سکم کے فرزند دلبند مہاراج کمار سنگھ کیونگ ٹلکونے باوجود یکہ آپکو دہلی تشریف لانے سے روکا گیا تھا اپنا عجیب اور خوشنما خیمہ روسا بنگال کے خیموں کے برابر نصب کرایا تھا۔ اس نوجوان شہزادے نے اپنی قیامگاہ کا نقشہ آپ تجویز کیا تھا اور بودھی وضع کی قیامگاہوں کے موافق اپنی قیامگاہ کو بھی تدویر شکل کار کھا تھا قیامگاہ کے اطراف میں رنگ برنگ کے چھڑے نصب تھے جنکے پھر مریوں پر مختلف عبارتیں لکھی ہوئی تھیں۔ ایک مربع خیمے کے اندر جسکی چھت عجیب و غریب آرائشوں سے سجائی گئی تھی منجملہ جنکے اُس دیو کے سر اور پیر بھی تھے جو سکم کی حفاظت کرتا ہے۔

لاما کا ایک قربان گاہ تھا جس میں سونے اور چاندی کے سب قرینے کے برتن خوشی کے آٹھون نشان اور عمدہ حکومت کی ساتون اعانتیں بھی موجود تھیں۔ بودھی مذہب نصرت کے یہ عجیب و غریب اور پیش بہانوں نے مہاراجہ صاحب کے آبائی دارالخزائن سیلانگ سے

لائے گئے تھے۔ دیواروں پر قدیمی رہائشی وضع کے سچے آویزان تھے۔ چپے زرد دوزی کا کام بنا ہوا تھا ان میں تراشی ہوئی انسانی ہڈیوں کے جامہائے حفاظت بھی شامل تھے۔ علاوہ ان انوکھی اور نرالی وضع کی تلواریں۔ خوبصورت خوبصورت نمبرے اور بڑی بڑی برنجی نفیریاں ادھر ادھر پھیل دی گئی تھیں۔ بنگال کے زمینداروں کے اعلیٰ رئیس یعنی نواب مرشد آباد اپنی علامت طبع کی وجہ سے شریک دربار نہیں ہو سکے لیکن آپ کے نوربھر آصف قدر سید و صف علی مرزا نے جناب مخدوم کی قائم مقامی کی۔ نواب مخدوم نواب ناظم بنگال دہار وادریسہ کے فرزند اکبر ہیں۔

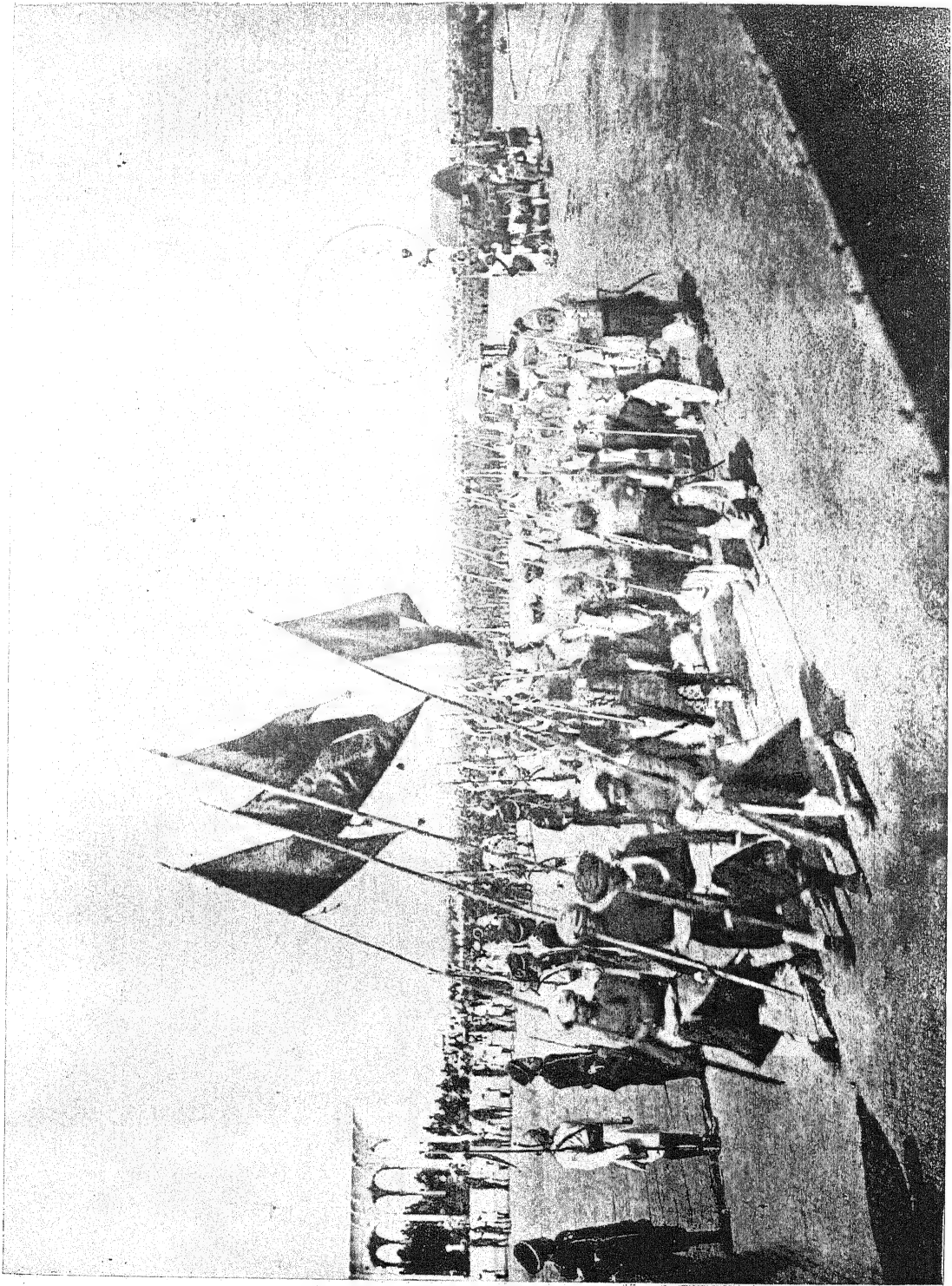
اور دوریں جو خرابی صحت کی وجہ سے شامل دربار نہ ہو سکے یہ تھے جہاد حبہ سر جو تندر و موہن ٹکور۔ آپ کلکتہ کے ایک مشہور رئیس اور جاگیردار ہیں۔ دوم شہزادہ قمر قدر مرزا جو شاہ اودھ کے سب میں بڑے صاحبزادے ہیں۔

بنگال کے جلیل القدر زمینداروں میں سے جو شریک دربار ہوئے اور اس احاطے کی فرد گاہوں میں اترے یہ روسا رہیں۔ ہمارا جہ دھیراج بھجے چند متاب بہادر والی بردوان۔ آپ ایک بڑی جاگیر کے مالک ہیں اور آپ کے جد امجد کو شہنشاہ اوزنگ نے اپنے راجگی کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ ہمارا جہ سر رادیشور پرشاد سنگھ بہادر والی گیارہویں جہاد مخدوم نقشب گورنر بنگال کی لیجلیٹو کونسل کے ممبر ہیں اور ایک راجپوت خاندان کے جانشین ہیں جسے بنگال میں اس علاقے پر سات صدیاں گزریں قبضہ حاصل کیا تھا۔ ہمارا جہ سر رادیشور سنگھ بہادر والی در بھنگا آپ کے جد بزرگوار کو سلطنت برطانیہ نے نیپال کی

اورانی میں سنا کہ سر کی خدمات کے لیے دینے والے راجہ بی بی کا خط اب فرست دیا تھا۔ ہمارا کچہ گرجا ناتھ راسے والی دینا پور جناب ممدوح آن بی بی کے متنبی اور جانشین میں جو اب تک حیات میں اور جنیپر کے قحط کے انساد کی کاگزاریوں کے جلد وین ہمارانی کا خطاب بننا گیا تھا۔

احاطہ بنگال کے قیام گاہ کے متصل احاطہ آسام کی خمیہ گاہ تھی جہاں مشاہیر کی ایک جماعت آتری ہوئی تھی منجملہ ان کے ایک رئیس با اختیار بھی تھے یعنی ہمارا جہ صاحب منی پور۔ جناب ممدوح کی ہمرکابی میں ۳۰ جنگی پولیس کے جوان تھے۔ اور ۵۶ آدمی نوکر چاکر پو لو کھیلنے والے وغیرہ تھے۔ آنجناب اب تک زیر حفاظت سرکار عالیہ میں اور آپ کا بن شریف اٹھارہ سال کا ہے جناب ممدوح کے ہمراہ آپ کے محافظ اور منی پور کے پولیٹیکل ایجنٹ بھی تھے۔

اضلاع متحدہ کی قیام گاہ میں ہنر ٹائیس نواب رامپور۔ ہنر ٹائیس راجہ پٹری اور ہمارا جہ بنارس کے خیمے نصب تھے۔ فی زمانہ اروہیلہ ریاستوں کی بقیہ یادگار صرف رامپور ہی ہے۔ اس ریاست میں جو خاندان حکمران ہے۔ وہ اپنا سلسلہ شاہ عالم اور حسین خان سے بتاتے ہیں یہ دونوں افغان بھائی سترھویں صدی میں شامان مغلیہ کے دربار میں تلاش معاش کی غرض سے آئے تھے۔ غدر کے زمانے میں مسلمانوں کے امیرون میں سے صرف موجود رئیس کے پردادا ہی گورنمنٹ کے نمک حلالی ہے تھے۔ آنجناب کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلد وین صرف خطابات اور نمائشی چیزیں ہی



نور چاکروس کي موجودات - کچھہ کتنجنت

عطا نہیں ہوئیں بلکہ ایک معقولی علاقہ بھی مرحمت ہوا۔

ایک آؤر دھچپ کیمپ ہمارا جگان دیواس کا تھا۔ جس ریاست کی بنیاد دو سڑ
بھائیوں نے اٹھارہویں صدی کے پہلے نصف میں ڈالی تھی۔ یہ پہلے تو دونوں ملکر
سلطنت کرتے تھے مگر آخر میں اپنی اپنی ریاستیں بانٹ لین انکی اولاد خاندان کی چھوٹی
اور بڑی شاخیں کہلاتی ہیں اور ۱۸۵۷ء سے اب تک ہر ایک اپنے ٹکڑے پر حاکم ہے
اگرچہ ایک دوسرے کی زمینیں آپس میں اس قدر پیوستہ ہیں کہ خود راجدھانی میں بٹرک
کے دو پہلو دو مختلف حاکموں کے قبضے میں ہیں اور آب رسانی اور روشنی کا
جدا جدا انتظام ہے۔

آب نوعمر پوار مرہٹہ راجہ دھار راجپوت رانا بردوانی۔ نواب جاوہر اور راجہ
رٹلام کا ذکر باقی رہ گیا ہے۔ راجہ دھار اور راجہ بردوانی کی ریاستیں کوہست پوڑہ
کی وسط میں واقع ہیں۔ اور زیادہ تر ہندوستان کے قدیمی باشندے بھیل سے آئے
ہیں باقی دوریس دہلی میں امیر مل کیڈٹ کوہ کے ساتھ آئے تھے اور اسلئے اپنے مختار
اور پیراستہ خیموں میں نہ آتے۔ راول علی پورہ جو ۱۸۵۷ء میں دہلی میں آئے تھے۔ اور ٹھاکر صاحب
پیلودانے جو وسط ہند میں دو چھوٹی ریاستیں ہیں اپنے خیمے اسی کیمپ میں نصب کیے
تھے۔ ہمارا راجہ چھتر پور نے جو ۱۸۵۷ء کے دربار میں بھی تشریف لائے تھے۔ دربار میں
آنے کی پوری طیاری کر لی تھی اور اپنے قیام کے لیے کیمپ بھی بنالیا تھا۔ مگر چلتے وقت
انکے معالج نے انکو سفر کرنے سے روک دیا۔

ضرورتی مگر جو مدراس سے آئے تھے اور جو راجگان وسط ہند کے غیموں سے دوسیل
فاصلے پر شمال کی طرف مقیم تھے وہ اس ملک میں بالکل اجنبی تھے نہ یہاں کی زبان جانتے
تھے نہ پنجاب کی آب و ہوا سے واقف تھے۔ ان میں سے تین روساء باختیار ہمارا
ٹراونکور۔ راجگان کو چین اور پڑ کوٹہ تھے جنکے خیمے تو اوروں کے ساتھ نصب تھے
مگر انھوں نے شہر میں مکان لیکر رہنا پسند کیا تھا۔

ہمارا راجہ ٹراونکور ہندوستان کے ایک نہایت خوبصورت حصے پر حکمران ہیں جو
ساحل مغربی پر ایک سو پچاس میل سے زیادہ پھیلا ہوا ہے اور جو اس کھاری تک
جو جزیرہ نماے ہند کی انتہا ہے چلا گیا ہے۔ یہ ریاست بہت خوشحال ہے اور
اس میں تقریباً وہی قانون جاری ہے جو برٹش انڈیا میں ہے۔ جو خاندان کہ اب حکمران
پرانے مارو ملٹیام قانون وراثت مستورات پر کاربند ہے اور جسکو چیرامن پیروئل نے
جو جنوبی ہندوستان کے قدیم راجاؤں میں تھا جاری کیا تھا۔ یہ راجہ نوین صدی عیسوی
کے نصف میں حاکم تھا اور پھر مسلمان ہو کر عرب چلا گیا اور اپنی ریاست اپنے بڑے
بڑے سرداروں میں بانٹ گیا۔

زمانہ حال کے ہمارا راجہ ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۸۵ء میں اپنے چچا کی
جگہ گدی نشین ہوئے ۱۸۹۲ء میں اپنے قومی دستور کے موافق جو ان میں اب تک
جاری ہے تسلیم کیا اور تمام سونا برہمنوں کو بانٹ دیا۔ انکو شمالی ہند کی سرداؤں

اس سے دو سال پہلے لارڈ کرزن انکی دونوں راجدھانیوں یعنی کولٹن اور ٹریوڈر میں
 مہاراجہ صاحب کے مہمان ہوئے۔ یہ پہلے ہی وائسرائے تھے کہ ٹراونکور تشریف لے گئے۔
 راجہ کوچین جنگی ریاست ٹراونکور کے شمالی حد پر واقع ہے اور جبکہ قبضہ میں ہندوستان
 کے نہایت زرخیز تھے ہیں اپنے آپکو حیران منیروئل کی نسل میں بتاتے ہیں یہ ۱۵۷۷ء میں
 تولد ہوئے اور بہت کوشش کے ساتھ عمدہ اصول پر ریاست میں حکمران ہیں۔

راجہ ٹرڈو کوٹہ ایک چھوٹی سی ریاست کے حاکم ہیں جسکا رقبہ ۱۳۸۰ مربع میل ہوگا
 اور جو سرکاری ضلع ترچنا پلے تنجو اور مدورا سے گھیری ہوئی ہے یہ ان رئیسوں کی نسل
 میں سے ہیں جنکو پہلے ٹان ڈمین کہتے تھے اور جنھوں نے ۱۵۷۷ء میں ترچنا پلے کے
 محاصرے میں انگریزی کمان پر سٹرنگر لارنس صاحب کو بہت مدد دی تھی یہ راجہ صاحب
 ۱۵۷۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۵۷۷ء میں اپنے جد امجد کے جانشین ہوئے۔

سر محمد منور خان شاہزادہ ارکاٹ کے مرنے کا دہلی میں بہت رنج ہوا۔ یہ ملائیس کے
 ایک مشہور شخصوں میں سے اور نواب کرناٹک کی اولاد میں سے تھے شاہزادے صاحب
 کو جبکی عمر ۱۴ سال کی تھی۔ سردی کے سبب ایک بیماری لاحق ہوئی جسکے سبب
 انھوں نے یکایک دہلی کے اسٹیشن پر ۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو جبکہ وہ اپنے وطن جا رہے
 تھے وفات پائی۔

روسا بھٹی شہر دہلی کے جنوب مغرب میں تقریباً تین میل کے فاصلے پر اترے

ہوئے۔ کچھ اور بڑے شیخے و گھرانے کے راجاؤں کا تاج پوشی کرنے سے پہلے گئے تھے۔

مہاراجہ کو لٹھا پور سرشاہو چترپتی مہاراج جو سینوا جی کی بانی سلطنت مرہٹہ کی اولاد میں ہیں۔ اپنے آپ کو لمبئی احاطے کے رئیسوں میں اول درجے کا خیال کرتے ہیں اور واقعی چار مرہٹہ زبردست رئیسوں یعنی مہاراجگان بڑودہ و گوالیار اور اندور میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ مہاراجہ صاحب سالہ ۱۷۹۷ء میں پیدا ہوئے اور سالہ ۱۷۹۷ء میں راجہ بنے مہاراجہ کامور وٹی خطاب انکو چھ برس بعد ملایہ لندن میں سالہ ۱۷۹۷ء کے دربار تاج پوشی میں موجود تھے۔

کو لٹھا پور کمپن جیمین مہاراجہ صاحب کے بھائی رئیس کاگل اور چند اور باجگزار جاگیردار ریاست مقیم تھے بہت وسیع مگر بالکل موجودہ زمانے کی وضع کا تھا اور ایک خوش قطع بلغ میں نصب تھا۔

سرخ خیمہ گاہ جو کچھ کے راؤ صاحب کے واسطے نصب کی گئی تھی اسکا نام سرخ خیمہ گاہ اس سے مشہور ہو گیا تھا کہ زمین پر لال بھجائی گئی تھی خیموں کا رنگ اسکے مقابلے میں گومانہ تھا مگر پھر بھی سرخ تھا۔ ملاقات کے کمرے عنابی مٹل کے تھے اور چاندی کے ستونوں پر قائم تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ سو برس سے چلے آئے ہیں۔ کچھ کا حکمران چاندان جو صرٹیا راجپوت کی قوم میں سے ہے لگا پسر گارا کی اولاد میں سے ہے۔ جنکے بزرگ سندھ کے حاکم تھے مگر پندرہویں صدی کے نصف میں کچھ چلے آئے تھے۔ مہاراو کی عمر ۲۷ سال کی ہے اور یہ سالہ ۱۷۹۷ء میں اپنے والد کے جانشین ہوئے

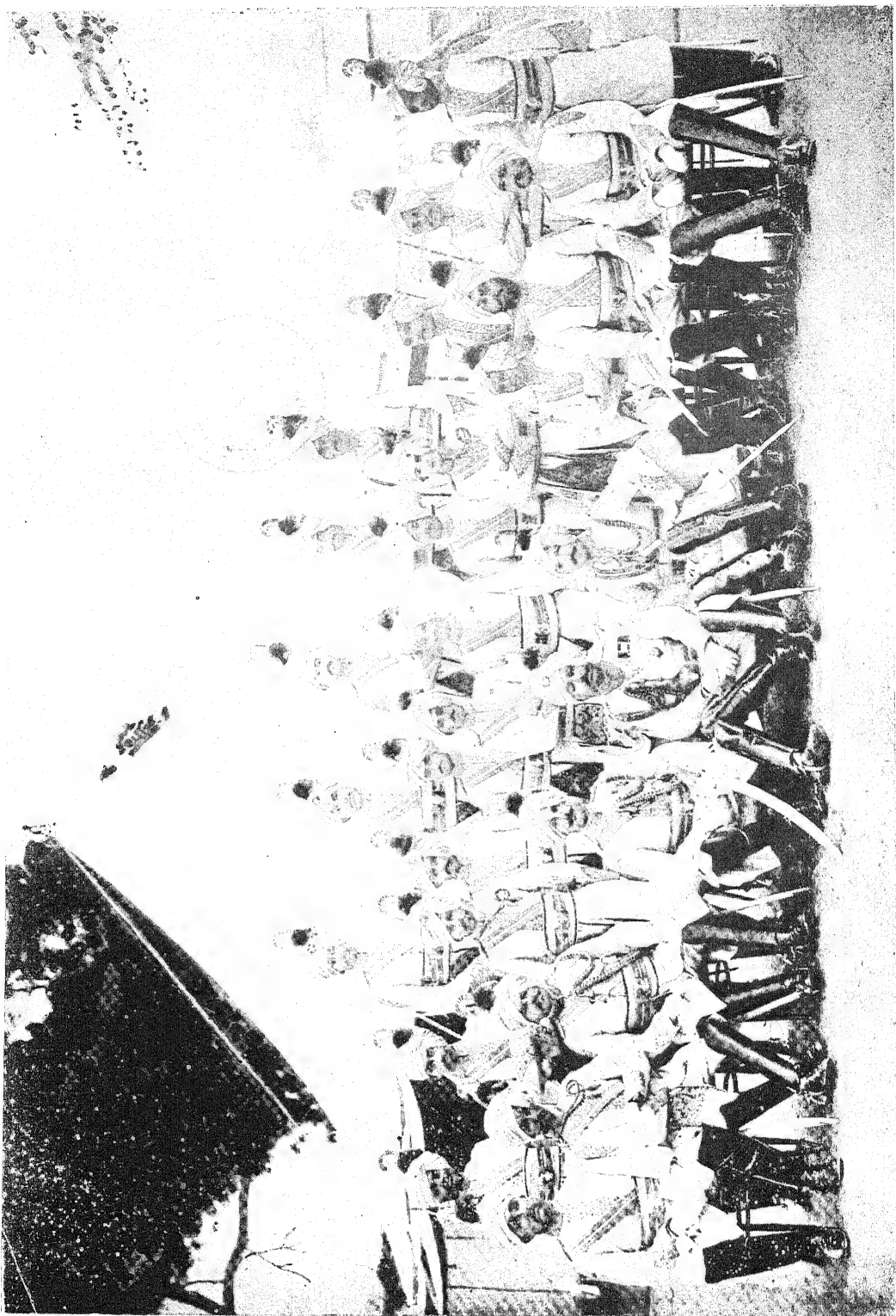
۱۷۸۷ء میں ملکہ وکٹوریہ مرحومہ کی جو بیٹی کے جلسے میں ولایت تشریف لے گئے تھے یہ بہت قابل اور ترقی پذیر حاکم ہیں اور انکی راجدھانی بھونج جہان انگریزی فوج حسب شرائط ایک بڑے عہد نامے کے رہتی ہے یہ سبب پُرانی اور نئی وضع کی عمارتوں کے بہت کچھ ہے۔ میر صاحب والی خیر پور کا کیمپ بہ سبب ایک بڑے دربار کے غمے کے جسمیں نگین شیشے لگے ہوئے تھے منظر خلعت تھا۔ یہ ریاست شمالی سندھ میں دریائے اتک اور صحرائے راجپوتانہ کے بیچ میں واقع ہے۔ چونکہ جنگجو راجپوتوں اور وحشی بلوچوں کے وسط میں واقع ہے اسلئے اسکی تاریخ بھی بہت دلچسپ ہوگی اس میں پہلے ایک راجپوت کا خاندان حکمران تھا جنگجو مسلمانان عرب نے اسلئے اس میں فتح کر لیا قصہ مختصر یہ کہ اکبر نے سندھ کے ساتھ اسکو بھی سلطنت مغلیہ میں شامل کر لیا مگر پھر نادر شاہ نے ۱۷۳۷ء میں اسکو جھین لیا۔ نادر کے قتل کے بعد یہ ریاست قندھار کے درانی حاکموں کے قبضے میں آئی اور جب گورنمنٹ انگلشیہ سے اول بار مقابلہ ہوا تو یہ خود مختار کھمبور و بے کے پٹن میں تھی جنگ ۱۷۸۶ء میں بلوچوں کی ایک قوم تالیپورون نے فتح کر لیا اور اسی قوم سے میر صاحب بھی ہیں رئیس مرحوم نے گورنمنٹ انگلشیہ کو سندھ کی لڑائی اور غدر کے موقعوں پر بہت مدد دی۔ ان میر صاحب کی عمر جو آجکل حاکم ہیں تقریباً ۶۸ برس کی ہوگی اور یہ ۱۷۹۴ء میں اپنے والد کی جگہ مندر نشین ہوئے۔ انکو شکار کا اشد شوق نوا ب صاحب والی جو ناگزیر کہ وہ تمام کاٹھا دار میں صرف ایک مسلمانوں کی مشہور ریاست ہے اپنے آپ کو شیر خان بالی پٹھان کی اولاد میں بتاتے ہیں۔ یہ ایک

جس کا نام بھی ہے۔ یہاں سے لے کر ہندوستان کے کئی حصوں تک پھیلا ہوا ہے۔

کے صوبہ دار کو نکال دیا تھا اور آپ حاکم ہو گیا تھا۔ سر رسول خان جی جو آجکل نواب ہیں اور جنگی عمر ۴۵ سال کی ہے اپنے بھائی کی جگہ ۱۹۲۷ء میں مسند نشین ہوئے ان کا کمپ جھنڈوں کے سبب بہت خوش نامعلوم ہوتا تھا اس میں باغ کے پھول بھی خوب سجے ہوئے تھے جس کو نواب صاحب جو ناگڑھ سے لائے تھے ان کی ریاست زیادہ تبرک پہاڑی گرناتہ واقع ہے جہاں جینیوں کے پُرانے مندیر ہیں اور جہاں اشوک کے مشہور کتبوں میں سے ایک کتبہ ہے یہاں گیر کا جنگل بھی ہے جو ہندوستان میں صرف ایک ہی جگہ ہے کہ جہاں شیر ببر ہندوستان جو نصف صدی پہلے شمالی اور وسط ہند میں پایا جاتا تھا اب تک موجود ہے۔

کاٹھیاوار کے تمام رئیسوں میں ٹھاکر صاحب بھاؤ نگر کا خیمہ سب سے زیادہ آراستہ تھا۔ یہ ایک بحری ریاست ہے جس میں جہازوں کے ذریعے سے تجارت ہوتی ہے یہ سارا کمپ جو ہندوستانی وضع کا تھا بجلی سے روشن ہوتا تھا اور اس میں ایک بہت خوشنما باغ لگا ہوا تھا۔ یہاں کا رستہ ایک دروازے سے ہو کر گذرتا تھا جو طلائی و لقرئی رنگوں سے آراستہ تھا۔ اور جس کی رونق نقاشان ہندوستان نے دوبالا کر دی تھی۔

ہمارا جہاں رسیدہ سر پر تاب سنگھ کا کمپ بھی یہاں تھا یہ روسا ہندوستان کے مشاہیر میں سے ہیں۔ ہمارا جہ صاحب جنگی عمر ۵۷ برس کی ہو گی ہمارا جہ مرحوم



جو دھپور کے بھائی ہیں اور انکی ریاست کا جو دھپور سے پرانا تاریخی تعلق ہے۔ یہ سرکاری فوج میں میجر جنرل بادشاہ سلامت کے ایڈی کانگ ہیں۔ کمانڈر آف یا اور کمیسر کے ایل ایل ڈی ہیں یہ وہ خطابات ہیں کہ انھوں نے سلطنت کی بیش بہا خدمت کر کے حاصل کیے ہیں مہاراجہ صاحب نے تیرہ۔ ہند۔ اور چین کی لڑائی میں بہت کچھ کار نمایاں کیے ہیں۔ یہ ملکہ مرحومہ کی جو بی بی ۱۸۷۷ء اور ۱۸۹۷ء اور شاہنشاہ معظم کی تلچ پوشی ۱۸۹۷ء میں ولایت تشریف لے جا چکے ہیں۔

کاٹھیاوار کے اور رئیسوں میں جو بھی کمپ میں آتے ہوئے تھے ایک تو رانا پور بندر تھے جو چلو راجپوت کی قوم سے اور ہنومان بندر دیوتا کی اولاد میں سے ہیں دوسرے ٹھاکر صاحب مروی ایک بڑے لائق اور ستیلح حاکم اور تیسرے ٹھاکر صاحب بلری تھے اسی جگہ راجہ بریا۔ نواب صاحب حنجیرہ جو اورنگ زیب شاہنشاہ مغلیہ کی ابی سینا کے امیر البحر کی اولاد میں ہیں اور رئیس مزاج تھے آخر الذکر برہمنوں کے خاندان پور دھن کی نسل میں ہیں جو ملک مرہٹہ کے جنوب میں واقع ہے اور انکے بزرگوں نے سرسار تھرو لڑائی کو دکن کی لڑائیوں میں بہت کچھ ملک پہنچائی تھی۔ ٹھاکر صاحب گونڈل جنھوں نے ایڈنبرا میں تعلیم پائی ہے اور انکے ساتھی رئیس پالیٹانہ نے سول لائن میں مکان کرایے پر لے لئے تھے۔ نواب صاحب الی کبے نے ایک بزرگ کو جو فارس کے شیوخ مغلوں کی اولاد میں تھے شاہنشاہان مغلیہ نے تھوڑے دنوں کے لیے احمد آباد کا صوبہ بنادیا تھا اور آخر کار اٹھارھویں صدی میں

ظاہر ہوتے تھے۔ باغ کے ایک پہلو میں وہ چاندی کا ممبر کھاتھا جو شاہنشاہ کے لیے بنایا گیا تھا جبکہ وہ پنجاب میں سترہ سو سال قبل رونق افروز ہوئے تھے مگر اسپر کبھی جلوس نہ کیا۔ اسپر ہندوستان کے مصوروں کے ہاتھ کے بہت عجیب عجیب پرانے زمانے کے نقشے بنے ہوئے تھے۔

ہمارا جہ صاحب کی عمر گیارہ سال کی ہے اور یہ سترہ سو سال اپنے والد کی جگہ جنھوں نے سواری اور پولیس میں بہت نام پایا تھا گدی نشین ہوئے انکے ہمراہ دہلی میں ان کے چچا کنور سربراہ کنگھ کونسل اور انجینس کے ممبر ٹیسٹ یا چالیس انگریزی اور ہندوستانی مہمان ۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲ اور نوکر آئے تھے۔

بھاو پور کیمپ ہمارا جہ جین کے قیام گاہ کے برابر تھا۔ اور اسکی ایک بڑی محراب اور مسلمانی وضع کی آرائش ان تمام سکھوں کی وضع سے جو اسکے گرد تھے بالکل مختلف تھی۔ نواب صاحب پنجاب کے روسا میں دوسرے درجے کے رئیس ہیں اور انکا کیمپ انکی شان کے موافق تھا۔ دربار کا قابل دید بڑا خیمہ ۴۶ گز لمبا اور ۳۶ گز چوڑا تھا جو چاندی کے ستونوں پر قائم تھا۔ نواب صاحب کے دہلی میں تشریف آوری کے موقع پر انکے متم ریاست وزیر صاحب کونسل کے پانچ ممبر اور ۳ ملکی افسر اور انکے خاص شاف کے افسر تھے جو کیمپ میں رہتے تھے علاوہ برین انکا باڈی گارڈ فوجی پولیس اور کچھ حصہ اونٹوں کی فوج کا تھا۔

ریاست بھاو پور کی بنیاد اٹھارہویں صدی عیسوی کے شروع میں پڑی مگر موجودہ خاندان کو جو حضرت عباس عم حضرت محمد صلعم کی اولاد میں سے ہیں اور جو خراسان سے سندھ چلے آئے تھے۔ نادر شاہ کے صوبہ دار نے دریا سے ایک سے پرے نکال دیا غالباً

خراسان سے مراد کوہ سلیمان سے مغربی ملک ہیں۔

نواب صاحب جنگی عمر اس وقت ۲۰ برس کی ہے اور جنھوں نے انھیں کلج لاہور میں تعلیم پائی ہے۔ ریاست کے معاملات میں بہت کچھ حصہ لیتے ہیں اور اختیارات حاصل کرنے سے پہلے جو انکو خود امیر نے بھاؤ پور میں نو مہینے عہد میں دیے تمام معاملات مالگزار میں بہت کوشش اور جانفشانی سے پوری واقفیت حاصل کر لی تھی۔

راجہ جیند کے کمپ میں رنگین خیمے بھی عجیب و غریب تھے۔ انکا راستہ ایک سٹہ منزلہ لکڑی کے دروازے میں سے جاتا تھا جو پُرانی وضع کی شہر نپاہ کے نوٹے پر بنایا گیا تھا اور جسکے محافظ اکالی تھے جو سکھوں میں ایک دیندار فرقہ ہے۔ بیچ کی منزل میں گرنٹھ جو سکھوں کی مقدس کتاب ہے رکھی رہتی تھی۔ پٹیا لے اور نابھے کے روسا کی طرح والی جیند بھی بھول کی اولاد میں سے ہیں۔ انکے بزرگ شہنشاہ شاہجہان کے ہاں سترہ صدی کی شروع میں مالگزاری جمع کیا کرتے تھے یہ تینوں ریاستیں جبکو ریاست بھولیکان کہتے ہیں اب انکی اولاد کی ماتحت ہیں ریاست جیند نے غدر کے ایام میں سرکار کو بہت مدد دی اور ہمارا راجہ جیند ہی ایسے راجہ تھے جنگی فوج نے سرکاری فوج کے ساتھ بلکدہلی کا محاصرہ کیا تھا۔ موجودہ راجہ کی اس وقت ۲۳ برس کی عمر ہے اور یہ اپنے دادا کی جگہ اس وقت گدنی نشین ہوئے جبکہ نابالغ ہی تھے۔ اسکے قریب ہی ہمارا راجہ نابھا کا جو ایک بڑے جبری سردار ہیں سیدھا سادھا مگر پر عجب خیمہ تھا۔ اور یہ تمام رسومات شاہی میں بادجو دیرانہ سالی کے موجود تھے اس کمپ کے شروع میں ایک چھوٹے سے قلعہ کی وضع کا ایک خیمہ نصب تھا اسکے اندر ایک

چھوٹا سا بالغ تھا جو چھوٹے چھوٹے خوبصورت لیمپون سے آراستہ تھا۔ اور اس سے آگے بڑھ کر ایک اور احاطہ تھا جس سے دربار کے خیمے کو راستہ جاتا تھا اور اندر ایک اور بلغ تھا جسکے بیچ میں ایک اینٹ کا بنکھ تھا۔ اور راجہ صاحب ٹہری (گڑھوال) سورج نمبی خاندان کے راجپوت ہیں آنجناب کے پردادا صاحب نے بھی غدر کے موقع پر گورنمنٹ کو بڑی قیمتی مدد دی تھی۔ جناب ممدوح علی شاہ امین پیدا ہوئے اور علی شاہ امین اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوئے آپ نے یورپ میں بھی سیروساحت کی ہے شاہ کا خطاب جو کہ راجگان ٹہری کو حاصل ہے انکو شاہان مغلیہ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔

ہمارا راجہ صاحب بنارس گودہ ایک جاگیر دار رئیس ہیں لیکن انکی سلامی اُترتی ہے اور ہر موقع پر انکو ایک باختیار رئیس کی عزت بخشی گئی۔

اودھ کے بڑے بڑے تعلقدار جن میں کہ ہمارا جگان بلرام پور و اجدھیہا۔ راجہ جگموہن سنگھ والی اٹرا۔ راجہ تصدق رسول خان والی جانیگر آباد اور راجہ بھوپندر بکرم سنگھ والی پیاگپور بھی شامل تھے ضلع متحرہ کی قیامگاہیں اُترے ہوئے تھے۔ علاوہ برہمن دہان علاقہ اگرہ کے چند اور نواب اور راجہ بھی فروکش تھے مثلاً راجہ جے کرشن داس صاحب بہادر راجہ بلونت سنگھ والی آوا۔ راجہ رام سنگھ والی نمبی۔ نواب فیاض علی خان والی پہاسو جو شہنشاہ قیصر ہند کی تلج پوشی کی رسم میں اپنے علاقہ کے قائم مقام بنکر حاضر ہوئے تھے آنجناب نواب فیض علی خان کے فرزند راجہ جن میں جو جیو برہمن وزیر اعظم تھے۔ و نواب سید احمد شاہ والی سردھنہ۔ آنجناب کا خاندان کابل سے سوجہ سے جلاوطن

کر دیا گیا تھا کہ آپ کے بزرگوں نے سرالکڑنڈر بارنٹر کی بڑی خدمت کی تھی اور سلسلہ ام کی خوفناک مراجعت کے وقت انگریزوں کو بڑی مدد دی تھی۔

شان کے ساتون رئیس جو کہ دربار کی شرکت کی غرض سے سالوین اور میکونگ کی مملکتوں سے آئے تھے گورنمنٹ برما کے مہمانوں کے ساتھ برمی وضع کی ایک زرانی آرائش والی قیام گاہ میں فروکش ہوئے اس قیام گاہ کے خیموں کی چھتوں اور خاتون بہ جھکدار رنگ کے اژدہوں کی تصویریں منقش تھیں اور اسی قسم کی اور گلکاریاں بھی ہو رہی تھیں یہ انکا ہندوستان کا پہلا سفر تھا اور چونکہ انکی ہندوستانی روسا اور امرا سے کوئی ملاقات نہ تھی اسلئے مختلف رسموں کے ادا کرنے میں جو وقفے ہوئے وہ انھوں نے بالکل چپ چاپ تے گزار دیئے اور قرب وجوار میں جو پر لطف موقعے تھے انکی سیر و تفرج میں اپنے وقت کو صرف کیا۔ انکے ہمراہ انکے خاندان کی پانچ بی بیان بھی تھیں اور ۱۶۰ آدمی اور تھے جنہیں وزیر پیشی محافظ اور نوکر چاکر وغیرہ شامل تھے۔

اضلاع متوسط کی چار باجگزار ریاستوں کے روسا یعنی راجگان سو پور و خیر گڑھ و ریر کھول اور اے گڑھ جو دہلی میں دربار میں شامل ہونے کی غرض سے تشریف لائے وہ شاہیر اضلاع متوسط کی قیام گاہ کے برابر ایک اور چھوٹی سی قیام گاہ میں فرو دہوئے۔

خان قلات۔ جام بسبیلہ اور بلوچ سرداروں اور امیروں کی ایک جماعت علاقہ بلوچستان کی قیام گاہ میں اتری۔ یہ قیام گاہ احاطہ پنجاب کی قیام گاہ سے متصل تھی تہہ رائیس بگڑنگی میر سید محمود خان خان قلات سلسلہ ام میں اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوئے اور جناب

مرد و بلوچ ریاستوں کے سب سے بڑے رئیس ہیں۔ میر کمال خان خام بسیدلاس ریاست کے عز
فرانز داہن جو کہ اب سرکار برطانیہ کے زیر حفاظت ہے یہ اپنے والد امجد سر میر خان صاحب جام
مرحوم کے ۱۸۵۹ء میں جنائین ہوئے اور جنوری ۱۸۷۹ء کو انھیں باقاعدہ طور پر اختیارات
دیئے گئے۔

وہ روس اور سردار جو کہ دہلے کی سواری کے وقت کرنل ڈین شمالی و مغربی سرحدی اضلاع
کے چیف کمشنر کی ہمرکابی میں تھے پنجاب کے اور سرحدی مشاہیر کے ساتھ بلوچستان کے خیون کے
برابر اتارے گئے تھے ان میں یہ امر زیادہ حلیل القدر تھے۔ شجاع الملک مہتر چترال آنجناب
کو ۱۸۷۹ء میں گدی پر بٹھایا گیا تھا اور اب سن بلوغت کو پہنچ چکے تھے۔ نواب محمد شریف خان
والی دیر۔ نواب صفدر خان والی نواگئی و کرنل نواب محمد اسلم خان آنجناب اپنی سخت محنت
یعنی خیبر کی پولیٹیکل افسری سے واپس ہو گئے ہیں اور ہزار عزت و تملکین ملک معظم کے
ایڈڈی کانگ ہیں۔

چونکہ حال ہی میں دیب راجہ نے اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔ اور آنجناب کا کوئی نشین
مقرر نہیں ہوا۔ اسلئے ریاست بھوٹان کی طرف سے کوئی شامل دربار نہ ہو سکا۔

وانسراے کی قیامگاہ سے دو میل دور علی پور کی سڑک پر جو قیامگاہ تھی اسکا خاص طور
سے ذکر کرنا چاہئے۔ یہاں ایک نہایت ممتاز مہمان فروکش ہوئے تھے یعنی مشہور حشری
ریاست نیپال کے مہاراجہ کے قائم مقام جو ہماری ہندوستانی افواج کے واسطے بہادر
اور جاننازگور کھے مہیا کرتی ہے۔ مہاراجہ صاحب چونکہ خود سبب اپنی ریاست کے توجہ کے

اپنے علاقہ سے باہر نہ تشریف لاسکے اسلئے آنجناب نے اپنے وزیر اعظم مہاراج چندر شہر جنگ کو اپنا قائم مقام کر کے روانہ فرمایا۔ وزیر اعظم صاحب مہاراجہ شہر جنگ بہادر مرحوم کے بھتیجے ہیں جنہوں نے سوشلزمین انگلستان کی سیر کی تھی اور قیصر ہند کی جبکہ وہ بحیثیت شہزادہ ولز سوشلزمین نیپال تشریف لے گئے تھے دعوت کی تھی۔ سلطنت برطانیہ نے اول ہی اول سوشلزمین نیپال سے تعلقات پیدا کیئے اور یہ تعلقات کبھی ایسی قلبی اور قابل اطمینان نہیں ہوئے جیسا کہ آجکل ہیں یہ سب اُن وزیر باندہیر کی لیاقت اور ہوشیاری کا نتیجہ ہے جو کہ دہلی میں بغرض شمولیت دربار تشریف فرما ہوئے۔



ايڇ ايڇ مهاراڙ راجه صاحب بوندي-جي سي آئي اي-کے سي ايس آئي

پانچوان باب

ہندوستان کی صنعت و حرفت کی نمائش

جسوقت وائسرائے نے آئندہ کے لئے خیال کیا کہ برس کے شروع ہوتے ہی ملی میں جشن منایا جائے اسوقت سے اُنکے دلکو لگی ہوئی تھی کہ جشن کی تقریب میں ہندوستان بھر کے اصحاب الراء اور سربراہ دکان قوم ایک جگہ جمع ہونگے اور کتنی دولت دست بدست منتقل ہوتی پھر گی تو ایسے بکا آمد موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے کہ یہ موقع صنعت و حرفت کے بارے میں کوئی نہ کوئی مفید تجویز کرنے کا ہے۔ ایک زمانے میں ہندوستان صنعت و حرفت کے اعتبار سے شہرؤ آفا تھا یا اب یہاں کے تمام ہنروں میں کساد آگیا ہے اور لوگ بعض اوقات عملداری کو اسکا ملزم ٹھہراتے ہیں حالانکہ فی الواقع کساد بازار کا سبب بیش برین نیست کہ ساری دنیا کا دستور ہے اور اسی پر ہندوستان میں بھی عمل کیا جا رہا ہے کہ کلون کی بنی ہوئی چیزیں ہر جگہ ملکی دستکاری کو بے دخل کرتی چلی جا رہی ہیں اور پُرانی طرح کے مذاق اور اوضاع غیر ملکوں کے نئے اور ارازان مذاق اور اوضاع کے مقابلے میں مغلوب ہو رہے ہیں۔ وائسرائے نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا کہ اس مدعا کے حاصل کرنے کی بہتر سے بہتر یہی تدبیر ہے کہ دہلی میں ہندوستان کی عمدہ ترین کاریگریوں کی ایک بڑی نمائش کی جائے جس سے عام لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بہترین دہلی کی کاریگری بھی تک کیا کیا کام بناتے یا بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ملک کے تمام اطراف

نور محمد راجہ پوٹھی صاحب نے اس کے ساتھ ساتھ کئی اور کتب بھی لکھی ہیں جن میں سے کئی کتب نے بڑی شہرت حاصل کی ہے۔

یہ اپنی اپنی کاریگری کے دکھانے کا موقع اور ذریعہ ہم پہنچایا جائے۔

ایسی نمائش سے ایک چھوڑکئی مفید مطلب حاصل ہونگے۔ ہندوستان کے اندر باہر سے لوگ نمائش کی سیر دیکھنے آئینگے اور تماشائیوں کے علاوہ غالباً کچھ خریداری بھی ہونگے۔ علاوہ برٹن گورنمنٹ سٹٹ سے ہندوستان کے صنعتی کاموں کی حالت معلوم کرنا چاہتی ہے یہ نمائش اسکو عام تر اور صحیح تر تحقیقات میں بڑی مدد دیگی اور نمائش کے ذریعے سے گورنمنٹ یہ بھی اندازہ کرے گی کہ غیر ملکوں کے مقابلے اور غیر ملکوں کی مانگ نے کھانٹک ہندوستان کی صنعت و حرفت پر مفید یا مضر اثر کیا ہے کتنی صنعتیں اور دستکاریاں ہیں کہ لوگوں کو انکی خبر تک نہیں اسلئے کہ کاریگر خریداروں سے دور رہتے ہیں اور اتنا مقدر نہیں کہ اپنی بنائی ہوئی چیزیں بیجا کر خریداروں کو دکھائیں اس نمائش کی وجہ سے عام لوگ ان ہنروں سے واقفیت پیدا کریں گے کاریگر دکنو نمائش سے ایک فائدہ اور بھی پہنچے گا کہ نئے نئے نمونے نئی نئی تجویزیں انکی نظر سے گذریں گی عرض شاذ و نادر ہی ایسے لوگ ہونگے جو کسی نہ کسی طرح نمائش سے مستفید نہ ہوں۔ شروع ہی سے ارادہ کر لیا گیا تھا کہ ہر ایک قسم کی کاریگری کے بہترین نمونوں کے سوا کوئی چیز نمائش گاہ میں نہ رکھی جائے اور صرف وہی نمونے احتیاط کے ساتھ نمائش کے لیے منتخب کیے جائیں جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ مختلف فنون میں لوگوں نے کھانٹک کمال پیدا کیا ہے پانچ سالہ عین گورنمنٹ آف انڈیا نے لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں کے نام ایک گشتی چٹھی جاری کی تھی اور اس میں گورنمنٹ نے نمائش کے بارے میں اپنا منشا صاف طور پر سمجھا دیا تھا۔ میں

لکھا تھا کہ جب کوئی چیز نمائش کے لیے منتخب کی جائے ہنرمندی کے لحاظ سے اسکی حاج کر لی جائے
یعنی وہی چیزیں لیجائیں جنہیں کارگری کمال کی ایک حد خاص کو پہنچ گئی ہو اور آئینہ ترقی
کی گنجائش ہو۔ جو چیزیں فروخت کے لیے نمائش میں رکھوائی جائیں گی انکے علاوہ ایسا بھی بندہ
کیا گیا تھا کہ عجائب خانوں سے اور لوگوں سے خانگی طور پر چیزیں مستعار لی کر جمع کی جائیں
اور اسی لیے دلیان ریاست اور امیرون سے خاص طور پر مدد کی درخواست کی گئی اور اس
تدبیر میں کامیابی بھی ہوئی مستعار چیزوں کے لیے بھی وہی قید تھی کہ موجودہ کارگری کے
بہترین نمونے ہوں تاکہ مقبول ہنرمندی کا معیار ہونے کے علاوہ کارگر و نکو انکی آئندہ کارروائی
میں رہنما کا کام دیں۔ ڈاکٹر جارج واٹ جواب سر کا خطاب رکھتے اور گورنمنٹ آف انڈیا کو
ان چیزوں کے حالات کی رپورٹ کیا کرتے ہیں جنہیں کچھ محبت ہے وہی نمائش کے ڈیر کرنا ہے
گئے اور نمائش کے انتظامات کے حل و عقد اور عام نگرانی کے علاوہ چیزوں کا انتخاب انھیں کو
سپرد کیا گیا۔ شہر کے کشمیری دروازے اور وزیر کمپ نبر کے درمیان مسلمانوں کے وقت کا
ایک باغ قدسیہ باغ واقع ہے اس میں نمائش گاہ کے لیے مناسب حال ایک جگہ بھی مل گئی۔ قدسیہ
ایک ناچنے گانے والی طوائف تھی جو ایک مغل بادشاہ کی بیگم اور دوسرے کی والدہ ہو گئی
تھی۔ یہ محل اسی نے اپنی تفریح کے لیے بنوایا تھا۔ اب موقع پر نمائش گاہ تعمیر کی گئی۔ جب کوئی لوگ
عجائب گھر کہنے لگے۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں ڈیر کر اور انکے مددگاروں نے ہندوستانی صنعتوں کا
بے نظیر مجموعہ نمائش کے لیے فراہم کیا تھا۔ قیمتی مینا کار چیزیں کار جوئی کنخاب مغل
بادشاہوں کے بنوائے ہوئے فرمائشی قالین۔ سونے چاندی کی رکابیان۔ لکڑی میں سنگ مرمر اور

عاج میں کندہ کیا ہوا کام۔ سنگ لیشب اور رشیم اور روئی اور آون کے رنگیں درختوں کے
پکڑے۔ ایک راجہ کے پہننے کے قیمتی معصع ہار اور قبضہ شمشیر سے لیکر ایک دیہاتی عورت کے
پہننے کے کڑوں تک ہر قسم کے زیور۔

نمائش گاہ کی عمارت فی نفسہا اور علیٰ ہذا القیاس ہر ایک عمارت جو دہلی میں دیکھ لیے
کے حکم سے اداے مراہم پانزدہ روزہ کے لئے بنائی گئی تھی اسکا نقشہ بہت احتیاط کے ساتھ
ہندوستانی اسلامی عمارتوں کے طرز و وضع کے مطابق تجویز کیا گیا تھا جیسا کہ نقشہ منسلکہ
صفحہ ۹۱۔ اصل کتاب سے ظاہر ہوگا۔ اندرون عمارت ۲۲۰ فٹ طول اور ۸۰ فٹ کا
ایک وسیع دالان تھا۔ مدراس بمبئی پنجاب برما کے صنعتی سکولوں کی نمائش کے لئے چار
کمرے الگ تھے۔ مستعار چیزوں اور زیورات کی دو لمبی علام گردشیں الگ۔ باہر ایک
برآمدے میں ہندوستان کے تمام ملکوں کے کارگیر نمونے کے طور پر زردوزی قالین بانی
رشیم کارنگنا۔ سوئی پکڑوں کا چھاپنا لکڑی میں نمبت کا کام کرنا۔ وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے
پیشوں کے مختلف کاموں میں مشغول تھے۔ رنگین کپڑے جسے نمائش گاہ کی چھوٹی
کی گئی تھی۔ لاہور ملتان بلا جیپور سے منگوائے گئے تھے اور صنعتی سکول لاہور کے لڑکوں
نے دیواروں پر رنگ آمیزی کی تھی۔

منگل کے دن ۳۰۔ دسمبر کو ہنر کلسنی اسٹریٹ نے باقاعدہ طور پر نمائش گاہ کو کھولا رسم
افتتاح کے ادا کرتے وقت دیر ریل ہائینسٹرڈ یوک اور ڈچس آف کانٹا گرینڈ ڈوک
آف ہسی اور کئی دایان ریاست تشریف رکھتے تھے اور سیر و سیاحت والوں میں سے

بہت سے اہم و بڑے مختلف خیمہ گاہوں سے آکر شریک ہو گئے تھے۔ جو صاحبانِ شہادت و شہداء کے وقت موجود تھے ان میں نظام حیدر آباد تھے اور مہاراجہ کشمیر خان قلات۔ مہاراجہ بوندی۔ مہاراجگان بیکانیر۔ کشن گڑھ والور۔ مہاراجہ کوٹا۔ مہاراجہ گوالیار۔ راجہ کوچین۔ مہاراجگان کوٹھاپور۔ ادار۔ راجہ کچھ۔ میر خیر پور۔ مہاراجہ پٹیاہ۔ راجگان جیند و کپورتھلہ و مہاراجہ کچھ بھا مستحقین تو بیرون عمارت کرسیوں پر تھے اور ہنر کھنسی نے نمائندگان کے دروازے میں کھڑے ہو کر حاضرین کے حجمِ غفیر کی طرف حسبِ نیل خطاب کیا۔

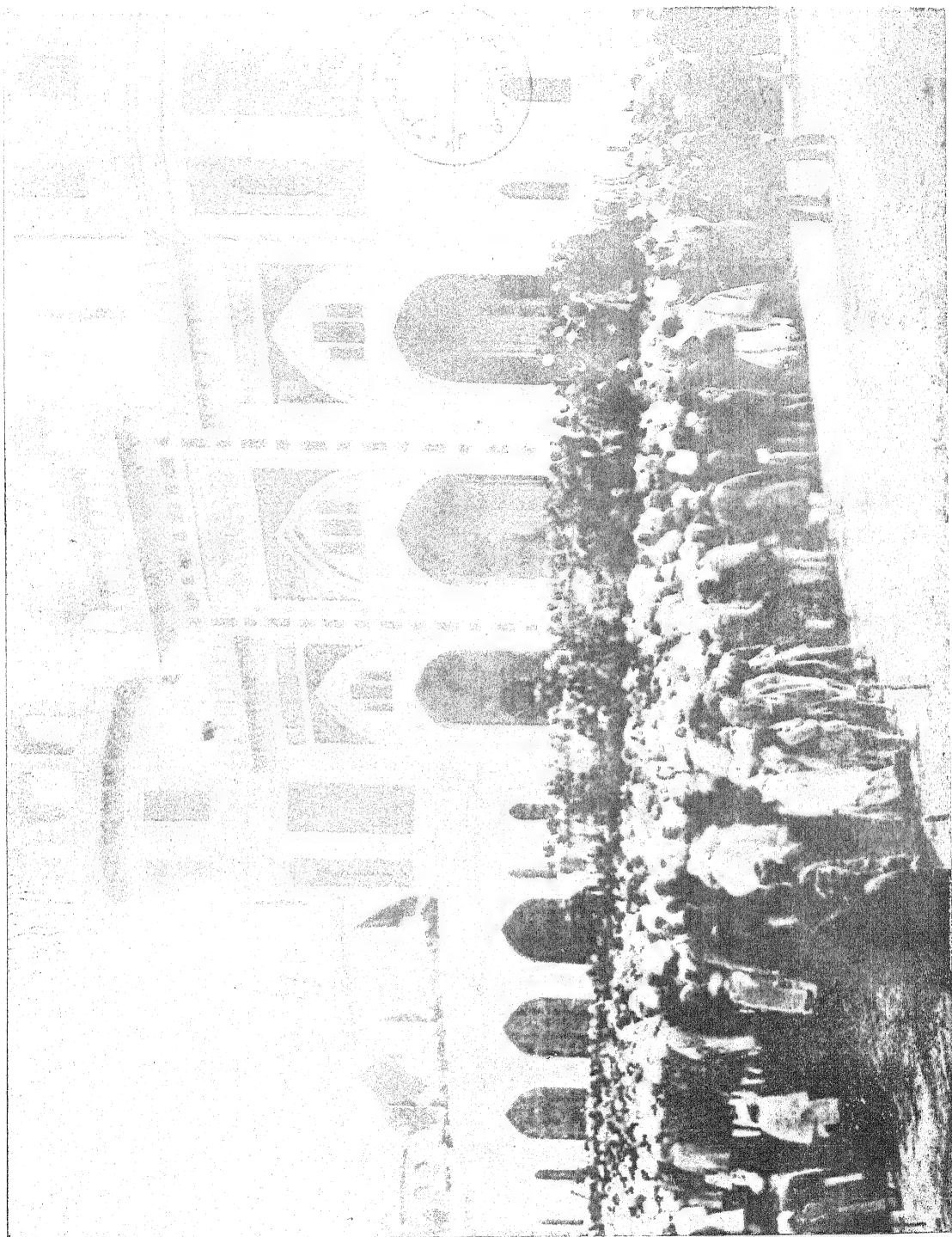
یوریل ہائینسز اور یور ہائینسز لیڈر اینڈ مینٹلین۔

اس وقت یہ میرا ستر بخش فرضِ خدمت ہے کہ ان دو اٹھاروں میں جو کام کرنے کے ہیں ان میں سے پہلا کام کر چلے اور وہ دہلی کی صنعتی نمائش کے افتتاح کا اعلان کر دینا جو صاحب نمائش کو دیکھے آئینگے ان میں سے بہترے مشکل سے اس بات کا یقین کرینگے کہ درختوں کو چھوڑ کر تقریباً ہر ایک چیز جو ہم اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں یہ سب پچھلے آٹھ مہینے کی پیداوار ہے اپریل گذشتہ میں جب میں موقع منتخب کرنے کے لیے یہاں آیا تو اس عظیم الشان عمارت ان بلند چوڑوں اور ان تمام خوشنما مکانات کا جواب ہم اپنے گرد اگر دیکھ رہے ہیں کہیں نام و نشان بھی نہ تھا یہ سب چیزیں اسی نمائش کے لیے نکل کھڑی ہوئیں اور اگرچہ میں امید کرتا ہوں کہ نمائش کا نتیجہ جلد زایل ہونے والا نہیں مگر افسوس ہے کہ اس منظر کی تقدیر تو مٹنا ہی مٹنا پکار رہی ہے۔ عجب نہیں آپ صاحب متوقع ہوں کہ میں چند لفظوں میں اس امر کو بھی بیان کروں کہ نمائش کیونکر معرضِ طور میں آئی تو جب سے میں ہندوستان میں آیا ہوں

آفاق تھی غور اور فحوض کرتا رہا ہون اور جہاں میرے سوا اور بہترے اسکی روز افزون
بتا ہی اور خستہ حالی پر افسوس کرتے آئے ہیں۔ میں بھی رنج و افسوس سے خالی نہیں رہا جب
بات طر پانگئی کہ ہکو دہلی میں یہ بڑا مجمع کرنا ہے اور معلوم تھا کہ اس موقع پر ہندوستان کے
ہر ایک صوبے اور ہر ایک ریاست کے چیدہ لوگ جمع ہونگے ہندوستانی دالیان ریاست
اور عائد اور راکین اور اعلیٰ درجہ کے عہدہ داروں کے علاوہ ہندوستانی شریف لوگ
اور اطراف واکنا دنیا کا سب سے بہتر لوگ دربار کی سیر دیکھنے کے لیے آئینگے اس تقریب سے
میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ بس یہی موقع ہے جسکی مدت سے جستجو تھی کہ ہندوستان کی
صنعت معرض خطر میں ہے اس میں تازہ روح بھونکنے اور ہوسکے تو منزل حالت کے روکنے کے
لئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ اب بھی ہندوستان کسی قابل ہے۔
یہ سوچ سمجھ کر میں نے ڈاکٹر وائٹ کو بلایا اور اس مطلب کے لیے میں نے انکو اپنا دہنا ہاتھ
بنایا۔ سراسر ہندوستان میں دور دور آنھوں نے اور انکے اسٹنٹ مسٹر پرسی بردن نے
ہزاروں میل دورہ کیا۔ ہر جگہ دستکاروں سے لے چیزیں منتخب کیں آڈر دیے اور جہاں
ضرورت دیکھی نمونے اور پیشگی روپے دیئے میں نے تین شرطیں کر لی تھیں کہ ہر گز ان کے
خلاف نہ ہو۔

پہلی شرط تو یہ تھی کہ نمائش صرف صنعت و حرفت کی نمائش ہو لاغیر۔ ہم چاہو جنکو
آسانی کے ساتھ ایسی عجیب و غریب نمائش دکھا سکتے تھے جس سے ہندوستان کی محنت اور

افتتاح نمایش صنعت و حرفت



موجود ہے اور وہ بجائے خود بہت اچھی بھی ہے۔ جو بینہ معدنیات پیداوار خام چمڑے اور بنائی ہوئی چیزیں جس قدر آپ چاہتے ہیں آپ کو دکھا سکتے تھے۔ لوگ تو ان تمام چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوتے مگر ایسی نمائش بہت ہی بدنامی ہوتی۔ مگر جب کو تو ایسی نمائش درکار نہ تھی میرا مطلب محنت یا کفایت شعاری کی نمائش کا نہ تھا میں تو صرف صنعت و حرفت کی نمائش کا طالب تھا اور بس۔

میری دوسری شرط یہ تھی کہ میں کوئی چیز ولایتی یا نیم ولایتی نمائش میں رکھنی نہیں چاہتا۔ میں نے ان چیزوں کے لینے سے انکار کیا جیسے شازار پادارانوں پر رکھے ہوئے لیمپ روشنی کے رنگین گلاس خیالی کھلونے جو اس ملک کے بعض لوگوں میں حیرت انگیز رواج پانگئے ہیں مگر یہ چیزیں دنیا میں کہیں بھی ہوں بُری ہیں اور خاص کر ہندوستان میں سب سے زیادہ بُری اسلئے کہ ہندوستان آپ اپنی صنعت رکھتا ہے۔ دوسرے کا دست نگر نہیں۔ میں نے یہ قاعدہ ٹھہرا دیا تھا کہ میں صرف ایسے کام چاہتا ہوں جن سے یہاں کے لوگوں کے خیالات اُنکے متوارث ہنر انکی ذاتی ذہانت اور اُن کے معتقدات ظاہر ہوں ممکن ہے کہ نمائش گاہ میں کچھ چیزیں ایسی بھی آگئی ہوں جن پر میری شرائط صادق نہ آتی ہوں اسلئے کہ اس ملک میں یورپ کی نقل و تقلید جلد جلد اثر کر رہی ہے۔ جس کثرت سے چایدان طائی کے گوزے دستی رومال۔ نمکدان۔ سیرکٹ رکھنے کی ڈبیاں فرمائشیں کر کے دیسی کار میکر دن سے بنوائی جاتی ہیں منکر حیرت ہوتی ہے لیکن عموماً کہا جاسکتا ہے کہ میری شرط کی

تفصیل کی گئی۔

پھر سیری تیسری شرط یہ تھی کہ نمائش کے لیے بہتر سے بہتر نمونے ہم پہنچائے جائیں سستے سوئی اور جھال کے کپڑے بھدھی لکڑا چیزیں انگوٹھی چھلے برنجی سورتین اور گولیاں حج یہاں کی نمائش سے یا خود بزرگم مین بنتی ہیں ایسی چیزیں تو مجھو درکار نہیں مین تو نمائش کے لیے تمام ایسی چیزیں چاہتا ہوں جو ہندوستان کی صناعی مین نادر اور خاص اور خوشنام ہوں مثلاً

ہندوستان کے بنے ہوئے سونے اور چاندی کے برتن بھرت کی چیزیں۔ مینا کاریاں جواہرات لکڑی ہاتھی دانت اور پتھر کے کندے ظروف گلی اور سفال پرانے ایشیائی طور کے قالین ملین ریشمی کپڑے اور کارچوبی ساز و سامان اور لاجواب ہندوستانی ساخت کے زربفت یہ تمام چیزیں آپ اس عمارت کے اندر ملاحظہ فرمائینگے مگر یہ آپ کو خیال ہے کہ یہ نمائش گاہ ہے بازار نہیں جاری غرض و غایت مسرفوں کی خواہشوں کو پورا کرنا اور مال کی نکاسی کو مد نظر رکھنا نہیں ہے بلکہ اچھے کام کو ترقی دینا اور اہمیں نئی روح پھونک دینا ہے۔

نمائش کی عام سرسری حالت تو یہ ہے جو مین نے بیان کی لیکن ہم نے اس میں چند اضروری چیزیں بھی اضافہ کی ہیں اس خیال سے کہ لوگوں کے مذاق یوٹائیوٹا بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور ہمارے بہت سے نمونے جو زمانہ حال کی ایجاد ہیں خراب اور بدنام ہیں ہم نے اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ زمانہ حال کی پیداوار کے ساتھ اگلے وقتوں کے معیار اور نمونے نمائش کے لیے رکھے جائیں۔ نمائش کے لیے مستعار چیزوں کے لینے کا یہی مدعا ہے۔ اور وہ ایک بالکل علیحدہ کمرے میں سجائی گئی ہیں۔ ان میں آپ بہت سے پرانے ہندوستانی صنف کے کاموں کے

عمرہ نمونے دیکھینگے جو ہندوستانی والیان ریاست اور قدر دانوں نے اپنی فیاضی سے برہما
ہربانی مستعار دیئے ہیں انہیں بعض تو ہمارے ہندوستانی عجائب خانوں سے اور بعض لندن کے
سوتھ کانسنگٹن میوزیم کے بمثل ذخیرے سے آئے ہیں بہت سی چیزیں فی نفسہا خوشنایمیں۔
لیکن ہندو امید ہے کہ ہندوستانی کاریگر جو بیان موجود ہیں اور ان کے سرپرست جو ان سے کام
لیتے ہیں ان چیزوں کو صرف اس غرض سے نہیں دیکھینگے کہ وہ چیزیں یا تو محققان قدیمت کے
کام کی ہیں یا اس شخص کے شوق کی ہیں جو صنعت کا مذاق رکھتا ہو بلکہ ان کو اس نظر سے
ملاحظہ فرمائیں کہ یہ چیزیں انکو جدید اور تازہ خیالات ہم پہنچاتی ہیں جو ان کے آئندہ کارروائی
میں بکار آمد ہونگی لہذا یہ قاعدہ کلیہ قرار دینا چاہیئے کہ ہندوستانی صنعتیں صرف اپنی پرانی
وضع پر قائم رہنے سے ترقی پائینگی نہ غیر ملک کے خیالات کی پیروی کرنے سے۔

اب اگر مجھے پوچھا جائے کہ اس ٹائٹل سے اصلی عرض کیا ہے اور میں اس سے کس
فائدہ کی توقع رکھتا ہوں تو میں اس کا جواب بہت ہی مختصر لفظوں میں دوں گا۔ کہ جہاں تک
ہندوستان کی صنعت و حرفت کے تنزل میں تجارت کی ترقی اور ماتحت کی قوت پر دہانی
قوت کی چیرہ دستی اور مذاق پر سود مند کی کے غلبے کو دخل ہے وہاں تک تو مجھے کچھ حیران
توقع نہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان میں وہی صورت پیش آ رہی ہے۔ جو ساری
دنیا میں دکھائی دے رہی ہے جسے مدت ہوئی انگلستان کی پرانی محنت مزدوری کا ناس
مار دیا اور یہی چین اور جاپان کے پیچھے پڑی ہے۔ کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی جس طرح یہ
بات یقینی ہے کہ جیسے دہانی گاڑیاں گھوڑا گاڑیوں کو مٹا کر تیلی جلی جا رہی ہیں اور

جولاہوں کی کارگاہوں کو مشین کی کارگاہیں تبدیل کرینگے اور متفرق دکانوں سے
 بڑے کارخانے بازمی لیجائیگی یہ بات ضروری الوقوع ہے اور ایک زمانے میں جین سیتی
 چیزوں کی ضرورت ہے اور ان کے بدنا ہونے کی کچھ زیادہ پروا نہیں کیجاتی جیسے آرام کا زیادہ
 خیال ہے اور خوشنوائی کا اتنا نہیں اور جو کبھی بے اس کے خوش نہیں ہو سکتا کہ اپنے ہی نمونوں
 اور متواتر نقلوں کو چھوڑ بیٹھے اور اچھنی اور غیر مالک کی چیزوں کی تلاش میں سرگردان ہوں
 مارا پھرے تو ہوں یقین رکھنا چاہیے کہ بہت سی پرانی صنعتیں اور دستکار یاں آخر کار
 غارت ہو جائیں گی۔

ایک شناخت اور ہے جسکو میں اور بھی زیادہ فال بد خیال کرتا ہوں جیسا کہ میں
 کہ بھی چکا ہوں میں ان لوگوں میں ہوں جو اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی قومی کاریگری
 بے اسکے جاری نہیں رہ سکتی کہ جن لوگوں نے اسکو ایجاد کیا ہے ان ہی کے خیالات کی پیروی
 اور ان ہی کی ضرورتوں کو پورا کرے۔ یہ سیاح لوگ یا عجائبات کے متلاشی اکیلے تو کسی
 کاریگری کو زندہ نہیں رکھ سکتے۔ اگر صنعت کس مہر سی کے اس درجے کو پہنچ جائے تو
 وہ صنعت صنعت نہیں رہتی بلکہ ایک طرح کی کل ہو جاتی ہے جہاں صرف خاص رواجی
 نمونوں کی نقل ڈھالی جاتی ہے جب رواج بدلا اور عام پسند باقی نہ رہا تو اسکے ساتھ
 صنعت بھی رخصت ہو گئی پس اگر یہ منظور ہے کہ ہندوستانی صنعتیں سرسبز رہیں یا ان میں
 از سر نو جان ڈالی جائے تو یہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہندوستانی روسا اور

کہ اسکے صناعتوں میں صنعت کا خیال جاتا نہیں بلکہ انکو صرف ایک محرک اور بہت دلاؤ کی ضرورت ہے اس سے لوگوں کو یہ دکھانا کہ وہ غلط ہے کہ ایک ہندوستانی گھر کی زیبائش اور اثاثہ البتہ کے لئے کلکتہ اور ممبئی کی انگریزی دوکانوں میں ڈانوا ڈول پھرنے کی کچھ ضرورت نہیں حالانکہ تقریباً ہر ہندوستانی ریاست یا صوبے میں اکثر ہندوستانی شہروں میں اور بہت سے ہندوستانی دیہات میں ابھی تک صنعتیں موجود ہیں اور اب تک ایسے صنایع زندہ ہیں جو اپنے ہموطنوں کے صنعتی اور نیرسودمندی کے مذاق کو راضی مند رکھ سکتے ہیں جو ایسے قیمتی درختوں کو کہ سلف کے لوگوں سے ہمارے ہاتھ لگا ہے زندہ رکھنے کے قابل ہیں۔

ان ہی اعراض کی وجہ سے ڈاکٹر واٹ نے اور میں نے اس نائیش کے لئے مشقت اٹھائی ہے اور اب اسکے افتتاح کا اعلان کرتے وقت صرف اس ملی امید کا ظاہر کرنا باقی ہے کہ جس سرپرستی کی عرض سے اسکا منصوبہ سوچا گیا تھا خدا کرے تھوڑا بہت تو پورا ہو۔
رسم افتتاح کے بعد شاہزادے اور دائیڑے اپنے ہمراہیوں سمیت نائیش گاہ کے اندر گئے اور صدر دالان اور بغلی دالانوں میں چلے پھرے اور عمدہ ترین نمونوں کے دیکھنے کے لئے اکثر جگہ ٹھٹکے بھی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے حکم سے سر جارج واٹ نے نائیشی چیزوں کی ایک مکمل اور عمدہ فہرست مرتب کی تھی۔ اور چونکہ نائیش گاہ میں قابل دید چیزیں کثرت سے تھیں بعض تو اگلے وقتوں کے عمدہ کام تھے اور بعض خالص مشرقی وضع کی ہندوستانی

اور بعض ایسی چیزیں تھیں کہ انکے بنانے والوں نے بعض صنعتوں کو دیکھا کہ مٹ گئیں یا ٹٹنے والی ہیں اور انھوں نے بزور ذہانت نیک نیتی سے ان صنعتوں کو از سر نو تازہ کرنے یا سمجھانے یا ان میں کوئی نئی بات پیدا کرنے کی کوشش کی تو ابھی اتنی بہت چیزوں میں سے خاص نمود کی چیزوں کی روداد کا بیان کرنا بھی محال ہے پس جس کسی کو نمائشی چیزوں کی پوری کیفیت معلوم کرنی ہو اسکو چاہیے کہ سر جارج واٹ کی مرتب کی ہوئی فہرست کی طرف رجوع کرے وہ نری فہرست نہیں ہے بلکہ اس میں موجودہ ہندوستانی صنعتوں کے قسم و اہمیت زیادہ حالات ایک جگہ جمع ہیں اس میں فنون صنعت کی ترتیب عمدہ تسلسل کے ساتھ رکھی گئی ہے اور ہر ایک چیز کی تشریح بڑی واقفیت کے ساتھ کی گئی ہے اتنی معلومات کسی اور کتاب میں تو لیکلی نہیں۔ ابتداً اخیال کیا گیا تھا کہ فہرست نگہی تو وہ نمائش کا متمم ہوگی مگر نگہی تو وہ بجائے خود اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ نمائش کا ہونا بھی ایک ضروری کام تھا۔

دائیسراے نے جو رؤساء اور اُمراء اور ہندوستان کے بڑے بڑے لوگوں سے درخواست کی تھی کہ صنعت و حرفت کے ذخیرے جو انکے پاس ہیں نمائش کے لیے مستعار دیں تو انھوں نے بھی بڑی فیاضی سے اس درخواست پر عمل کیا۔ نظام کی گورنمنٹ کے حکم سے نمائش کے لیے چاندی تانبے پتیل کی چیزیں سونے اور چاندی کے کارچوبی کام از قسم زلفیت وغیرہ بنوائے گئے اور انکے وزیر ہمارا جہ پیشکار سر کشن پرشاد بہادر نے بدری کے کام کے بعض عمدہ نمونے مانگے دیے۔ بڑودہ کے گایکوار نے ایک قالین نمائش گاہ میں رکھوا دیا جس میں موتی ٹٹکے ہوئے تھے

اور سابق گایکوار ہمارا راجہ کھنڈے راؤ نے اسکو محمد صاحب کے مزار پر چڑھانے کی نیت سے بنوایا تھا۔ ہمارا راجہ سیور نے جو چیزیں مستعار دی تھیں ان میں چاندی کے بڑاؤ اور پیرٹھی ہوئی تھالیوں اور چرانے وقتوں کے کھنڈے ہوئے ہاتھی دانت کے بعض عمدہ نمونے تھے اور زمانہ حال کی کاریگری لکڑی کی کچی کاری اور دوسری زیب و زینت کی چیزوں میں دکھائی گئی تھی جو ہمارا راجہ کے نئے محل کے لئے طیار کی گئی تھیں۔ ریاست کشمیر نے نثر شالین مستعار طور پر غائیشگاہ میں بھیجیں ان میں سے ایک کی نسبت کہ بائیس ہزار روپے کی ہے اور شالون کے علاوہ بعض خوبصورت مینا کار برتن اور تین چاندی کی مورتیں جو لیہ کے بودھ مندر سے ہمارا راجہ گلاب سنگھ کے وقت میں کی گئی تھیں جنرل سر امر سنگھ نے بھی اور چیزوں کے علاوہ ایک بڑا عمدہ لوٹا اپنے ذاتی ذخیرے سے مستعار دیا۔

نامیاتی چیزوں میں سے جو راجگان راجپوتانہ نے مانگے دی تھیں بہت سے قیمتی منقش ہتھیار توڑے دار بند و قین۔ تلواریں۔ بنجر وغیرہ تھے جو اسلحہ خانہ جو دھ پور سے آئے تھے۔ ہمارا نا اودے پور نے اور چیزوں کے ساتھ دو سنگ لیشب کے خوشنما تھے بھی بھیجے تھے۔ ایک مین زمرود جڑے ہوئے تھے اور دوسرے مین یا قوت دیکھنے والوں نے انکو بہت ہی پسند کیا فی الحقیقت ہندوستان کی ہر ریاست کو کچھ نہ کچھ ذخیرہ کی ہوئی ناؤ چیزیں بھیجنے کی ترغیب دلائی گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب اور انکے اسٹنٹون کی تلاش سے بہت سی سبک چیزیں جو واقعات تاریخی اور مذاق صنعت کے اعتبار سے دلچسپ تھیں ایسے مقامات سے دستیاب ہوئیں جہاں انکے ہونے کا مطلق وہم و گمان بھی نہ تھا



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب بیکانیر کے سی آئی ای

مثلاً چباجو ایک پنجاب کی پہاڑی ریاست ہے وہاں کے راجہ کے پاس ایک نہایت ہی عمدہ خنجر دن کا سبٹ ملا جس کے دستے مڑھے تھے جو شہنشاہ اکبر نے ان کے کسی بزرگ کو دیا تھا۔ یہ بھی نمائش کو مانگے دیئے گئے تھے۔ بالحق دانست میں کندے کے کام کے تین توئے جنہے کچھوے اور دیوتا کرشن جی کی صورت ظاہر ہوتی تھی جو پچاس برس ہوئے اڑھیسہ کی ریاست نیا گڑھ میں بنوائے گئے تھے نمائش کی نہایت ہی خوشنما اور صنعت کی چیزوں میں سے تھے۔

سراج واٹ کی تلاش کچھ ہندوستانی ریاستوں ہی پر بندہ تھی اجیر میں انکو دو کواڑ ملے جو سنہ ۱۵۵۷ء میں اکبر جتوڑ سے اکھڑوا کر لے گیا تھا یہ کواڑ اس قابل ہیں کہ انکو غالباً قدیم العہد ہندوؤں کی چوب تراشی کی صنعت کا سب سے پرانا نمونہ سمجھنا چاہیئے۔ بیجا پور سے ایک غالبچہ آیا جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ اورنگ زیب نے وہاں کی مسجد پر چڑھایا تھا اور چند اور غالبچے آئے جنکی نسبت لوگ یقین کرتے ہیں کہ ڈوہائی سو برس پہلے کے ساخت کشمیر ہیں۔ نمائش گاہ میں ایک اور دلنشین چیز کپڑے تھے جو گذشتہ تین سو برس کے اندر مختلف اوقات میں راجاؤں اور نوابوں اور انکی لانیوں اور بیویوں نے اپنی شادیوں میں زیب تن کیئے۔ نمائش گاہ میں ہندوستانی مصوروں کی بنائی ہوئی بہت سی تصویریں بھی تھیں ان میں سے ایک تصویر ہوت کی تھی جب لارڈ لیک لاسوالری کی لڑائی کے بعد دہلی میں داخل ہوئے۔ مارکوٹس آف ولزلی اسی لڑائی کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ہتھیاروں کی فتوحات ہندوستان کی تاریخ میں ابھی تک کوئی فتح

اس سے بڑھ کر نہیں ہوئی۔ یہ تہذیب تصویر جو برفی باریں سے گزرتے صدی کے آثار سے ہاتھیوں کے جلوس کو یاد دلاتی ہے ہمارا جہ الور نے مانگے دی تھی۔

دکٹور یا اینڈ ایلبرٹ میوزیم واقع سوئٹھ کننگٹن نے جو چیزیں نمائش کے لیے مستحق دین انکا بیان کرنا بھی مناسب ہے وائسیرے کی درخواست پر میوزیم کے ڈیرکٹر کسپر ریڈن کلارک نے کہ وہ خود تمام مسائل متعلقہ صنعت مشرق کے امام مستندین ہندوستانی کاریگری کے بہت سے بہتر سے بہتر نمونے جو قومی ذخیرے میں موجود تھے منتخب کر کے دہلی روانہ کیے۔ ورننگل واقع دکن کے دو قالین سلطنت کی عظیم نمائش میں دکھائے گئے تھے اور سوئٹھ کننگٹن میں سب سے عمدہ مین گلڈن اور سنگ یشب کی کندہ کی ہوئی اور جڑاؤ چیزیں نہایت ہی بیش قیمت حیثیت کی تھیں حقہ رکھنے کی ایک شیشے کی تپائی جسمین خوب ابھرے ہوئے پھول بنے ہوئے تھے اور تہ زمین بڑی نزاکت سے کھڑچ دی گئی تھی غالباً کسی مغل بادشاہ یا کسی بڑے امیر کے لیے بنائی گئی ہوگی ایک منیٹر چیز ہے پتیل اور تانبے کی چیزیں جو تبت اور چینی ترکستان سے آئیں دیکھنے والوں کے لیے خاصکر دلکش تھیں۔ سوئٹھ کننگٹن سے جو چیزیں آئی تھیں بہت شگوارچی کاری کام کے جو دیوان عام کا تھا اور جسکا بیان آٹھویں باب میں ہے بعد کو واپس کر دی گئیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا کی جو یہ خواہش تھی کہ نمائش گاہ میں ایسی چیزیں فراہم کیا جائیں جسے ملک کی صنعتی جفاکشی کی عام حالت آنکھوں کے سامنے پھر جائے۔ وہ خواہش توفیق کے ساتھ پوری ہوئی اور اسکے ساتھ ساتھ جلدی سے اس بات کا بھی یقینی ثبوت مل گیا

کہ نمائش کا دوسرا مطلب بھی فوت ہونے نہیں پایا۔ قدسیہ بلغمین جو صنعت و حرفت کا محل کھڑا کیا گیا تھا ہر روز لوگ جوق جوق اسکے دیکھنے کو آتے تھے۔ فی الواقع وہ محل ایسے خزانوں سے معمور تھا کہ کیا دہلی کے رہنے والے اور کیا وہ لوگ جو نظر سے خوش گزر سیر کے لیے دہلی آئے ہوئے تھے انکی کشش کی مقاومت کر نہیں سکتے تھے ایک بار نہیں کئی بار لوگوں کو دروازے سے الٹا پھیر دیا گیا کہ نمائش گاہ میں آدمی بھرے ہوئے ہیں۔ باوجودیکہ نمائش گاہ تھوڑے ہی دن کھلی رہی تاہم ۴۸۰۰۰ آدمی دام خرچ کر کے اندر گئے۔ چیزیں جو معرض فروخت میں تھیں مالکون نے ہر ایک چیز کے دام لگا دیے تھے زیادہ داموں پر فروخت ہو سکتی تھیں! سپر بھی ساڑھے تین لاکھ روپے سے زیادہ ہی کی خریداری ہوئی۔ کچھ چیزیں گورنمنٹ نے عجائب خانوں اور صنعتی سکولوں کے لیے لے لیں۔ ہندوستانی رئیسوں امیرون اور مغز لوگوں نے دل کھول کر خریداری کی۔ اور جو لوگ تمام اطراف عالم سے سیر دیکھنے آئے تھے انھوں نے بھی وجہی قیمت پر ان چیزوں کے حاصل کرنے میں جوفی بحقیقت ہندوستان کی اچھی کاریگری کے نتیجہ کے ساتھ چنے ہوئے نمونے تھے بطور خاطر نمائش کے موقع سے فائدہ اٹھایا۔ اسکا اندازہ کرنا سہر دست ناممکن ہے کہ نمائش نے بلا واسطہ یا بواسطہ ملکات ہندوستان کے حرفوں اور پیشوں پر اور نیز عام لوگوں کے سلیقے اور مذاق پر کہہ سکو مصنوعات کی حیثیت اور مقدار میں تھوڑا بہت دخل ضرور ہے کیا اثر کیا یہ بات تو اپنے وقت ہی پر ظاہر ہوگی۔ کہ گورنمنٹ نے جو کاریگروں کی حوصلہ افزائی اور انکی

صنعت کے بہترین نتیجے یعنی عمدہ کام کی نکاسی کے ترقی دینے میں بے لاگ اور عاقلانہ
کوشش کی اس میں کمانٹک کامیابی ہوئی۔ علاوہ برین و لکوار میں خیال سے بھی تسکین
ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ تو کیا گیا اور جو کچھ بھی کیا گیا وہی اچھی کارگیری کے لئے قوی محرک
کام دینے کی وجہ سے ممکن نہیں کہ بے اثر محض ثابت ہو۔ نمائشی چیزوں کو دس درجوں
میں تقسیم کیا گیا اور ہر درجے میں مستحق ترین چیزوں کے مالکوں اور کارگیروں کو انعام اور
تہنیت بہتری کی سندیں دی گئیں اس کارروائی سے بھی کارگیروں اور کارفرماؤں کو
معلوم ہو گیا ہو گا کہ واقع میں صنعت گری کی لیاقت کا بھی ایک ترقی یافتہ درجہ ہے
اور اس کی نقل و تقلید فائدے سے خالی نہیں۔ مستحقین انعام کا انتخاب صاحبان
مفصلہ الذیل کی کمیٹی کو سپرد کیا گیا۔

پریزیڈنٹ

کرینل سر سونٹن جلیک

ممبران

جرنل سٹوارٹ بیٹسن

سی۔ ال برنڈ اسکوائر

شولیر۔ او۔ گھلارڈی

کرینل۔ ٹی۔ ایچ۔ ہنڈے۔ آئی۔ ایم۔ ایس

آر۔ ڈی۔ میکنزی۔ اسکوائر

نشتی مادھو لال۔

بھائی رام سنگھ۔

ای تھرسٹن اسکوائر۔

سکرٹری

آر۔ ای۔ وی۔ آر تھناٹ اسکوائر۔

انیس طلائی تمغے کمیٹی کے اختیارات میں کر دیئے گئے ان میں سے پانچ تو گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنی طرف سے دیئے مہاراجہ کوچ بہار نے چار۔ راجگان کپورتھلہ و پوینچ اور راجہ سرام سنگھ ہر ایک نے دو دو۔ نشتی مادھو لال نے تین اور راجہ بہادر رانا جیت سہاوا لی ناشی پور نے ایک۔ تمغے حسب ذیل تقسیم کیے گئے۔

درجہ اول دھات کی چیزیں

دھات کی چیزیں (سی اور برنجی) وہ مدرسہ صنعت جیپور سے آئی تھیں۔

نایلو کا کام۔ تھالی جوڑ۔ سایا پو آف ٹونگو۔

نقرئی کام۔ مونگ بن مونگ آف رنگون۔

درجہ دوم۔ تھچر کے برتن

(۴) بھرت پور سے ایک کھدا ہوا بھرت پور تھچر کا کام۔ ریاست بھرت پور سے۔

درجہ سوم۔ شیشے اور مٹی کے برتن

کچھ نہیں۔

درجہ چہارم۔ چوبی کام

(۵) بھاؤنگر سے ایک کھدے ہوئے چوبی روکار کا نمونہ۔ ریاست بھاؤنگر۔

(۶) کندہ چوبی میوسکول آف آرٹ لاہور۔

(۷) برما کی ایک شہزادی کی تصویر جو لکڑی میں کھدی ہوئی تھی۔ مونگ نگیں آف رنگون

(۸) کمرہ جو بھٹی کی صناعی سے سجایا گیا تھا۔ مدرسہ صنعت بھٹی۔

(۹) صندل کی لکڑی کا کندہ صند و قچہ۔ شاہ پور سو برائیا۔ ساگرداد اڈیتا آف میسور۔

درجہ پنجم۔ ہاتھی دانت سینگ اور چمڑے وغیرہ

(۱۰) کندہ ہاتھی دانت کی چیزوں کا مجموعہ۔ فقیر چند رگھوناتھ داس ساکن بلی۔

(۱۱) ہاتھی دانت کا صند و قچہ۔ مدرسہ صنعت ٹری وڈ ٹرم۔

درجہ ششم۔ لاکھ۔ وارنش وغیرہ

کچھ نہیں۔

درجہ ہفتم

(۱۲) سنہری کمخواب بھگوان داس گوپی ناتھ ساکن بنارس۔

درجہ ہشتم

(۱۳) دو شالہ۔ ٹرے لو کیا ناتھ داس ڈھاکہ و مرشد آباد۔

(۱۴) چکن کے کام کا مجموعہ۔ کد ار ناتھ۔ رام ناتھ اینڈ کمپنی۔ لکھنؤ۔

(۱۵) کشمیر کی شالون کا مجموعہ (جنتی ہوئی اور کار چوبی) ہزائیئس مہاراجہ کشمیر کے پاس سے۔

درجہ ہفتم - حاکمین

(۱۶) کشمیر میوزیکلنگ کمپنی - سری نگر۔

(۱۷) آگرہ سنٹرل جیل۔

درجہ دہم - عمدہ عمدہ صنعت کی چیزیں

(۱۸) سٹریج - کے مہتر بیٹی - لڑکی کی ایک سورت کے انعام میں۔

(۱۹) بھگونت سنگھ لکھنؤ انڈسٹریل سکول - بیٹی کے ساپنے کے انعام میں۔

ان انعامات کے علاوہ ۳۸۴ نفر کی تحفے اور ۵۰۰۰ روپے کی چیزیں جو

نمائش میں رکھی گئی تھیں ان کے واسطے انعام کی سفارش کی گئی ۲۹۰۰ روپے کی ایک رقم دالیان ریاست اور انگریزی اور ہندوستانی شرفانے جمع کی جو ان کا ریگرون میں تقسیم کی گئی جنھوں نے ایسے مال طیار کیے تھے جنکی وجہ سے انکو تحفے ملے۔

انعامات کی پوری فہرست ۲۵ - اپریل سن ۱۹۱۷ء کے گزٹ آف انڈیا میں شائع کر دی

اور سرکاری فہرست میں بھی مندرج ہے نمائش گاہ کی عمارت لوگوں کے اجتماع کا ایک نظارہ تھا۔ حسین اگرچہ روز افتتاح کی نسبت جبکہ بروز جمعہ ۲ - جنوری سن ۱۹۱۷ء کو گورنمنٹ آف انڈیا کے ویسی مہمان تھے پہرے کے وقت وہاں آئے اور وائسرائے نے ان سے ملاقات کی تو ان کے مقابلے میں بیٹھ بٹھکا تو کم تھا لیکن کچھ میں کم نہیں اس سم کے وقت دالیان ریاست کے علاوہ تمام ہندوستانی امرا و شرفا موجود تھے جو دہلی میں سرکار کی طرف سے مدعو تھے اور ان میں سے بہت سے اسی موقع پر ہرکلسنسی اور ہنر ائل بائینس ڈیوک آف کاناس کے

رُجبر پوٹی کیے گئے۔ ڈچس آف کانٹ لیڈی کرن - لارڈ ویلڈی امپٹیل - لارڈ ویلڈی
 نار تھ کوٹ اور مختلف کمپون سے اور بہت سے اعلیٰ عہدے دار اور ملاقاتی انگریز بھی موجود تھے۔
 ملاقات کی اس تقریب سے لوگ بہت ہی رضا مند ہوئے کیونکہ ہندوستانیوں کے بہت سے ممتاز
 اور سربراہان اور وہ لوگوں کو جو تمام حصص ہندوستان سے ایک جگہ جمع ہوئے تھے وائس رے
 اور ان کے شاہی مہمانوں سے بالمشافہ گفتگو کرنے کا بہت ہی اچھا موقع مل گیا۔ وہ انونگ
 پارٹی جو وائس رے کیلیمپ میں ہوئی جس کا ذکر باب ۱۱ میں کیا جائے گا۔ اس کی بھی عرض
 اصلی یہی تھی کہ وائس رے کی ریاست کو بھی ایک ایسا ہی موقع دیا جائے۔ انگریزی عہدہ داروں
 اور مہمانوں کو سیمین میل جول کے ہمیشہ ایسے موقع ملتے رہے اور اس وجہ سے ان تمام
 مہمانوں میں جو دہلی مدعو ہوئے تھے کوئی بھی ایسا فرق نہیں تھا جس کو یہ موقع نہ ملا ہو کہ
 وہ شہنشاہ کے قائم مقام اور برادر کے روبرو آداب نہ بجالائے۔ قدسیہ بلخ کی عمارت
 کی وجہ سے اس عرض کے آسان کرنے میں بہت سے مفید مطلب حاصل ہوئے۔



پرنس اریک مہاراجہ صاحب گوالیار
اے قہر سی۔ جی سی ایس آئی۔ جی سی ڈی اے

باب ۶

شہنشاہی دربار

سنہ ۱۷۷۱ء کی صبح نوروز کا آغاز تھا کہ دہلی کے اطراف میں اس عظیم الشان جلسے کی آخری طیار یونکی چل پل شروع ہو گئی جسکے شوق نے مہذب دنیا کے تمام اطراف سے ہزار ہا آدمیوں کو کھینچ بلایا تھا دایان ملک و ساء گورنر و دیگر حکام بالا اس شاہانہ رسم کے واسطے اپنی اپنی خدمت کی طیاریاں کرنے لگے۔ توپخانے اور چمپین اپنے مہودہ مقامات کی طرف روانہ ہو گئیں۔ لیکن ملکی اور جنگی آدمیوں کے وہ جفاکش کارپرداز جنکے سلیفہ انتظام پر اس جنم غفیر کی حسرتیں کا مدار تھا ابھی تک بڑی سرگرمی سے ابتری کے دفع کرنے اور انتظام میں مشغول تھے۔ اور بندوبست کر رہے تھے کہ عین وقت پر کوئی حادثہ واقع نہ ہو۔ تماشائی اور سیلانی جوڑے دہلی کی صبح کی سردی کی تکالیف جمیل رہے تھے تاکہ اس تماشے کے موقع پر جبکا مدت سے انتظار تھا عین وقت پر پہنچ جائیں۔ تھوڑے ہی عرصے بعد آب زندہ وسیع ٹرکین جو دہلی سے بمبئی تھیںٹر کی طرف جو کہ کھلمیدان میں کشمیری دروازے سے چاریل شمال کی طرف واقع تھا جاتی تھیں اور نیز دیگر راستے جو مختلف کمپوں سے آتے تھے پیدل سوار اور گاڑیوں کے ازدحام سے کچا کچ بھر گئے۔ اس سارے انبوہ کا رخ اُسی منزل مقصود کی طرف تھا۔ بعض لوگ لایٹ ٹرین میں بیٹھ بیٹھ کر جا رہے تھے۔ جنکاسٹیشن سے بمبئی تھیںٹر تک ایک تاننا بندھا ہوا تھا

علی پور کی سڑک پر راجہ لوگ اپنی فوج اور رسالوں کے ساتھ زرنگار گاڑیوں میں بیٹھے چوکڑیاں اڑائے چلے جاتے تھے۔ انگریزی ساخت کی لینڈ ویاٹم سے لیکر لہڑیلوں کے چھکڑے اور ہچکولے لگتے ہوئے کیون تک ہر قسم کی سواریاں تماشائیوں کی بیٹھاریں سے بھرتی ہوتی تھیں جنہیں ہزار ہا مختلف صورتیں نظر آتی تھیں کسی میں انگریزی اور دہلی عہدہ دار تھے کسی میں اجنبی لوگ تھے۔ جو دریائے ہڈسن اور یارا کے کناروں یا پریٹوریا اور ٹوکیو کے دارالسلطنتوں سے آئے تھے بعض جگہ شمال مغربی سرحد کے پٹھان اور خود سر ملک یا غستان کے سردار نظر پڑتے تھے اور بعض جگہ بلوچستان کی سطح مرتفع کے لمبی ڈاڑھیوں اور زلفوں والے جنگجو وچین اور متبت کے غیرانوس زبان اور انوکھے لباس والے سرحدی دکھائی دیتے تھے۔ کہیں کہیں بحیرہ عرب کے کنارے کے شیخ و سلطان بھی دیکھنے میں آتے تھے الغرض سلطنت ہند کے متعلق ہر قسم کا آدمی موجود تھا۔

حسن اتفاق سے نوروز کے دن مسلمانوں کے مہینے شوال کی پہلی تھی یہ وہ خوشی کا دن ہے جس روز مسلمان اپنی عید مناتے ہیں آج ماہ صیام ختم ہوتا ہے۔ اس روز گ مہینے میں تمام اہل اسلام ماہ نو کی رویت تک سوائے سفر کی حالت کے طلوع آفتاب سے غزو آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے کو حرام سمجھتے ہیں چاند رات کو ہر روزہ دار کمال ذوق و شوق ہلال کی رویت کا منتظر تھا صبح کو یعنی دربار کے دن عید گاہ میں نمازیوں کا بڑا ہجوم ہوا۔ گورنمنٹ نے اہل اسلام کی سہولت اور آسائش کے واسطے جلسے کے افتتاح کا وقت دوپہر سے ساڑھے بارہ بجے کا کر دیا تھا۔ وقت سے کہیں پہلے اکثر تماشائی عہدہ دار اور

غیر عمدہ دارالمیمنی تھینٹر پر پہنچ گئے سوار یون اور پیدل آدمیوں کے اس عظیم ہنگامے میں پولیس نے جس خوبی سے انتظام اور بندوبست کیا وہ بیشک قابل تحسین و آفرین ہے۔ رؤسا کی سواریاں بیرونی احاطے کے دروازے تک پہنچتی تھیں جہاں کہ ہر ایک کا اس کے منصب کے مناسب استقبال ہوتا تھا اور وہاں سے انکو ایک پولیٹیکل افسر کی خاص جگہ پہلے جا کر بٹھا دیتا تھا۔ اس توڑک و چٹھام کے ساتھ ۱۰۰ سے زیادہ رؤسا کا استقبال کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی لیکن ان افسروں نے جنکو یہ خدمت تفویض ہوئی تھی اس اہم کام کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ کوئی غلطی اور شکایت نہ ہوئی۔ ہر پولیس کو آتے کے ساتھ دائیں سرے کی اس تقریر کا جو کہ وہ دربار کے موقع پر پڑھنے کو تھے ایک اُردو ترجمہ پیش کیا جاتا تھا یہ صلی پڑھنے کے حرفون میں چھپا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں اور معزز آدمی اور درباریوں کو بھی ایسے ہی ترجمے تقسیم کیے گئے لیکن وہ بجائے شہرے حرفون کے سرخ حرفون میں چھپے ہوئے تھے۔ الغرض حضار جلسہ میں سے اور خصوصاً تعلیم یافتہ اور ذی رتبہ لوگوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا متنفس ہوگا جو جلسے کی کارروائی کو باوجود انگریزی زبان کی ناواقفیت کے اچھی طرح سے نہ سمجھ سکا ہو۔

فوجی طیار یون پر بھی کچھ کم غور و پرداخت نہ ہوئی علی الصبح ساری فوج کی سیٹور سے بریڈ ہوئی جیسی انکو دربار کی تقریب پر کرنی تھی۔ پیادہ فوج دودھتے ہو کر حسین تیرہ تیرہ پلیٹین تھیں جاے مقررہ پر پہنچ گئی۔ اور ایمنی تھینٹر کے دروازے کے سامنے کوئی چار سو گز کے فاصلے پر مربع پرے جا کر قائم ہو گئی ان پلیٹون کی قطار کوئی ہزار گز لمبی ہو گئی۔ چونکہ

گارڈن ہائی لینڈز کی دوسری پلٹن کو یہ خدمت سپرد تھی کہ اندرون ایف پی تھیٹر اور دروازوں پر گارڈ کا کام دینا اسلئے انکی جگہ پنجابی پلٹن ۲۸ جمی ہوئی تھی اس پلٹن کی دہنی طرف پہلے برگئیڈ ڈوین نمبر ۳۸ تھا جس میں رائل فیلڈ آرٹلری کے نمبر ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ کے توپخانے تھے انکے بعد کمپنی نمبر ۳۰ اور بنگال سفر مینا پلٹن کی وہ جمعیتیں تھیں جنکا کام غبارے اڑانا اور چوٹی پل بنانا ہے۔ سب سے آخر میں رائل فیلڈ آرٹلری کا برگئیڈ ڈوین ۱۷ تھا جس میں ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ کے توپخانے تھے۔ بائیں طرف اول امپیریل سروس کی پلٹنیں تھیں۔ پھر ریاست مالیر کوٹلاہ اور سرسور کی سفر مینا فوج تھی انکے بعد رائل فیلڈ آرٹلری کا اٹالیسواں برگئیڈ تھا جس میں ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ کے توپخانے تھے فوج کا کل شمار نصف ہستہ اور دروازوں کے پیرہ دار دونوں کو ملا کر ۳۹۶۰ تھا۔

دربار کی اس سڑک کے دونوں طرف جس پر سے حضور واپس آئے اور ڈیوک آف کانٹ کی سواریاں ایف پی تھیٹر کی جانب گزرنے کو تھیں۔ فوج کے دستے اس ترتیب سے قائم کیئے گئے تھے پہلے چودہ سکواڈرن امپیریل سروس کیولری کے تھے پھر کائیر کے سائڈنی سوار تھے بعینہ مونٹیڈ انفنٹری تھی جنکی دو کمپنیاں برٹش تھیں اور چار دیسی۔ انکے آگے ڈویژنل کیولری کے سکواڈرن تھے جن میں دو سکواڈرن تو گائڈز کیولری اور پانچویں پنجاب کیولری کے تھے اور ایک حربہ مالک متوسطہ کے سواروں کی تھی۔ انسے آگے بڑھ کر کور کیولری کے سکواڈرن آئے جن میں اٹھارویں بنگال لانسز فوج تھی اور ایک ایک سکواڈرن پہلی اور دوسری پنجاب کیولری اور دسویں اور چودھویں بنگال لانسز کا تھا۔ بعد میں وائٹ کور کیولری تھی۔ پہلی

اور دوسری کیولری برگئیڈ کے بارہ بارہ سکواڈرن سڑک کے چپ دراست پر آنے سامنے ایستادہ تھے۔ فوجین اس جگہ سے لیکر اسی مقام تک جانا کہ سڑک ایف پی تھیٹر کی طرف مڑتی تھی سڑک کے دونوں طرف جمی ہوئی تھین رائل ہارس آرٹلری کی ڈی۔آئی اور ایچ بیٹری سڑک کے صرف جانب مشرقی پر قائم تھی۔ حضور وائیسرے کی ہمراہ خاصہ کی فوج کا پیادہ یعنی نارتھمپٹن شائر رجمنٹ کا پہلا بٹالین اور پنڈرھویں سکھ انفنٹری ایف پی تھیٹر کے دروازے کے باہر سڑک کے دونوں طرف سڑک اور پیادہ فوج کی لمبی قطار کے بیچ میں ایستادہ کردی گئی تھی۔ دیر رائل ہائینسنز اور وائیسرے کی تشریف آوری کے بعد ہمراہ خاصہ کی فوج کے سوار بھی اسی جگہ پیادہ فوج کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

اگرچہ موقع وہی تھا جہاں کہ ۱۷۷۱ء میں لارڈ کلٹن نے وایلیان ریاست کے روبرو ملکہ مرحومہ کے شاہی خطاب اختیار کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ لیکن یہ عمارت جو کہ لارڈ کلٹن کے دربار کے واسطے طیار ہوئی۔ ساخت اور وضع میں جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہوگا اس عمارت سے جو کہ ۲۵ برس پہلے ایک قلیل مجمع کے لئے کافی سمجھی گئی تھی بالکل مختلف تھی ۱۷۷۱ء کے دربار میں ہندوستان کے گورنر لٹنٹ گورنر دیگر رؤسا اور اعلیٰ حکام کی نشست گاہیں ہلال کی صورت میں تھیں جسکی وسعت تقریباً ربع دائرہ کے برابر ہوگی نشست گاہوں کا رخ وائیسرے کی طرف تھا اور لارڈ کلٹن نے ہنار کو ایک مسدس شش نشین پر سے خطاب فرمایا تھا جو کہ دائرے کے مرکز سے ذرا آگے بڑھا ہوا بالکل علیحدہ بنایا گیا تھا۔ باقی عمدہ داروں اور شاہیوں نے اس جلسے کی کیفیت ان چھوٹی چھوٹی نشست گاہوں سے دیکھی تھی جو کہ وائیسرے کے

نیشنلس سیکرٹریٹ میں طیارے کی کچھ نشانیوں کی تلاش ہوئی۔ لیکن کوئی شے نہیں مل سکی۔

انکی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ نہ تھی لارڈ لٹن کے ایفی تھیلٹر کے نقشوں پر نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس عمارت کی وضع اور ساخت نہایت ہی خوشنما اور دلکش تھی اس میں چند لاعلاج عیوب بھی تھیں مثلاً آدھے سے زیادہ حاضرین وائسیرے کے پشت تھے اور وہ وائسیرے کی سپیج کا ایک حرف بھی نہ سُن سکے سامنے کی نشست گاہوں کی قطاروں میں بھی انکی آواز چند ان صاف طور سے سنائی نہیں دی وجہ یہ ہوئی کہ قریب قریب کرسی کا فاصلہ وائسیرے کی نشستوں سے ۵، گز کا تھا۔ علاوہ برین آرائش اور زیبائش کی چیزوں میں سوائے پرچموں۔ ڈھالوں جھنڈیوں اور بیروقن کے کوئی چیز ایسی نہ تھی جس سے مشرقی شان ٹپکتی ہو۔

ایک دفعہ یہ لازمی تھا کہ عمارت پہلے سے بڑی بنے اور اسکی ساخت میں بھی کچھ تبدیل ہوتا کہ درباریوں کی پیشتر سے کہیں زیادہ تعداد اس میں بخوبی بیٹھ جائے اور وائسیرے اور ڈیوک آف کانٹ کو بھی اس جلسے پر ایک ہندوستانی دربار کی شان و شکوہ برتنے کا موقع ملے۔ دربار سے کوئی ڈیڑھ برس پہلے وائسیرے نے بڑے غور و تحقیق کے بعد یہ بات فیصلہ کی کہ آواز اور دیگر امور کے لحاظ سے عمارت کی وضع فعل اسپ کی صورت سے زیادہ موزوں و بہتر نہیں ہو سکتی چنانچہ کرنل جیکب کی مدد سے جو کاب سروسٹن جیکب کے خطاب سے ممتاز ہیں اور شمالی ہند میں فن عمارت کی وجہ سے نہایت مشہور ہیں نفقے اور خاکے تیار کیے گئے۔

اپریل ۱۸۵۷ء میں دایسٹر موقع ملاحظہ فرمانے کی غرض سے خود دہلی تشریف لائے
 لارڈ لٹن کے دربار کی جگہ کو اپنی اصلی حالت میں عود کیے ہوئے ایک عرصہ ہو چکا تھا اور
 اب اس میں اور گرد و نواح کے جنگل میں کچھ تفاوت نہ تھا۔ خود دہلی میں بہت سے صاحبان
 کو جنکو بیرون شہر اس طرف جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا باوجود ان کے اس شہر میں عرصے
 تک قیام فرمانے کے پچھلے دربار کا ٹھیک موقع معلوم نہیں تھا وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ
 شہر کے چبوترے کا بقیہ اب صرف ایک اینٹوں کا ڈھیر رہ گیا ہے اور پشت کا ہونکے
 ہلالی صورت میں ہونے کا پتہ محض اس بات سے چلتا ہے کہ وہ زمین ارد گرد کے کھیتوں سے
 ذرا ابھری ہوئی ہے چنانچہ یہ بات فیصلہ کر دی گئی کہ لارڈ لٹن کا چبوترہ جدید جلوہ گاہ کا
 مرکز ہے لیکن اس کا قطر ذرا شمال مشرق کی طرف پھیر دیا جائے، سطح وہ ٹیلے جسے گزشتہ
 نشستگاہوں کی قطاروں کا پتا لگتا ہے۔ اب اس ٹیلی عمارت کے گھیر میں آجائیں۔
 جب انجنیروں نے کام شروع کیا تو دایسٹر نے پہلے نقشوں میں بہت سی ضروری تبدیلیاں
 مناسب سمجھیں اس میں جبیک کے نقشے میں یہ تجویز تھی کہ ایفنی ٹھیٹر پر بجائے چھت کے نیلے
 اور سفید رنگ کی دھاریوں کی کرچ کا ایک ہلکا شامیانہ تان دیا جائے اور ان پستان
 جھنڈیاں نصب کر دی جائیں۔ لیکن پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کرچ کے بجائے خاص سلانی صانع کا
 کوئی کپڑا ہو اور اس کے نقش و نگار میں دہلی یا آگرے کی کسی مغلی عمارت کی نقل کی جائے اور
 ہر چیز اس ترکیب سے بنائی جاوے کہ گودہ اصل میں لوہے یا لکڑی کی ہو مگر دور سے
 عین سنگ مرمر کی نظر آئے جب کام پھیلا اور نئے نئے نمونے طیار ہو کر پیش ہوئے تو نقشوں میں

لاحظہ نہ کر لیا مرتب نہ ہوا۔

چونکہ دہلی میں بڑے دن کے موقع پر اکثر آندھی اور مینہ کا احتمال ہوتا ہے اور نیز دوپہر کے وقت دُھوپ کی تیزی ناگوار گذرتی ہے اسلئے تماشائیوں کی آسائش کے واسطے تمام بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ کو جو کہ تقریباً ایک لاکھ مربع فٹ کی تھی پاٹ دیا گیا تھا اس پٹاؤ میں نشست کا میدان بھی آگیا تھا اور سطح کوئی چار ہزار تماشائیوں کی اور زائید جگہ نکال آئی۔ پھر یہ خیال ہوا کہ ستون چونکہ موٹے ہیں اور جلسے کے موقع پر انگے گرد لوگوں کا بہت ازدحام ہوگا۔ اسلئے شاید ہر جگہ سے دربار کی پوری کیفیت نظر نہ آئے۔ چنانچہ اس وقت کے رفع کرنے کے لئے آہنی شمشیروں کا استعمال کیا گیا اور ستونوں کی تعداد کو کم کر دیا۔ تاکہ تماشائی ہر جگہ سے دربار کی پوری کارروائی کو بخوبی دیکھ سکیں۔ چوتھے پر جو مسلمانی وضع کی شمشین قائم کرنے کی تجویز تھی اس میں بھی بڑی ترمیم ہوئی اصلی نقشے کے موافق شمشین کی وضع مٹھن تھی جو کہ مغلیہ عمارتوں کے سنگ مرمر کے برجون کی مشہور قطع ہے لیکن نمونے کے ملاحظہ سے فوراً یہ بات معلوم ہوئی کہ چوتھے کے لوگ ستونوں کی زیادتی کی وجہ سے بہت سے تماشائیوں سے چھپ جائینگے چنانچہ وائس رے نے رے بہادر رام سنگھ و گنگا رام کو جنہوں نے اس موقع پر تجویز دی اور انکی تکمیل میں نہایت جانفشانی اور نمک حلائی سے کام کیا۔ یہ حکم دیا کہ گنبد بجائے مٹھن ہونے کے اگرہ کی ایک اکبری عمارت کبرج کے موافق مربع بنایا جائے چنانچہ اس تجویز نے خوب مطلب برآری کی آخری ملاحظہ پر یہ بات بھی فیصلہ

کر دی گئی کہ ایفی تھیٹر کی مجموعی ہدیت درست کرنے کی خاطر چھت کی برجیوں کی تعداد کم کر دینی چاہیے اور بچہ بے پن کو رفع کرنے کے لیے سوائے ستونوں اور گنبدوں کے کلسون کے سنہری کرنے کے اور کسی قسم کی آرائش نہ کی جائے۔ چنانچہ ان چیزوں کے سوائے تمام عمارت پر سفید رنگ کر دیا گیا۔ علاوہ برین شہ نشین اور بڑے پلیٹ فارم کی درستی پر نشست گاہوں کی سب مین پنچی قطار سے ملا ہوا تھا اور چپ سے والیان ریاست دربار کے اختتام پر نذرین گذارنے کی غرض سے چڑھ کر آنے کو تھے۔ بار بار غور کیا گیا کہ مبادا آخری دن کوئی اتفاق ناگہانی پیش آجائے۔

تماشا یوں کی نشست گاہوں کی بابت یہ تحریر کیا جاسکتا ہے کہ سب مین بچے کی صف میں حسین کہ امرا اور بڑے بڑے عہدہ دار بٹھائے گئے تھے ایک خاص وضع کی کرسیاں تھیں جو خاص ہموق کے لیے طیارہ کرائی گئی تھیں اور جنہر گہرے نیلے رنگ کا کپڑا منڈھا ہوا تھا ان کے پیچھے چار قطارین بید کی کرسیوں کی تھیں اوپر کی قطار دن میں چوبی بیج بچھائے گئے تھے جنہر سرخ کپڑے کے گدے تھے سب مین بچے کی صف کے سامنے اُس وسیع پلیٹ فارم پر جو کہ سطح زمین سے کوئی دو فٹ بلند تھا اور تمام تماشا گاہ کو گھیرے ہوئے تھا اور شہ نشین تک پہنچتا تھا قرمزی رنگ کا کپڑا بچھا دیا گیا تھا شہ نشین اس پلیٹ فارم سے دونوں طرف کوئی دو دو فٹ بلند تھا۔

جلو گاہ کے تمام درمیانی حصے میں سوائے گاڑیوں کے راستوں کے گھاس کے تھخے لگادیئے گئے تھے اور ایفی تھیٹر کی پشت کی ڈھلانوں پر بھی یہی انتظام کیا گیا تھا ڈھلانوں کے دونوں طرف وسیع اور فرخ زینے تھے جنہر سرخ بھری ہوئی تھی نشست گاہوں کی مختلف قطاروں کو

روایت کرتے ہیں کہ اس عمارت کی تعمیر میں جو کچھ خرچ کیا گیا وہ سب اس عمارت کی تعمیر کے لیے ہی تھا۔

نصب تھا اسکے گرد ایک صندوق نما لکھنبا ہوا تھا جس سے کہ پستان سفید و باجا بجانے کا حکم دیتے تھے دائیں سرے کا جھنڈا جو ترے کی پشت پر قائم کیا گیا تھا اور اسکی بلندی پلیٹ فارم کی سطح سے ۷ فٹ تھی جسوقت کھولا گیا تو اسکا پھر پراہوا میں اڑ کر وسط کے گنبد کی کھلی تک پہنچتا تھا پلیٹ فارم مشہور نشین اور چھت کے کٹھرے کی جالیوں میں بھی مسلمانی مسجدوں اور مقبروں کی سنگ مرمر کی مرغوعولوں کی نقل کی گئی تھی۔

یہ تفصیل اگر وچسپ ثابت ہو تو تعجب نہیں کیونکہ اس سے ایک ایسی عمارت کی تاریخ اور اسکے تغیرات معلوم ہوتے ہیں جسے اپنے ہر دیکھنے والے کے دل میں ایک عجیب لطف پیدا کر دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایمین ۱۶۰۰۰ تماشائیوں کی گنجائش تھی اور ان میں سے ہر ایک اس سہولت اور آسائش سے ہر چیز کو دیکھ اور سن سکتا تھا کہ شاید ہی پہلے کسی ایسی عمارت سے سن سکا اور دیکھ سکا ہو لیکن اب یہ نظروں سے بالکل غائب اور سواے ان کارناموں کے جو نوگراؤں کے کمروں اور صوروں کے قلم کے نتیجے میں ہم اُنکا کوئی پتہ نہیں پاتے۔ اُن صاحبزادوں جنہوں نے دربار دہلی کی عمارت کو باہر سے دیکھا ہے۔ اسکی وسعت کا ٹھیک اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ اسکا دنیا کے سب سے مشہور ایفنی تھیٹر یعنی روما کے کلویم سے مقابلہ کریں۔ کلویم دنگل کی تماشہ گاہ یعنی نئی شکل کی ہے اور اسکا محور اکبر ۲۸ فٹ اور محور صغیر ۱۸ فٹ لمبا اس حساب سے تمام رقبہ ۴۰۴۹ مربع فٹ نکلتا ہے۔ دہلی کے نعل نا تھیٹر جو دور تماشہ گاہ تھی جسکے دونوں سروں کا فاصلہ ۲۲۰ فٹ تھا۔ اسکا کل رقبہ ۱۰۸۲۸ مربع فٹ تھا۔ اس طرح

کلو سیم کا تمام اندرونی حصہ دہلی ایفی تھیٹر کے تماشہ گاہ میں بخوبی آسکتا ہے اور پھر بھی بہت سی زائد جگہ بچے گی۔

لمحاذ رفعت کے البتہ دربار ایفی تھیٹر کا کلو سیم سے کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے بنانے میں نہ تو صدیوں کے ثبات و قیام کا اہتمام کیا گیا تھا نہ اس میں اتنے کثیر ازدحام کی گنجائش نکالی تھی جتنا کہ دار الخلافہ روماء کے تماشوں کے موقع پر جمع ہوتا تھا کلو سیم میں سنگین نشست گاہوں کی ۶۰ یا ۸۰ قطاریں تھیں جو کہ ایک دوسرے کے اوپر ہوتی چلی جاتی تھیں ان میں سے ۸۰ ہزار سے زیادہ تماشائی پہلوانوں کی کشتیوں مصنوعی دریائی لڑائی اور انسانوں اور حیوانوں کی خونریزی کے تماشے جو کہ انکی دل لگی کے لئے بکثرت کیے جاتے تھے دیکھتے تھے دہلی میں یہ بات ضروری نہیں سمجھی گئی کہ ۳۴۳۰ تماشائیوں سے زیادہ کے لئے بیٹھنے کی جگہ کا اور ۲۵۷۰ سے زیادہ کے لئے کھڑے ہونے کی جگہ کا انتظام کیا جائے یعنی کل ۱۶۰۰۰ آدمیوں کے لئے اہتمام کیا گیا تھا۔ لمحاذ سننے اور دیکھنے کے اس حجم غیر میں ہر تنفس کو برا بر حق حاصل تھا اگر شہ نشین کے قریب والے دربار کی کارروائی کو ذرا زیادہ اچھی طرح سے سمجھ سکتے تھے تو دور والے اس منظر کے لطف سے بہت فاصلہ چھوٹنے کے زیادہ محفوظ ہوتے تھے۔

اس مشہور عمارت میں لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے جو ترکیب کی گئی وہ ایسی کارآمد اور عمدہ تھی کہ اگر کوئی تماشائی اس فعل کے دونوں سروں کے بیچ والے دروازے پر سے کھڑا ہو کر دیکھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وسیع قوس ناپستے پر جس میں کہ نشست گاہوں کی اوپر کو

اور اسی پتھر کے ستونوں کی دو قطار میں اسکے سہارے کھڑی ہیں دائرے کے وسط میں پلیٹ فارم اور گنبد بھی جنکا فاصلہ دونوں کناروں سے مساوی تھا سنگ مرمر ہی کی تراشی ہوئی ایک ٹھوس عمارت نظر آتی تھی میلوں پر سے سے ابھی ٹھیکر کا سفید دائرہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کربائی ہموار میدان میں ایک برف کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے قریب سے بھی بلند بلند محرابیں اور سنہری کلسی والی برجیاں تماشائی کو کچھ کم مخطوطہ نہ کرتی تھیں اور ان سنجیدہ منظروں میں جو کہ اس مناسب جگہ پر عنقریب ہونے والے تھے جس دلکش کی ایک عجیب آن بان بڑھاتی تھیں۔

خود شہنشاہ کے موقع سے بھی سنہ ۱۷۷۷ء کے جشن اور شہداء کے شاہی دربار میں ایک صاف و صریح تفاوت معلوم ہوتا تھا آب کی دفعہ دھیرے بجائے اسکے کہ سب دھیرا اور انگریزی گورنران ہند سے علیحدہ کھڑے ہو کر دور ہی سے انکو خطاب کریں۔ سیچون پچ میں تشریف رکھتے تھے دربار سے تین روز پیشتر جلوس کے دن والیان ملک کو اپنے اس بے کا کہ وہ شہنشاہ کے قائم مقام کے شریک اور شامل حال ہیں۔ نہایت فخر حاصل ہوا۔ وہ آگے اس عرض سے دہلی میں نہیں آئے کہ اپنے جنبی فرمانرواؤں کی خدمت میں بیدلانہ طور سے اظہار اطاعت کریں۔ بلکہ انکو اس شاہی تقریب میں دھیرے کے ساتھ شامل ہو کر بہت کچھ کام کرنا تھا اور شہنشاہ معظم کے بھائی کی خدمت میں اور تمام ہندوستان اور دنیا کی آنکھوں میں یہ دکھانا تھا کہ وہ سلطنت ہند کے بڑے محمد دگاہ ہیں۔

اور شہنشاہ کے حلیل القدر اور بادشاہ باجگزار دونوں میں سے میں دائیسرا نے یہ بات پیش کر
 ہرئیس کے دشمنین کو دی تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ اس مرتبہ کمال ذوق و شوق بہت کے تمام
 اطراف سے اس جلسے میں شریک ہونے کے لیے آئے روسا کی شمولیت اور شرکت کے لیے
 کوئی تخصیص نہیں تھی اور اس قسم کی باتوں کو بنظر دور بینی صاف اڑا دیا گیا تھا اور خدا کا
 شکر ہے کہ باوجود ان مشہور خبروں کے کہ بت سے روسا دربار میں شریک نہیں ہونگے اور
 قدم و تاخر کے بڑے بڑے لائیکل مسئلے پیدا ہونگے اور اگر وہ ابھی گئے تو دربار کی کارروائی
 میں ہرگز شامل نہیں ہونگے اور نہ اس میں کوئی حصہ لینگے وائیسرا کے سامنے کھڑے ہو کر
 نذر گذارنے کے کسی حکم کی اطاعت نہ کریں گے۔ اور ہرگز سامنے نہیں آئیں گے۔ دربار کے موقع پر
 کوئی امر ایسا حادث نہ ہو جس سے ترتیب کارروائی میں خلل ہو تا بلکہ اس بات میں شک
 کی کوئی گنجائش نہ رہی کہ بیشک وہ تلو سے زیادہ روسا اور دالیان ملک جنھوں نے وائیسرا
 کی دعوت کو قبول فرمایا اور اپنے شہنشاہ کی افزودنی عزت و جلال کے لیے نواب ممدوح کے
 ہاتھ بٹانے کے لیے دہلی تشریف لائے اپنے اس سب پر نہایت نازان اور خوش تھے ویا
 کی تاریخ میں کبھی کسی سلطنت کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی تھی کہ دالیان ملک اور حکمران و
 کی ایسی کثیر تعداد جو کہ اپنی قدامت اور علو نفسی پر ایسے مفتخر اور نازان ہو اور ایسی وسیع
 سلطنتیں رکھے ایک بادشاہ کے اظہار اطاعت کے لیے جمع ہوئی ہو۔

نشتگانوں کا پہلا درجہ وائیسرا اور شاہی جماعت سے جو کہ شہنشین پر رونق افزود تھی
 گورنر جنرل کے داہنی طرف انکی کونسل کے ممبروں اور حضور ممدوح الصدر کے مہمانوں کی واسطے

مخصوص تھا ڈیوک آف ماربورو ڈیوک آف پورٹلینڈ اور انکی لیڈی صاحبان اور دیگر
یورپین تماشائی تشریف رکھتے تھے لارڈ کچنر کمانڈران چیف بھی اس درجہ کی اول صف میں
زیب محفل تھے ان نشست گاہوں کے پیچھے ایک پردہ دار گھرنایا گیا تھا جس میں بعض ہندوستانی
رؤسا کی جو کہ حاضر دربار تھے بگیاں اور رشتہ دار عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہمارا بیٹا
مع اپنے صغیر سن بیٹے ہمارا کچنر سنگھ کے جو کہ صرف ۳ سال کے تھے ہمیں تشریف
رکھتی تھیں۔ ہمارا بیٹا سندھیا ہمارا بیٹا بڑودہ اور دھان کی کچھل ہمارا بیٹا اور ہمارا بیٹا
موجود تھیں۔ اس امر سے رؤسا کو سید خوشی اور مسرت ہوئی تھی کہ انکی بگیاں کے لیے پردے کا
بڑے اہتمام سے بندوبست کیا گیا ہے ایسی حلیل القدر رانیوں کو اس قسم کی تقریبوں میں شامل
ہونے کا یہ پہلا ہی موقع تھا دایسر کے شہ نشین کے بائیں جانب کی نشست گاہیں دل خارجہ
کے دھلا اور معزز مہمانوں سے پر تھیں جن میں یہ اشخاص گرامی بھی تھے گورنر جنرل ہند
پرتگالی گورنر جنرل ہند فرانسسیسی۔ سر آرسولوسن جو جنوبی افریقہ سے تشریف لائے تھے۔
سر آر بیکر جو آسٹریلیا سے آئے تھے جاپان کے جنرل یاسوکاٹا۔ کرنل محمد اسماعیل خان سپر
افغانستان۔ جنرل چو فیا سرانگسی بادشاہ سیام کے ایڈمی کانگ اعظم۔ سید تیمور بن
فیصل فرزند اکبر ولیعہد سلطان مسقط۔ ہمارا جہ چند رانمیشیر جنگ رانا بہادر ملالہام پیا
درجہ ڈیوک کی اول صف میں جو شہ نشین کی جانب راست دوسرے نمبر پر تھا حضور
نظام حیدر آباد اور انکے فرزند ارجمند شہزادہ عثمان علیخان تشریف رکھتے تھے کرنل سر
ڈیوڈ ہارڈیڈنٹ ریاست حیدر آباد شہزادہ نذکور احمد کے دہنی جانب تھے۔ حضور

نظام کی پشت پر جو نشست گا ہون کی قطار تھی۔ اس میں آنحضرت کے وزیر مہاراجہ پنچیکا سرکشن پرشاد ولفٹنٹ کرنل نواب افسر لدولہ بہادر اور دیگر آمر اور عمدہ داران ریاست بیٹھے ہوئے تھے۔ سر ڈیوڈ بار کے جانب راست اگلی صف میں گیکو اڈرڈ وڈ تشریف رکھتے تھے جنکے سفید ریشمی چغہ پر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا تمغہ چمک رہا تھا۔ اسی صف میں لنگے صاحبزادے شری منت پور راج فتح سنگھ راؤ گیکو اڈرڈ مہاراجہ میسور جو کہ زلفیت کا ایک کوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے اور ہیرے اور موتیوں کی شاہ دار مالائین پہنے ہوئے تھے۔ وکرنیل رابرٹ سن رزڈینٹ میسور جواب سر ڈیوڈ کے خطاب سے ممتاز ہیں۔ وکرنیل جے پی ہیوٹ چیف کمشنر مالک متوسط بیٹھے ہوئے تھے مہاراجہ میسور کے پیچھے انکے بھائی یو دراجہ شری کمنٹ دی آدازا سارا جادو دیا رتھے اور چیف کمشنر مالک متوسط کی پشت کی کرسیوں پر وہ چار رئیس تھے جو انکے زیر نگرانی ہیں۔

اس درجہ کے مقابل میں انھیں تھیسٹر کے بائین جانب جو نشست گاہیں تھیں اپنر وہ دایاں مالک رونق افروز تھے جنکی ریاستوں کو سلطنت کی شہر نپاہ کہیں تو زیبا ہے صف اول کے بیچون بیچ ہی یہ رؤسا نظر پڑتے تھے۔ مہاراجہ جمون و کشمیر اس دلکش وادی کے مالک ہیں جو گورنمنٹ عالیہ نے سکھوں کی لڑائی کے بعد انکے جد امجد مہاراجہ گلاب سنگھ کو عطا فرمائی تھی جام بس بلیا اور خان قلات جنکے علاقے شاہ فارس کی عملداری کے برابر بڑے چلے جاتے ہیں۔ مہاراجہ منی پور انکی ریاست غایت مشرق میں آسام اور اپر براہ کے درمیان واقع ہے۔ رزڈینٹ کشمیر و چیف کمشنر ان برٹش بلوچستان و سرحدی صوبہ شمال مغرب ان

صاحبان کے پیچھے دوسری صف میں مہتر حیرال اور کوہ اسود اور دریائے سیحون کے شمالی حصے کے درمیانی ضلع کے سرحدی سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارا کبھی کبھی ان کے بھائی راجہ سرام سنگھ کمانڈران چیف افواج کشمیر اور ان کے چچا زاد بھائی راجہ بلدی سنگھ والی پونچ جو کہ ریاست کشمیر کے سب میں بڑے باجگزار رئیس ہیں تشریف رکھتے تھے۔ دو درجے دہنی طرف اور اُس کے مقابل کے دو درجے بائیں طرف راجگان راجپوتانا وسط ہند کے لیے مخصوص تھے۔ راجپوت راجگان میں ہمارا ناؤ دیو پر کی سبب آنجناب کی سخت علالت کے جگہ خالی تھی گو جناب مدوح اپنی صحت کا کچھ خیال نہ کر کے دہلی تشریف لے آئے تھے لیکن ان کے اسوا سب وہ رؤسا موجود تھے جو کہ وائیس کی تشریف آوری کے روز ہاتھیوں کے جلوس یا اسپرل کیڈٹس میں بھی شامل تھے اور مزید برآں ہمارا اول ڈونگر لور اور راجہ دھیراج شاہ پور بھی تشریف رکھتے تھے۔ سٹار مارٹینڈیل ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہمارا اور راجہ بوندی اور ہمارا راجہ بیکانیر کی سچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایف پی تھیٹر کے دوسری جانب نظر اٹھانے سے تماشائی کو یہ رؤسا نظر پڑتے تھے۔ ہمارا راجہ ہلکر والی اندور جنھوں نے اپنا راج پاٹ اپنے فرزند ارجمند کو عطا کر دیا ہے اور آپ ریاست سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ آنجناب مسجرا لیتا ہی نیگ ہسٹنڈریڈنٹ اندور مسٹری۔ ایس بی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کے دربار میں تشریف رکھتے تھے۔ ایجنٹ صاحب بہادر کے دست چپ پر ہمارا راجہ سندھیا والی گوالیار رونق افروز تھے۔ ہمارا راجہ دتیا ہیرے کا ایک بازو بند باندھے ہوئے تھے۔



ایچ ایچ مہاراج صاحب کوٹہ کے سپی ایس آنی

ہمارا جہ چار کھاری زردی اُل ناہنجی رنگ کا ایک چھبھا تاہو ایلوس نرپ تن کیے ہوئے
تھے اور سرخ ٹیکا کمر سے باندھے ہوئے تھے۔ ہمارا جہ اور چھاکے برابر یکم جھوپال تشریف
رکھتی تھیں جناب ممدوح نے گو آپ کے واسطے پردہ دار رانیوں میں جگہ مقرر ہوئی تھی یہ
بات پسند فرمائی کہ برقع اوڑھ کر اگلی صف میں اپنے ہمسرین میں بیٹھیں۔ وسط ہند کے
ان رُوسا کے علاوہ جو ہاتھیوں کے جلوس میں شامل تھے دربار میں نواب جاوہر اور راجہ
رتلام بھی موجود تھے۔ یہ دونوں جناب وائسرائے کی پشت پر اپیریل کیدلش میں بیٹھے
ہوئے تھے اور وسط ہند کے درجہ ڈی میں رانا بردانی ٹھاکر پلو دا اور راؤ علی پورہ بھی تشریف
رکھتے تھے۔

درجہ راجپوتانہ سے پرے ایفی تھینٹر کی جانب راست پر ٹراونکور کے ہندو ہمارا جہ درجہ
اور پڈ کوٹما کے راجہ تھے یہ گورنر مدراس اور لیڈی ایمپٹیل کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر
راجگان پنجاب کانبر تھا ان میں سب سے پہلے سفید ریش ہمارا جہ ناہجا اور صغیر السن ہمارا جہ
پٹیا لہ پر نظر پڑتی تھی۔ سر جالرس ریوازا اور انکی لیڈی صاحبہ بھی اسی درجہ میں تشریف رکھتے
تھے ذرا آگے بڑھ کر وہ رُوسا تھے جنکا تعلق گورنمنٹ ضلع متحدہ سے ہے۔ ہمارا جہ نابھ بھی
گودہ ایک با اختیار راجہ نہیں ہیں ہمیں تشریف رکھتے تھے۔

جانب چپ وسط ہند کے درجے سے دوسرے نمبر پر ممبئی کے رُوسا تھے ہمارا جہ کولا پور
گورنر صاحب ممبئی کے دست راست پر تشریف رکھتے تھے اور راؤ کچھ لیڈی نارتنہ کوٹ کے
براہر ورنی افروز تھے۔ برابر کے درجے میں جننگال کے واسطے مخصوص تھا ایک نہایت

دلکش شکل تھی۔ یہ ہمارا جہ کلم کے فرزند ارجمند اور ولیعہد تھے۔ ادھپین کے زردوزی ریشمی لباس میں ملبوس تھے۔ ہمارا جہ کوچ بہارا اور راجہ کوہ پیرا بھی ہمیں تشریف فرما تھے۔

جانب چپاں درجون کے آخر میں جو کوسا کے لیے مخصوص تھے شان سا باوا بیٹھے ہوئے تھے جو سونے کی پٹیوں کی عجیب و غریب پوشاک میں زیب تن کیے ہوئے تھے اور انکے برابر اپنے سادے لباس میں بڑا کیرنس کے سردار تھے لفٹنٹ گورنر برما بھی اسی درجے میں تشریف فرما تھے۔

شاہی جھنڈے کے گرد حلقہ دربار کے وسط میں مفصلہ ذیل رجسٹرون کے باجے جمع تھے۔ نویں لائن پر پہلا ٹیلیمن۔ نارتھ میٹیف ڈسٹائر۔ دوسرا ٹیلیمن۔ گارڈن ہائی لینڈر۔ دوسرا ٹیلیمن گنگر رائل رائفیل کورز میسر ٹیلیمن۔ رائفیل برگیر۔ پہلا ٹیلیمن فیسٹریو لیرز۔ پہلا ٹیلیمن۔ دوسری گورکھا رائفلز۔ پہلا ٹیلیمن۔ تیسری گورکھا رائفلز۔ تیسویں پنجاب پائیونیر اور تاسیسویں بلوچ لائٹ انفنٹری۔ باجے والوں کی یہ جماعتیں ان لوگوں میں سے خاص طور سے انتخاب کی گئی تھیں جو کہ فوجی باجے کے ڈائریکٹر کے زیر نظر رہ چکے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ جن رجسٹرون سے یہ جماعتیں متعلق تھیں انھوں نے غدر کی اطلاع ان میں خدمات کی تھیں۔ چونکہ علانی باجہ کے لیے ترجیحوں کی ضرورت تھی اسلئے جو تھی ڈرگیوں گارڈ اور پندرہویں ہزار کے باجے بھی شامل کر لیے گئے۔ دربار شروع ہونے سے پہلے جو وقفہ واقع ہوا اس میں باجون میں گیسٹ بجائے گئے جنکا پروگرام یہ تھا۔ مارچ انڈروی ڈبل الگل (دیگنر) ہڈی گنگر مارچ (دیگنر) مارچ ان اتیلی (مینڈل سوہن) مارچ ان رنیزی (دیگنر) مارچ ان سپو (ہینڈل) کورونیشن مارچ (سینفرڈ)۔

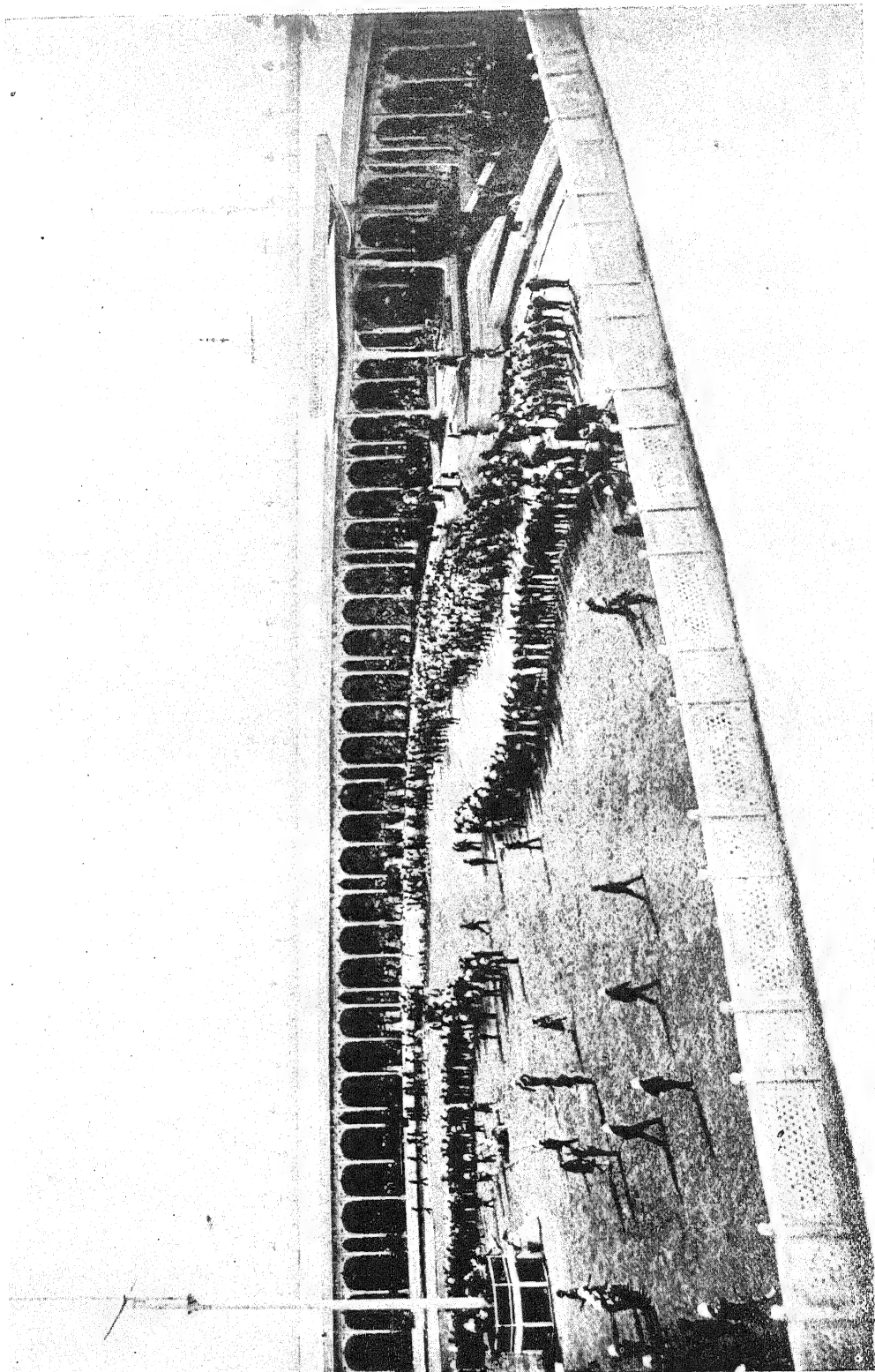
انہی ہی وہ امرا جو اول آگئے تھے دربار میں نظر آنے لگے اور ساڑھے دس بجتے بجتے ایسی تھیں
 بھر گیا۔ ایسی تھیں جس میں گاڑیوں کے آنے کی اجازت نہ تھی زرق برق پوشاک والوں کے
 پیر ہو گیا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی نشست گاہوں پر قبضہ کر لیا تھا اور ملنے جلنے اور
 دلکش منظر کی سیر کی خاطر ادھر ادھر مٹ گشت کر رہے تھے ان میں سے بعض سیفہ چمکے ہوئے
 ایسی تھیں کی خوشنما بیرونی ہیئت کی تعریف کر رہے تھے اور بعضے روسا کے امیرانہ بلوشتا
 یا جواہرات یا یورپین افسردن اور مہمانوں کی جگہ گاتی ہوئی وردیوں یا مائی کو رس کے
 جھون کے شاندار چٹون نئی وضع کی کلاہوں کو دیکھ رہے تھے بعضوں کے دل میں ان
 منظروں کے دلوے اٹھ رہے تھے جو دیگر اور منڈل سوسہن کے ان سنجیدہ راگوں کے بعد
 جنہوں نے دو ہزار بجانے والوں کے سارے ٹکڑے تماشگاہ کو گونجا رکھا تھا۔ ہونے والے
 تھے۔ گیارہ بجے ایک بگل بجایا گیا اور صحن فوراً تماشائیوں سے بالکل پاک ہو گیا
 اسکے وسیع محیط کے گرد اب سب جگہ بھر گئی تھی لیکن شہ نشین ابھی خالی تھا اور اسکا ستہری
 زردوزی فرش اور چاندی کی کرسیاں جگہ گاہی تھیں علاوہ اسکے ایسی تھیں کے بائیں طرف
 ایک اور بھی جگہ خالی تھی جسکا عقدہ تھوڑی دیر میں کھلنے والا تھا فعل کے بیرونی کناروں کے
 بیچ میں جو وسیع جگہ چھٹی ہوئی تھی اس میں سے دور کے میدان کی صف بستہ فوج نظر آتی تھی
 ان فوجوں کے پیچھے ایک بلند ٹیلہ تھا جو خاص طور سے ان ویسی تماشائیوں کے واسطے طیار
 کیا گیا تھا جو دربار کے اندر آنے سے محروم تھے اس ٹیلے پر ہزاروں آدمی لہے ہوئے تھے

جب دربار میں سب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو تمام مجمع کے دل پر انتظار کی ایک حالت طاری ہو گئی اور شاید ہی ایسا کوئی منفس ہوگا جو اس حالت سے بری ہو۔

اب ایک نئی بات اور پیدا ہو گئی جسکا ان لوگوں کو بھی وہم و گمان نہ تھا جو پردہ گرام میں بڑھ چکے تھے کہ ایسا ہونے والا ہے اور یہ ایک بات تھی جسکو کوئی مرد یا عورت جس نے سکو دیکھا ہرگز فراموش نہ کرے گا۔

دائیسر نے غدر کے جنگ آزمودہ سپاہیوں کو جنھوں نے نصف صدی پہلے سلطنت کی خاطر اس جگہ پر جہانگیر کی دولت انگلیشہ کی عظمت و شان کا ایک بڑا دربار پر ہوا تھا اپنے خون بہائے تھے یہ چاہا کہ دوبارہ انکو اس منظر کے دیکھنے کے لیے جہانگیر انھوں نے معرکہ آرائیاں کیں موقع دیا جائے اور اس بڑی رسم کی تقریب میں جو کہ فی الحقیقت ان ہی کی بہادری کا نتیجہ تھا انکو بھی کوئی حصہ ملے۔ چنانچہ دائیسر نے یہ بات سوچی کہ ان قابل یا دگار ایام کے پس ماندگان کی ایک منتخب جماعت کو دہلی میں بطور گورنمنٹ کے مہمانوں کے مدعو کیا جائے اور دربار میں انکو کوئی ممتاز جگہ دیجائے لیکن پہلے خیال یہ تھا کہ بلا لحاظ قومیت اور درجے کے تمام ان سپاہیوں کو جو کہ غدر کے موقع پر سلطنت برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں لڑے تھے بلایا جائے۔ لیکن جب تحقیق کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ ایسے آدمیوں کی جماعت چودہ سو سے زیادہ کی ہے اور اس کثیر تعداد کو برعظم کے تمام حصوں سے دہلی لانا اور انکی مہمان نوازی کرنا ایک امر دشوار ہے اسلئے یہ بات فیصلہ کر دی گئی کہ بلاوے صرف ان افسردن اور نان کمیشنڈ افسردن کے نام

دربار - بهادران جنگ آزموده کا گذرنا



بیٹھے جائیں خواہ وہ یورپین ہوں یا یوریشین یا ہندوستانی جو دہلی اور لکھنؤ کی لڑائیوں میں لڑے تھے ان بلاؤں کو یورپیوں اور یوریشینوں نے اور ۳۸۷ ہندوستانیوں نے قبول کیا چنانچہ دربار کے موقع پر گورنمنٹ کے مہمان رہے اور کرنل کے آرڈی میکزی سی بی جو خود دہلی کے جنگ آزمودہ سپاہیوں میں سے ہیں اور اب بہت دنوں سے انھوں نے شملہ میں سکونت اختیار کر لی ہے زیر کمان تھے بہت سے اس امر میں دُائیرے کے خلاف تھے اور کہتے تھے کہ گزشتہ ایام ماتم و اندوہ کو ایسے موقع پر یاد دلانا خلاف دانائی ہے چنانچہ یہ لوگ دور سے ہی بیٹھے بیٹھے دُائیرے کی تجاویز پر خوردہ بینیاں کر رہے تھے خدا کا شکر ہے کہ خود دہلی میں کسی یورپین یا ہندوستانی نے ایسی رایوں کی قدر نہ کی اور دربار کے موقع پر زخم خوردہ بہادرؤں کی اس مختصر جماعت کی موجودگی ایک ایسی یادگار ہے کہ لوگوں کے دلوں سے کبھی نہ مٹے گی۔ جگہ جو اس تقریب میں ان کے واسطے مقرر ہوئی وہ بالکل منجانب امد معلوم ہوتی ہے اور انکی جو عزت کی گئی وہ ہندوستانی اور یورپین صاحبان دونوں کا ایک اضطرابی فعل اور دونوں کے لئے یکساں باعث فخر تھا۔

چند کمزور اور مرتعش صورتوں کو جو کہ حاضرین کو مشکل ہی سے نظر پڑیں ابھی تھیلر کے بائیں جانب جو خالی نشستیں تھیں لیجا کر بٹھا دیا گیا اسی اشارہ میں ان بہادرؤں کی پوری جماعت دروازے پر آن پہونچی ان کے پیش پیش فیوزلیرز کی پہلی بلٹن کا باجا تھا یہ وہ جماعت تھی جو ایک سو اکیسین پیدل فوج کے مانند نصف صدی کا عرصہ ہوا فتح اور شکست میں ان جانا زوں کے شامل حال تھی اس تانتے میں کوئی ترتیب نہ تھی سوائے اسکے کہ یورپیوں کا

یہ کہ کوئی بیکس کی کمرہ کی سیج سے لگا کر جھانک کر دیکھیں۔ یہ سب سب سے پہلے ہوتا ہے۔
 مگر اکثر اپنے ملکی لباس میں تھے لیکن منے جیسے انکی بہادری نمایاں تھی سب کے سینوں پر درخشا
 تھے انکی پیچھے ہندوستانیوں کی ایک سچ میل جماعت تھی جو رنگ برنگ کی وردیاں اور
 طرح طرح کے لباس پہنے ہوئے تھے ان میں سے بعض کے بال بال سفید تھے اور بعض جھکے
 بال کمان ہو گئے اور با وقت تمام اپنے ہمراہیوں کے سہارے سے چلتے تھے سب سے پیچھے
 سکھ بہادروں کا ایک جھنڈا تھا جو سفید لباس میں ملبوس تھے جب جماعت لڑکتی لڑکتی تماشہ گاہ
 کی وسیع سڑک پر جسپر کہ سوائے انکے اب تک کسی کو آنے کی اجازت نہ ملی تھی پہنچی تو تمام لوگ
 انکی تعظیم کے لئے سر و قد کھڑے ہو گئے اور بار بار تالیاں بجا کر انکا خیر مقدم کیا جسوقت کہ چاہناز
 داخل ہوئے تھے تو باجوہ والوں نے یہ گیت شروع کیا تھا ”سی دی کانکرنگ میروز“ اور جبکہ
 وہ اپنی نشست گاہوں پر پہنچے تو اولڈ لینگ سائن کی پروردگت بجائی جا رہی تھی اسکا
 سامعین کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ شاید ہی کسی منفس کی آنکھیں پر نہ ہوئی ہوں اور بعض کا
 تو یہ حال تھا کہ ہچکی بندھی ہوئی تھی اتنا کہنا یہاں بیجا نہ ہوگا کہ اس جماعت میں صرف
 ایک ہی صاحب ایسے تھے جو اب تک باقاعدہ طور سے فوج میں کام کر رہے ہیں اور یہ دہلی میں
 تشریف رکھتے تھے اور اگر دوسرے کاموں میں آپکو صرفیت نہ ہوتی تو شاید اس جلوس میں
 پیش پیش ہوتے صاحب مدوح لفٹنٹ جنرل سر آرکائیڈنگ بھی تھے۔ دربار کے دوروز
 بعد ان جان نثاروں کی سنٹرل کمپ میں دسیرے کی فرود گاہ کے سامنے دوبارہ پریڈ
 ہوئی اور انھوں نے خود اپنی خوشی سے شکرے کا ایک ایڈریس دسیرے کی خدمت میں گزارا

اور صاحب مدوح نے جواب میں اسے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں دایسر اسے لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کانٹانکی صفوں کے گرد بھرے اور اسے کلام کو کے انکو فخر بخشا۔

تھوڑی ہی دیر بعد شنائیون کی آواز سنائی دینے لگی اور گارڈن ہائی لینڈرز کے دوسرے بیلیس کے.. اشاہی جوان ہمر کابی میجر سٹائنٹن ولفنٹ ڈک کنکم ولفنٹ میکگل کرائیکٹن میٹلینڈ شاہی جھنڈا لیے تماشہ گاہ کی طرف بڑھے باجے دالے انکے آگے آگے تھے یہ شہ نشین کے سامنے دوسیدھی صفیں باندھ کر قائم ہو گئے۔ انکے پیچھے ہزار اہل ہائیس گریڈ ڈیوک آف ہسی ایک چوکر میمن مح اپنے جلوس کے بڑے دروازے پر جو کہ ایفنی تھیٹر کی پشت پر تھا تشریف فرما ہوئے حضور ممدوح اور آپ کے ہمراہیوں کے واسطے کشادہ میدان میں شہ نشین کے عقب میں دہنی طرف نشست گاہوں کا خاص انتظام کیا گیا تھا اور امپیریل کیڈٹ کو کے سامنے بٹھائے گئے۔

اسی اثناء میں ایک توپ چلی یہ ڈیوک آف کانٹان اور انکی لیڈی صاحبہ کی سلامی کا پہلا فیر تھا۔ اور حضور ممدوح اور جناب ممدوحہ کی تشریف آوری کی خبر دیتا تھا حضور پر نور مع لیڈی صاحبہ کے چوکر میمن بیٹھ کر پونے بارہ بجے کیمپ سے روانہ ہوئے حضور کی چوکر میمن کے آگے گھوڑوں پر سوار بیٹھے تھے اور وہی گاڑی کو ہانکتے تھے جناب ممدوح کی ہمر کابی میں ایک سکواڈرن نوین لانسز اور ایک سکواڈرن انیسویں بنگال لانسز کا تھا جب شاہی گاڑی ایفنی تھیٹر کے بڑے دروازے پر پہنچی تو باہر کی فوج نے سلامی دی پھر آقا قاتانین سواری تماشہ گاہ کو طے کر کے وکلی کی چال سے شہ نشین کے برابر آگئی حضور ممدوح اور

جناب ممدوحہ کے استقبال کیلئے بڑے زور اور جوش خروش سے تالیان بجائی گئیں اور جب حضور گاڑی سے اترے تو شاہی پہرہ داروں نے سلامی دہی اور باجہ والوں نے قومی گت بجانی شروع کی فارن سکرٹری نے دونوں کا استقبال کیا اور جب تک وہ اپنی نشستوں پر تشریف فرمانہ ہوئے تمام اہل مجلس مودب کھڑے رہے۔ ہنر ایل ہائینس فیلڈ مارشل کی وردی زیب تن کیے ہوئے تھے اور گارڈ آف انڈیا اور سٹار آف انڈیا کے کالر پہنے ہوئے تھے انکا پٹکا آرڈر آف انڈین امپائر کا تھا اور آپ کے دست مبارک میں فیلڈ مارشل کا عصا تھا۔ ڈچس آف کانٹ آرڈر آف وکٹوریا اینڈ البرٹ کے لباس میں تھیں اور انگریزی تاج پوشی کا تمغہ لگائے ہوئے تھیں باجہ والوں نے بعد ازاں کارونشن مایج بجانا شروع کیا یہ موثر اور نفیس راگ کپتان سینفرڈ کی طبع عالی کا نتیجہ تھا۔

کچھ منٹ بعد دربار گاہ کے دروازے پر سواروں کی ایک اور جماعت آتی ہوئی نظر آئی انکے پیش پیش چوتھے ڈرگیون گارڈز تھے۔ جب باہر کی فوج نے شاہی سلامی پر زینٹ آرمر سے اتاری تو سنگینوں کی قطار پر سوچ کی کرنوں نے عجب لطف دکھایا۔ یہ حضور وائسرائے کی سواری تھی۔

ہنر اسٹنس لارڈ کرزن اپنے کیمپ سے دو پہر کے بعد ہی روانہ ہو گئے آپ جو کڑی میں سوار تھے اور آپ کی جلو میں چوتھے ڈرگیونز گارڈ امپیریل کیڈٹ کورز۔ ہاڈی گارڈ اور گیارھویں بنگال لانسز خاصہ کے سوار تھے وائسرائے کے ہمراہ لیڈی کرزن صاحبہ بھی تھیں آپ آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھیں خود وائسرائے فیلڈ ریس زیب تن کیے ہوئے تھے

اور سٹار آف انڈیا کا کارہینے ہوئے آپ کا ٹپکا آرڈر آف انڈین سامپائر کا تھا اور دونوں آرڈرز کے متعلق لکائے ہوئے تھے میجر گریسٹن کمانڈنگ باڈی گارڈ گاڑی کے داہنی طرف تھے اور میجر جنرل پرتاب سنگھ مہاراجہ ایدر و آئری کمانڈنٹ امپیریل کیڈٹ کور بٹن جانب تھے۔ جب سواری دربار گاہ کے دروازے پر پہنچی تو ڈریگونیئر اور گیارہویں بنگال لیسٹریکس کے جلوہ کے پیادہ فوج کی پیچھے دروازے پر دونوں طرف بے باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ وائسرائے کی سواری اس شان سے جلوہ گاہ دربار میں داخل ہوئی کہ امپیریل کیڈٹ کا دستہ مشکلی گھوڑوں پر سوار اور سارا باڈی گارڈ کیت گھوڑوں پر جلو میں تھا اور لوگ برابر حیرت دے رہے تھے کہ سواری منصفہ اجلاس کے برابر آگئی۔ ادھر گارڈن ہائی لینڈرز کے تعظیمی گارڈ نے پرنٹ آرم کی سلامی اتاری اور ادھر بابے والون کے گروہ نے گاد میو کی گنگ کی گت چھڑ دی اور ٹھیک ساڑھے بارہ بجے بج کے گنبد کے عقب سے وائسرائے کے جھنڈ کا پرچم ہوا میں لہرانے لگا اور رائل فیلڈ آرٹلری کے داہنی طرف کی توپوں نے جو حلقہ دبا کے باہر لگی ہوئی تھیں اس ضرب شاہی سلامی سر کی۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا کہ دیر کسلنیز گاڑی سے اترے انکے سٹاف کے افسروں نے انکا استقبال کیا اور دونوں شہنشین چڑھ گئے۔ ڈیوک آف کانٹا قومی گت کی آواز سنتے ہی کھڑے ہو گئے تھے وائسرائے نے مقام اجلاس پر پہنچ کر انکو اور دس آف کانٹا کو جھک کر سلام کیا ڈیوک نے بھی یہی جواب دیا چن لیمے تک چاروں صورتیں حضار کی طرف منہ کیے ہوئے کھڑی رہیں پھر سب بیٹھ گئے۔ وائسرائے وسط میں فقری شاہانہ کرسی پر پاندا زمین چاندی کی تپائی ذرا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے کہ اس کتاب میں جو باتیں لکھی ہیں ان کے بارے میں کسی کو شک نہ ہو۔

اور لیڈی کرن کی کرسیاں کسی قدر داہنی طرف عقب میں تھیں۔

جس وقت وائسرایے کا جلوس جلوگاہ دربار میں داخل ہوا تمام لوگ جو ابھی تھیٹر میں موجود تھے کھڑے ہو گئے تھے اور اب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے لیکن سلامی کی توپوں کی گڑگڑاہٹ جو ٹھہر ٹھہر کر چھوٹ رہی تھیں اس وقت تک صاف سنائی دیتی تھی اور پیریل کیڈٹ کا دستہ جو حلقہ دربار کے باہر جا کر گھوڑوں پر سے اتر پڑا تھا اب سیر کردگی سر پر تاب بنگہ پیادہ پا چل کر ابھی تھیٹر کی بائیں طرف منضہ دربار کی پشت پر آکر اپنے اپنے ٹھکانے سے کرسیوں پر بیٹھ گیا۔ کیڈٹ کے لوگ اپنی خوشنما سفید اور آسمانی رنگ کی در دیاں پہنے ہوئے تھے پگڑیوں پر سامنے کمرخ بگلے کی صورت تھی غرض کیڈٹ ایک شاندار شاہانہ گارڈ آف آنر تھا۔ جلوس کے داخلے کے علاوہ جو تین دن قبل ہو چکا تھا یہ پہلا ہی موقع تھا کہ کیڈٹ نے مراسم دربار میں سے سرکاری طور پر اس رسم میں شرکت کی اور انکی عمدہ صورت شکل اور شاندار وردی نے جس سے انکی عالی نسب اور امیرانہ چال ڈھال صاف نمایاں تھی لوگوں پر بڑا قوی اثر کیا۔ شاہی سلامی کی آخری توپ سر ہوئی تو سرائیج باریس فارن سکریٹری شہ نشین نے جھک کر وائسرایے کو سلام کیا اور ہنر کسلنس سے دربار کے شروع کرنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ہوئے پچھے ایک اشارے کے ذریعے سے جو پہلے سے ٹھہرا رکھا تھا۔ باجے والوں کے سر گردہ کو حکم پہونچا دیا گیا۔ شاہی سلامی کے بعد ہر طرف ایک سکوت کا عالم تھا اب نغمہ طلب نقیب سے وہ خاموشی رفع ہوئی۔ طلب کے جواب میں ابھی تھیٹر کے باہر سے جہان پھر یکسول نقیب اور

اُنکے بارہ ترمچی ۶ یورپین اور ۶ ہندوستانی جو انان اردلی کے پہلو بہ پہلو کھڑے تھے نفیرون کی ایک صدا آئی اور چند لمحے گزرنے پائے تھے کہ سواروں کی ایک جماعت دروازے پر دکھائی دی۔ جماعت میں خود نقیب صاحب تھے اور اُنکے ساتھ آگے آگے اُنکا منورچی (پہنچے) گارڈ کا نفیری نواز مثال تھا اور پیچھے پیچھے ترمچی۔ یہ لوگ توڑی دیر دروازے پر ٹھہرے اور اس اثناء میں نفیری نفیرون نے ایک گت چھڑی اُسکے بد نقیب آگے آگے آپ اور پیچھے پیچھے آدھے ترمچی گھوڑوں پر سوار آہستہ آہستہ داہنے بازو سے ہوتے ہوئے صدر مقام کی طرف بڑھے تنویرچی اور باقی ماندہ ترمچی مقابل کی طرف سے اُسبج کہو پچے بجے والو کا ٹالیف ہو وقت کپتان سینفرڈ کا بنایا ہوا ہارڈ مارچ کا رجز بجا رہا تھا اور اچھے سدھائے ہوئے مشکلی جنگلی گھوڑوں نے بھی وقت کی ایسی پابندی کی کہ ادھر جہز ختم ہوا اور ادھر ترمچیوں کی دونوں ٹولیاں ملکر دربار کے صدر مقام کے سامنے آجودھن اور انھوں نے ایک تیسری گت بجائی۔ قوی ہیکل میجر میکسول جو ۶ فٹ سے بھی زیادہ لمبے میں نقاب کا مفرق کوٹ جو شاہی ماہی مراتب کے نشانوں سے لپا ہوا تھا پہنے اور داہنے ہاتھ میں آنسو اور چاندی کا گزریے ہوئے تھے۔ ان چیزوں کے علاوہ انکی پوری وردی سفید پاجامہ تھا کانٹے دار بوسیدہ خود سنہری سیفد پگڑی۔ ترمچی انگریز اور ہندوستانی گہرے فرمزی رنگ کے مخملی کوٹ پہنے ہوئے تھے اپنی سامنے اور پشت کی طرف ای آرائی کا شاہی اور قیصری زردوزی طفرانہا ہوا تھا۔ انگریز سیفد خود پہنے ہوئے تھے اور ہندوستانی سیفد سنہری پگڑیاں شاہی ترمچیوں کی طرح نفیرون میں اور طنوہوں کے گرد اگر دھندلیان لٹک رہی تھیں جو شاہی مراتب سے بڑی جگہ گاہری تھیں۔

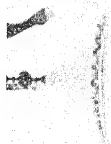
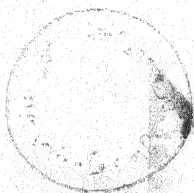
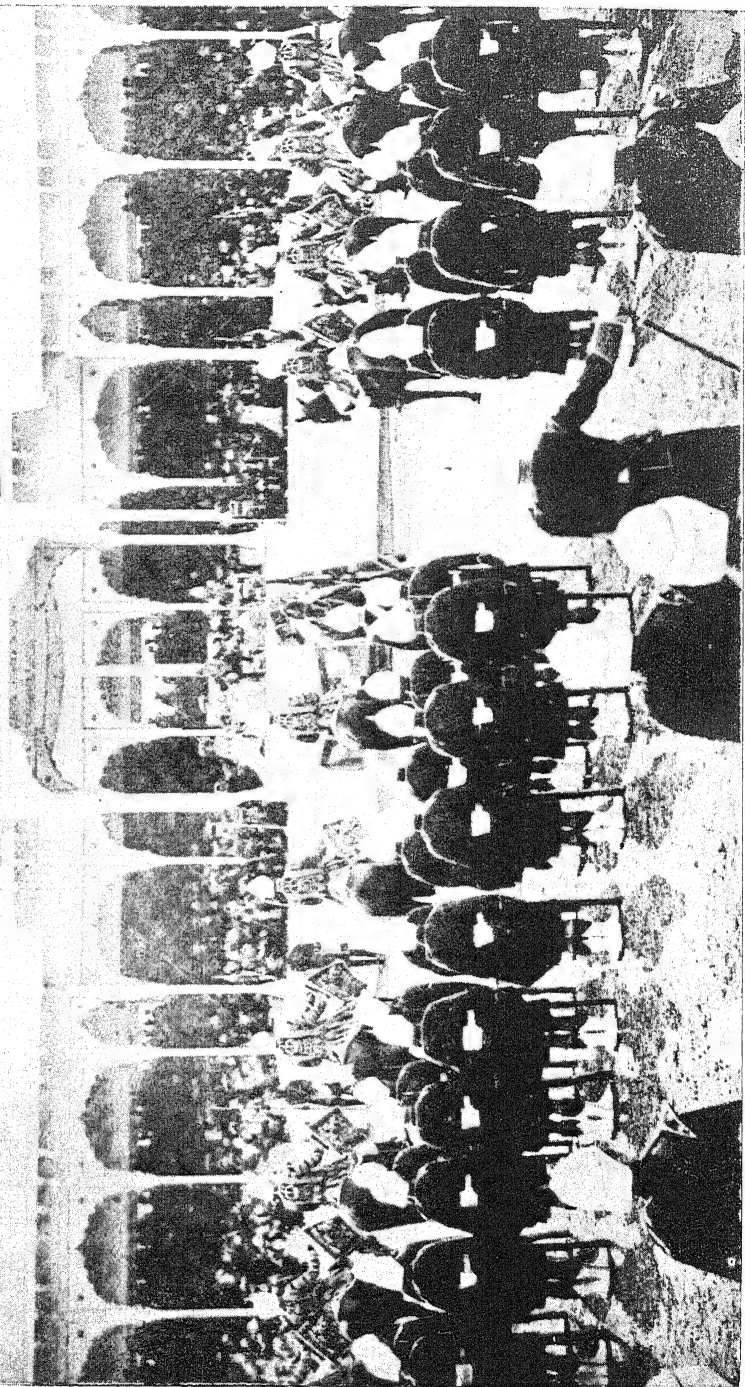
اب فارن سکریٹری نے درخواست کی کہ نقیب کو اجازت دی جائے کہ شاہی اعلان کر دے

دروازے کی طرف کوٹھ کیا اور اعلان ذیل ایسی آواز سے پڑھا کہ بعض تھیسٹر کے دور ترین کناروں تک بخوبی سنائی دیتا تھا۔ اعلان شاہی حسبِ امتیاز تھا کہ ملک ہند میں اعلیٰ حضرت شہنشاہِ عظم کی رسم تاج پوشی ادا کرنے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کی جائے چونکہ مابدولت اقبالِ ملکہ مرحومہ یعنی کوئین وکٹوریہ کی وفات پر جو کہ ۲۲- جنوری ۱۹۰۱ء کو ہوئی بفضلِ کرم سریشاہی پر خطاب و لقب اڈورڈ ہفتم بادشاہِ سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئر لینڈ حامی دین و شہنشاہِ ہند رونق افروز ہوئے۔ اور چونکہ مابدولت نے اپنے اعلان ملے شاہی مورخہ ۲۶- جون ۱۹۰۳ء مطابق یکم سنہ جلوس کے ذریعے سے اپنے اس شاہی ارادے کو شائع کر دیا تھا کہ بفضلِ عنایتِ خداے برتر ۲۶ جون ۱۹۰۳ء کو اپنی تاج پوشی کی رسم ادا کریں گے۔

اور چونکہ مابدولت کی یہ خواہش اور تمنا ہے کہ اس رسم کا اعلان عام طور سے ملک ہند میں ہماری جان نثار ہندوستانی رعایا کے سامنے کیا جائے اور وہ ان کے گورنروں لفٹنٹ گورنروں اور حکام بالا اور قلمرو ہند کی دیسی ریاستوں کے رؤسا و اُمراء اراکین اور وکلا کو اس مبارک رسم میں شریک ہونے کا موقع ملے اسلئے اب مابدولت اپنے اس شاہی اعلان سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔

اور اپنے محترم خاص اور صاحبِ عزیز جارج پنجمینیل لارڈ کرن آف کیڈلٹن وائس رے و گورنر جنرل ہند کو اس بات کا اختیار دیتے ہیں کہ وہ دہلی میں

دربارِ اعلان کا پتہ



اور اس امر کی بھی ہدایت کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا دربار کے موقع پر یہ اعلان اُن اشخاص کی آگاہی کے لئے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں پڑھا جائے۔

یہ اعلان یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مابعد دولت نے سینٹ جمیس کے دربار میں علی رؤس الاشهاد علیٰ خدا ہمارے قیصر بادشاہ کو سلامت رکھے۔

اعلان شاہی کے آخری الفاظ پڑھے جانے کے بعد شہنشاہوں کی آواز ایک دفعہ ڈور بلند ہوئی اور شاہی پھریا اُس چوب پر جو کہ دربار گاہ کے مرکز میں نصب تھی چڑھا دیا گیا۔ ہوا میں اُسکا لہرا نا عجیب لطف دیتا تھا۔ باجہ والے قومی گت بجانے لگے اور شاہی بہرہ داروں نے سلامی دی اُسوقت پھر سب مودب کھڑے ہو گئے اس اثناء میں نقیب اور اُس کے ترجمی واپس دروازے تک پہنچ گئے تھے جب حضار مجلس اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے تو باہر کے تو بچانے سے شاہی سلامی کی پہلی توپ دُئی ان اوتوپوں کا سلسلہ برابر جاری رہا اور سوائے دو دفعہ کے جبکہ خوشی کے نعرے پیادہ دستوں کی اگلی صف سے شروع ہو کر بڑی بڑی جماعتوں کی پھلی صفوں تک بلند ہوئے کبھی نہ ٹوٹا۔

اسی اثناء میں سلامی کی توپیں سرہوشیں اور بارگاہ کے باجہ والوں نے کرشمہ ذکر و منکر مارش میر سبز کارونیشن باج اور کپتان سینفرد کارونیشن باج گائے۔ خوشی کے پہلا اور دوسرا بند وقون کی ہاڑوں کے بعد قومی گیت کی ابتدائی اور انتہائی گیتیں سنائی دیں جنکو رجمبٹی باجے والے جو کہ باہر کھڑے تھے بجا رہے تھے جب آخری توپ بھی دُئی چلی تو باجے والوں کی

ہوئی جو دیر تک قائم رہی۔ اور رسومات کے دوسرے حصے کی کارروائی شروع ہوئی۔ ہنر کلسنسی وائسیرے کرسی سے اٹھ کر اہل دربار کی طرف متوجہ ہوئے اور تمام مجلس پر ایک خاموشی کا عالم طاری ہو گیا پھر آہستہ آہستہ اور نہایت اطمینان کے لہجے میں جناب ممدوح نے یہ سپیچ فرمائی جسکو دور سے دور کے تماشائی بھی جو ایسی تھیں کہ کنارے پر جمے ہوئے تھے بخوبی سن سکے اگرچہ ان کا فاصلہ ۳۰ گز کا تھا۔

اے شہزادگان والا تہار و روسا عالی وقار و متوطنان مملکت ہند۔ پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند اڑواڑ و ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شہانہ سر پر رکھا اور عہد حکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالیشان تقریب کی خوشی میں کل رؤسا و اُمراء و سردار جو عمائد سلطنت میں اور تمام ویسی دیور و بین حکام جنگے ہاتھ میں زمام حکومت ہے اور جو ایسی دانائی اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں جسکی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور ویسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں یک زبان میں جمع ہیں

صرف اس عرض سے کہ میں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاجپوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور
مک معظم نے مجھ کو بحیثیت دائیہ کے اس دربار کے منقذ کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اس امر کے
اظہار کے لیے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہے انھوں نے اپنے
برادر حقیقی ہنر اہل ہائیس ڈیوک آف کانٹا کو اس جلسے میں شریک ہونے کی عرض سے
روانہ فرما کر ہکو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج ہی کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور
دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریہ مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار
فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکہ انجانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی
گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے
سائے میں ان کے ہمہ نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب کجبت ہیں۔ ہم آج خدا کے فضل سے ایک
چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ متفق ہیں یہ شہنشاہ جسکے اظہار اطاعت
کے لیے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہل ہند کی نظروں میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیونکہ
انھوں نے اپنی آنکھوں سے آنکھ دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سُن لی آواز سنی ہے وہ اب
اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شاندار ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ
دیر پا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت ہے جسکی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات
رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معرض اس سے منکر ہے
وہ بالکل نادان ہے جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افانوں سے مالا مال ہے ویسا ہی وہ اپنی

ہزار ہا لوگوں نے ہند کی خوشگاری کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جسکو اسکی وفاداری پر پورا اعتماد تھا۔

تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہوتا ممکن نہیں معلوم ہوتا میرا مطلب اسوقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جسکو میں بے نظیر خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی عرض صلی سے ہے اور اُن صحاب سے جنکے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے ۱۰۰ سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جنکی رعایا کی کل آبادی ۶۲ کروڑ سے کم نہیں اور جنکی عطا داری کی حدود طول بلد کے ۵۵ درجن پر پھیلی ہوئی ہیں اسوقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توثیق کے لیے حاضر ہیں۔ ہم انکے اس وفادارانہ جوش کی جس نے انکو ہزاروں کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کیلئے بھیج دیا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور محبوختوڑی دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جبکہ میں خود انکی زبان سے شہنشاہ ہند کی اہمیت کے پیغام سنوں گا۔ جو قومی افسر اور سپاہی اسوقت موجود ہیں یہ

ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کیے گئے ہیں جنہیں اس بات پر ناگزیر کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ ویسی اُمرا عمدہ دار یا غیر عمدہ دار جو اسوقت موجود ہیں وہ ۲۳ کروڑ سے زیادہ آبادی کے قائم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسوقت دربار میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کے جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے تسلیم سر سلطنت کے

سامنے خم ہیں اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہی جس نے اس خم غفر کو کھینچ بلایا، تو جواب دیا جائیگا بادشاہ کے ساتھ وفاداری یعنی انکی عطا کردہ اور انصاف پر اعتماد اور انکا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ انکے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور انکے دلی یقین کا اظہار ہے کیونکہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو حملوں اور بد امنی سے آزادی دے دی ہے سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں انصاف کرنے ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اسکو ایمان دارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب میں اہم یہ امر ہے کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر کر دے یہی مقاصد اور اغراض مد نظر ہیں جس لئے آج یہ دربار کیا گیا ہے اب میرا یہ فرض ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جسکی بابت آنحضرت نے آپ کو سنانے کے لئے مجھے ارشاد فرمایا ہے وہ ہوندا مابعد دولت کو اس بات سے نہایت مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جبکہ وہ مابعد دولت کی رسم تاج پوشی ادا کر رہے ہیں پیغام تمنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی رؤسا اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اسلئے مابعد دولت نے وائسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام ایسی رؤسا اور احکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اس

مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقع ملے جس وقت مابدولت شہنشاہ امین ہندوستان تشریف لے گئے تھے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزین ہے مابدولت کے خاندان اور تلچ و تخت کے ساتھ انکو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہے۔ گزشتہ چند سال کے عرصہ میں انکی محبت اور جان نثاری کی بہت شہادتیں مابدولت کے سامنے گذر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارنامے نمایاں کیے ہیں اُن سے مابدولت بخوبی واقف ہیں۔

مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبہر شہزادہ ویلزار انکی یکم صاحبہ پرنسز آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہونگے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں گے جسکی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُسکو جا کر دیکھیں اور خود انکو بھی اسکی سیر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر مابدولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہو سکی اسلئے مابدولت اپنے براہر عزیز ڈیوک آف کانٹ کو جنکو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسہ تاجپوشی میں شاہی خاندان کے قائم مقام بنکر شریک ہوں۔

جب سے کہ مابدولت اپنی والدہ کمرہ معظمہ ملکہ وکٹوریہ مرحومہ مغفورہ اول فیض ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے دہی اصول بریتیں جسے حکومت کر کے ہماری مادر مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کر لی تھی مابدولت اپنے تمام باجگزاروں اور اہل ہند کے ساتھ یہ وعدہ بہ تجدید کرتے ہیں

کہ انکی آزادی کو قائم رکھینگے انکے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور ان کی سبوی کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑینگے یہی اصول اور اغراض بادولت کے مد نظر ہیں۔ اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ اسے قلم و ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔

اے شہزادگان والاتباء۔ واسے اہل ہند یہ الفاظ اس ملک معظم کے بین جسکی رسم تاجپوشی کے ادا کرنے کے لئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں۔ انکا ہر حرف ان افسروں کے قلوب میں جو انکے خدمت گزار ہیں محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند و صلی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ ان صاحبان کے لئے جو میرے پیئر شرکار کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالا صالہ آلات میں درستی اخلاق اور توسیع ملک کے رہنما ہیں۔ ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال حبیباً آجکل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا وہ لوگ جنہوں نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ تھکن آفرین ہیں اور جنہوں نے زیادہ عمدہ کار نمایاں کیے ہیں انکے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤساء نے ملک کی گزشتہ لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلوار ہمارے مذکرین اور دیگر مصائب میں بھی مثلاً قحط و خشک سالی وغیرہ میں انہوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی اب جو کچھ انکو حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جاسکتی ہے کہ جو امن و عافیت انکو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آسکتا تاہم یہ بات ہمارے لئے نہایت باعث مسرت ہے کہ سرکار

عالیہ ان قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر دیے گئے ہیں یا سرکار
انکی کفیل ہوئی ہے تین سال تک کوئی سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہے کہ وہ
لوگ جسے ایسا فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان
ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جنگی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنائیں
انکو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مزدہ سنائیں گے سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا
مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقع پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے تاہم اگر موجودہ حالت قائم
رہی اور جیسا کہ ہم امید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو
ہم کو اعتماد کامل ہے کہ ایک معظم کے عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایا
ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کر کے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور
جسوقت کہ حکمران کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر انکا صبر اور انکی نمک حلائی یاد آتی ہے
تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہاں ان رعایتوں
اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چند ان ضرورت نہیں جنکا دربار سے خاص تعلق ہے
وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے اٹھین
سٹاف کو رکنا ناموقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے تعلق ہیں
اے امراء عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے
ہیں تو بلا خطر خزان اس ملک کی ترقی کا باغ سدابہار نظر آتا ہے ہندوستان کے متعلق
کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا خواہ محنت کا ہو یا معاش کا جسکو

موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر بہت دیر کے فرما نہ دوائے اور رعایا یورپین اور ہندوستانیوں۔ حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رک سکتی ہے ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بد بخت اور فاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہو گا بلکہ اسکی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے۔ آسکے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی اسکی بہبود روز افزوں ہوگی۔ اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل جاوے گی میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ مستقبل کبھی بصورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی منبذیر حکومت کی عطیت نہ تسلیم کر لی جائے اور یہ بات صرف زیر سایہ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔

اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں میں امید کرتا ہوں اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں انکو ایک بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور انکے خیالات سے معرفت تامہ حاصل ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب جب اس تقریب کو یاد کریں گے انکو فرحت و مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ادواؤ و فخر کا عہد جسکا آغاز ایسا مسعود ہے تو تاریخ ہند اور سینہ اہل ہند میں محفوظ رہے گا ہم دعا کرتے ہیں کہ فرما نہ دوائے عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے انکی شہنشاہی اور قوت سالہاے

عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور انکی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔

خدا کرے ہمارا بادشاہ شہنشاہ ہند مدت تک زندہ و سلامت رہے۔

یہ الفاظ کہہ کر وائیسراے پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے بجا لیکہ تمام مجمع کے نعرہ ہائے خوشی بلند تھے۔ انھوں نے ٹھیک آدھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ بادشاہ کا پیغام پہنچانے سے قبل انھوں نے وہ ٹوپی جواب تک پہنے ہوئے تھے اتار لی تھی۔ اور جب اپنی تقریر کا آتنا حصہ ختم کر چکے تو پھر بہن لی۔ پیغام شاہی جوش نعرہ ہائے خوشی کے ساتھ سنایا گیا اور بقیہ تقریر کے خاص خاص ضروری مقامات کی توضیح بھی اکثر نعرہ ہائے خوشی سے ہوئی وائیسراے ابھی اچھی طرح دوبارہ کرسی پر بیٹھنے نہ پائے تھے کہ نقیب اور ترمچی گھوڑوں پر سوار پھر شہنشین کے قریب گئے اور ایک تان بجائی اسکے بعد وائیسراے کے اشارے سے میجر میکسول نے اپنی ٹوپی بلند کر کے بے انتہا بلند آوازی سے شاہ قیصر ہند کے لئے تین چیرہ کی تحریک کی ایک حرکت کے ساتھ سولہ ہزار آدمیوں کی تمام جماعت فی الفور کھڑی ہو گئی اور نعرہ ہائے سرور کا غل و شور نماشا گا عظیم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گونج اٹھا۔ جب یہاں کی آواز ختم گئی تو باہر کی جانب نعرہ ہائے خوشی پھر بلند کیے گئے اور فوج کے نعروں کا شور جو فاصلے سے سنائی دیتا تھا۔ فوج کی لمبی قطاروں سے جو میدان میں قائم تھیں سنائی دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اندرونی جلاطہ کے زیادہ بلند نعروں کی گونج بھی ہے اور جواب بھی۔ پھر ایک مرتبہ ایسی تھپڑ کے اندر اور

باہر کے باجہ والوں نے قومی گت بجائی۔ اسکے بعد نقیب اور اسکے ہمراہی ترمچی اپنی آخری خدمت انجام دیکر رخصت ہوئے۔

اور اب اس تقریب کا تیسرا یعنی آخری حصہ شروع ہوا۔ اس وقت تک وائیسرے کے اور ان صورتوں کے سواے جو زرق برق کی نمائش کے ساتھ تماشا گاہ کے احاطہ کے اندر اُس حصے میں جو ان کے لیے متعین تھا چلتے پھرتے تھے حاضرین جلسہ کا بہت بڑا حصہ تماشا ٹی تھا۔ لیکن اب حاضرین میں سے نہایت ذی رتبہ اصحاب کو خود بھی کام کرنا پڑا فرمان روائان ریاست کو پیش کرنے کی رسم ایک ایسی رسم تھی جس کا اس سے پہلے ایسے موقع پر کبھی ارادہ بھی نہیں کیا گیا تھا اس لاجواب دربار میں انکو ایک اور بھی معزز خدمت بجالانی تھی کہ اپنے شہنشاہ کا اظہار اطاعت کرین اور اپنی اپنی مبارکباد کا پیغام میں جیوت سرینج بارن زفارن سکرٹری نے روسا فرما کر واکو پیش کرنے کی اجازت حاصل کر لی تب ان میں سے ہر ایک باری باری اُس ترتیب کے ساتھ جو پہلے قرار پا چکی تھی کرسی سے اٹھتے تھے اور بعض بعض صورتوں میں جبکہ خاص اجازت مانگی اور حاصل کی جاتی تھی فرزند یا برادر یا وزیر کے ہمراہ شاہ نشین تک بڑھتے تھے جہاں وائیسرے اور ڈیوک آف کاناٹ کھڑے تھے اور ان سے ملاقات کر رہے تھے اُس کے نام اور خطاب کا اظہار فارن سکرٹری کرتے تھے اور انکا پیغام سننے سے قبل اول وائیسرے ان سے مصافحہ کرتے تھے بعد میں ڈیوک آف کاناٹ بھی اس ہی طرح ان کی ملاقات کرتے تھے۔

رئیسوں کے ہمراہی میں پولیٹیکل افسر سیڑھیوں سے آگے نہیں بڑھتے تھے یہ فیصل

ہو چکا تھا کہ سرٹ رئیس ہی اسے بڑھین اور اٹھانے کا فیصلہ ہی کریں۔ سرٹ رئیس اس موقع پر کوئی نذر پیش نہیں کی گئی تاکہ اس موقع کی نوعیت خاص پر زور دیا جائے وائسرائے نے یہ چاہا کہ رُوسا کی سیط پر تحقیر و تذلیل نہ ہو لہذا نذر لینے کے قاعدے کو جسکی پابندی لازمی طور پر وائسرائے کے دربار میں کیجاتی ہے اس شاہی دربار میں اسکو جائز نہ رکھا۔ رئیسوں نے اپنے پولیٹکل افسروں کی صلاح سے آپس میں یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ کس ترتیب سے متعدد گروہوں میں شہ نشین کی جانب بڑھینگے اور رئیسوں کی جماعتوں کے تقدم و تاخر کے متعلق تمام مسائل اس عاقلانہ تدبیر سے طے ہو گئے تھے جسکی رو سے رئیسوں کی جماعتیں یکے بعد دیگرے ایفی تھیٹر کے دونوں جانب سے بڑھتی تھیں اور ایک جماعت کا فرد درجہ کار میں گزر جاتا تھا قبل اسکے کہ دوسری جماعت کا سب سے اعلیٰ ترین رئیس نمودار ہوتا تھا اس مناسب انتظام سے وہ بات حاصل ہو گئی تھی جو شہ کے مجمع قیصری میں ناممکن تصور کی گئی تھی اس موقع پر رُوسا صرف تماشائی تھے یہ سچ ہے کہ لارڈ ولٹن کے پیسچ کے اختتام پر گوالیار۔ اودھ پور۔ اور جے پور کے مہاراجگان اور سرسالا جنگ وزیر احمد آباد اپنی اپنی جگہ سے اُٹھے اور چند برجستہ فقرہوں کے ذریعے سے خطاب کیا مگر ہر شخص ایفی تھیٹر سے روانہ ہونے کی تیاری کر رہا تھا اور عام حل چلاؤ میں جو کچھ انھوں نے کہا اس پر نہ توجہ ہوئی اور نہ کسی نے سنا۔ دربار قیصری سن ۱۹۰۷ء کے اختتام کا نظارہ اس سے زیادہ پر شوکت بھی تھا اور زیادہ موثر بھی۔

میشتر رُوسا فرمانروانے وائسرائے کی خدمت میں پیش ہو کر مختصر الفاظ میں اتنی ہی

درخواست کی کہ انکی دلی مبارکباد اور انکی جان نثاری اور خیر خواہی کا وعدہ شاہ فیض سہند کی خدمت میں پہنچا دیں۔ اس میں شک نہیں کہ جن رؤسا کا یہ منشا تھا کہ اپنے خیالات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کریں اور جو اپنے ہمراہ لکھی ہوئی سپیچ بھی لائے تھے اُن میں سے بعض نے اس رسم مقررہ سے تجاوز نہیں کیا مگر بعض نے انگریزی میں فصیح و بلیغ گزارش کرنے کی کوشش کے بعد اردو بولنی شروع کر دی اور بجائے حفظ کی ہوئی تقریر فصیح کے چند جربہ فقرے کہے یہ فقرے بھی کچھ کم پسندیدہ نہ تھے کیونکہ یہ دل سے نکلتے تھے۔ لیکن طرز و طول گزارش خواہ کچھ بھی ہو جو اصحاب شہ نشین سے اتنے قریب تھے کہ مقررین کے چہرے اور طرز کو دیکھ سکتے تھے اُن میں سے کسی کو اس مبارکباد کی صداقت اور خوشدلی میں شبہ نہیں ہو سکتا تھا جسکے ادا کرنے کے واسطے رؤسا مذکور حاضر ہوئے تھے انکی خوشنودی اور فخر کہ انکو اس شاہی دربار میں یہ حصہ ملا۔ انکے الفاظ سے زیادہ انکے شوق اور انکی رضامندی بھی طاہری علامات سے نمایان تھی جسکو مشرق کے نہایت سخت قواعد اخلاق بھی نہ چھپا سکتے تھے۔ جب وہ دائیں اور ڈیوک آف کانٹ سے مصافحہ کرنے کے لیے یکے بعد دیگرے بڑے چلے آتے تھے۔

گو اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ محض خیر خواہانہ مبارکباد کے ہر پیغام کا اعادہ کیا جائے جو پیشتر رؤسا نے پیش کیا جسکی نوعیت اوپر بیان کر دی گئی زیادہ غور سے لکھی ہوئی عنایتیں تحریر میں لائی جاسکتی ہیں۔ ہنر مینس نظام حیدر آباد نے جنکے ہمراہ انکے فرزند شاہزادہ عثمان علیخان اور انکے وزیر ہمارا جہ پیشکار سرکشن پرشاد تھے کہا۔

میں نے اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ اس کی خدمت میں پہنچ سکے۔

ہوں میں یقین کرتا ہوں کہ یوراسیائی کو معلوم ہے کہ مدت العمر میری کوشش یہ رہی ہے کہ میرے خاندان کو تخت برطانیہ کے سچے معاون ہونے کا جو تعلق رہا ہے اس کو قائم رکھوں اور تحکم کروں اور اس حیثیت سے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اتنی عنایت کیجئے کہ میری نہایت دلی مبارکباد شاہ قیصر ہند کی خدمت تک پہنچا دیجئے اور انکو میری جانب سے یقین دلاد دیجئے کہ وہ ہمیشہ مجھے اور میرے خاندان کو ہر لحاظ سے سچا اور وفادار معاون پائینگے۔

ہنر ٹینس لیکوٹر بڑودہ نے جتنے ہمراہ انکے فرزند شرنیت یوراج فتح سنگھ راؤ لیکوٹر تھے وہیں سے درخواست کی کہ انکی دلی اور خیر اندیشانہ مبارکباد قیصر ہند کے موقع تاج پوشی پر انکی خدمت میں پہنچا دیں۔

ہنر ٹینس ہمارا راجہ میسور نے جتنے ہمراہ انکے بھائی یوراجہ راجہ راجہ ڈیارتھے کہا۔ ”میں اپنی والدہ کی اور اپنی جانب سے شاہ قیصر ہند کی خدمت میں اس عالیشان موقع پر نہایت پرانکسار و صداقت مبارکباد پیش کرتا ہوں“

ہنر ٹینس ہمارا راجہ کشمیر نے جتنے ہمراہ انکے بھائی راجہ ہرام سنگھ تھے کہا۔ ”میں آپ کو اپنی دلی خیر خواہی و جان نثاری سے اس موقع مسعود پر مبارکباد دیتا ہوں اور آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ شہنشاہ اڈوارڈ ہفتم کی خدمت میں بھی پہنچا دیں میری نہایت دلی دعا یہ ہے کہ خدا قادر مطلق تاج برطانیہ کو سلامت رکھے اور تمام بڑے



دربار - نظام کا پیش ہونا

چھوٹے ہندو ستانوں کو امن عطا کرے۔۔

خان قلات نے فارسی میں کہا

”میں اپنی اور اپنی تمام ریاست کی جانب سے آپ کو اس موقع مسعود پر مبارکباد دیتا ہوں۔“
جام بسبیلانے بھی اس ہی طرح دائیسراے سے التجا کی کہ انکی دلی مبارکباد مع اس
جان نثاری اور خیر اندیشی کی تصدیق کے جو انھیں اس تخت کے ساتھ ہے شاہ قیصر ہند کی خدمت
میں پہنچا دیں۔

ہمارا جبریکا نے دائیسراے سے یہ درخواست کرنے کے بعد کہ انکی خیر خواہانہ اور مودبانہ مبارکباد
شاہ قیصر ہند کی خدمت میں پہنچا دیں لارڈ کرزن سے التجا کی کہ وہ شہنشاہ کو یقین دلاویں کہ
ہمارا جبریکا نیز اور انکے خاندان کے لوگ ہمیشہ شہنشاہ کی جانب سے لڑنے اور انکی خدمت کرنے
کے واسطے ہر موقع پر مستعد رہیں۔

ہنر مائیسنگیک صاحب بھوپال شاہنشین تک اپنے دو بڑے صاحبزادوں یعنی نواب
نصرت اللہ خان و صاحبزادہ عبداللہ خان کے ہمراہ تشریف لائیں انھوں نے اپنے پردہ نشین
ہونے کے لحاظ سے خاص اجازت اس امر کی حاصل کر لی تھی کہ اپنی مبارکباد بصورت تحسیر
پیش کریں پس انھوں نے شاہنشاہ معظم کو نذر کرنے کے واسطے ایک ڈبہ نکال کر دیا جو بہت سے
بیش بہا جواہرات سے مصع تھا اور چہرے کے شوہر متوفی اور مینون شاہزادوں کی عاجبی تصویریں
بنی ہوئی تھیں دائیسراے کے قدیموں پر رکھ دیا اس ڈبہ میں ایک عریضہ بزبان اردو مع
ترجمہ انگریزی تھا جس میں نگیک صاحب نے اس عظیم الشان موقع کی طرف توجہ دلانے کے بعد جو

عید الفطر کے روز واقع ہونے کی وجہ سے اہل اسلام کی نگاہوں میں خصوصاً مبارک تھا یہ لکھا کہ مین سلطنت عظمیٰ برطانیہ کی خیر خواہ اور قد رشناس ہونے کی حیثیت سے اس عظیم الشان موقع پر اپنے فرزندوں اپنی رعایا اور اپنی ریاست کی تمام عورتوں کی وفاداری کی ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی تمام مسلمان آبادی کی نکملائی کا یقین دلاتی ہوں کیونکہ مذہب اسلام خیر خواہی اور اطاعتِ حاکم وقت دونوں کی بابت تاکید سے حکم کرتا ہے۔

نوجوان نواب صاحب جاوہر نے جنکے ہمراہ آنکے چچا اور وزیر یعنی خان بہادر یار محمد خان تھے فرمایا

جناب مہربانی فرما کر شاہنشاہ تک اس مبارک جلسے کے بارے میں میری مؤدب اور پیچی تہنیت پونچا دین میں عاجزی سے اپنے عالیجاہ بادشاہ کی اطاعت قبول کرتا ہوں اور ساتھ ہی یقین دلاتا ہوں کہ میرے وسائل ریاست ہمیشہ آنکے زیر حکم رہیں گے اور میں انکی خدمت میں اپنی جان تک دینے کو طیار ہوں۔

مہاراجہ صاحب اور چچے نے جنکے ساتھ آنکے سب سے بڑے صاحبزادے راجہ بہادر بھگونت جیسا تھے کہا

بھگوان عظیم الشان مجمع میں حاضر ہو کر اپنی اس وفاداری کے سچے خیالات کے ظاہر کرنے میں جو مجھے شاہ برطانیہ کے ساتھ بڑی خوشی ہے اور میں جناب سے اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ از روئے عنایت جناب علی القاب شاہنشاہ ہند کی خدمت میں میری دلی مبارکباد خیر خواہی اور بندگی جناب علی القاب کی تخت نشینی کی دھوم دھام کے موقع پر

اتماس کریں اور میری جانب سے جناب معالی القاب کو یقین دلائیں کہ میں اور میرا خاندان شاہِ برطانیہ کے ساتھ بڑی مضبوطی اور رفاقت اور وفاداری کے اُجھڑے سے جو میرے دیرینہ خاندان میں حکومتِ برطانیہ ہندوستان میں قائم ہونے کے وقت سے چلا آتا ہے ثابت قدم رہینگے اور خصوصاً ایسوجہ سے ہمیشہ شامانہ عنایات کے مستحق اور شکور رہینگے۔

مہاراجہ صاحب دیتا جنکے ہمراہ آنکے راج کنور مہاراج کمالا اور وزیراؤ بہادر جاکئی پڑنا تھے بولے۔

جو دلی مسرت اور شکرگزاری اس ساعت سعودین میرے دل میں ہے میں اسکا اظہار کافی طور سے نہیں کر سکتا میں یوکرلنس سے التجا کرتا ہوں کہ ازراہ عنایتِ میری نہایت بہترین اور سچی کوششات شاہِ قیصر ہند کی خدمت میں پہنچا دیجیے اور انھیں یقین دلا دیجیے کہ میں شاہِ عالیجاہ کا خیر خواہ اور سچا ماتحت ہوں کہ ہر وقت ہر قسم کی خدمت کرنے کے واسطے جسکی بہبودی سلطنتِ برطانیہ کے واسطے مجھ سے خواہش کیجائے مستعد ہوں میں امید کرتا ہوں کہ شاہِ عالیجاہ ازراہ کرم ہمہرہی نظر بردار رکھیں گے جو ہماری پیاری ملکہِ قیصر ہند رکھتی تھیں میں جنابِ مستطاب ڈیوک آف کانٹا کی خدمت میں آداب و نیاز عرض کرتا ہوں جنھوں نے یہاں تشریف لاکر ہمہر عنایت کی ہے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس عاقلانہ انتظام کی بابت جو ہماری آسائش کو واسطے بزمانہ دربار تلج پوشی کیا گیا ہے مبارکباد قبول فرمائیں۔

مہاراجہ کو لھا پور جسکی ہمراہی میں آنکے برادرِ بیزجی راؤ گنگے سرجی راؤ وزارتِ آب و مہرمان رئیس کاگل (بزرگ) تھے بولے۔

میں جناب ستطاب سے درخواست کرتا ہوں کہ جناب اس مبارک موقع پر شاہنشاہ عظم اور شاہنشاہ یکم کی خدمت میں میری نہایت سچی اور مؤدب مبارکباد گزارش کریں گے نیز میری صدق دلی کی دعا کہ انکو درازی عمر و خرسندی نصیب ہو اور ہماری سلطنت اعظم کو لازوال امن اور بہبودی۔

جناب راؤ صاحب کچھ جینکے ساتھ انکے صاحبزادے کمار شری راج جی تھے بولے جناب ستطاب از روئے کرم شاہنشاہ کو انکی تخت نشینی کے بارے میں میری دلی تہنیت پونچادین۔ نیز یہ گزارش کریں کہ میں امید کرتا ہوں کہ عالیجاہ کا عہد حکومت بھی ایسا ہی شاندار ہو گا جیسا انکی مشہور و معروف والدہ ماجدہ کا ہو چکا ہے۔

ہزارائیں سلطان شہر و مکلا جو اپنے فرزند سلطان عمر دین اود کے ساتھ تھے فرمایا۔ شروع خدا کے نام سے جو نہایت عالی شان ہے۔

میں خدا کی بہت بہت حمد و ثنا اور طرح طرح پر اسکا شکر کرتا ہوں۔

میں نہایت مؤدبانہ اور مخلصانہ دعا سلام کے ساتھ جسکی نکمت اور خوشبو ہمک رہی ہے اور جسے باغ اتحاد و داد کے روابط کو مستحکم اور جسکی نسیم نے عہد و بیان اور نہ تاقست ہے کہ غنچوں کو شگفتہ کر دیا ہے حضور شاہنشاہ ملک اعظم میں التماس کرتا ہوں جو لمجا و ملاذ اور ایسی صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہیں جنکا ہر فرد بشر امیر و غریب شاہد ہے جو ایسے عالی درجے اور رتبے پر متکمن ہیں کہ اسکے آگے آسمان کا ثرا بھی پست ہے اور جو بادلوں تک پیرینغ فیض پہنچاتے ہیں۔ وہ ایسے شریفانہ فریبندہ اور دلکش اخلاق رکھتے ہیں کہ نسیم ہم گاہی

جس کی وجہ سے تاج پوشی کے دنوں میں ہر شخص کو اپنی جگہ پر رہنا پڑتا تھا اور کسی کو بھی اس وقت سے کسی اور جگہ نہ جانے دیا جاتا تھا۔

بڑجاتی ہے وہ ایسے مکارم عادات اور محاسن مدارات رکھتے ہیں جو دوسرے اقوام کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ اور افضل ہیں۔ انھوں نے عدل و انصاف کا پھر رہنما بن کر
و عجم تمام اصناف مردم پر پھیل کر رکھا ہے۔ انگلستان سکاٹ لینڈ اور آئر لینڈ کے بادشاہ
اڈوارڈ و ہفتم خدا ہر جگہ اور ہر وقت انکو عزت اور کامیابی اور برسرِ عطا فرمائے اور امن
اور عافیت اور سلامتی کے ساتھ انکو باقی رکھے۔ انکی سلطنت کے دن ہمیشہ آفتاب کی طرح
چمکتے اور جگمگاتے رہیں اور انکی سلطنت کی راتیں رعایا کے آسمان پر نورانی نور کی طرح برتو افکن
ہوں اور انکی فوجیں اپنے شانہ روز کے کوچ میں فہم نہ رہیں اور انکی عنایات انکی اعلیٰ اور
ادنیٰ تمام رعایا کے حق میں مبذول رہیں۔

لہذا بڑے فخر کے ساتھ میں اپنی ذات اور اپنے بچوں اور شہزادوں کی طرف سے
فی الحقیقت اپنی تمام خیر خواہ اور مخلص رعایا کی طرف سے بقدر واجب ادب کے ساتھ
شاہنشاہ ملک معظم کے حضور میں انکی تاج پوشی کے مبارک موقع پر جو ۲۶ جون ۱۹۱۱ء کو
موجودگی عائد دار اکین سلطنت وقوع پذیر ہوئی خیر خواہانہ اور مودبانہ تہنیت عرض کرتا ہوں
مرحبا وہ قاصد جو ایسی خبر فرحت انزلایا جسے چشم بصیرت کو بالکل مبہوت کر دیا۔
اور ان لوگوں میں سے جنھوں نے اس تہنیت نامے میں حصہ لیا۔

اور ان لوگوں میں سے جنھوں نے اس فرحت و انسا ط کو لوگوں میں تقسیم کیا اور آپ بھی
اس میں سے حصہ لیا

اس سلسلے میں سرکاری کیمپ کے نام پر تاج پوشی کے سلسلے میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ

آب میں بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خدائے قدیر سے دعا کرتا ہوں کہ صادق اور دلی تعلقات کے روابط جو ہم میں ہیں روز افزون محبت کے ساتھ ہمیشہ مستحکم اور روز قیامت تک مستمر رہیں۔

بالآخر میں خدائے قدیر سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس تاج پوشی کو اور حضور عالی متعالیٰ کی سلطنت کو امن اور ترقی اور عام مملکت کی سرسبزی سے برکت دے اور اس کو خطرات اور حوادث اور آفات سماوی سے محفوظ رکھے اور حضور عالی متعالیٰ اور حضور پرنور کی ملکہ الگزنیڈرا شاہنشاہی خاندان کے دوسرے اراکین کے ساتھ ہمیشہ کی خوشی اور مسرت اور ابدی سرسبزی اور اطمینان کے ساتھ زندہ سلامت رہیں۔

خاتمہ کلام پر میں تہ دل سے خدائے قدیر خلاق عالم کا جو نفع برکات ہے بہت بہت شکر کرتا ہوں۔

نواب جو ناگڑھ نے کہا

مہربانی فرما کر میری سچی دلی مبارکباد حضور شاہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کو انکی مبارک تاج پوشی پر پہنچا دیجئے۔ آج کا دن رمضان کی عید کی وجہ سے بڑی خوشی کا دن ہے اور چونکہ تاج پوشی کا دربار بھی آج ہی منعقد ہوا ہے اس سے وہ خوشی دو بالا ہو گئی ہے مہربانی فرما کر یورسلسنسی اپنے لیے بھی میری مبارکباد قبول فرمائیں اور براہ عنایت میری تسلیات اور حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی ذات اور انکے تخت کے ساتھ میری بے ریا خیر خواہی کے خیالات

اُن تک پہنچانے کی تکلیف گوارا کریں۔

ٹٹھا کر صاحب بھاؤ نگر نے کہا

بحضور ملک معظم شہنشاہ ہند ہمارے پیارے ہندوستان کی قدیم دارالسلطنت میں اُنکی

تاجپوشی کے مبارک ترین موقع پر اپنی نہایت خیر خواہانہ اور سچی فرمان برداری موذبانہ عرض کرتا

ہوں اور میری دلی تمنا ہے کہ اُنکی اور اُنکی عالی قدر ملک کی عمر دراز اور کارروائی اقبال مند ہو۔

سلطان لہج نے زبان عربی میں کہا

میں چاہتا ہوں کہ جناب عالی کے ذریعے سے حضور شاہ اڈوارڈ ہفتم قیصر ہند کے

ساتھ میری ہوا خواہی اور اس بڑی تقریب پر کہ اُنکی تاجپوشی کا جشن ہندوستان میں منایا

جا رہا ہے میری تہنیت اُنکو پہنچا دیا جائے۔

امیر ڈھالی نے بھی زبان عربی میں کہا

کیا جناب عالی اتنی مہربانی فرمائیں گے کہ ملک کبریٰ کے ساتھ میرا اطہار خیر خواہی اور

وہ مسرت جس کا میں احساس کرتا ہوں کہ آج میں حضور ملک کے برادر عزیز کو دیکھ سکا

ملک معظم تک پہنچا دین۔

ہزرائیس مہاراجہ ٹیپالہ نے جنکے ساتھ اُنکے چچا کنور سررنیر سنگھ تھے کہا

میں اس بڑی تقریب پر یورپ کی سلسلی کے ذریعے سے حضور ملک معظم شہنشاہ کی بارگاہ

میں اپنی مبارکباد عرض کرتا ہوں اور یہ بھی التماس کرتا ہوں کہ جناب حضور ملک معظم کا

اطمینان کرادیں کہ میری ریاست اور میری تلووار ملک معظم کی خدمت کے لیے حاضر ہے۔

پرنسپس باجی تاج پوشی کے لئے تیار ہوئے اور پورے شہر میں خوشی مچ گئی۔

میں یورپ سے التماس کرتا ہوں کہ ملک معظم قیصر ہند اور ملک معظم قیصر کے حضور میں
انکی نہایت مبارک تقریب تاج پوشی پر جبکہ جشن کے لئے ہم اس دربار میں جمع ہوئے ہیں
میری دلی اور خیر خواہانہ مبارکباد ہو سچا دین۔ اگر عالی شان بادشاہ اپنی ذات والا صفات
سے رونق بخش محفل ہوتے تو ہماری خوشی پوری خوشی ہوتی مگر اب بھی کچھ کم خوشی اور فخر
نہیں ہے کہ حضور ملک معظم نے براہ و فور کرم دیر ریل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف
کاناٹ کو نیا بتا خاندان شاہی کی طرف سے بھیجا ہے۔ میں یورپ سے بھیجی گئی اس عظیم الشان
تقریب کی کامیابی پر مبارکباد دینے کی اجازت چاہتا ہوں جو خود آپ کی پیش بینی اور تھک
محنت کا نتیجہ ہے۔ میں خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے فیاض بادشاہ ملک معظم
شاہنشاہ تادیر گاہ سلامت رہیں تاکہ مدت دراز تک بادولت و اقبال ہمہ حکمرانی کریں۔
یہ تو راجہ صاحب کی ضابطے کی طیار کی ہوئی تقریر تھی لیکن معمر سکھ رئیس انکی مشہور
دینداری اور خیر خواہی کے جوش میں بے اختیار پکار اٹھے کہ

آب میں طینان کے ساتھ مر سکتا ہوں کیونکہ میں نے ایک سچے سکھ کے فریضہ تلشہ
پورے کر لیے ہیں میں نے گردون کے احکام کے مطابق زندگی بسر کی۔ میں نے اپنی
تلمواری سے مملکت برطانیہ کی مدد کی۔ اور اب اپنے بادشاہ کے حضور میں اپنی ذاتی
فرمان برداری بجالایا۔

فریڈ کوٹ کے راجہ نے کہا

اکال پکھ (خداے قدیر) حضور شاہنشاہ معظم کی مبارک تاجپوشی پر برکتیں نازل کرے اور انکی بیش بہا زندگی کو دراز اور انکے اقبال کو زیادہ کرے۔ اس دنیا میں انکی سلطنت پر انکا اقتدار مستحکم ہو اور انکی فرمانروائی میں ہندوستان کو مزید فائدے حاصل ہوں۔ ہندوستان کے ہم باج گزار روس ایک اور سب انکی مملکت کی حفاظت کے لیے ہمیشہ ہر چیز قربان کر دینے کو طیار ہیں۔

ہمارا راجہ سکھ کے فرزند اور ولیعہد مہاراج سد کیا نگ ملکو نے کہا حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم اپنے سنہرے تخت پر جلوس فرمانے کے وقت سے آسمان اور زمین اور درون زمینوں جہانوں پر اقتدار عمل میں لائیں۔ وہ ہزاروں جگ زندہ رہیں اور دلائماتام جاندار مخلوقات کی خوشی اور خرمی کے ساتھ پرورش کرتے رہیں۔

ہمارا راجہ کوچ بہار نے جنکے ساتھ انکے فرزند مہاراج کمار راجندر رائیں تھے کہا کیا یورکسلنسی اتنی مہربانی فرمائینگے کہ اس مبارک تقریب پر حضور عالی ملک معظم شاہنشاہ کو میرا عجزانہ فرض اور مؤدبانہ مبارکباد اور تخت کی خیر خواہی پہنچا دیں۔ دیرمیں مدتوں تک ہندوستان پر حکمرانی کرنے کے لیے زندہ سلامت رہیں۔

کوہستانی پیرا کے راجہ نے جنکے ساتھ انکے فرزند جوبراج برندر کٹور دیب بریں تھے کہا میں بخوشی یورکسلنسی کی وساطت سے حضور ملک معظم شاہنشاہ اڈوارڈ ہفتم کی بارگاہ میں انکی تاجپوشی کے اس مقدس اعلان کے موقع پر اپنی نہایت سچی مبارکباد عرض کرتا ہوں اور حضور ملک معظم کو اطمینان دلاتا ہوں کہ میں تقلید اپنے بزرگوں کے ہمیشہ اپنی

عاجز قدرت کو مملکت کی خدمت میں حاضر کر دینے کے لیے آمادہ رہنؤ گا حضور ملک معظم کو خاندان شاہی کے چھوٹے بڑوں سمیت عمر دراز اور عافیت اور قابلمندی نصیب ہو۔
نواب رام پور جنکے ساتھ انکے وزیر شیخ عبدالغفور تھے گویا ہوئے۔

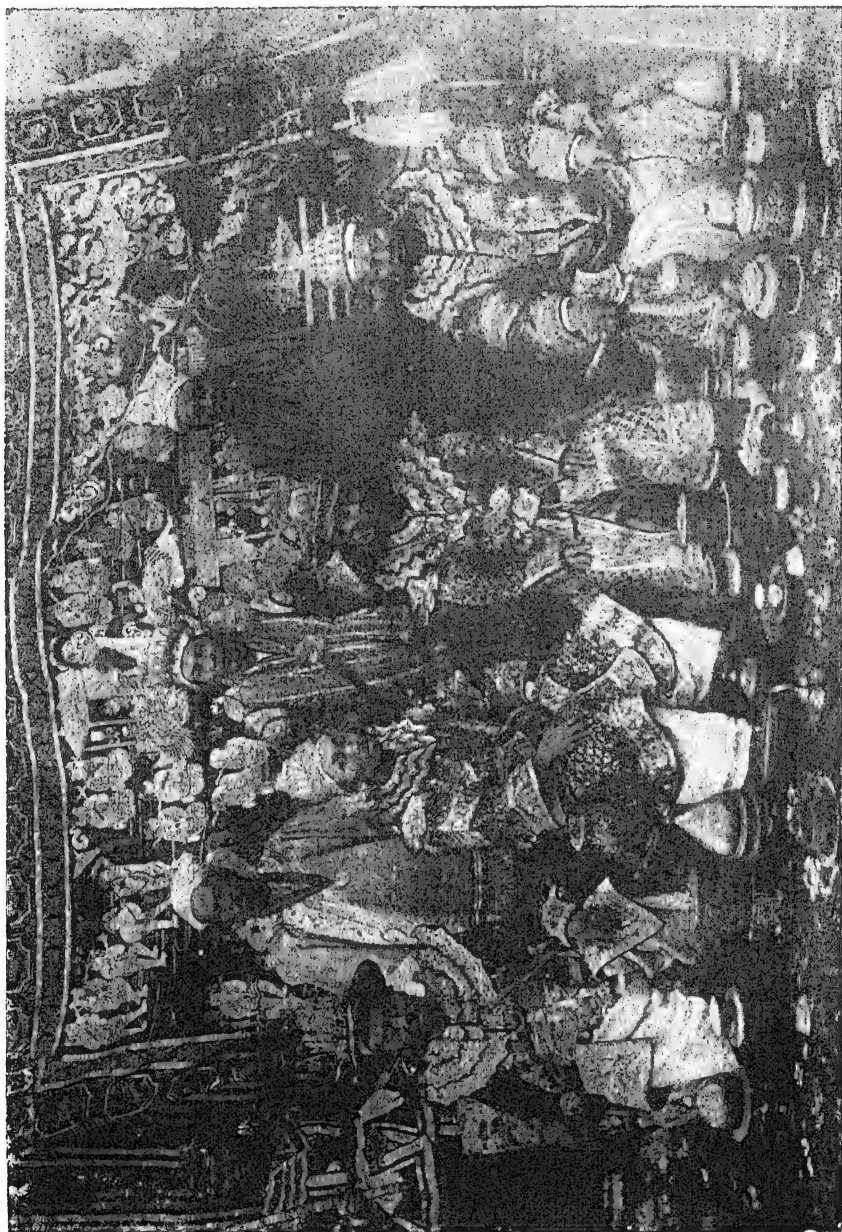
یوکرسلنسی میں اس عنایت کا ممنون ہوں کہ جھکودر بار تاجپوشی کے دن حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہ ہندوستان کی بارگاہ میں اپنی فرمان بردارانہ اور سچی خیر خواہی کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ جس خدا نے خطرناک علالت کے وقت میں ملک معظم کی جان بچالی اور انکو اٹھا کھڑا کیا کہ شاہی اور شاہنشاہی کا تاج زیب سر کرین انکی جان اور مملکت کا نگہبان رہے اور حضور ملک معظم شاہ و شاہنشاہ اور ملکہ معظمہ کو روز افزون تندرستی اور خوشی اور شان و شوکت عطا کرے۔

کنگ ٹنگ کے سا بوائے کہن شان زبان میں کہا

کنگ ٹنگ سا بوا جسکا علاقہ چین اور سیام اور فرانسیسی علاقوں کی سرحد پر واقع ہے اس خوشنودی کے اظہار کی اجازت چاہتا ہے جو حضور عالی بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کی تاجپوشی کی رسم میں شریک ہونے سے اسکو ہوئی توجہ سخت علالت سے شاہ و شاہنشاہ کی شفایابی پر اور بحیثیت شاہ و شاہنشاہ تاجپوشی پر مبارکباد دیتا ہے۔

وہ ذوق و شوق سے دعا کرتا ہے کہ بادشاہ اور ملکہ اور شاہی خاندان سب قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہیں اور انکو درازی عمر نصیب ہو اور ملک معظم کی سلطنت سالہا دراز تک قائم رہے۔

درباري روساء شادي



یہ سب کچھ سن کر شاہنشاہ نے ہنس کر کہا

یانگ نئی اور کنگ ٹنگ سا بوا جسکو اسکی جاگیر سے برمیون کے بادشاہ تھیبانے ظلماً نکال دیا تھا اور بڑی ملکہ کی فوج نے پھر اسکو مسلط کیا اس موقع سے جو اسکو دیا گیا ہے کہ یورپ کی کونسی ملکہ کے ذریعے سے ملکہ کے فرزند بڑے بادشاہ ملک عظم کی خدمت میں اپنی خیر خواہانہ غایت رجبے کی خوشنودی کا اظہار کرے کہ بڑے بادشاہ نے اب بالکل شفا پائی اور اس قابل ہوئے کہ اپنے تمام مشرقی ممالک کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لیں۔ ملک عظم اور ملکہ معظمہ اور تمام خاندان شاہی تادیر گاہ سلامت رہیں اور بخیر و خوبی زندگی بسر کریں اور جب ملک عظم ملاد علی پر صعد کریں تو انکو اپنی والدہ سے جو سب سے بڑی ملکہ تھیں خوشی اور ناموری کے ساتھ پھر ملانصیب ہوئے

یانگ ہوئی کے سا بوا نے برمی زبان میں کہا

یانگ ہوئی سا بوا اسکو اپنے حق میں بڑی رعایت سمجھتا ہے کہ اسکو اسی وسیع سلطنت کے دوسرے رؤسا کے ساتھ جو کمرہ زمین پر پھیلی ہوئی ہے شریک ہونے کی اجازت دی گئی تاکہ وہ یورپ کی کونسی کی وساطت سے ایسے بادشاہ عالیجاہ شہنشاہ بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کے حضور میں غلامت سخت سے شفا پانے اور اتنی وسیع سلطنت کے بادشاہ اور شہنشاہ ہونے کی حیثیت سے تاج پوشی ہونے پر اپنی نہایت خیر خواہانہ دلی مبارکباد عرض کرے کہ وہی اپنی مقدس والدہ بڑی ملکہ کے جانشین ہونے کے اہل ہیں۔ سا بوا ملتیانہ دعا کرتا ہے کہ بادشاہ اور ملکہ اور پرنس آف ولز اور تمام خاندان شاہی اب اور ہمیشہ کے لیے بیاریون سے محفوظ رہیں سب کی عمریں دراز ہوں اور شہنشاہ بادشاہ کی سلطنت سالہا سال قائم رہے۔

جنوبی ہنسوی کے سابو اے شان بولی مین کہا

اس سے مجھ کو بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ اسٹی ی تقریب مین شمالی شان کی ریاستوں کی طرف سے مین آکیلا نیاتنا حاضر ہوا ہوں مین اپنی طرف سے اور نیز دوسرے رئیسوں کی طرف سے جنگو رسم تاجپوشی مین آنے کی اجازت مین ملی یور کسلنسی کی خدمت مین بڑی مسرت کا اظہار کرتا ہوں جس مین ہم سب شریک مین کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ و ہفتم نے سخت علالت سے شفا کھلی پائی اور انکی مشرتی تاجپوشی کے موقع پر ہم سب مبارکباد عرض کرتے ہیں اور نیز التماس ہے کہ آپ ہمارے معروضات حضور ملک معظم کو پہونچا دیں بادشاہ اور ملکہ اور تمام شاہی خاندان کو خوشی اور عمر دراز اور تمام اقسام امراض سے امان نصیب ہو۔

مانگ پان کے سابو اے شان بولی مین کہا۔

مانگ پان سابو اکو دم دسپین تک یہ بڑی تقریب یاد رہے گی جس مین حاضر ہونے کا امتحاق اُسکے لیے مرعی و ملحوظ ہوا۔ وہ التماس کرتا ہے کہ یور کسلنسی بڑے بادشاہ عالیجہ بادشاہ اڈوارڈ و ہفتم کو جبکہ پاس بہت سی قیمتی مہرین مین مرض صعب سے شفا پانے اور اب تمام ممالک مشرتی مین اپنا اقتدار بٹھانے پر اسکی مبارکباد پہونچا دیں بادشاہ شہنشاہ ہمیشہ زندہ سلامت مین اور انکا اقبال بڑی ملکہ کا سا اقبال ہو جبکہ عہد مین ہم اول بار انگریزی پرچم کے سائے مین پناہ گزین ہوئے۔ بادشاہ شہنشاہ کے بیٹے اُنکے پوتے اُنکے چھوٹے بھائی جو اس وقت موجود مین اور جنگو ہم ملک معظم کا پر تو سمجھتے مین سب کو عمر دراز اور امراض سے امان اور آخر کار سکون و عافیت نصیب ہو۔

کھنڈر ہوا جس کی جگہ پر ایک نیا شہر بن گیا جس کا نام پورہ پوئی رکھا گیا۔

کرنی بولی میں کہا

یکور کسلسنی براہ کرم حضور عالی متعالی شاہنشاہ کی خدمت میں جویشمار بادشاہوں پر حکمرانی کر رہے ہیں اور وہی بڑے بادشاہ اور ملکہ کے فرزند ہیں مرضِ سخت سے انکی شفایابی اور بحیثیت شاہنشاہ جملہ ممالک محیط کوہِ میرو کی تاجپوشی پر میری مبارکباد کہ میں انکا نہایت خیر خواہ خادم ہوں اور تمام دوسرے کرنی رئیسوں کی مبارکباد جنگی طرف سے میں ادنیٰ ترین خدام بارگاہِ عرض کر رہا ہوں بہو نچا دین۔ سرخ کرن کا نشان شمس طالع ہے ملکِ معظم کی شان آفتاب نصف النہار کی سی شان ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے برقرار ہے۔ بارگاہ کا خادم خیر خواہ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ ملکِ معظم اور ملکہِ معظمہ اور پرنس آف ویلز اور شاہنشاہ کے نہایت والا منزلت بھائی جو اس وقت موجود ہیں اور شاہی خاندان کے سب چھوٹے بڑے ہمیشہ کے لئے ۹۶ بیاریوں سے مصون و محفوظ رہیں اور انکو خوش و خرم عمر دراز نصیب ہو اور سب سے بڑھکر ہم روزانہ دعائیں مانگتے ہیں کہ حضور شاہ و شہنشاہ ہم پر آئندہ سالہاے دراز تک حکمران رہیں

آخری مبارکباد کے دیے جانے کے ساتھ شاہنشاہی دربار ختم ہوا۔ پونے دو گھنٹے تک دربار رہا۔ شاہی ساز و سامان پھر جلوگاہ میں آ موجود ہوئے۔ امیرِ بل کیڈٹ کے دستے نے شکی جنگی گھوڑوں پر سوار اور دایئہ سر کے باڈی گارڈ نے لال سنہری وردی پہنے ہوئے اپنی پہلی جگہ آسنبھالی۔ ہنر کسلسنی اور لیڈی کرن ان ہی مراسم کے ساتھ جو انکی آمد کے وقت

سچا لائی سٹی بھٹن گھاترہ میں سوار ہوئے۔ جن میں ہی وائیسرے کا اثری میں بیٹھے شہری تھے۔
 کی پہلی توپ سر ہوئی انہو کے نعرہ ہائے تحسین میں جلوس آہستہ آہستہ جلو گاہ سے باہر نکلا۔
 ذرا کی ذرا چند لمحوں کے لئے ڈیوک اور ڈچس آف کانٹاشٹ نیشن پرا کیلے کھڑے رہے
 اور پھر دایمن بائیں مڑ کر دونوں نے سادگی اور آن بان کے ساتھ سر کے اشارے سے
 مجمع خلایق کو سلام کیا اور انھوں نے بار بار نعرہ تحسین سے جواب دیا جس سے انکی شاہانہ
 ادا کے ساتھ لوگوں کی گرویدگی اور انکی ہر دلعزیزی صاف ظاہر تھی۔ اس کے بعد
 دیر رائل بائینسز ایف بی تھیٹر سے رخصت ہوئے اور انکے بعد ہر رائل بائینسز ڈیوک آف ہسبی
 ممالک غیر کے دکلار۔ لارڈ کچنر اور ممبران کونسل۔ لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں کے
 بالادست دایان ریاست دستہ ہائے فوج کے کمانڈنگ افسر۔ لفٹننٹ جنرل۔ یہ لوگ تو
 ایف بی تھیٹر کے احاطے کے اندر اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار ہوئے اور باقی ماندہ مہمان ایف بی
 تھیٹر کے عقب کی گزر گاہوں سے۔ پولیس کا انتظام اس دفعہ بھی عمدہ تھا اور لوگوں کا
 جم غفیر بے تکلف اور بدون کسی طرح کی گڑبڑ کے منتشر ہو گیا۔ شام کے تین بجنے کے بہت جلد
 بعد سب سے اخیر سیر دیکھنے والا بھی جا چکا تھا۔

غرض دربار تاج پوشی ختم ہوا شروع سے اخیر تک نہ تو کسی طرح کا خلل واقع ہوا اور نہ کسی
 قسم کی غلطی پیش آئی عین انعقاد کے زمانے میں بھی دنوں پر دربار کی اتنی باتوں کا اثر تو
 ضرور ہوا۔ سب سے بڑا اثر باقاعدہ سنجیدگی کا۔ پھر دھوم دھام اور شان و شوکت کا
 جسکی نظیر شاید ہی کسی نے دیکھی ہو۔ پر جوش خیر خواہی اور ارادتمندی کا۔ بمرد وقت یہ

ہندوستان کی انگریزی سلطنت کی تقدیر میں جو کچھ بھی ہو شاید اس سے بھی بڑھ کر شاندار
 اتفاقات پیش آنے والے ہوں یا مادرِ وقت حاملہ فردا چہ زاید اس کی تقدیر میں وہی انجام ہو
 جو اس سے تمام پہلی سلطنتوں کا ہوا بہر کیف یکم جنوری سن ۱۹۰۱ء کی چل پھل پہا کی تاریخ
 میں ایک نمایاں علامت ہوگی جس پر ناظرین کی نگاہ ضرور ٹھٹکے گی اور ہندوستان کی عظمت
 کی سرگزشت میں یہ وقت ایک ساعتِ سعید سمجھا جائے گا۔

باب

دو شاہی رسمیں

شاہنشاہی جشن کے بعد جسکی کیفیت باب سابق میں بیان کی گئی اسی شام کو ڈیوٹے کے خیمہ گاہ میں سلطنت کی طرف سے ایک دعوت دی گئی جس میں لارڈ کرزن نے ڈیوٹے آف کمانڈ - گریڈ ڈیوٹے آف ہسی اور ان کے اہلی موالی دیر کسلنسز گورنرانجی و مدراس - کمانڈرانجی - دیر آئرز لفٹنٹ گورنرانجی پنجاب برما مالک متحدہ و بنگال - اور ان کے اعلیٰ عہدہ داروں اور مالک غیر کے تمام وکلاء کو مدعو کیا تھا اور ان کے علاوہ چند دیگر ممتاز اشخاص کو - ہنر کسلنس کے مہمانوں کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے -

ہنر رائل ہائینس ڈیوٹے آف کمانڈ و سٹریٹھارن

ہنر رائل ہائینس گریڈ ڈیوٹے آف ہسی

ہنر کسلنس رائٹ آئز بل لارڈ نارٹھ کوٹ گورنر ہند

ہنر کسلنس رائٹ آئز بل لارڈ ایمپٹھل گورنر مدراس

ہنر کسلنس کرنل سر ای - اے - آر - گلہارڈ گورنر جنرل آبادیہاے ہندوستانی زیر حکومت بنگال

ہنر کسلنس ایم وکٹر لینرزیک گورنر آبادیہاے ہندوستانی زیر حکومت فرانس

ہنر آئرز سہی ردا ز لفٹنٹ گورنر پنجاب



ايڇ ايج مهاراڇه صادم اورچها- جي سي آئي اي

ہنز کسٹنسی جنرل لارڈ کچنر آف خرطوم کمانڈران چیف ہند

ہنز آنر سرائف فرائر لفٹنٹ گورنر برما

ہنز آنر سرجر۔ لائوش لفٹنٹ گورنر ملائکہ متحدہ آگرہ و اودھ

ہنز آنر مسٹر جے۔ اے۔ بورڈیلن۔ قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال

ہنز آنر سرائف۔ فریزر جو بنگال کی لفٹنٹ گورنری کے لیے نامزد ہو چکے ہیں پریزیڈنٹ

پولیس کمیشن

سرائیج بارنز جو برما کی لفٹنٹ گورنری کے لیے نامزد ہو چکے ہیں

آنر بیل سرائف میکین چیف جسٹس بنگال

موسٹ رورنڈ ڈاکٹر آر۔ ایس۔ گالپسٹن بشپ کلکتہ و مٹروپولیٹن ہندوستان و سیلون

آنر بیل مسٹر ٹی۔ ریلے ممبر کونسل

آنر بیل سرائف رورڈ فٹنر جرنل لا ممبر کونسل

آنر بیل میجر جنرل سرائی۔ ایلس ممبر کونسل

آنر بیل مسٹر اے۔ ٹی۔ آرٹڈل میجر کونسل

آنر بیل سر ڈونلڈ ایٹسن ممبر کونسل

آنر بیل سرائف۔ سولومن۔ وکیل جنوبی افریقہ

آنر بیل سرائف۔ بیکر۔ وکیل آسٹریلیا

لفٹنٹ جنرل بیرن لیسو کاٹا ادا کو۔ وکیل ہنری جی شہنشاہ جاپان

جسٹس جی پی ایس آر کیس کیل ہنری کیل کیل

ڈیوک آف مارلبورو ارل آف ڈاربی

ڈیوک آف پورٹ لینڈ ارل آف کرو

ارل آف پمبروک لارڈ ڈولور شین

ارل آف جرمی لارڈ کلاشن

ارل آف لانسڈیل لارڈ ڈیوی

ارل آف ڈرہم لارڈ ایلکو

ہنرکسنسی ویرائیڈ پیرل سرچارلس ڈروری حضور ملک معظم کے جزیرہ ایسٹ انڈیز کی افواج
بحری کے کمانڈران چیف

آئرلینڈ سرلانس جنکنز چیف جسٹس بی

آئرلینڈ سر آرمسٹراڈ وائیٹ چیف جسٹس مدراس

آئرلینڈ سر جے سٹیل چیف جسٹس مالاک متحدہ آگرہ داودہ

رائٹ رورنڈ ڈاکٹر ایچ۔ وائیٹ ہیڈ بشپ مدراس

آئرلینڈ سر ایچ وینٹر باہتم۔ ممبر مدراس کونسل

آئرلینڈ سر جے منیٹھ۔ ممبر بی کونسل

آئرلینڈ سر جے تھامسن ممبر مدراس کونسل

آئرلینڈ امی۔ ایم۔ ایچ فلٹن ممبر بی کونسل

ایچ ندر اراج پو شی

لفٹنٹ جنرل سر جارج ولزلی۔ کمانڈنٹ افواج مدراس

لفٹنٹ جنرل سر ہنری بلڈ۔ کمانڈنٹ افواج پنجاب

لفٹنٹ جنرل ڈاکٹر میکلیوڈ کمانڈنٹ افواج بنگال

آئرل لفٹنٹ کرنل سر ڈیوڈ بارزلیڈنٹ چیف مدرآباد

آئرل لفٹنٹ کرنل سر ڈیوڈ رابرٹسن رزیدنٹ میور و چیف کمشنر کورگ

آئرل سٹری۔ ایچ۔ ٹی۔ مارٹنڈیل۔ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

آئرل کرنل سی۔ ای۔ سیٹ ایجنٹ گورنر و چیف کمشنر بلوچستان

آئرل سٹری۔ ایس۔ بیلی۔ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا

آئرل لفٹنٹ کرنل ایچ۔ اے۔ ڈین ایجنٹ گورنر جنرل و چیف کمشنر صوبہ سرحدی

شمالی مغربی

آئرل سٹری۔ بی۔ فلر چیف کمشنر آسام

آئرل سٹری۔ پی۔ ہیوٹ قائم مقام چیف کمشنر مالاک متوسط

رایٹ رورنڈ ڈاکٹر جی۔ ایف۔ ایف۔ لائپ لاہور

سر ایف ڈیسم اسم ایم۔ پی

سر کرستوفر فرنس ایم۔ پی

سر جارج کینز ایم۔ پی

رایٹ آئرل سر کس بیج بارسٹرایم پی

رایٹ آئرل سر جارج ٹامپین گولڈی

سر جان ڈکسن پوائنڈر بارسٹرایم پی

سربراہ برٹ موبہرے - ایم۔ پی۔
 سر جارجس کلبرن ایم۔ پی۔
 سر اڈگر ونسنٹ ایم۔ پی۔
 مسٹر سٹوارٹ سیمونل ایم۔ پی۔
 سر ہوارڈ ونسنٹ ایم۔ پی۔
 آنریبل ڈبلیو۔ ای۔ سکاٹ آرچڈیکن بمبئی
 آنریبل ڈبلیو۔ پیل ایم۔ پی۔

سر منچرجی بھاؤنگری ایم۔ پی۔
 برگڈیر جنرل جے۔ ایس۔ کالنز وائس رے کے اسکاٹ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ
 مسٹر ایس۔ ای۔ وگٹ کانسل جنرل سوئیڈن ونا روے
 جنرل آر۔ ای۔ بیٹرسن کانسل جنرل یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ
 مسٹر سی سی کلبرن کانسل جنرل ڈنمارک
 ہرای آرمورگ ونا ریفیلڈ کانسل جنرل آسٹریلیا ہنگیرین اسپائر
 کونٹ اے۔ اے۔ رے باڈی میسگلیا کانسل جنرل اٹلی
 مسٹر ایف سی پلاچی کانسل جنرل یونان
 وائی کونٹ ڈیرم کانسل جنرل پرتگال
 امین بے آفندی کانسل جنرل روم
 ایم۔ ایم۔ جہارڈ کانسل جنرل لجم
 مفتاح سلطان محمود خان کانسل جنرل ایران
 ڈاکٹر وائٹنرش قائم مقام کانسل جنرل جرمنی

کرنل سرکارلن سکاٹ مانکرلیف پریزیڈنٹ کمیشن آبپاشی
سرتھامس بگھم ممبہ کمیشن آبپاشی
سرافیلین رگلزبرائینز

ایم۔ اے۔ ڈی کو سٹرکانسل ندرلینڈز
ڈون ریفایل ایک کواردنی ڈی سویس کانسل سپین
مٹراے۔ اے۔ اپکار کانسل سیام
مٹرائس ہیاشی کانسل جاپان
یہجڑار۔ ای۔ گرمٹن کمانڈنٹ وائسرائے ہاڈی گارڈ
یہجڑ بلیو ویلنز کمانڈنگ وائسرائے گارڈ
یہجڑی ای سکاٹ لفٹنٹ جنرل بیرن اوکو کے سٹاف۔ سیفر جاپان
سٹاف ہنررائل ہائینس ڈیوک آف کانٹ
سٹاف ہنررائل ہائینس گرینیڈیوک آف ہسی
ایڈمی کانگ حاضر باش خدمت گورنر ممبہ
ایڈمی کانگ حاضر باش خدمت گورنر مدراس
ایڈمی کانگ حاضر باش خدمت گورنر جنرل آبادی ہائے ہند متعلقہ پرتگال
ایڈمی کانگ حاضر باش خدمت گورنر آبادی ہائے ہند متعلقہ فرانس
ایڈمی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر پنجاب

ایڈوی کانگ حاضر باش خدمت کمانڈران چیف ہند
ایڈوی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ جنرل بیرن اوکو سیفر جاپان
ایڈوی کانگ حاضر باش خدمت جنرل چو فیا سر ونگسی
ایڈوی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر برما
ایڈوی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر بنگال
ایڈوی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر ملاک متحدہ آگرہ وادودھ
چیپلن مشپ کلکتہ

فلگ لفٹنٹ نیول کمانڈران چیف ایسٹ انڈیز
سروانٹھ لانس پرائیویٹ سکرٹری وائسرایے
لفٹنٹ کرنل آنریبل ای بارنگ ملٹری سکرٹری وائسرایے
صاحبان ایڈ۔ ڈی۔ کانگ

ڈنر کے ختم ہونے پر ہنر کسلنس وائسرایے شاہنشاہ معظم کے جام تندرستی کی تحریک کے لئے
کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر کی

۔ یورائل مینسٹر۔ یور کسلنسٹر۔ مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن

میں حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند کے جام صحت کی تحریک کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔
آج تیسرے پہر ہم وہ بڑی رسم بجالائے اور میں امید کرتا ہوں کامیابی کے ساتھ جو اس
ملک میں حضور ملک معظم کے جشن تاج پوشی کے لئے تجویز کی گئی تھی اور وہ ایسا منظر تھا جسکی

سلطنت ضرور ہر ایک دیکھنے والے کے دل پر طاری ہوئی ہوگی۔ اس جشن نے سرزمین ہند کے ہر ایک باشندے کو خواہ وہ یورپین ہو یا ہندوستانی اس عملداری کی اصل حقیقت صاف طور پر معلوم کر دی جسکے زیر حکومت ہم لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اور جو ایک نادیدہ اور دور دست محرک کے ذریعے سے اس عظیم الشان پولیشکل مشین کی ہر ایک جنبش کو زبردست طاقت اور قوت کے ساتھ قابو میں کیئے ہوئے ہے اور میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ اس جشن نے اچھی طرح ہمارے عالی مرتبت مہمانوں اور تمام شرکا، بزم جشن کے ذہن نشین کر دیا ہوگا کہ حضور ملک معظم کا یہ ہندوستانی علاقہ نہ ایک فضول دم چھلانگین ہے جو انگریزی سلطنت کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے بلکہ ایک سلطنت ایک برعظم اور بجائے خود ایک ملک ہے ایسی کونسی خوبی ہے جو اسکی ذات اور اسکی پچھلی یادگاروں میں نہیں۔ اسکو اپنے بل بوتے پر بہت بڑا بھروسہ ہے۔ یہ ۵۰ سالے ہرش زہوشمندی، مینافیت ستارہ بندی کا مصداق ہے ممالک متحدہ اور ہند پر پار انگریزی مقبوضات کی سلطنت کا بادشاہ ہونا بڑا عالی قدر اور مغز خطاب ہے مگر شہنشاہ ہندوستان ہونا کیا طرح اس سے کم نہیں بلکہ بعض اعتبارات سے اس سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جس زمانے میں انگریز بدن کو رنگین کیئے ہوئے جنگلوں میں پڑے پھرتے تھے اور جس زمانے میں انگریزوں کی نوآبادیتیاں ویران بیابان تھیں یہاں اسوقت بھی بڑی زبردست سلطنتیں برسرِ ترقی موجود تھیں اور ہندوستان نے فن تاریخ اور فلسفہ اور مذہب میں اپنا ایسا سکھ جایا کہ روئے زمین پر کسی ملک کو یہ بانی نصیب نہیں ہوئی اس عروج کے زمانے میں ایک انگریز بادشاہ کا ایسا کارنمایاں کر گزرناس کا

گزارا جسکی بجا آوری اکبر سے نہ ہوگی میری رائے میں تاریخ کا نہایت دل نشین اور زمانہ
حال کے عجائبات میں بڑا عجیب واقعہ ہے۔ واقعے سے میری مراد ہے کہ وہ کثیر رعایا
کو امن و عافیت کی حالت میں رکھنا افراد میں یکسانی پیدا کرنا اور انکے مجموعے کو
مناسب الاجزاء مرکب بنانا۔

یور رایل ہائینسٹریوڈ کسلسنیز اینڈ جٹلمن۔

میں بے تامل اس بات کو بیان کرتا ہوں کہ آج ہم سب کے دلوں میں ایک افسوس ضرور
ہے وہ یہ ہے کہ حضور ملک معظم شہنشاہ ہند سموق پر اپنے خیر خواہ باجگزار و الیان ریاست
اور ہندوستانی رعایا کے نعرہ مبارکباد استماع فرمانے کے لیے بنفس نفیس یہاں رونق افروز
نہ ہو سکے۔ فی الحقیقت شہنشاہ ہند کو یہاں تاج پوشی کی رسم ادا کرنے کے لیے تشریف لانا
چندان ضرور نہیں حضور ملک معظم دو برس ہوئے اسی وقت سے ہمارے سلم آقا اور خداوند
نعمت ہیں جس وقت سے تخت خالی ہوا۔ لیکن سارا ہندوستان اپنے شہنشاہ کا جمال
باکمال دیکھنے اور انکی آواز دلکش سننے کا مشتاق تھا۔ یہ کہو امید ہے کہ جون جون وقت
اور فاصلہ سائینس کے سحر سے کم ہوتا چلا جا رہا ہے ممکن ہے کہ داکٹر کے کو آئندہ موقع
پر یہ صورت پیش آئے کہ بادشاہ کا وجود باوجود جلوہ نہا ہوا و وہ خود ایک خیالی سایے
کی طرح نزائل ہو جائے۔

ہر کیف ہم سب یہاں ایک ایسے شہنشاہ کے اظہار عظمت کے لیے جمع ہوئے ہیں

جو اگر چہ نفیس نفیس یہاں پر رونق افروز نہیں لیکن غائبانہ دل و جان سے ہمارے ساتھ ہیں اور جنکا فرمان شاہی سنانے سے آج بعد دوپہر میں نے امتیاز حاصل کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضور مدوح الصفات ہندوستان کے لوگوں کی وفاداری پر کتنے نازان اور انکے مفاد کے ساتھ کس قدر لبستگی رکھتے ہیں۔ انعقاد دربار کے وقت تو میرا فرض خدمت اسبقہ تھا کہ طرح طرح کے باجگزار اور رعایا جو اپنے ولی نعمت حضور ملک معظم کی بجا آوری خدمت اور انکے ارشاد عالی کے سننے کے لیے جمع ہوئے تھے خاصکر ان ہی کو مخاطب قرار دیکر تقریر کروں لیکن آج شب کو اس سیز کے گرد اگر دہر سرزمین سے مختلف سلطنتوں کے اتنے بہت عالی مرتبہ دلا اور نامور حضرات کا تشریف رکھنا میرے لیے اس امر کے اظہار کا ایک مناسب موقع ہے کہ ہندوستان کے قبضے کے ساتھ اور بھی بالائی ذمہ داریاں وابستہ ہیں اور یہ قبضہ ہکوتام مشرقی سلطنتوں اور ریاستوں کے ساتھ صلح و سازگاری کے تعلقات رکھنے کی طرف داعی ہوتا ہے۔ عظیم الشان اور ہماری رفیق سلطنت جاپان کے ایک نامور قائم مقام اور سیام کے روضہ فیض بادشاہ کے ایچی نے ہکویہاں تشریف آوری کی عزت بخشی ہے اور آج ہمارے دربار میں ہمارے دوست اور رفیق امیر افغانستان اور بامی شفیق سلطنت نیپال اور سلطان مسقط کے سفیر اور قائم مقام موجود تھے۔ ہمارے مہانوں میں دو طاقتور اور رفیق قوموں کے ہندوستانی مقبوضات کے گورنر جنرل ہیں وہ دو قومیں فرانس اور پرتگال ہیں جنکے ساتھ ہمارے تعلقات مستمر صلح کاری اور موافقت کے ہیں علاوہ بریں اس طرح کے مجمع میں آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے دو ایسے بڑے انگریزی علاقوں کے

قائم مقام اول بارہیان آسمود ہوئے جنکا ستارہ اقبال حکم تقدیر ہمیشہ برسر عروج رہے گا اور جون جون زمانہ گزرتا جائے گا ہماری گورنمنٹ کے ساتھ انکی گورنمنٹ کے تعلقات قریب تر ہوتے جائینگے۔ بالآخر ہم اس جگہ اسپرل لیجسلیچر اور برٹش لارڈز اینڈ کمانڈر کے سربراہ اور دہ ممبروں کو بھی موجود پاتے ہیں جو سفر بحری طے کرنے کے بعد اس جشن عظیم میں ہمارے شریک حال ہوئے ہیں۔ لہذا میں اپنے تئیں اس دعویٰ کا مجاز سمجھتا ہوں کہ یہ جشن جو ہم آج مناتے رہے ہیں صرف مقامی جشن نہیں ہے بلکہ ایک بڑی مبارک شاہنشاہی رسم ہے جس سے دور دور کے مفاد اور اغراض متعلق ہیں۔ اور آب میں ایسے مجمع کے روبرو جو برٹش سلطنت اور ہماری استحکام ایشیائی حکومت اور ہمارے ہمسایوں کے دوستانہ خیالات اور ہمارے سمندر پار کے دردمند بھجنسوں اور قربت مندوں کے لب لباب کا نمونہ ہے حضور شاہنشاہ معظم کے جام صحت کی تحریک کرتا ہوں۔

حضرات میں آپ صاحبو کی خدمت میں بے انتہا ادب عقیدہ مندی اور جوش کے ساتھ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند کا جام صحت پیش کرتا ہوں۔
جام صحت تمام تعظیم و تکریم کے ساتھ نوش کیا گیا۔
پھر وائسرائے ہند رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے جام تندرستی کی تحریک کے لئے کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر کی۔ ہنر کسلنس نے فرمایا۔

۔ نور رائل ہائینسز اور کسلنسز مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن صرف ایک ہی جام صحت اور ہے جسے میں آپ صاحبوں کی خدمت میں آج شام کو پیش کرتا ہوں میں ابھی کہ چکا ہوں کہ

حضور ملک معظم اس سے بہت ہی افسردہ خاطر ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی جشن تاج پوٹھی کے موقع پر یہاں نفیس نفیس رونق افروز نہ ہو سکے۔ لیکن چونکہ یہ ناممکن تھا حضور ملک معظم نے یہ طریق اختیار کیا اور وہ ایسا طریق تھا کہ اگر یہ مسئلہ ہمارے سامنے پیش ہوتا تو ہم بھی بالاتفاق بھی رائے دیتے کہ انھوں نے اپنے ایک قریب رشتے دار کو مامور فرمایا تاکہ خاندان شاہی کی قائم مقامی کریں چونکہ پرنس اور پرنس آف ویلز کو اس موسم سرما میں ہندوستان تشریف لانا ناممکن معلوم ہوا اگرچہ ہکوا امید ہے کہ یہ عزت افزائی صرف چند ہی روز کے لیے ملتی کی گئی ہے لامحالہ حضور ملک معظم کا انتخاب اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کانٹا پر واقع ہوا جنکا آج کے جشن میں اور اس وقت رات کو رونق افروز ہونا ہماری غیر معمولی مسرت اور شادمانی کا باعث ہوا ہے۔ الغرض دو وجہ سے ہمارے ایسے خیالات ہیں اول یہ کہ ہکوا ہنر ایل ہائینس کی تشریف آوری سے شہنشاہ کے التفات خاص اور دلچسپی کی تلقینی طور پر تصدیق ہوتی ہے جو ہمارے حق میں مبذول ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا کے علاوہ کوئی ایسا شاہزادہ نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھکر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی ایسا عہدہ دار بھی نہیں کیونکہ ہنر ایل ہائینس ہم ہی میں کے ایک رہے ہیں اور ہندوستان تاج شاہی کی خدمت کرتے رہے ہیں یہ اس ملک کے ہر درجے کے لوگوں اہل قلم اور اہل سیف یور و پینز اور ہندوستانیوں کی نظر میں عزیز رہے ہیں۔ پس ہم میں صرف اس حیثیت سے واپس تشریف نہیں لائے کہ ہمارے بادشاہ عالیجاہ کے سفیر ہیں اور بس۔ بلکہ اس حیثیت سے بھی کہ ہمارے پرانے کرم فرما ہیں جنکی عظمت اور محبت سارے

ہندوستان کے دل میں راسخ ہے اور اگر مجھ کو اپنی تحریک کے صراطِ مستقیم سے ایک لمحے کے لیے بھی عدول کرنے کی اجازت دیجائے تو میں اتنا اور بھی عرض کروں گا کہ اس امر کے معلوم کرنے سے ہمارے ان خیالات کو اور بھی ترقی ہوئی ہے کہ ہنر ایل ہائینس اپنے حرم محترم پرنس کو بھی ساتھ لائے ہیں جنکی ہر دلغیزی خود انکی ہر لغیزی سے بھی دوسرے درجے میں نہیں ہے اگرچہ میری تحریک سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتی مگر ایک بات میں اور بھی عرض کروں گا کہ جس قدر مسرت سے شاہی خاندان کے ایک اور ممبر یعنی ہنر ایل ہائینس گریڈ ڈیوک آف ہسی کو ہم یہاں دیکھتے ہیں بیان میں نہیں آسکتی۔ یہ خود بھی حکمران بادشاہ ہونے کے علاوہ ہماری ملکہ اتھمانی کے نواسے ہیں۔ انھوں نے ہماری جماعت میں شامل ہونے سے ہموار اعزاز بخشا ہے اور انکا تشریف رکھنا ہم سب کی خوشی اور خوشحالی کا موجب ہے۔

اور اب میں اپنی اصلی تحریک کی طرف رجوع کر کے امید کرتا ہوں کہ ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا ملکِ معظم کے حضور میں انکی سلطنتِ عظمیٰ ہندوستان کی خوشحالی اور خیر خواہی کا خوش کن خیال پہنچا دیں گے۔ میں ہنر ایل ہائینس کو اس امر کا یقین دلا سکتا ہوں کہ اس مہتمم باشان موقع پر انکی تشریف آوری کو ہم سب بڑا فخر سمجھتے ہیں جب ہمارے دہلی کے کرنے کے کام ختم ہو چکیں گے ہم امید کرتے ہیں کہ ہم انکے لئے اُن مقامات اور اُن لوگوں میں جنکے ساتھ انکو خاص تعلق ہے ایک تفریح کے دورے کا انتظام کر سکیں گے اور جب سواحل ہندوستان سے لنگر اٹھا کر روانہ ہوں گے میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستان کی یہ بات مستقل اور نامتزلزل طور پر انکے حافظے کے نصب العین رہے گی کہ اس ملک کے



ایچ ایچ مہاراجہ صاحب دنیا - کے سپی ایس آئی

یورپین اور ہندوستانی لوگوں کے دلوں میں ڈھس کی اور انکی محبت کیساں جاگزین ہے اور انکی اس دفعہ کی آمد اسکو اور بھی راسخ کر دے گی۔

جنٹلمن مین آپ صاحبوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ہمارے عالی مرتبت مہمان ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کانٹا کی تندرستی انکے فرحت بخش سفر اور سلامتی کے ساتھ انکی واپسی کے جام نوش فرمانے میں شریک ہوں جام بڑے جوش کے ساتھ نوش کیا گیا۔

ہزرائل ہائینس تحریک جام تندرستی کے جواب دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ بڑی سرگرمی سے انکی طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے فرمایا۔

یور کسلنسیر یوریل ہائینسنر مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن مین فی الحقیقت اس بات کا کہ جس مہربانی سے آپ صاحبوں نے آج کے عظیم الشان اور مبارک روز میں میرا جام تندرستی نوش فرمایا بہت ہی شکر گزار ہوں۔ مین اس بات کا آپ صاحبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جبوقت حضور ملک معظم نے جشن دربار کے موقع پر ہندوستان میں خاندان شاہی کی طرف سے مجھکو بھیجنے کے لیے اپنی خواہش ظاہر فرمائی مجھکو نہایت ہی مسرت اور خوشی حاصل ہوئی۔ مجھے یہ امید کبھی نہیں تھی کہ میری ایسی قسمت کھلے گی۔ وہ زمانہ جن دنوں میں فوجی خدمت پر تھا بالکل بد لگیا ہے۔ آئر لینڈ ہندوستان سے بالکل مختلف ہے علیٰ ہذا العیاس ڈبلن اور دہلی کی حالت میں بڑا اختلاف ہے اور مجھے کبھی اتنی حیرت نہیں ہوئی تھی جتنی مجھکو اس وقت ہوئی کہ جب مجھے ہندوستان بھیجنے کو فرمایا گیا یہاں آنا

جسکو ہندوستان کے ساتھ کیسٹلر کا بھی تعلق رہا ہو اور اس میں تاج شاہی کی خدمت بھی کی ہو ضرور اسکا دل و جان سے خواہاں ہوگا۔

ایک اور خیال بھی اسوقت میرے دل میں خطور کرتا ہے اور یہ کہ کیسٹلر جو جب تاج شاہی سے بھی ہے کہ جب میں زمان سابق میں یہاں تھا تو خوش قسمتی سے میں نے تین وائسراؤں اور دو کمانڈران چیفوں کے زیر دست کام کیا اور اب دلی تعلق کے سوا مجھکو ہندوستان سے کیسٹلر کا واسطہ اور سردکار نہیں لیکن بایں ہمہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس بات کے کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ میں ہر ایک چیز کے ساتھ جو ملک مغظم کی ہندوستانی مملکت کی رعیت اور خوشحالی اور عظمت پر موثر ہو بڑی لبستگی رکھتا ہوں اور آئندہ بھی رکھوں گا۔

اس ملک میں انگریز اور ہندوستانی میرے بہت دوست ہیں اور انکو دوبارہ دیکھنا اور دیکھنا بھی ایسے حال میں کہ وہ خیر و عافیت سے ہیں اور اپنی اپنی جگہ میں ترقی کر رہے ہیں میرے لیے بڑی تشفی کی بات ہے مجھکو اس سے خاصکر بڑی خوشی ہوئی کہ میں پھر ایک بار ہندوستانی فوج سے مل لیا۔ جیسا آپ صاحبوں کو معلوم ہے میں شروع شروع میں بنگال کی فوج میں تھا اور میری تعیناتی اسی میرٹھ ڈویژن کے کمانڈین تھی پھر میں راولپنڈی کے کمانڈین چلا گیا اور اسکے بعد چار برس کے قریب بمبئی کی فوج کی کمانڈ میرے ہاتھ میں ہی اور اسلئے میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا تعلق کسی خاص پریزیڈنسی کے ساتھ نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے ساتھ ہے لیکن جن دنوں میں ہندوستان میں تھا اسکے بعد بارہ برس کے

اندر ہندوستانی فوج نے ہماری سرحد اور ہمارے ہندوستانی اور ہندو پار کے علاقوں کی حفاظت کے لیے پڑھائی کی اور میں یہ خیال کر کے خوش ہوں کہ کیا افریقہ اور کیا چین اور کیا ہندوستان کی سرحد ہر جگہ ہندوستانی فوج کے ہر ایک حصے کو بخوبی معلوم تھا کہ فوجی ناموری کس طرح باقی رکھی جاتی ہے اور میں دثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تمام اقوام و مذہب کا کی فوجیں ہندوستان کی فوج کو وقعت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ کوئی سی بھی فوج ہو اگر آپ کو لڑائی میں تنگاپو کا موقع نہیں ملتا تو یہ آرام کا زمانہ اسکی بد قسمتی کا زمانہ ہے اور یہی حال بدرجہ اولیٰ ہندوستانی فوج کا ہونا ہے اگر وہ سال در سال اپنے ہی ملک میں بند پڑی ہے لیکن میں مرکز گفتگو سے کیسے جدا ہو گیا ہوں۔ میں دھپس آف کاناٹ کی طرف سے اس بات کے کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ وہ بھی میری طرح پھر ہندوستان میں آنے سے خوش اور آج کی تقریب میں شریک ہونے پر نازان ہیں اور یورپ کی سب سے بھانجے گرنیڈ ڈیوک آف ہسی کی نسبت جو ارشاد کیا اسکی بابت بھی میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بھی ہندوستان میں آنے اور آپ کے یہاں مہمان رہنے کی مسرت کی بڑی قدر کرتے ہیں لارڈ کرن آخر میں آج نوروز کے دن آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی بڑی مہمان نوازی اور عطا و آئینہ اور دلی خیر مقدم کے ہم سب شکر گزار ہیں۔

جنٹلمن جس مہربانی سے آپ نے میرا جام صحت نوش فرمایا میں آپ صاحبوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جو صاحب جشن کی تقریب سے تشریف لائے تھے انھوں نے ایک سے زیادہ کئی

اتوار اپنے اپنے خیمہ گاہوں میں بسر کیے مگر اسکا بھی بندوبست کیا گیا تھا کہ کم سے کم دربار کے بعد پہلے اتوار چرچ آف انگلینڈ کے قاعدے کے مطابق نماز جماعت پڑھی جائے اور اس میں تمام انگریز عہدہ دار اہل قلم اور اہل سیف ہوں اور ان کے علاوہ انگریزی فوج کے سپاہی جو دہلی میں موجود تھے اور نیز یورپین مہمانوں کا بڑا مجمع۔ یہ کچھ معمولی قسم کی نماز تو تھی نہیں بلکہ اسکے لیے خاص اہتمام کرنا ضرور تھا۔ کیونکہ مختلف فرقوں کا نماز کے لیے ایک لائق اور مناسب جگہ میں جمع ہونا تھا۔ اس نماز کی عرض اصلی یہ تھی کہ جس مہتمم یا نشان تقریب کے لیے اتنے انگریز مرد و زن جمع ہوئے تھے اسکے شکرے میں خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کریں چنانچہ ۴ جنوری کی اتوار کی صبح کو موسٹر رورنڈ ڈاکٹر آراس کا پلٹن کلکتے کے لارڈ بشپ نے جو سارے ہندوستان کے مٹراپالٹن بھی ہیں لاہور کے بشپ رائٹ رورنڈ ڈاکٹر جرجی لفرائی کی مدد سے نماز پڑھائی۔ دہلی میں تو کوئی ایسا بڑا گرجا ہے نہیں کہ جتنے لوگوں کے حاضر ہونے کی توقع کی گئی تھی ان میں سے قدر قلیل بھی اس میں سما سکیں لہذا یہ قرار دیا گیا تھا کہ ان دو سبزہ زار دن میں سے جو چوگان کے لیے طیارے گئے ہیں ایک کو اس کام میں لایا جائے ایک عارضی چبوترہ بابے والوں کے لیے اس سبزہ زار کے کنارے پر بنایا گیا تھا ایک نشست گاہ دونوں میدانوں کے بیچ میں سرکاری عہدہ داروں اور مہمانوں کے بیٹھنے کے لیے اور ایک چبوترہ مٹراپالٹن اور ان کے مددگار کے لیے۔ دن کے گیارہ بجے دایس رائے اور لیڈی کرنن ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ اور گرینیڈیوک آف مہسی کے ساتھ تشریف فرما ہوئے وہاں پر گورنران مہدی و مدراس لفٹنٹ گورنران اور چیف کسٹرنان صوبہات ممبران کونسل

اور تمام گورنمنٹ کے اعلیٰ اہلکار جو اس وقت دہلی میں تھے مع تمام سرکاری اور غیر سرکاری یورپینز کے جو یا تو دہلی میں بلائے گئے تھے یا پہلے سے دہلی میں رہتے تھے موجود تھے انگریزی فوج کی طرف سے لارڈ کچنر کمانڈران چیف تھے اور بمبئی مدراس پنجاب اور بنگال کے کمانڈنگ جنرل اور چارج آف انگلینڈ کے وہ سپاہی جو کیمپ میں موجود تھے چونکہ یورپین سپاہی اسی ترتیب سے آئے تھے جو عرض لشکر کے وقت ہوتی ہے لہذا افسر و فوج و زوری پہننے کے مجاز تھے حکم تھا کہ وہ اپنی فلوڈس میں حاضر ہوں۔ موجودہ آدمیوں کی تعداد کلی پندرہ ہزار سے زیادہ تھی جبوقت مٹرا پالٹن اپنے کھڑے ہونے کے چوتھے پر جو اونچا بنایا گیا تھا کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے اسوقت فوجی سپاہی شمال اور جنوب کی جانب نشستگاہ کی طرف منھ کیئے اس طرح کھڑے رہے کہ تمام جماعت مٹرا پالٹن کی پیش نظر تھی کچھ عین سامنے اور کچھ نیچے آس چوتھے پر مٹرا پالٹن کے گرد اگر د علاقہ پنجاب کے بٹشپ کے علاوہ مدراس اور لکھنؤ کے بٹشپ اور بمبئی اور لاہور کے ارچڈیکن اور فوجی یا در یونکا ایک بڑا گروہ تھا۔

نماز کی ایک خاص ترتیب مقرر کر دی گئی تھی اور چونکہ اس میں مطلق تصنیع نہ تھا بہت ہی مؤثر تھی علاوہ برین باجے والوں کی عمدہ گتوں اور فوجی قوالوں کے راگ کے شمول سے اسکی مسانت اور بھی زیادہ ہو گئی تھی۔

گانا بجانا ان گتوں سے شروع ہوا جو میر برز کور ویشن بابج اردو غیر سلاو ٹریڈس میں مرقوم ہیں۔ نماز اس آیت سے شروع ہوئی۔ خداوند جل شانہ اپنے معبد پاک میں جلوہ فرما،

تمام روئے زمین کی خلقت کو چار حصے کر خاموش رہے اس کے بعد زبور میں سے ایک گیت شروع ہوا۔ ایک عارضی چبوترے پر ۵۲۰ مردوں کا ایک دستہ نازیوں کی جماعت سے ۲۰۰ گز کے فاصلے پر کھڑا تھا کپتان سینفرڈ نے جو قوالوں کے طایفے کے سرگروہ تھے باجے و دالوں کے راگ بنائے تھے انھوں نے ایک بڑی ہمت کا کام کیا اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے اور وہ کام یہ تھا کہ انھوں نے آدمیوں کو میگو فونز کی مدد سے گویا جس سے ۵۰۰۰ آدمیوں کی آواز کی گونج ہو گئی۔ نازمین دو گیت گائے گئے اُن گیتوں کا ترجمہ یہ ہے۔ اے خداوند! جو ہمارا زمانہ گزشتہ میں معاون و مددگار رہا ہے۔۔۔ لوگو! اپنی تمام طاقت سے حق کے لئے لڑو بشب آف لاہور نے حواری پیرس کی انجیل سے ایک نصیحت پڑھ کر سنائی۔ شہنشاہ ہند۔ خاندان شاہی۔ داسرے۔ گورنمنٹ آف انڈیا۔ راہبوں اور دیندار لوگوں ہندوستانی و الیاب ریاست اور تمام باشندگان ہند کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ دوسرے گیت کے بعد بشب آف کلکتہ نے لوگوں سے حسب ذیل خطاب کیا۔ اس شان و شوکت کے ساتھ جسکو دیکھ کر دونوں میں ایک طرح کا دلولہ پیدا ہوتا ہے اس قابل یادگار موقع پر ہمیں انسانی ضروری اغراض مضمحل اس کا ردوائی کے جزو اعظم کے طور پر ہم عیسائی دینی بھائی شاہنشاہ دو جہان کی پرستش کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ جو نعمتیں خدا نے ہم کو دی ہیں ان کے لئے اپنے بادشاہ شاہنشاہ ہند کے لئے ان کے اعتدال مزاج اور ان کی مبارک تاج پوشی کے لئے اور ان تمام برکتوں کے لئے جن سے قومی مسرت کا موسم مالا مال رہا خدا کا شکر ادا کریں اور ہم

اپنے سچے دل سے اسکا شکر کرتے بھی ہیں۔ آؤ ان نعمتوں کے شکر یہ سے بڑھ کر جسے ہم متمتع ہو رہے ہیں اپنے خیالات کو منعم حقیقی کی طرف رجوع کریں کیونکہ وہ اپنے بے انتہا جاہ و جلال اور محبت میں سلطنت کر رہا ہے۔ آؤ اسکی ایسی حمد و ثنا کریں جو اسکی بارگاہ میں اولیٰ بقبول ہونے کے علاوہ ہماری عبودیت کے شایان ہو اور وہ یہ ہے کہ ہم کے فرزند عیسیٰ مسیح کے ذریعے سے دنیا جہان کی نجات میں اسکی عنایت بے غایت کا اقرار کریں اگر ہم ایسا نہ کریں تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ جو عمل طمس منظر میں کیا گیا تھا ہم اس ہندوستانی جشن سے اسکی یاد کو کافی طور پر تازہ نہ کر سکے۔ کیونکہ وہاں جو کارروائی نئی گئی وہ ایک طرح کی عبادت اور عیسوی مذہبی رسم تھی اور نہ صرف اسکا ظاہر حال عباد کا سا تھا بلکہ اس میں اصلی عبادت کا رنگ تھا جو محسوس ہوتا تھا اور جسے مملکت کے مذہبی خیالات کو بیدار کر دیا۔ لازم ہے کہ ہم رسم تاج پوشی کی اسی حیثیت کے شکر گزار گواہ ہوں۔

کیونکہ مختلف العقائد لوگوں کے جم غفیر میں ہم لوگ جو شاہ اڈوارڈ کی ہندوستانی سلطنت میں آباد ہیں عیسوی المذہب رعایا کے قائم مقام ہیں مختلف العقائد لوگوں نے انکو جن وجوہ سے شاہنشاہ ہند تسلیم کیا ہے ان سب میں بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ عظیم الشان ام و سلاطین و اخلائق ملکہ کے صادق جانشین ہیں اور والدہ بھی کیسی والدہ جنھوں نے اپنی ہندوستانی رعایا کو بالکل مذہبی آزادی کی طرف سے اطمینان دلادیا ہے اور وہی مذہبی آزادی رعایا کو ناقابل تبدیل ورثے میں ملکہ سے ملی ہے۔

شریف الفاظ میں وہ قابل یادگار دیوہ کرتے وقت اپنے آپ کو ایک عیسائیہ کے خطاب اور اسکی بر کنون کا مستحق بنا لیا ہے۔ اگر ہم عیسوی بھائی صرف ان باتوں کو جو میں نے آج بیان کیں یاد رکھیں تو ہمارے بھائیوں کے دل میں سے جو عیسائی نہیں ہیں ہمارا وقار مذہبی کم نہیں ہوگا بلکہ برعکس اسکے ہمردی اور بھی زیادہ ہو جائیگی۔ پس ہم لوگوں سے جو شاہنشاہ کی عیسائی رعایا اور عیسیٰ مسیح کے خدام اور انکی دینی فوج کے سپاہی ہیں آج کا دن کس بات کا متقاضی ہے۔ اس وقت شاہ لڈوارڈ کی تمام مملکت میں فی الحقیقت عام لوگوں کے مذہبی خیالات میں ایک طرح کی تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ ہماری محنتوں اور کوششوں نے بشمول توفیق الہی قومی دل کو اعلیٰ درجے کی سنجیدگی کی طرف یل کر دیا ہے اور اس حیرت انگیز دربار میں ہم میں سے اکثروں نے اس سنجیدگی کے اثر کا احساس بھی کیا ہے اسی کو میں دعوت ایمانی کہتا ہوں۔ تمام دھوم دھڑکے اور دل لگی کی باتوں میں ہمو پیش پا افتادہ بڑی بھاری ذمہ دار مٹی کھائی دے رہی تھی۔ کسی قدر وہ کیفیت ہم پر طاری ہے جسکو ایک مخبر نے ان لفظوں میں بیان کیا کہ اے آدم زاد تیرا دل خدا سے ڈرے گا اور تجکو شرح صدر کا درجہ دیا جائے گا ساڑو سامان کی شان و شوکت۔ فوجوں کا سامنے سے گزرنا۔ اقوام روزگار کا توڑ کا ہوا شام تاریخ کے یکجائی نتیجے۔ اقتدار کی موجوں کا دور دور تک پھیلنا۔ امید کے لمبے چوڑے وعدے۔ فرائض انسانی کے وسیع مطالبات ایسی چیزیں ہیں کہ انکے تصور سے ہمارے دل

جائے میں پھولے نہیں ساتے۔ چیزوں کی عظمت دیکھ کر ہمارے دل دھڑکنے لگتے ہیں وہ سنی
جسے مملکت کے دونوں کو بلا ڈالا ہے ہم بھی آئیں شریک ہیں۔ ہمارے دل اچھل رہے ہیں
مگر صرف کبر و نخوت کی وجہ سے نہیں۔

دعوت ایمانی کا جو ہموں کو موقع پر ہو رہی ہے ہماری طرف سے جواب یہ ہونا چاہیے کہ اے
خداوند ہم تیری طرف تو لگاتے ہیں یہ بڑے دلی جوش اور بڑے واقعات نفس لامری جو ایمان
کی طرف بلا رہے ہیں انکو ہم دل سے قبول کرتے ہیں ہموں کو اپنے فرائض کا اور انبائے جنس کی
خدا شکرگزاری کا نسبت پہلے کے زیادہ دلدادہ۔ زیادہ پاک نفس۔ اقوال و افعال میں زیادہ
مسیح کی مانند۔ خدا کی عبودیت کے شایان تر ہونا چاہیے ہم عیسائیوں کو صاف معمولی اور
عام لفظوں میں تمام خلق اللہ کے سامنے اپنے نور ایمان کو چمکانا چاہیے تاکہ سب لوگ ہمارے
اعمال حسنہ کو براے احسن دیکھیں اور ہمارے آسمانی باپ کی عظمت کریں۔

پھر ٹی ڈیم گت بچائی گئی۔ مٹرا پالٹن نے برکت دی اور نماز قومی گیت کے ساتھ ختم ہوئی
اس ہفتے کی سنجیدہ سمون میں سے اس سادی رسم سے زیادہ کوئی رسم دل پر اثر کر نیوالی
نہیں تھی جو زیر آسمان ایسے طریق سے ادا کی گئی ہے جس سے شرکار اداے رسم کے
کان بچپن سے آشنا ہیں۔

باب ۸

اندرون ایوان شہنشاہِ عظیم سلاطینِ مغلیہ

شاہجہان نامے کے مصنف کا بیان ہے کہ بیدار دل شاہجہان کو یہ خیال آیا کہ مابعد دولت پرانی دہلی کے قرب و جوار میں کناراہ جننا پر ایک شاندار قلعہ بنائیں جسکے مکانات قصہ و حُرُوب کے مشابہ ہوں۔ مزدور اور مویشی کار گیر پتھر تراشنے والے کندہ کرنے والے تمام اطرافِ سلطنت سے جمع کیے گئے اور جلوسِ مبارک کے تیروین برس بمسلسلِ عینِ ایک عالیشان عمارت کی بنیاد رکھی گئی جو نو برس تین مہینے میں جا کر تمام ہوئی اور ساٹھ لاکھ روپیہ آپس خرچہ پڑا۔ سیاح لوگ مکاناتِ اندرون قلعہ اور خاصکر دیوانِ عام اور دیوانِ خاص کی خوبصورتی کی برابر داد دیتے چلے آئے ہیں حتیٰ کہ وہ سیاح بھی جنگی آنکھوں نے آگرے کے تاج محل کے زیادہ خوبصورت و تناسُب کے مزے لوٹے ہیں یا جنگی دل بہادرانہ زمانے کے حیرت انگیز تعلق آباد کے کھنڈروں یا سلاطینِ ترک کی کے آثارِ باقیہ سے متاثر ہوئے ہیں جنھوں نے قطب مینار مقبرہ اقصیٰ علانی دروازہ بنائے۔

شاہجہانی قلعہ کہ وہ ایوانِ شاہی کا کام بھی دیتا رہا ہے اور وائسرائے کے داخلے کے دن شاہانہ جلوس بھی اسکی فصیل کے نیچے سے ہو کر گزرا تھا بعد کو اسی میں دو بڑے جلسے اُور ہوئے۔ اگر اس نظر سے دیکھا جائے کہ دونوں جلسے بڑے شاندار منظر تھے جنہیں



ايچ ايچ مهاراجه صاحب نولپور - جي سي ايس آنڻي -
جي سي وي ار

مشرق کی بے انتہا زرق برق تہذیب دیا رعبیدہ مغرب کی مدھم مگر بایڈ ارشاعون میں گڈ مڈ
 تھی تاہم دو ہندوستانی معزز طبقوں کے اراکین کا اتنا بڑا مجمع اور شاہی محفل رقص و سرود ایسی
 چیزیں ہیں کہ انکو جشنِ دہلی کی اعلیٰ تقریبات میں شمار کرنا چاہیئے عطاءے خلعت و خطاب
 کی پولیٹیکل مصلحتوں کے ظاہر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ جو لوگ دشمن دی اور خوشنودی رعایا
 اپنے علاقوں کو استحکام دیتے یا زور بازو اور بہادری سے انکی حفاظت رکھتے ہیں ایسوں کو
 درجے اور خطاب کا دینا ایسا فرض ہے کہ کوئی عقلمند اسکو نظر انداز نہیں کرے گا اور اگر یہ اعزاز
 ایک قاعدے کے ساتھ حتی الامکان نام و نمود کے موقع پر عطا کیے جائیں تو انکی قدردانی
 وقعت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور موقع بھی ایسا موقع کہ دہلی جیسے شہر میں شاہنشاہی
 دربار منعقد ہو اور ایوانِ شاہانِ مغلیہ میں یہ رسم ادا کی جائے۔ یہ قلعہ شاہجہان کے اسی
 دیوانِ عام کا واقعہ ہے کہ ستروین صدی کے وسط میں فرانس کے سیاح فرنیس برنیئر نے
 اورنگ زیب کو تخت نشین ہوتے ہوئے دیکھا کہ مسلمان اُمراء اور ہندو راجا اور ممالک غیر
 کے سفیر اسلئے گرد اگر دمؤدب کھڑے تھے۔ بادشاہ مشہور تختِ طاؤس پر جلوہ فرما تھا۔ دربار
 کا دستور یہ تھا کہ جب اس تخت کو کام میں لانا ہوتا تو مہر کے صحنہ نشین چھپسین رنگ
 بزمگاہ کے چوہا بڑے جڑے ہوئے تھے تخت کو لا کر رکھ دیتے۔ شہ نشین پر شامیانہ تنہا ہوتا۔
 سلاطین مغلیہ کا دستور تھا کہ تخت پر بیٹھ کر اعلیٰ ادنیٰ سب کو باریابی کی اجازت دیتے
 شہ نشین کے آگے جو جگہ تھی اس میں چاندی کے ایک جنگلے سے گھیر کر کچھ جگہ اراکینِ سلطنت کے
 لئے خاص کر لی گئی تھی۔ دیوانِ عام کا دالان جو سنگِ سرخ سے بنایا گیا ہے شمالاً جنوباً

۶۸ فٹ لمبا ہے اور اسکی گتہ ۵۶ فٹ کی ہے۔ ششہ نشین جسپر تخت شاہی بچایا جاتا تھا مشرقی دیوار کے بچوں بیچ کے محراب سے عین دروازے کے سامنے آگے کو نکلا ہوا ہے شمال اور مغرب اور جنوب کی طرف دالان کی کچھ روک نہیں ستونوں کی تین قطاروں پر چھت ٹھہری ہوئی ہے ستونوں کے بیچ میں سیدھی آڑی دھری کٹوان محرابین میں فرمزی رنگ کے سرخ پتھر کی چوڑی سلین گہری کارنس پرٹکا کر چھت میں بچادی گئی ہیں شاہانِ مغلیہ کے عہد میں دیوانِ عام کے سامنے میدان کو ویسے ہی سنگ سرخ کے جنگل سے گھیر دیا تھا۔ جنگل میں تلح کی ہوئی کیلین جڑ کر اسکو خوشامنا بنا دیا تھا۔ جب کبھی کوئی شاہی تقریب ہوتی تو اس احاطے پر شامیانہ تان دیا جاتا تھا جسکا نام گلال باڑی تھا۔

دیوانِ عام میں دو جلسے ہونے والے تھے ایک تو ہندوستانی مغز طبقوں کے امیرون کا نہایت باشکوہ اجلاس کہ ایسا ہندوستان میں کبھی نہیں ہوا۔ دوسرا اسکے بعد رقص و سرود کا جلسہ اور دونوں کے لیے وسیع جگہ درکار تھی لہذا دیوانِ عام کی اصلی وسعت کو ستہ چند کر دیا گیا۔ دایسر نے بذاتِ خود اسکے نقشہ بنائے اور حکم دیا کہ دالان کی بل میں اسکے دو جواب آؤر بنائے جائیں اور آپ ہی تعمیل حکم کی نگرانی کی بڑھانے میں ایسی ہوشیارسی اصل کی نقل کی گئی تھی کہ بادی النظر میں صرف ایک ہی اختلاف پایا جاتا تھا کہ اجلاس عطاے خلعت و خطاب کے تماشائیوں اور رقاصوں کے لیے جو بیچ کے دالان کی توسیع کی گئی تھی اس میں ستونوں اور محرابوں کا کبھی نہ تھا بلکہ اس سرے سے اس سرے تک کشادہ جگہ تھی اور تیسرے درجے یعنی بالکل باہر کے رخ کی جدید عمارت کے ستونوں اور محرابوں

آنکو خلعت پہنایا جائے اور تلج کی رات یہاں آکر دم لین۔ لوگوں نے وائسرائے سے بیان کیا تھا کہ اہل دالان کی نقل حسب طرح کی آپ چاہتے ہیں قریب ناممکن کے ہے ایک تو ویسے رنگ نہیں مل سکتے دوسرے جگہ نہیں تیسرے قرمزی سنگ سرخ کی وجہ سے مکان دھندلا دھند رہے گا کہ بجلی کی روشنی پر بھی جلسے جتنکے کرنے کا ارادہ ہے تاریکی میں کہنے بڑے نیگے غرض جتنے منہ و تنی باتیں ہر شخص رنگ آمیزی نقش و نگار زیب و زینت سازد سامان کے بارے میں اپنی سی کہتا تھا فکر ہر کس بقدر بہت اوست لیکن وائسرائے مضبوطی کے ساتھ اپنی بات پر جمے رہے کہ تمام عمارت مغلئی ہونی چاہیے لائیس ہستون ہر ڈھانچ چھت کا ٹکڑا ٹکڑا موجودہ عمارت کے کسی نہ کسی حصے کی نقل تھا۔ اور بڑا لال پردہ حبیبیہ ٹیپون سے محرابوں اور طاقون کی شکلیں بنادی گئی تھیں اور جو دروازے پر لٹکایا گیا تھا بالکل اسی نقشے کی نقل تھا جو سلاطین مغلیہ کے وقت سے بلا تبدیل چلا آتا ہے۔ یہ ہدائیں ایسی ہوشیاری اور کامیابی کے ساتھ عمل میں لائی گئیں کہ جب عطائے خطا و خلعت کی رات یہاں جو بلائے گئے تھے مکان کے اندر داخل ہوئے تو بجائے اسکے کہ وہ دیوان عام کے تینوں طرف کھلے ہوئے شامیانے جو بون پر نصب کیے ہوئے پاتے انھوں نے ۶۸ گز مربع زمین پر ایک بڑا لمبا چوڑا دالان دیکھا جسکی ہر طرف دیوار ہے۔ ٹھیک سامنے بدستور جگہ گاتی ہوئی چھت سے پٹا ہوا سنگ مرمر کا جو ترہ تھا لیکن پیچھے کو ہٹا ہوا معلوم ہوتا تھا کیونکہ اب اسکے آگے ستونوں کی تین قطاروں کی جگہ چھ قطاریں

تھیں اور یہ کام ایسی ہوشیاری سے کیا گیا تھا کہ نئے پرانے ستونوں کی شناخت ایک مشکل پہلی تھی۔ اتنا تو ظاہر دکھائی دیتا تھا کہ دیوانِ عام بڑھایا گیا ہے مگر کس طرح اور کس تہ سے یہ توہی بنا سکتے ہیں جو اس راز سے واقف ہوں۔ پھر ایک یہ بات بھی ہر شخص دیکھ سکتا تھا کہ بیچ کے دالان میں تختوں کا فرش کیسے اوپر سے قالین بچھا دیا گیا ہے اور تخت کے شہ نشین کے سامنے ایک یا شہ نشین بنایا گیا ہے۔ اس نئے شہ نشین پر چاندی کی دو شاہی کرسیاں دور سے زربفت کے فرش پر بھی ہوئی دکھائی دیتی تھیں دونوں میں جو زیادہ شاندار تھی شارآف انڈیا اور انڈین امپائر کے معزز طبقوں کے گرنیڈاسٹر کی نشست کے لئے تھی اور خاندانِ مغلیہ کے عین تخت کے شہ نشین کے نیچے بچھائی گئی تھی۔ یہ بات معرضِ بحث میں آچکی تھی کہ بادشاہ کے نائب کی نشست اس واقعی شہ نشین پر ہونی چاہیے جس پر زمانہ قدیم میں تخت طاؤس تھا۔ بعض شکی مزاج لوگوں نے یہ رائے دی تھی کہ جس جگہ کو خاندانِ مغلیہ کا شہنشاہِ عظم اپنے وجودِ باوجود سے شرف بخشا تھا اگر بادشاہ کا نائب اس سے فروتر بیٹھا تو اہلِ مشرق اس کو ایک فال بد سمجھیں گے لیکن یہ خیالات سب ان واقعات کے آگے رفع دفع ہو گئے کہ تخت کا شہ نشین اس قدر بلند ہے کہ سامنے سے تو اس تک کوئی پہنچ نہیں سکتا ہاں عقب کی طرف دیوار میں ایک دروازہ ہے اسکی راہ سے کوئی چڑھے تو چڑھے چہر اگر کوئی شخص دالان کے اندر سے چڑھنا چاہے تاہم اس کے لئے ایک زینہ درکار ہوگا اور جو لوگ شہ نشین پر ہونگے باقی ماندہ ساتھ والوں اور تماشائیوں سے بے موقع اپنے رہینگے اور ایسی حالت میں عطاے

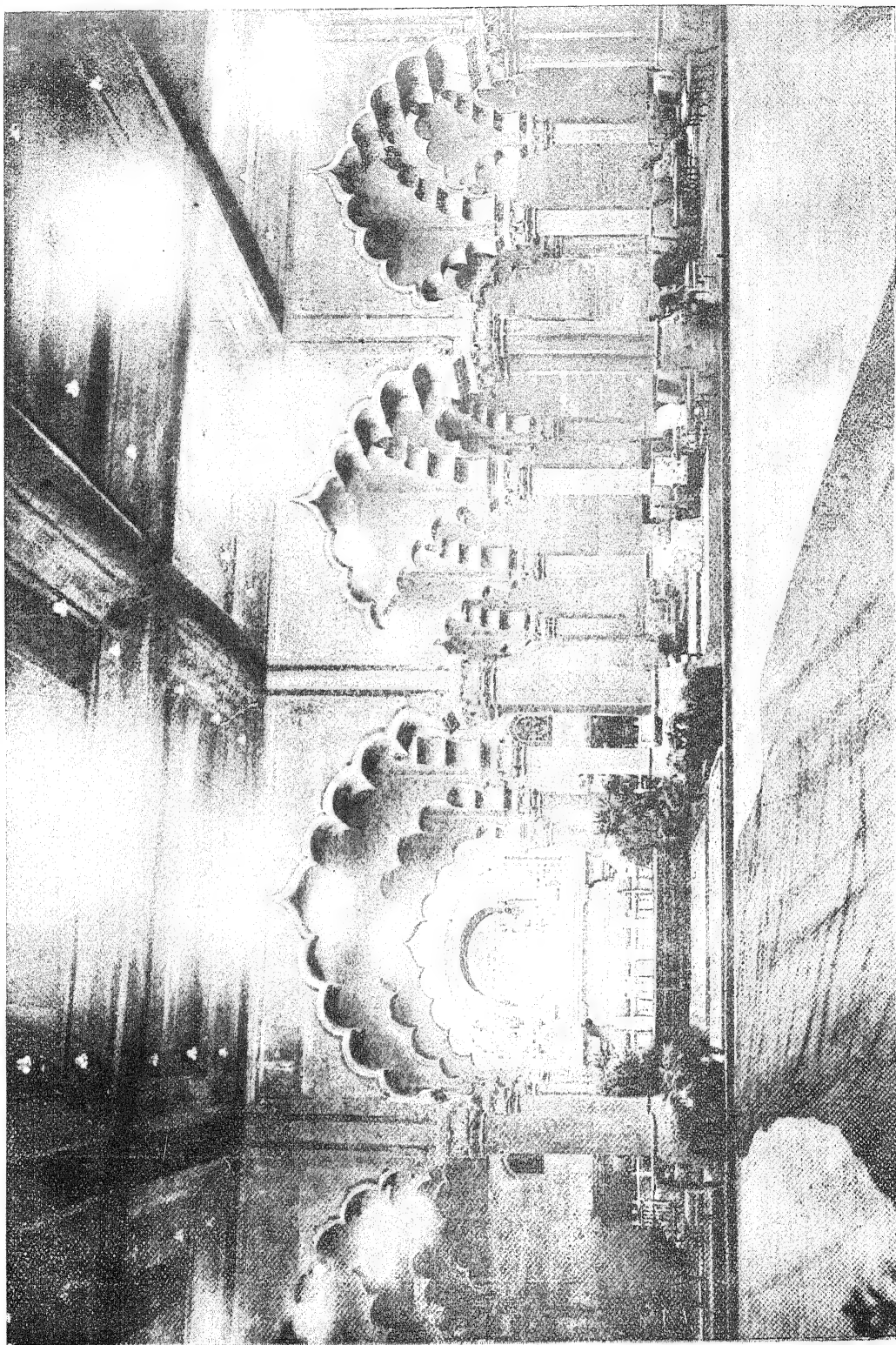
خطاب خلعت کی سچیدہ مراسم کی بجا آوری قریب قریب نامکن ہو گئی۔ پس شاہی
کرسیان سنگ مرمر کے ایک جڑاؤ چبوترے پر بچھائی گئیں جو حسب معمول تخت کے
نیچے ہوتا ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ اگلے وقتوں میں بادشاہ تو اونچے تخت پر جلوہ
فرما ہوتے تھے اور وزیر اس چبوترے پر کھڑا ہوتا اور لوگوں کی عرضیاں لے لے کر بادشاہ
کو دیتا جاتا۔ کچی کاری کا کام جو اس چبوترے میں تھا اُن وقتوں میں اسکا بہت
رَواج تھا اور اب وہ بہت ہی ماند پڑ گیا ہے تاہم وائسر نے دربار سے پہلے
آگرے کے کاریگر بلا کر اسکو نیا کرایا اور اب وہ ٹھیک حالت میں ہے۔

دیوان عام میں تجدید کا ایک کام اُدھر بھی تھا جسکو وائسر نے خیال کیا تھا کہ
ساتھ کے ساتھ وہ بھی ہو جائے مگر ضیق وقت کی وجہ سے اسکو ملتوی کر دیا تھا۔
دیوار کی اندر دنی محراب جس سے قبہ دار تخت دیوان عام کی طرف کونکلا ہوا تھا اسکی
خاص حالت اگلے وقتوں میں یہ تھی کہ سنگ موسیٰ کی سلین ایک دوسرے سے
جڑی ہوئی تھیں اور اپنی پرند اور پھول بنے ہوئے تھے۔ ان کاموں کو لوگ عموماً
ایک فرنیسی کارِ ریگرگسٹن یا اسٹن ڈی بورڈ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ شاہجہاں
بادشاہ نے دہلی کے قلعے اور آگرے کے تاج کے لئے اس شخص کو نوکر رکھا تھا۔ بچوں
بیچ میں جو چوکور تپھر تعبیر کیا ہوا ہے اسپر آرفیوس کی تصویر ہے کہ وہ ایک درخت کے
نیچے بیٹھا ہوا سرنگی بجا رہا ہے اور اس کے گرد جانور بیٹھے سُن رہے ہیں۔ یہ کچی کاریاں
ایسی بھدی بدنام ہیں کہ اس بھدی پن کی وجہ سے بعض نظر باز کہتے ہیں کہ یہ زمانہ بالحد

کسی طرح کا شک و شبہ ہو نہیں سکتا کہ یہ بچی کاریان غدر کے وقت تک شاہاں خلیہ کے تخت کے عقب کی دیوار میں موجود تھیں۔ اُس عام بد نظمی اور بربادی کے زمانے میں یہ اپنی جگہ سے اکھاڑی گئیں اور ایک انگریز عہدہ دار کے ہاتھ لگیں اُس نے انکو انگلستان لیجا کر پانسو پونڈ کے بدلے برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ لارڈ کرزن کو معلوم ہوا کہ یہ بچی کاریان برسوں سے سویتھ کننگٹن کے عجائب خانے میں جواب لندن کا وکٹوریائیڈ ایلبیٹ میوزیم کھلتا ہے کس مہر سی کی حالت میں بڑی ہیں اور کسی کو انکا حال تک معلوم نہیں برٹش گورنمنٹ سے درخواست کر کے انکو اس عرض سے واپس لیا کہ دہلی کے جشن سے پہلے انکو انکی اصلی جگہ میں تعبہ کر دیا جائے۔ سیلین بورڈ آف ایجوکیشن کی تحویل میں تھیں انھوں نے براہ فیاضی حوالے کر دیں۔ مگر وہ وقت پر دہلی نہ پہنچ سکیں کہ دیوان عام کے مراسم متذکرہ کے کام میں آنے سے پہلے اپنے ٹھکانے سے بٹھا دیجائیں۔ ہاں اسکے بعد انکو اصلی جگہ میں جادیا گیا۔

اب ہم پھر جلاس عطاے خطاب و خلعت کی تاریخ کی طرف عود کرتے ہیں۔ اصلی دیوان عام کی جگہ میں صدر چوہترے تک پہنچنے کا وسیع رستہ چھوڑ کر اُسکے دونوں طرف کریسوں کی قطاریں لگا دی گئیں۔ چوہترے پر سرخ قالین کا فرش تھا اور پھر شہری کارچوب سے شاہی نشان بنایا گیا تھا۔ بیچ کے رستے کے دونوں طرف عمارت کے جدید حصے میں رستے سے قائم زاد یہ بناتی ہوئی تاشائیون کی کریسوں کی قطاریں بنی

ديوان عام دهلي



چھت کی سلون میں خزانہ بنا کر کانس میں اور جھاڑوں میں جو بچوں بیچ میں لٹک رہے تھے بجلی کی روشنی پہنچادی گئی تھی اور وہیں سے ستونوں اور محرابوں پر لگی روشنی پڑتی تھی سفید سنگ مرمر کا بڑا تخت مع اپنی کٹوان محرابوں کے تیرہ عقب میں سے نہایت ہی تیز روشنی کے ساتھ صاف نمایاں تھا کہ اسپر آنکھ نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ اور ایک چمک نے جو قرمزی ستونوں اور چھت سے منعکس ہوتی تھی باقی بڑے دالان کو نور سے معمور کر دیا تھا دالان کی توسیع اور مناسب وقت اسکی ترمیم و اصلاح جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ہے اگر کوئی باریک بین نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتا تو کوئی ایسی خیالی گرفت نہ کر سکتا جسکو پُرانے زمانے کے تر دست کاریگر بھی ہاتھ کی لغزش یا ترک اذنی کہہ سکتے۔ یہ تمام کام دیوان عام کی توسیع کی قسم سے تھے نہ تغیر و تبدیل کی قسم کے اصلی عمارت بحال خود باقی رہی کسی نے اسکو چھو اتک بھی نہیں۔

جو صاحب دہلی تشریف لائے تھے اُن میں سے سب سے اخیر رخصت ہونے والا رخصت نہیں ہونے پایا کہ یہ تمام عارضی عمارتیں اٹھالی گئیں اور اب دیوان عام میں کہیں اُن جیسے یا نئے تبدیلوں کا نام و نشان بھی باقی نہیں جو چند روز پہلے صورت پذیر ہو چکی تھیں۔ ایسی ہوشیاری سے دسیرے کی بنیاد و زیر کی تعمیل کی گئی کہ مصلیہ زمانے کی ساخت کو ذرا سا بھی گزند نہ پہنچا اسکی داد کے بڑے حقدار کرنل جے ڈبلیو تھورن آرای سکریٹری پنجاب گورنمنٹ صیغہ تعمیرات عامہ اور راء بہادر گنگا رام سوپرٹنڈنٹ تعمیرات ہیں۔

۳ جنوری روز شنبہ کو شب کے ۱۰ بجے عطا خلعت و خطاب کا بڑا جلسہ ہونیکو تھا

اور دو ہزار کے قریب تماشائی مدعو کیے گئے تھے کہ تشریف لا کر کارروائی کا ملاحظہ کریں
 قریب قریب تمام فرمانروایان ریاست جو دہلی میں موجود تھے حاضر تھے۔ بعض تو محض
 تماشائی تھے اور باقی ماندہ اس شاندار رسم میں جو ہونے والی تھی شریک کارروائی۔
 گارڈن ہائی لینڈرز کی دوسری پلٹن کاظمی گارڈ والان کے دروازے پر قطار
 باندھے کھڑا تھا۔

۹ بجے کے تھوڑی ہی دیر بعد گریڈ ڈیوک آف ہسی مع اپنے سٹاف کے تشریف لائے
 اور اجلاس کے صدر مقام میں جا گزین ہوئے۔ اور تھوڑی دیر بعد ہیرالڈ ہائینس جس آف
 کاناٹ اور لیڈی کرنل والان کے پاس پہنچ کر گاڑی پر سے اتریں اور صدر جگہ میں لیجا کر
 شاہی کرسیوں کے داہنی طرف ذرا پیچھے بیٹھ کر ٹبھائی گئیں اور اس وقت کننگز اور سکٹش
 بارڈرز کی دوسری پلٹن اور سیٹ لٹکاشاؤز جمبٹ کی دوسری پلٹن کے باجے والوں کی
 ملی ہوئی قطار نے ذیل کی گیتیں بجائیں۔

گریڈ ہاپ	یٹھو	وگنر
اور چیپ	پوسٹ اینڈ پیزنٹ	سپی
تھری ڈانس	ہنری ہشتم	جرمن
سیلکشن	فاسٹ	گاؤنوڈ
گریڈ ہاپ	کرنل گز ہاپ	کرٹشم

نوائے نغمہ نے کیا اس وقت اور کیا مراسم ابعد کے وقت پکتان سنفرڈ کی قابلہ گزرنی

اساتذہ فن موسیقی کا کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے مرنے کی کتاب ہے سوشا ہجمن بھی اپنے جد امجد کی طرح درباری نقالوں کی بڑی سرپرستی کرتا تھا لیکن تشرع اور رنگ زیب نے انکو موقوف کر دیا تھا۔ تو یہ لوگ ایک مرتبہ روتے پٹیتے کندھوں پر ایک جنازہ لیئے ہوئے ایوان شاہی میں آئے۔ اور رنگ زیب نے پوچھا کہ کس کا جنازہ ہے۔ عرض کیا کہ موسیقی گئی اور ہم اسکو قبرستان لیئے جا رہے ہیں۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اسکی قبر لسی گہری کھودنا کہ اسکی داد فریاد سنائی نہ دے۔ تو موسیقی پر جو ظلم ہوا تھا پہلے کبھی نہیں تو عطائے خلعت و خطابات کی رات خوب شد و مد سے اسکا انتقام لیا گیا۔

دائیسرے جو ہندوستانی امراء کے دونوں طبقوں کے گرنیڈ ماسٹر ہیں اور دیو ک آف کاناٹ دونوں طبقوں کے نانٹ گرنیڈ کمانڈر دن سے کپڑے پہننے کے کمرے میں مل جی تھے اب دوسرے ممبروں سمیت جلسے کے کمرے میں ترتیب مراتب داخل ہوئے۔ کپڑے پہننے کے کمرے میں ہزرائل ہائینس نے حکم شاہ قیصر مسٹر میو بارنز کو طبقہ رائیل وکٹوریا کے نانٹ کمانڈر کا منغہ پہنایا اور مسٹر بارنز اسکو پا کر ایسے خوش ہوئے جیسے ایک نعمت غیر مترقبہ مل گئی۔ جب سب تماشائی دالان میں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور سب کے سب پوری دردی پہنے ہوئے تھے دونوں طبقوں کے امراء کا جو اسوقت دہلی میں موجود تھے ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور شہنائی بجانے والوں نے دروازے پر سٹار آف انڈیا فلزش کی آلاپ اڑائی پڑودہ اٹھا دیا گیا اور جلوس آہستہ آہستہ دود کی ترتیب سے دالان تک

پہونچا تا جسے والون کے طائفے نے میٹھل کی سپینو سے گریڈ راج کی گت بجائی اور بسا سلسلہ
اکہری صورتوں پر تمام ہوا۔ کہ آگے ڈیوک آف کانٹا اور آخرین گریڈ ماسٹر۔ جیسے
جیسے جلوس دالان کے سامنے کی طرف کو پہونچتا گیا کمپینین اور نائٹ اور گریڈ ریکمانڈ
سلسلے سے ٹوٹ ٹوٹ کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ جیسے ہی گریڈ ماسٹر صدر مقام پہونچے
بابے والون نے گاڈ سیودی کنگ کا نغمہ چھڑا اور جب تک گریڈ ماسٹر اور ڈیوک آف
کانٹا اپنی اپنی جگہ بیٹھ نہ لے تمام تماشائی جو دالان میں تھے کھڑے رہے جلوس کی
ترتیب حسب ذیل تھی۔

جے۔ بی۔ وڈ اسکوائر انڈر سکرٹری فارن ٹریڈ
ایل ڈبلیو۔ ڈین اسکوائر قائم مقام سکرٹری فارن ٹریڈ
سریمو بازو سکرٹری طبقات
اعلیٰ منزلت طبقہ انڈین امپائر کے کمپینین

راے بہادر ناتک چند	جے ایس ڈانلڈ اسکوائر
اے۔ جے ڈنلاپ اسکوائر	مہجراے۔ ایف۔ پنہے
کے۔ کرشنا سوامی راو	لفٹنٹ کرنل جی۔ ایچ۔ ڈی۔ گبلٹ
اے پیڈلر اسکوائر	اے۔ ایل۔ پی۔ ٹکر۔ اسکوائر
آئرلینڈ مسٹرٹی کانلن	ایس پرٹن اسکوائر
لفٹنٹ کرنل ڈبلیو جے آر رنیز فرڈ	کمانڈر جی۔ ای۔ بالینڈ۔ ڈی۔ ایس۔ او

میجر ٹی۔ ای سکٹ ڈی۔ ایس۔ او
 ایف۔ ڈبلیو لائیمر اسکوائر
 میجر جے۔ آر۔ ڈنلاپ سمتھ
 کرنل ایس۔ سی ایف۔ پیل
 رے بہادر کیلاش چندر بوس
 لفٹنٹ کرنل اے۔ ایم۔ کرافٹس
 دیوان بہادر نڈت راجہ خاندلیا راور گال
 مونگ اون کینگ اے۔ ٹی۔ ایم
 خان بہادر قاضی جلال الدین
 دی۔ پی مادھو راؤ
 رے بہادر دھنت رے
 کپتان اے۔ بی منجن
 ای۔ ایف جیکب اسکوائر
 ویر چند دیپ چند
 میجر جے۔ ریے
 بی رابرٹس اسکوائر
 شہزادہ محمد بختیار شاہ

سردار میراوصاف علیخان
 لفٹنٹ کرنل جی کے سکٹ انکریفٹ
 فرڈن جی کنور جی تاراپور والا
 آنربل مسٹر ایچ۔ اے۔ سیام
 کپتان ڈبلیو۔ ایس۔ گڈریج آر۔ این
 ایچ مارش اسکوائر
 آنربل مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ ہیوز
 خان بہادر محمد یعقوب
 لفٹنٹ کرنل ایم۔ جی میڈ
 خان بہادر خورشید جی رستم جی تھانا والا
 خان بہادر دھنی بھائی فیض جی کوڈر
 لفٹنٹ کرنل ایچ۔ کے۔ مک۔ کے
 میجر کنور بیر کرم سنگھ
 اے۔ پی کیواک اسکوائر
 آنربل لفٹنٹ کرنل ڈی۔ پی مین۔ وی۔ ڈی
 آر۔ ڈبلیو۔ کارلائل اسکوائر
 راجہ لونٹ سنگھ (آوا)

تاریخ دربار تاج پوشتی

پی۔ این۔ کرشنا مورتی

برگدیر جنرل بی۔ ڈف۔ سی۔ بی

خان بہادر نور و پتن جی وکیل

آنرہیل مسٹر۔ اینڈرسن

راجہ جیو چند راہوکر منگھ والی پیاگپور

سر جنرل بی فرینکلن

سر پیٹرک پتے فیرنایٹ

میجر ڈبلیو۔ آر۔ میلڈنگ ڈی۔ ایس۔ او

آنرہیل مسٹر ایس۔ ڈبلیو۔ اڈگرے

گنگا دھر راؤ مادھوچٹ نویس

اے۔ سی ہنکن اسکوائر

آنرہیل مسٹر ایف۔ جی۔ ای۔ سپرنٹ

آنرہیل لفٹنٹ کرنل سر جی۔ ایم۔ جی مورتی

آنرہیل مسٹر فیروز شاہ مردان جی مہتا

بی۔ ایس کارے اسکوائر

راو صاحب بٹا کر بہادر منگھ مسودہ کے

رستم جی دھنجی بھائی مہتا

میجر نواب محمد علی بیگ

آنرہیل راے بہادر پی انند چار لو آورگل

جے۔ ایسٹ اسکوائر

آنرہیل راے بہادر چنی لال و فی لال

ٹی گھم اسکوائر

آر۔ ایم۔ ڈین اسکوائر

منشی حافظ عبدالکریم سی۔ وی۔ او

ٹی۔ آر۔ اے۔ تھمپوچی

آنرہیل مسٹر سی۔ اے جلیمنڈ

خان بہادر حق نواز خان

فضل بھائی و سرام

لفٹنٹ کرنل ای۔ ایچ۔ فن

پی۔ جی ملیٹس اسکوائر

آنرہیل دیوان بہادر سی نواسا رگھو دا اے نیگر

شیخ بہاؤ الدین نواب عام

جی وائی اسکوائر

جے۔ جی۔ سکاٹ اسکوائر

آنریبل سٹریچ۔ ٹی۔ وائیٹ

ایچ۔ ایچ۔ رسل اسکوائر

کرنل ٹی۔ ایچ۔ ہنڈلے

خان بہادر شیخ حافظ عبدالکریم

ایچ۔ بی۔ ٹوڈنیل اسکوائر

رام کرشنا گوپال مہنڈرکار

کرنل بی سکاٹ

نواب بہادر سید میر حسین

کنور سری کلوا

جی وائی اسکوائر

جی پی رونا اسکوائر

سردار سلطان جان سدوئی

رورنڈامی۔ لیفٹنٹ

خان بہادر قیدراد خان

میجر ایچ ڈیل

آنریبل سٹریچ۔ بی۔ قلد

میجر ایف۔ ای۔ نیگمبٹ

آنریبل سٹریچ۔ کنگم

کرنل ایس۔ ایس۔ جیکب

کرنل جے۔ سی۔ ایف گارڈن

لفٹنٹ کرنل جے۔ ایل۔ واکر

لفٹنٹ کرنل ایف۔ ایچ۔ آر۔ ڈرمینڈ

کرنل سی۔ ڈبلیو میورسی۔ بی

لفٹنٹ کرنل نواب محمد اسلم خان۔ وزیر زادہ

اے۔ ڈی۔ سی۔ سردار بہادر

حافظ محمد حسن خان

راسے بہادر ہتھورام

مرزا غلام احمد

وزیر امور داخلہ

آنرہیل مسٹر ڈی۔ ٹی۔ رابرٹس

برگڈیہ جنرل جی ایل آر۔ پچوٹس سی بی سی آئی ای

آنرہیل مسٹر ایف ایلس۔ پی۔ ملی

آنرہیل مسٹر اے۔ ایچ۔ ٹی۔ مارٹن۔ ڈیل

سر جن جنرل ڈی۔ سن کلر

ہنر ہائیس راجہ کرہتی سنگھ ہٹری

آنرہیل مسٹر اے۔ ٹی۔ آرٹڈل

ایل۔ ڈیلیو۔ کنگ اسکوائر

آنرہیل مسٹر جے۔ اے۔ بورڈلن

ایم۔ ایم۔ فنوکیں اسکوائر

بھوے۔ ایچ۔ مک مین سی۔ آئی۔ ای

کرہیل جے۔ اے۔ ٹی

آنرہیل مسٹر سی ڈیلیو بولٹن

جے۔ ایم۔ میکفرسن اسکوائر

آنرہیل مسٹر سی۔ ایل۔ پٹر

آنرہیل مسٹر ڈی۔ سی۔ جے۔ ایٹسن

آنرہیل مسٹر جے ولسن

ایس۔ اسمے اسکوائر

جے۔ او۔ ملر اسکوائر

ای۔ این۔ بیکر اسکوائر

آنرہیل مسٹر ایچ۔ ایم۔ ونٹر باٹھم

آنرہیل مسٹر جے۔ پی۔ ہیوٹ سی۔ آئی۔ ای

آنرہیل لفٹنٹ کرنل ڈی رابرٹسن

خان بہادر یار محمد خان جادوہ

آنرہیل مسٹر اے ڈیلیو۔ کروک شینگ

آنرہیل راجہ تصدق رسول خان بارہنگی

سردار بہادر کاشی رادسا روے

ایچ۔ اے۔ اینڈرسن اسکوائر

ایچ۔ ایف۔ ڈی۔ مول اسکوائر

آنرہیل مسٹر جے منٹیٹھ

آنرہیل مسٹر اے۔ ایچ۔ ایل۔ فریزر

آنرہیل لفٹنٹ کرنل ایچ۔ اے۔ ڈین

آئریل لفٹنٹ کرنل ڈی۔ ڈبلیو۔ کے۔ بار
 سردار جیون سنگھ شاہ۔ شاہ زاد پور
 آئریل کرنل سی۔ ای۔ بیٹ سی۔ ایم۔ جی
 آئریل کرنل سر۔ سی۔ سی۔ سکاٹ منکروف کے سی
 ایل۔ جے۔ ایچ۔ گرے
 ایم۔ جی

راجہ جے کرشن داس بہادر
 میجر جنرل برنس فورڈ لوٹ سی بی

طبقتہ انڈین امپائر کے نائٹ کمینڈر

ہز کلسنسی کرنل سر۔ ای۔ اے۔ آر۔ گلہارڈ۔ میجر ہز ایمنس مہاراجہ سنگھ بہادر
 علاقہ پرتگال واقعہ ہندوستان کے گورنر جنرل بیکانیر۔
 آئریل سر۔ ایف۔ ڈبلیو میک لین چیف جسٹس
 آئریل کنورس ہز نام سنگھ ایلو والیا۔
 بنگال۔
 کیپور تھلہ۔

نواب سر امیر الدین خان بہادر لوبارو
 مہاراجہ سر پرتاب نرائن سنگھ اجودھیا
 نواب سیدی سر احمد خان جھیرہ کے
 بابا سر کھیم سنگھ۔ سیدی کلر
 سر ایم۔ ایم۔ بھونگری۔ ایم۔ پی
 آئریل مہاراجہ سر راؤن ایشور پرشاد سنگھ بہادر
 گدھور۔

آئریل نواب سر امام بخش خان مزاری
 سر دار سر نوروز خان۔ خزان
 مٹھا کر صاحب مرحوم نٹ سنگھ جی لمری

سردار سرسبز رائے صاحب کلاں نوشہرہ کے سردار

آنریبل سر جے۔ ڈی۔ لاٹوش سلطان احمد ابن فضل۔ لیج

ہنرمائیس ہمارا دسر امید سنگھ بہادر۔ کوٹہ کے آنریبل سر۔ سی۔ ایم۔ ادا

سر جے۔ ایف۔ پرائس ہنرمائیس نواب سر رسول خان جی۔ جونا گڑھ

ہنرمائیس راجہ سر جگت جیت سنگھ بہادر۔ کپورتھلہ ہنرمائیس ہمارا راجہ سر بھوانی سنگھ بہادر۔ دیتا

سر۔ ای۔ سی۔ بک ہنرمائیس راجہ سر رام اور ما۔ کوچین

ہنرمائیس ہمارا دسر کسیری سنگھ بہادر۔ سروہی ٹھاکر صاحب سرمن سنگھ جی۔ پالی ٹانا

راجہ سردار سنگھ کشمیر آنریبل سر ایف۔ ڈبلیو آر۔ فریر

طبقتہ انڈین امپائر کے نائب گرنیڈ کمانڈرز

ہنرمائیس سر سلطان محمد شاہ آغا خان۔ دو خادم

یہوجنرل سراسے گیسلی کے۔ سی۔ بی۔ دو خادم

ہنر کلسنسی رائٹ آنریبل لارڈ ایمپٹھل۔ دو خادم

ہنرمائیس ہمارا راجہ سر پرتاب سنگھ بہادر۔ اور چھا۔ دو خادم

ہنر کلسنسی رائٹ آنریبل لارڈ نار تھ کوٹ سی۔ بی۔ ۲ خادم

ہنرمائیس ہمارا راجہ سر پر بھو نرائین سنگھ بہادر۔ بنارس ۲ خادم

ہنرمائیس ٹھاکر صاحب سرواگھی راداگی۔ مروی ۲ خادم

ہنرمائیس ٹھاکر صاحب سر بھگونت سنگھ جی۔ گونڈل ۲ خادم

ہزائینس میر فریض محمد خان خیر پور دو خادم

ہزائینس مہاراجہ سر بھنور پال دیو بہادر - قرولی ۲ خادم

ہزائینس میر محمود خان - قلات ۲ خادم

ہزائینس نواب سر محمد ابراہیم علیخان بہادر - ٹونک دو خادم

لفٹنٹ کرنل ہزائینس مہاراجہ سر نریندر انرا این بھوپ بہادر - کوچ بہار دو خادم

ہزائینس مہاراجہ سر کھینگز جی بہادر - کچ دو خادم

طبقة سٹار آف انڈیا کے نائٹ گرنڈر کمانڈرز

بجہر جنرل ہزائینس مہاراجہ سر پتاپ سنگھ بہادر - ایدر - کے - سی - بی - اے - ڈی -

سی - دو خادم

ہزائینس مہاراجہ سر دین کشیش رامن سنگھ بہادر - ریوا - دو خادم

کرنل ہزائینس مہاراجہ سر مادھو راؤ سندھیا بہادر - گوالیار دو خادم

ہزائینس مہاراجہ سر شاہو چھتر پتی - کولہا پور - دو خادم

بجہر جنرل ہزائینس مہاراجہ سر پتاپ سنگھ بہادر - جمو اور کشمیر دو خادم

ہزائینس سر بالاور مہاراجہ - ٹراونکور دو خادم

ہزائینس مہاراجہ سر مادھو سنگھ بہادر - جے پور - جی - سی - آئی - ای - دو خادم

ہزائینس مہاراجہ سر شیواجی راؤ ہلکر بہادر - اندور - دو خادم

ہزائینس مہاراجہ سیاجی راؤ گیکوڑا بڑودہ دو خادم

ہزارائیس نواب میر محبوب علیخان بہادر۔ نظام حیدر آباد۔ دو خادم

ہزارائیس راجہ سربرا سنگھ بہادر۔ نابھا۔ دو خادم

رائیل سٹاف کا ایک افسر

ہزارائیل ہائیس ڈیوک آف کاناٹ

غلماں

ہزارائیل ہائیس کاسٹاف

سر مورس فٹنر جرنل

لفٹنٹ کرنیل جاردس

لفٹنٹ کرنیل رسل

لفٹنٹ کرنیل آنریبل سی۔ بنگھم

بیجہریور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی

گرینیڈ ماسٹر کاسٹاف

پکتان آر۔ جی۔ ٹی۔ بیکر کار۔ ایڈڈی کانگ وائسرا پکتان سی۔ وگرم ایڈڈی کانگ وائسرا

کرنیل آنریبل ای بارنگ ٹیٹری سکریٹری وائسرا سروالٹ لانس پرائیوٹ سکریٹری وائسرا

ہزار کسٹنس گرینیڈ ماسٹر

غلماں

کرنیل آنریبل سی ہربورڈ۔ ایڈڈی کانگ وائسرا پکتان ایف ایڈم ایڈڈی کانگ وائسرا

کپتان آنریبل آر لنڈ سے ایڈڈی کانگ کپتان آنریبل جے آر۔ ایل۔ بارڈولڈ ایڈڈی

وائسرای کانگ وائسرای

رسالہ میجر محکم سنگھ سردار بہادر دیسی ایڈڈی رسالہ میجر دیسی دیال سنگھ سردار بہادر۔ دیسی

کانگ وائسرای ایڈڈی کانگ وائسرای

ہندی کے ہنر ہائینس ہمارا دراجہ سر گھویر سنگھ بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔

ایس۔ آئی کو طبقہ انڈین امپائر کے نائٹ گرنڈ کمانڈرون مین میجر جنرل سر ایف ڈی گیلی

کے۔ سی۔ بی کے پیچھے رہتا تھا مگر وہ ناسازی مزاج کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔

سر ہیو بازز طبقہ وکٹوریہ کے نائٹ کے تنے کے ساتھ سیف دیشتی چٹھہ اور طبقہ سٹار آف انڈیا

کے سکریٹری کا پٹر کا پہنے ہوئے تھے۔ ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹ جوفیلڈ مارشل

کی دردی مین تھے طبقہ سٹار آف انڈیا کے گرنڈ کمانڈر کے تنے کے ساتھ رشتی چٹھہ

زیب تن کیے ہوئے تھے۔ ہنر کلسنسی وائسرای آسمانی رنگ کا مٹھی چٹھہ اور اسی اعلیٰ

منزلت طبقہ کے گرنڈ ماسٹر کا تنے پہنے ہوئے تھے۔ راج رانا مان سنگھ نو عمر راجپوت

ایمر زادہ وہ سالہ فرزند تھا کرسٹ صاحب دلوارا اور اسی کا ہم عمر ایک لڑکا دھولپور کے ہمارا

راناکا بھائی سپہ سالار سر آمد خاندان سری راجا دے بھان سنگھ شمشیر جنگ بہادر

یہ دولہ کے ہنر ایل ہائینس کی معزز خدمت خواصی کے لیے منتخب ہوئے۔ ہنر کلسنسی

گرنڈ ماسٹر کے خادم خاص کشمیر کے راجہ سر امر سنگھ کے ہفت سالہ فرزند میان بھری سنگھ

تھے۔ راجہ سر امر سنگھ کے مہاجر کے مجمع قیصری مین لارڈ لٹن کے خادم خاص بنے تھے۔

ہنزہ کھلسی کے دوسرے خادم صاحبزادہ حمید اللہ خان تھے ہنزہ مینس بگم بھوپال کے
ہشت سالہ فرزند صغر۔ ہندوستان کے والیان ممالک اور امیرون کے خانانوں نے
بڑی تمنا کی تھی کہ اس قابل یادگار موقع پر انکی نسل کے نوعمر لڑکے خواص بنائے جائیں
وہیں اس کے ایسے خاص کے مطابق ہر ایک خواص اپنا خاص درباری لباس پہنے
ہوئے تھا اور انکے لمبوس کی شان اور علیٰ ہذا القیاس انکی حرکات و سکنات کی متانت کو
تو سبھی نے پسند کیا۔ شاہی کرسیوں کے عقب میں تیلگوں محلی گدیوں پچھادی گئی تھیں یہ خوا
سنگ نرم کی طرف کو پیٹھ کر کے ان ہی گدیوں پر بیٹھے

ہنزہ کھلسی گرنیڈ ماسٹر انپیکلہ بیٹھے تھے تو سر ہیو بازو سرکری طبقہ سٹار آف انڈیا نے
شہ نشین کے پاس پہنچ کر اطلاع کی کہ آج کے اجلاس میں طبقہ سٹار آف انڈیا کے ایک نمائند
گرنیڈ کمانڈرون اور بارہ نمائند کمانڈرون اور اسی اعلیٰ منزلت طبقے کے چودھار کپینڈونکو
علیٰ قدر مراتب خلعت اور تمنے دینے ہیں۔ اسکے بعد سر ہیو بازو نے شاہی فرمان حسین
کو حسین کے ہنزہ مینس راجہ سر رامادور ماکے سی۔ ایس۔ آئی کے لیے عطاے درجہ نمائند
گرنیڈ کمانڈر کی منظوری تھی گرنیڈ ماسٹر کے حوالے کیا اور اسکے بعد فارن ڈپارٹمنٹ کے
انڈر سکریٹری اور سرجمیس لاٹوش اور سر چارلس ہڈاز کے ساتھ کہ یہ دونوں جو نیز نمائند کمانڈر
ہیں ہنزہ مینس کو اجلاس کے صدر مقام کے سامنے لے گئے راجہ صاحب دہان پہنچ کر
آداب بجالائے۔ سر ہیو بازو نے فرمان شاہی جو گرنیڈ ماسٹر نے آن ہی کو واپس دیدیا تھا
پڑھ کر سنایا پھر سکریٹری کا دوسرا کام یہ تھا کہ راجہ کو ایک میز کے پاس لیجا کر کھڑا کریں۔ وہاں

دونائٹ کمانڈرون مین سے جو میرے ہنزائینس کو فیتہ اور حامل پہنایا اور سینیٹاٹ نے
 شارآف انڈیا اُنکے سینے پر لگا دیا۔ پھر دونوں نائیٹوں نے ملکر ہنزائینس کو طبقے کا چھ
 پہنایا۔ یہ ہو چکا تو سر ہیوبارڈ نر ہنزائینس کو پھر سلام کرانے صدر مقام کے اجلاس کے
 پاس لے گئے۔ تب گرینڈ ماسٹر نے اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہنزائینس کو نائٹ گرینڈ کمانڈر
 کا کار پہنایا اور ملند آوازمین کہ دالان کے پرے پار سنائی دیتی تھی بدین الفاظ ان سے
 خطاب کیا کہ

مین شاہ قیصر ہندوستان کی طرف سے اور ہنزائینس کے
 حکم سے آپ کو معزز طبقہ شارآف انڈیا کا اتحادیتا ہوں کہ
 ہنزائینس نے براہ کرم آپ کو اُس اعلیٰ منزلت طبقے کے
 نائٹ گرینڈ کمانڈر کے مرتبے پر سرفراز فرمایا ہے

حکم کے پہونچا دینے کے بعد نو مامور نائٹ گرینڈ کمانڈر پھر گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالائے
 اور سر ہیوبارڈ نر نے اُنکو لے جا کر اُنکی مقررہ جگہ پر بٹھا دیا۔

اب شارآف انڈیا کے جدید نائٹ کمانڈر ونکی باری تھی کہ اُنکو اُسی اعلیٰ منزلت

طبقے کے دوم درجے کے تمغے دیے جائیں یعنی
 ہنزائینس راجہ سرندر بکرم پرکاش بہادر سر مور

آئریل لفٹنٹ کرنل ڈیوڈ ولیم کیٹھ بار۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین آرمی
 آئریل مسٹر ڈنزل چارلس جلیف ٹپن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

ہنر کسٹنسی ریرائیڈ مرل چارلس کارٹر ڈوروی

آنریبل مسٹر ہیری مارٹن دنٹر باہتم سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔

آنریبل مسٹر جیمز نیٹھ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

آنریبل لفٹنٹ کرنل ڈانلڈ رابرٹسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین آرمی

آنریبل مسٹر اینڈرو ہنڈرسن لیتیہ فریزر سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

ہیوشیکسپیر ہارنر اسکوار سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

کرنل سر کالین کمپبل سکاٹ منکرلیف۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ رائل

انجینیرز (پنشنر)

ہنر اینس راجہ کرختی شاہ سی۔ ایس۔ آئی۔ ٹری

کنور رنیر سنگھ ٹپالہ

آن راجاؤن اور امیرون اور افسردن اور سربراہ درودہ لوگوں کو چار چار کی ٹکڑیاں بنانا کہ

مسٹر ٹسٹن قائم مقام سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ اور طبقہ کے دو جو نیز نائٹ کمانڈر اجلاس کے

صدر مقام تک لے گئے اور طبقوں کے سکریٹری نے انکو یکے بعد دیگرے گریڈ ماسٹر کے

رو برو پیش کیا۔ جس ٹکڑی میں خود مسٹر ہیو بارنز بھی داخل تھے اسکو ممبروں کو قائم مقام

فارن سکریٹری نے پیش کیا۔ پیش ہوتے وقت ہر ایک ممبر گریڈ ماسٹر کو آداب بجالاتا

تھا۔ جو لوگ یورپین نہ تھے یا جو پہلے نائٹ ہو چکے تھے اور اب انکو مکرنائٹ بنانا تھا

یعنی راجہ سرور سسی سکاٹ مانکروٹ راجہ ٹہری اور کنور رنیر سنگھ انکو مسٹر ڈانلڈ سکریٹری

قارن ڈپارٹمنٹ سیدھے میز پاس لینگے لیکن لفٹنٹ کرنل بار۔ مسٹر اٹس۔ یہاں ڈمرل
ڈروری۔ مسٹر ونڈر باہتم۔ مسٹر انشیتھ۔ لفٹنٹ کرنل بار اٹس۔ مسٹر فریزر اور مسٹر ہیو بارنز
ان لوگوں کو گرنیڈ ماسٹر نے ایکویٹی طریقے سے سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے
نائٹ بیچلر کا خطاب اور درجہ اور اعزاز عطا کیا اور جب ہر ایک نائٹ کرو یا گیا
اُسکو مسٹر ڈین میز پاس لے گئے۔ یہاں دو جو نیرنائٹ کمانڈرون نے ہر ایک کے سینے
پر سٹار آف انڈیا لگایا اور جب سب کے سب تنغے پاچکے انکو مسٹر ڈین اجلاس کے صدر
مقام کے پاس لے گئے وہاں پہونچ کر سب آداب بجالائے اور گرنیڈ ماسٹر نے سب سے
مجتمعاً بانی طور خطاب کیا۔

مین شاہ قیصر ہندوستان کی طرف سے اور ہنرچیٹی کے
حکم سے آپ کو مغز طبقہ سٹار آف انڈیا کا تمغا دیا
ہوں کہ ہنرچیٹی نے براہ کرم آپ کو اُس اعلیٰ منزلت
طبقے کے نائٹ کمانڈرون کے مرتبہ پر سرفراز فرمایا ہے

اسکے بعد گرنیڈ ماسٹر نے ایک ایک کو فرادی فرادی الا قدم فلا قدم کے لحاظ سے طبقے کا
فیصلہ اور حائل عنایت کیا۔ جب ایک ٹکڑی کے سارے نائٹ تنغے پاچکے سب گرنیڈ ماسٹر
کو آداب بجالائے اور انکو مسٹر ڈین انکی مقرر جگہ پر لے گئے پھر سطح شمول دونائٹ کمانڈرون
کے اور ٹکڑی کو لے لے جاتے تھے۔

طبقہ سٹار آف انڈیا کے نائٹ کمانڈرون کو تنغے اور خطاب دیے جاچکے تو سکرٹری نے

گر نیڈا سٹر کے رو برو طبقے کے تیسرے درجے کے تمنے پیش کیئے تاکہ مفصلۃ الذیل کمپنیں
لوگوں کو دیئے جائیں۔

آنر بیل سٹر چارلس گر دین مین۔ انڈین سول سروس
آنر بیل سٹر تھامس ریلے

آنر بیل سٹر جیمز تھامسن۔ انڈین سول سروس

آنر بیل سٹر جوزف ہیمپ فیلڈ فلر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس

آنر بیل سٹر ڈاؤرڈ فٹنر جرنل۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی

آنر بیل سٹر چارلس سٹوارٹ بلی۔ انڈین سول سروس

آنر بیل سٹر ٹونشند کینڈی۔ انڈین سول سروس

میجر جنرل ٹریویر بروکس ٹائیگر۔ رائل آرٹیلری

آنر بیل سٹر ولیم ہنری لاکنگٹن ارپے۔ انڈین سول سروس

آنر بیل سٹر ولیم چارلس میکفرسن۔ انڈین سول سروس

میجر ہیوڈلی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی

راجہ بن بہاری کیپور۔ بردوان

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان۔ پاسو۔ ممالک متحدہ

سر دار بدن سنگھ ملودھ پنجاب

ان صاحبوں کو قائم مقام فارن سکریٹری پانچ پانچ کو ایک ساتھ اجلاس کے

کے روبرو پیش کیا۔ ہر شخص گریڈ ماسٹر کو آداب بجالا با اور فوراً گریڈ ماسٹر نے ایک تنغا سکرٹیری کے حوالے کیا اور آنکھوں نے تنغا مناسب جگہ آویزان کر دیا۔ اسکے بعد جدید تنغا پانے والا کمپینیں آداب بجالا کر اپنی جگہ کو ٹوٹ گیا۔

جب سب کمپینیں تنغوں سے موزن ہو چکے تو سکرٹیری نے عرض کیا کہ اب اعلیٰ منزلت طبقہ شاد آف انڈیا کے مجمع کے روبرو کوئی کام کرنے کو باقی نہیں۔ ہنر اسٹینسی گریڈ ماسٹر اور ہنر ایل مائینس ڈیوک آف کانٹاپنے اپنے سٹاٹ سمیت اور دیر مائینس راجہ نابھا و مہاراجہ جے پور و مہاراجہ ٹراونکور اپنے اپنے ہمراہیوں سمیت تبدیل لباس کے کریمین جانے کے لیے عطاے خلعت و خطابات کے دالان سے بترتیب ذیل تشریف فرما ہوئے اور جلوس کے گزر جانے تک جو لوگ دالان میں تھے اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے رہے۔

انڈر سکرٹیری فارن ڈپارٹمنٹ

قائم مقام فارن سکرٹیری

سکرٹیری طبقہ

ایڈڈی کانگ وائسراے

پرائیویٹ سکرٹیری وائسراے

ایڈڈی کانگ وائسراے

لیٹری سکرٹیری وائسراے

ہزار کسٹنسی گریڈ ماسٹر

غلمان

سر جنرل ڈائری

ایڈمی کانگ ڈائری

ایڈمی کانگ ڈائری

ایڈمی کانگ ڈائری

نیٹو ایڈمی کانگ ڈائری

نیٹو ایڈمی کانگ ڈائری

رائل سٹاف کا ایک افسر

ہزار رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ

غلمان

ہزار رائل ہائینس کا سٹاف

ہزار ہائینس راجہ نا بجا - ۲ خادم

ہزار ہائینس مہاراجہ جے پور - ۲ خادم

ہزار ہائینس مہاراجہ ٹراونکور - ۲ خادم

جون ہی ہزار کسٹنسی گریڈ ماسٹر اور ہزار رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ نے عطیے

خلعت و خطابات کے دالان کے باہر قدم رکھا باجے والون نے گریڈ ماسٹر کو دنگر ماریج
(کر سچر کی) گت بجائی اور جب جلوس محراب کے نیچے نظر سے اوجھل ہوا شنائی والون
نے سٹار آف انڈیا کی الاپ گائی۔

یہاں سٹار آف انڈیا کے آسمانی جیون اور تمغون کے بدلے انڈین امپائر طبقے کے

علمان

ایڈڈی کانگ وائیسرے
ایڈڈی کانگ وائیسرے
نیٹو ایڈڈی کانگ وائیسرے

جون ہی جلوس کا پیشہ و دروازے میں نمودار ہوا فی نواندن نے سٹارٹ اٹھایا
کانفہر کا شروع کیا اور جیسے ہی جلوس دالان کے صدر مقام کی طرف آگے بڑھا
بایجہ داون نے کمر ٹھہر کے کرنگز راج کا ایک آئینہ بجایا اور جب ہنر کسٹنس گرنیڈ ماسٹر
اور ہنر رائل ٹیوک آف کانٹ مثل سابق صدر مقام میں بیٹھ گئے اُس وقت بند کیا۔
آب انڈین امپائر طبقے کے سکرٹری نے آگے بڑھ کر اطلاع دی کہ اس وقت
خسب منظوری حضور شاہ سر اجلاس تین ناٹ گرنیڈ کمانڈروان اور اٹھارہ ناٹ
کمانڈروان کو اعلیٰ مرتبہ طبقہ انڈین امپائر کے خلعت اور ۶ سہ کپینین کو علی قدر
مراتب تھے دینے ہیں۔

ہمارا جگان وراجگان جنکو انڈین امپائر کے گرنیڈ کمانڈروان کے اول درجے کے
خلعت دینے تھے تھے تھے۔

ہنر مینس ہمارا ڈسکری سنگھ بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ سرو ہی
ہنر مینس ہمارا جہ سر لارا مارا۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ٹرا ونگور



ايڇ ايڇ راڻ صاحب ٺٽهه-جي سي آئي اي

ہنزائٹنس راجہ سر ہیر سنگھ بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نابھا

اسکے بعد طبقے کے سکریٹری نے فرمان شاہی حسین سرودہی کے ہنزائٹنس مہاراجہ کو سکریٹری سنگھ بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے لیے نائٹ گرینڈ کمانڈر کے رتبے کی منظوری بھی گریڈ ماسٹر کے حوالے کیا۔ اور پھر طبقے کے سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ کے انڈسکریٹری اور بیکانیر کے مہاراجہ سرگزگ سنگھ بہادر اور کنور سر بہرام سنگھ بہادر کے ساتھ مہاراجہ کو اجلاس کے صدر مقام کے قریب قریب لے گئے اور وہاں پہونچ کر آداب بجالائے۔

پھر سکریٹری نے شاہی فرمان حسین بخت مہاراجہ سرودہی کے خطاب کی منظوری بھی پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد ہنزائٹنس کو میز پاس لے گئے۔ دو جو نرائٹ کمانڈروں نے ہنزائٹنس کو فیسۃ اور ٹپکا پہنایا اور سنیر نائٹ نے طبقے کا اشارہ انکے سینے پر لگا دیا۔ پھر دو نائٹ کمانڈروں نے ہنزائٹنس کو طبقے کا چغہ پہنایا اور اسکے بعد سکریٹری پھر انکو اجلاس کے صدر مقام کے پاس آداب کرانے لے گئے۔ انڈسکریٹری نے گریڈ نائٹ کمانڈر کا گلوبند گریڈ ماسٹر کو دیا اور انھوں نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ہنزائٹنس کو پہنایا اور ان سے خطاب کر کے فرمایا کہ

مین شاہ قیصر ہند کی طرف سے اور حضور ممدوح کے حکم

سے آپ کو انڈین امپائر کے طبقے کا معزز خلعت دیتا

ہوں کہ ہنر بھیٹی نے براہ کرم آپ کو اس اعلیٰ مرتبہ طبقے

کا نائٹ گرینڈ کمانڈر کا اعزاز بخشا ہے۔

اس حکم کے ابلاغ کے بعد جدید نائٹ گرینڈ کمانڈر پھر آداب بجالائے اور انکو سکریٹری نے

اور نابھا کے ہرنائینس راجہ سرسہر سنگھ بہادر۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کو اسی اعلیٰ مرتبت طبقے کے
 نائٹ کرنیڈ کمانڈر کا خلعت دیتے وقت بھی یہی مراسم بلا کم و کاست عمل میں لائی گئیں مہاراجگان
 راجگان امر اور افسر اور سربراہ اور دکان جنگو آب اعلیٰ مرتبت طبقہ انڈین امپائر کے نائٹ کمانڈر
 کے دوسرے درجے کے خلعت دیے جانے کو تھے اصحاب مضامینہ الذیل تھے۔

نواب شہباز خان بگتی

جیمز جارج سکاٹ اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای

ہرنائینس مہاراجہ ملکھان سنگھ بہادر۔ چار کھاری

آنریبل مہاراجہ رام ایشور سنگھ بہادر۔ در بھنگا

تھامس بگم اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ ای

کرنیل سمیوئل سوٹن جلیب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی

آنریبل سر لارنس مہو جنگرنائٹ

آنریبل مسٹر ہربٹ تھرکل وائٹ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر چارلس ٹیسٹر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

سرحن جنرل نیجین فرنیکلن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین میڈیکل سروس

والٹر دیوڈ لارنس اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس (پنشنر)

جان۔ الیٹ اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای

بہارِ پوٹی کا سب سے بڑا شہنشاہ

گڈگا دھسراؤ گنیش عروت بالا صاحب پور دھن۔ رئیس مارج (بڑی شاخ)

سردار غوث بخش رئیسانی

مہاراجہ ہرلب نرائن سنگھ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سونبرسا

مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد

پورنا نرسنگھ راؤ کرشنا مورتی۔ سی۔ آئی۔ ای

ان لوگوں کو مسٹر ڈین اور دو جو نرائٹ بیکانیر کے ہرمانیس مہاراجہ سرنگ سنگھ اور کپور تھلا کے کنور سر بہرام چار چار کی ٹکڑیاں بنا بنا کر اپنے ساتھ اجلاس کے صدر مقام تک لے گئے اور انکو یکے بعد دیگرے گریڈ ماسٹر کے رو برو پیش کیا۔ جو شخص پیش کیا جاتا تھا گریڈ ماسٹر کو آداب بجا لاتا تھا۔ جو نائٹ بنائے جانے کو نہ تھے یعنی

نواب شہباز خان۔ مہاراجگان چار کھاری و در بھنگا۔ سر لارنس جنکنز۔ راجہ شاہ پور۔
رئیس مارج۔ سردار غوث بخش رئیسانی۔ مہاراجہ ہرلب نرائن سنگھ بہادر۔ مہاراجہ پیشکار
کشن پرشاد۔ مسٹری۔ این۔ کرشنا مورتی۔

انکو مسٹر ڈاؤ اور دو جو نرائٹ کمانڈر سیدھے میز باس لے گئے۔

دوسرے لوگ یعنی مسٹر سکاٹ۔ مسٹر ہائیم۔ کرنل جبیک۔ آرنیل مسٹر ہائٹ۔ آرنیل
مسٹر پور۔ مرجن جنرل فرنیکلن۔ مسٹر الٹا لارنس اور مسٹر ایٹ جب گریڈ ماسٹر کے رو برو
لائے گئے انھوں نے ان لوگوں کو سلطنت متحدہ گریٹ برٹن وائرلینڈ کے نائٹ بیچلر کا

سکرٹری اسکو میز پاس پہنچانا گیا۔

میز کے پاس دو جوئیز نائٹ ہر ایک ہمارا راجہ اور راجہ اور امیر اور افسر اور سربراہ اور دہ کے سینے پر طبقے کے سٹار کا تھنہ لگاتے جلتے تھے اور جب سب کو تنے پہنائے جا چکے قائم مقام سکرٹری نے سب کو اجلاس کے صدر مقام کے پاس لے جا کر کھڑا کر دیا۔ وہاں یہ سب لوگ گرینیڈ ماسٹر کو آداب بجالائے اور انھوں نے ان سب سے مجھتاً بائٹو خطاب کیا کہ

مین شاہ قیصر ہند کی طرف سے اور ہنر بھیجی کے حکم سے آپکو
طبقہ انڈین امپائر کا معزز خلعت دیتا ہوں کہ ہنر بھیجی نے
آپ کو براہ کرم اس اعلیٰ مرتبت طبقے کے نائٹ کمانڈر کا
اعزاز بخشا ہے۔

اسکے بعد گرینیڈ ماسٹر نے الا قدم فالاقدم کے لحاظ سے نو مامور نائٹوں کو ایک کے بعد ایک فینٹہ اور حائل عنایت کیا جب ایک ٹکڑی کے سب صاحبوں کو خلعت دیے جا چکے سب کے سب آداب بجالائے اور قائم مقام فارن سکرٹری نے لے جا کر انکو مقرر جگہوں میں بٹھادیا اسکے بعد وہ دو جوئیز نائٹ کمانڈروں کے ساتھ بلکہ دوسری ٹکڑی کو اجلاس کے صدر مقام کے سامنے لے گئے۔

والیان ریاست۔ امراء۔ افسر اور سربراہ اور دگان جنگلو کمپنیز کی حیثیت سے اعلیٰ مرتبت طبقہ انڈین امپائر کے قیصر درجے کے تمغے ملنے والے تھے

اصحاب مفصلۃ الذیل تھے۔

راو بہادر سی جھیلنگھم مد لیار

لفٹنٹ کرنیل تھامس ایلوڈ۔ لنڈ سے میٹ۔ انڈین ٹیکل سروس

جان نٹن اسکوائر

راو بہادر پنڈت سکھ دیو پرشاد

میجر بریٹ لائیل شورو۔ انڈین آرمی۔

میجر سی زیکر یا کاکس۔ انڈین آرمی۔

بابونالین بہادی سرکار

فرڈرک گریمکلین اسکوائر

ایگرنون الیٹ اسکوائر

لفٹنٹ کرنیل ولیم لوچ بنگال انفنٹری۔

لفٹنٹ کرنیل جان ہوڈنگ دی۔ ڈی

ہنری کنگ بوچیمپ اسکوائر

برجی بھائی مانک جی رستم جی اسکوائر

نواب محمد شریف خان۔ دیر

مہتر شجاع الملک۔ چترال

میر محمد نظام خان۔ میر ہنزا

راجہ سکندر خان۔ ناگر

ولیم ڈکسن کرواک شینک اسکوائر

جان۔ او۔ براین۔ سوئڈرز اسکوائر

ہنری وٹن اسکوائر

راؤ بہادر شیام سندر لال

دیوان بہادر نشی بالکنندہ اس

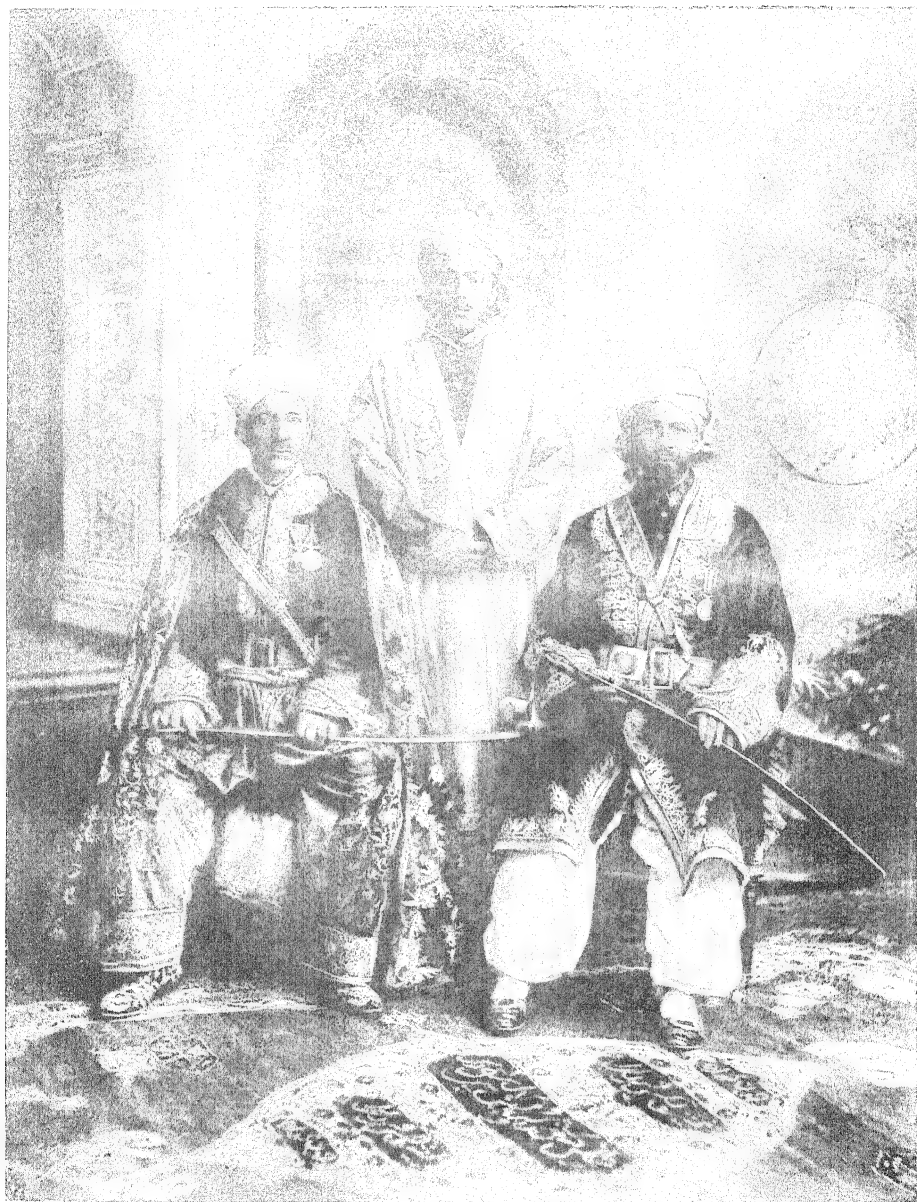
روبرٹ بریٹ ہنڈرسن اسکوائر

ہکن کی کے۔ ایس۔ ایم۔ سابلو آف مونگ نائی

نواب فتح علی خان قزلباش

فرید خان جی جمشید جی اسکوائر

مسٹر ڈین نے ان لوگوں کو الا قدم والا قدم کے لحاظ سے چھ چھ کی ٹکڑیوں میں لجا کر اجلاس کے صدر مقام کے پاس کھڑا کر دیا تھا جنکو طبقے کے تیسرے درجے کے تنغے ملنے والے تھے اب سکریٹری نے انکو یکے بعد دیگرے نام بنام گرنیڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا اور تیسرے درجے کے تنغے گرنیڈ ماسٹر کے حوالے کیے۔ جیسے جیسے ہر شخص آداب بجالاتا تھا اگر گرنیڈ ماسٹر ایک فیتہ سکریٹری کو دیتے جاتے تھے اور وہ تنغا اُسکے سینے کی مناسب جگہ پر لگاتے جاتے تھے اور نوقرر کمپین گرنیڈ ماسٹر کو آداب بجالا کر ایک طرف کو کھڑا ہوتا جاتا تھا جب ایک ٹکڑی کے سب آدمی تنغے پا چکے تھے مسٹر ڈین انکو لجا کر انکی مقرر جگہوں میں بٹھا دیتے تھے اور پھر ایک



راجه سکندر خان صاحب - سي آئي اي - نگر
و مير هانزه - سي آئي اي

اور ٹکڑی کو اجلاس کے صدر مقام کے پاس لیجاتے تھے۔

جب سب کمپینین تنے پا چکے تو سکرٹری نے اطلاع دی کہ اب اعلیٰ مرتبت طبقہ اڈیلر لباس کے اجلاس کی پیشی میں اور کوئی حکم کرنے کو نہیں اور گرنیڈ ماسٹر نے اپنی جگہ سے اٹھ کر نیکو اجلاس برخواستہ کے اعلان کا حکم دیا۔ یہ ہو چکا تو گرنیڈ ماسٹر اور ہر دو طبقے کے ممبروں کا ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور جس ترتیب سے جلوس آیا تھا اب اجلاس کے دالان سے منقلب ترتیب میں اجتماع کے کمرے کی طرف واپس روانہ ہوا یعنی سب سے آگے ہنز کسلنسلی انکے پیچھے ہنزرائیل ہائینس ڈیوک آف کانٹا انکے پیچھے الا قدم فلا قدم کے لحاظ سے دودو کر کے دونوں طبقے کے ممبروں ہی ہنز کسلنسلی گرنیڈ ماسٹر اور ہنزرائیل ہائینس ڈیوک آف کانٹا روانہ ہوئے باجے والون نے مینڈل کے سپرستہ گرنیڈ باج کی گت بجائی اور جلوس محراب کے اندر نظر سے اوجھل ہوا تو نفیری والون نے سٹار آف انڈیا کا نغمہ گایا اور جون ہی گرنیڈ ماسٹر اجتماع کے کمرے میں داخل ہوئے کہ باجے والون نے قومی گت بجائی تبدیل لباس کے کمرے میں گرنیڈ ماسٹر اور نائٹ گرنیڈ کمانڈر کپٹن بدل چکے تو ہنز کسلنسلی اور ہنزرائیل ہائینس ڈیوک آف کانٹا اسی طریقے سے اور ان ہی مراسم کے ساتھ جیسے آئے تھے قلعے سے رخصت ہوئے۔ نائٹ گرنیڈ کمانڈر اور نائٹ کمانڈر اور کمپینین جو فرمان فرماے ریاست بھی تھے جانے لگے تو سرکاری افسر جو اسی کام پر تعینات تھے اُنکو اُنکی گاڑیوں تک پہنچا آئے اور بیرون درجہ گاڑیاں آئے کھڑا تھا اُن لوگوں کو جو اس نظم کے مستحق تھے پریز آرم کی سلامی دیتا۔ عرض سب سے بڑی رسم جو ابتداء سلطنت شاہان مغلیہ سے لے کر الی یومنا ہذا اب ان شاہی میں بھی نہیں

ہوئی تھی اس طرح پر اسکا خاتمہ بالجبر ہوا اور وہ برطانیہ عظمیٰ کے بادشاہوں کی میراث قرار پائی۔
اس رسم کی بجائے آوری میں دو گھنٹے سے کچھ ہی کم صرف ہوئے۔

شاہی رقص و سرود

عالیشان بارگاہ حسین عطا خطاب خلعت کی بڑی بارونق اور عظمت رسم ادا کی گئی آئین میں رات بعد ۶۔ جنوری منگل کے دن اس سے کہیں بڑھ کر شاندار منگل ہونے والا تھا عطا خطاب خلعت کے وقت دو ہزار تماشائی خاموش بیٹھے دیکھا کیے۔ تبدیل لباس کے کمرے میں جلوس کی آمد و شد کے وقت یا جس وقت نئے خطاب یافتہ گریڈ کمانڈر نائٹ اور کمپینین گریڈ ماسٹر کے سامنے پیش کیئے جاتے تھے یا جس وقت گریڈ ماسٹر کی صاف آواز تمام بارگاہ میں فرمان شاہی سناتے وقت یا رسم عطا خطاب نائٹ ادا کرتے وقت سنائی دیتی تھی ان اوقات میں ذرا سربراہٹ معلوم ہوتی تھی ورنہ ہزار ہا شعلے ایسی حاجت میں حسین تقریباً آواز یا حرکت نہیں تھی ہلکی ہلکی روشنی ڈال رہے تھے۔ شاہی رقص و سرود میں چار ہزار سے زیادہ مہمان بلائے گئے تھے۔ ہندوستانی والیان ریاست اور امرات جو بے بہا جواہرات میں ڈپے جگہ گارہے تھے اور عمدہ دار جو ذرق برق کی در دیان پہنے اور خلعتی ٹپکے اور تھے لگائے ہوئے تھے اور معزز انگریز اور نو بصورت سپہیں کہ ایسا مجمع پہلے کسی نے دہلی میں نہ دیکھا ہوگا سب دیوان عام اور اسکی لمحہ عمارت میں آکر بھر گئے۔ مگر اس مرتبہ یہ ہجوم زندہ دل اور شوقین لوگوں کا ہجوم تھا جنہیں سے بعض تو شریک رقص تھے بعض ستون والے چھتے میں مگر شٹ لگا رہے تھے اور بعض ایسے کونون میں لگے بیٹھے تھے

مفصلہ الذیل بہت سے اشخاص۔

ڈیوک وڈچس آف اربارو۔ ڈیک وڈچس آف پورٹلینڈ۔ ڈوچر مارشس
آف ہیڈ فورڈ ویلڈی بیٹریکس ٹیلر ایل وکونٹس آف ہیمبرک ویلڈی بیٹریکس
ارل آف سکاربارو۔ ارل وکونٹس آف جبرزی ویلڈی بیٹریکس ولیرز۔ ارل و
کونٹس آف پودس۔ ارل وکونٹس آف لونزڈیل۔ ارل آف ڈرہم ویلڈی این لمیٹن۔
ارل وکونٹس آف ڈارٹرے ویلڈی اڈتھ ڈاسن۔ ارل وکونٹس آف کرو۔ ڈوچر
کونٹس آف کنگٹن ویلڈی اڈتھ کنگ ٹینسن۔ آئرل جی پیل۔ لارڈ ٹینٹن۔
ایم۔ پی ویلڈی ایس ٹینٹن۔ لارڈ الکو۔ لارڈ آرننگٹن۔ لیڈی میری کک۔ لیڈی
میری لگن۔ لیڈی الیکا ڈنکامب۔ لارڈ ویلڈی ولورٹن۔ لیڈی ہیننگٹن۔ لارڈ و
یلڈی لانگ اٹک۔ لارڈ ویلڈی پلے فیر۔ لارڈ ویلڈی ڈیوے۔ لارڈ کلارن۔
لارڈ ولیم سیمور۔ آئرل ڈیلیو۔ پیل۔ ایم۔ پی۔ ایملی۔ لیڈی ایپٹل۔ آئرل ڈی۔
میری ہنکس۔ سر مکائل کلس بیچ۔ ایم۔ پی ویلڈی لیوسی کلس بیچ۔ سر جی ٹوبین
گولڈی۔ لیڈی سیلر۔ آئرل الیف کورن۔ آئرل سپنسر۔ لٹلٹن۔ سر جان کوسن
پوائنڈر ایم۔ پی ویلڈی پوائنڈر۔ سر رابرٹ موبرے۔ ایم۔ پی۔ سر ای رگلز براؤن
سر اڈگروونٹ ایم۔ پی۔ سر آر اینڈرس بیکر۔ (آسٹریلیا) سر ہورڈونٹ ایم۔ پی
سر آر ویلڈی سولومن (جنوبی افریقہ) و سر سی۔ کینر۔ ایم۔ پی۔

مفصلۃ الذیل والیان ریاست بھی شریک محفل تھے۔

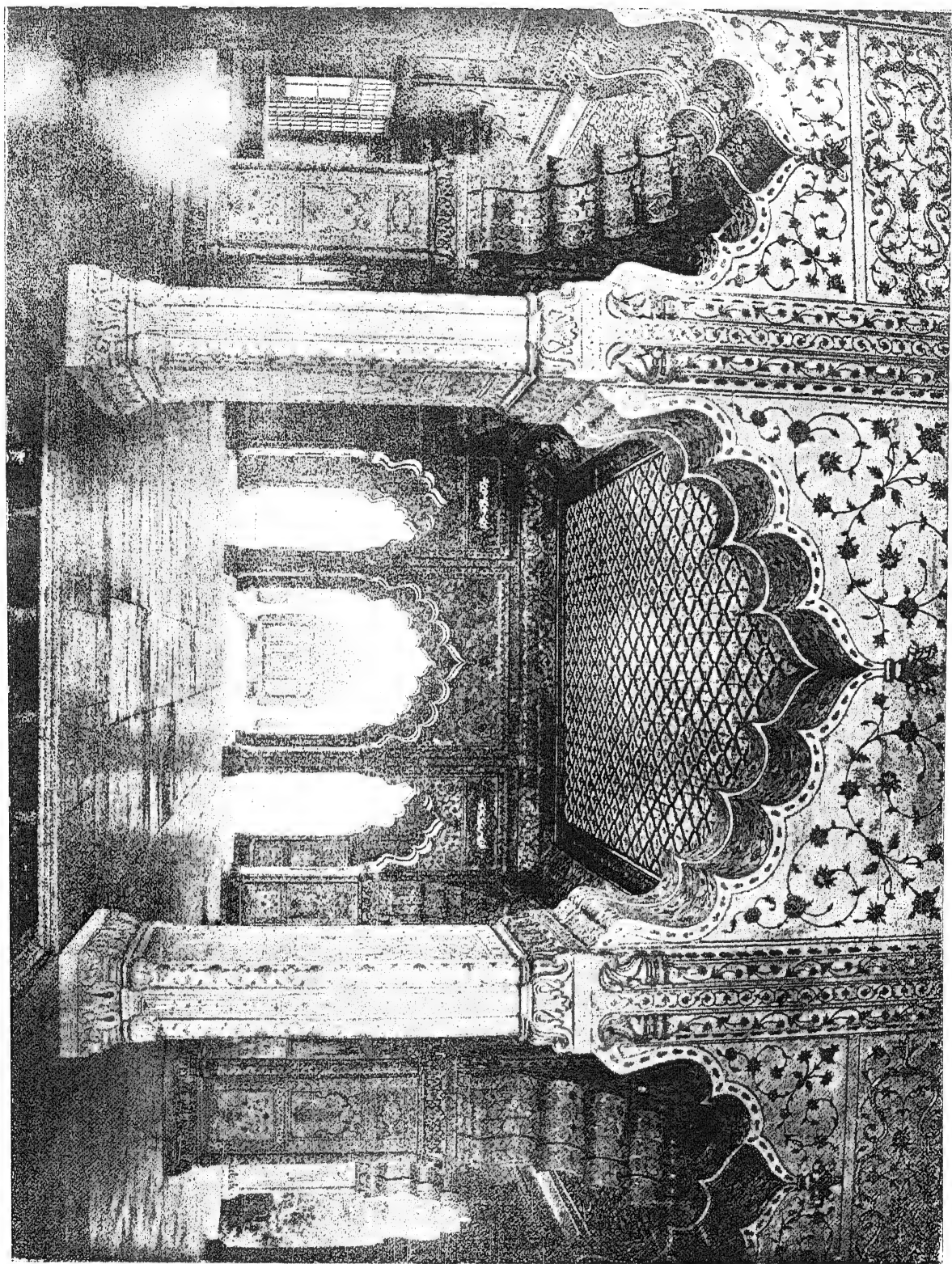
نظام گیکوٹ۔ ہمارا جگان میسور۔ کشمیر۔ جی پور۔ ہمارا دراجہ بوندی۔ ہمارا اوکوٹہ۔ ہمارا جگان بکایز۔ قسرولی۔ کشن گڈھ۔ الور۔ ہمارا دل حبیلیر۔ ہمارا راج رانا دھولپور۔ ہمارا دل ڈڈگر پور۔ راج رانا دھولا وار۔ ہمارا جگان گوالیار۔ اور چچا چار کھاری۔ راجہ دیوس (ہڑے) نواب جاورہ۔ راجہ پڈو کوٹہ۔ ہمارا جگان کوٹھاپو وایدر۔ راجہ کچھ۔ ٹھاکر صاحب گونڈل۔ نواب بھادپور ولو بارہ۔ راجہ سرور۔ ہمارا بچ کمار سکھ۔ ہمارا جگان کوچ ہمارا دھنا رس۔

سرنگی بجائے والون کے مجموعی طائفے مین ہزارہ کی چند رھوین پلٹن اور نارتھ پلٹن شائر جمنٹ کی پہلی پلٹن۔ رائل آئرش رائفلز کی پہلی اور دوسری پلٹن اور رائل برگیڈ کی تیسری پلٹن کے بابے والے تھے اور وائسرائے کے ساتھ بادی بادی سے جاتے تھے۔

تلج کے مزا میر کا پر و گرام حسب ذیل تھا

لیسنر	مکا ڈو	سیلون
داس	بیوٹیز آئینز	سلی
داس	جیونس ڈوری	والڈ ٹیوٹل
پولکا	بلیک اینڈ ٹین	لوٹھین
داس	مورگن بیٹر	سٹروس

لینسٹر	بل آف نیویارک	کرکر
واس	بلوڈنبوب	سٹروس
واس	لی سانگ روین	آنووی سی
واس	سورایرڈی آر دل	ڈپرٹ
واس	سوبری لاس اوس	روس
واس	ایل آرمایٹ لاوی آداین	کونزک
لینسٹر	آرمی وینوی	
واس	دہلی	کوی
واس	مون لایٹ اون دی راین	دو اسٹ
پلکا	بسمارک	زایبر
واس	اشیمونوسٹکٹر	روس
واس	بلو	اربس
واس	ایبشیدون بنجن	گنگل
پلکا	چک	کوٹی
واس	شیٹرن	سٹروس
واس	لاسون کلی	روئیڈر
گیلب	پوسٹ ہارن اینڈ جان یل	کوئی نگ



مہانوں کو ساڑھے نو بجے کا وقت دیا گیا تھا اور دس بجے کے تھوڑی دیر بعد شاہی لانسز نے ناچناگانا شروع کر دیا۔ ناچنے والوں کے جوڑ اسطرح پر تھے کہ لارڈ کرزن اور ڈچس آف کانٹ۔ ڈیوک آف کانٹ ولید ہی کرزن۔ لارڈ نار تھ کوٹ ولید می ایٹھل۔ گرسنڈ ڈیوک آف ہسی ولید ہی نار تھ کوٹ۔ لارڈ کچنر وکس بورڈ لین۔ سر چارلس روائ ولید لاٹوش۔ لارڈ میٹھل وڈچس آف پورٹ لینڈ۔ سرفرڈرک فرایر وڈچس آف مارلبارو۔ جس وقت صلاے عام دی گئی کہ طعام شب طیار ہے اور بڑے بڑے مہان دیوان عام کے شمالی گوشے کی راہ سے ایک لمبے پٹے ہوئے چھتہ میں جو کمر سفید سنگ مرمر کے مشہور دیوان خاص کی طرف کوڑے تو ایک پرستان کا سامان آنکھوں میں بھر گیا۔ راستے کے دونوں طرف چوتھے ڈریگون گارڈ کے جوان کھڑے ہوئے تھے اور بیچ بیچ میں گوشے گوشے آرام گاہیں اور ٹھیکین بنی ہوئی تھیں۔ منہائے مد نظر میں دفعۃً دور سے دیوان خاص کی حیرت انگیز خوبصورتی اور نازک اور بے نظیر شان دکھائی دینے لگی۔ یہ عمارت جیسا کہ سب جانتے ہیں دنیا کی نہایت ہی خوشنما اور شاہجہان کی نہایت ہی نفیس عمارتوں میں سے ہے۔ سلاطین مغلیہ کے آخری زمانے میں تخت طاؤسی اسی میں رکھا گیا تھا اسکے بانی کے عہد کے بعد سے اس پر برابر بڑے بڑے ظلم ہوتے رہے۔ مدت ہوئی کہ عجمی اور مرہٹے اور افغان غارتگر اسکے قیمتی تہجر جو اسکے سنگ مرمر کے ستونوں کے سنگار تھے خنجروں سے اکھاڑ لیے گئے اور انکی جگہ گھٹ کے تہجر لگا دیے گئے لیکن کاریگر نے کچی کاری کا ایسا عمدہ نقشہ تجویز کیا تھا کہ حد سے زیادہ انباری اکھڑ بھی اسکی عمدگی کو مٹا نہ سکا۔ محرابوں کے

نیکو چہل قدمی کرتے ہوئے زمین پر پڑے۔ سب سے پہلے ان کی ران پر چھوڑ دیا۔ پھر ان کا فارسی شعر لکھا اگر
فردوس برون زمین بست + ہمیں بست و ہمیں بست + سنہرے حرفوں میں تعبیر
کیا ہوا پڑھا جاتا ہے۔

کرنیل سلیم نے ایک تحریر میں تاریخی واقعات متعلقہ دیوان خاص کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ
تحریر اُس وقت کی ہے کہ شاہجہان کی نسل کا ایک بادشاہ ہنوز دہلی میں سلطنت کر رہا تھا
وہ لکھتے ہیں کہ جون ہی میں نے اس مکان کے اندر قدم رکھا مجھے خیال آیا کہ یہ وہی جگہ ہے
جہاں بیٹھ کر اورنگ زیب نے حکم دیا تھا کہ دارا اور مراد اس کے بھائیوں کو قتل کر دیا جائے
اور اس کے فرزند محمد کو جو بڑی بہادری سے اُس کے پہلو بہ پہلو لڑا تھا قید خانے میں زہر کا پیالہ
پلا کر مار ڈالا جائے۔ یہ وہی جگہ ہے کہ اس واقعے سے چند ماہ پہلے شاہجہان عظم بیٹھا ہوا
تھا اور وہی اس کا پوتا محمد فتح پرا تر اگر گستاخانہ اُس کو حکم دے رہا تھا اور شاہجہان صرف
اس غرض سے کہ اس کے باپ اورنگ زیب کی امیدیں نہ برائیں اسی کو تخت دینے پر
رضا مند تھا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں وجیہ جو ان سلیمان زنجیروں میں جکڑا ہوا اس حکم کے
سننے کا منظر تھا کہ اُس کو بھی اس کے بیچارے چھوٹے بھائی سپہر شکوہ کے ساتھ زہر کا پیالہ
پلا کر مار ڈالا جائے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں محمد شاہ بیٹھا ہوا اپنے خوشخوار فلح نادر شاہ کی
مدارات کر رہا تھا جس نے اُسکی فوجوں کو تباہ کیا خستہ کو لوٹا تخت کو نوچا کھسٹا اُسکی
دار السلطنت کے ایک لاکھ سبکیں باشندوں کے قتل کا حکم دیا۔ بارگاہ دیوان خاص پٹان
شوکت اور رنج و الم کی بہت سی نوٹیں گزرتیں مگر سلاطین مغلیہ کے عروج کے زمانے سے لے کر

یہ دلفریب قبہ کبھی بھی ایسا خوشنما نہیں دکھائی دیا جیسا کہ اس وقت کہ وردی پوش اور جواہرات سے لدی پھندی صورتیں جگمگاتی ہوئی محرابوں میں شفاف فرش پر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر پھیر رہی تھیں۔

دیوان عام کی طرح یہاں بھی بہت ہی احتیاط کی گئی تھی کہ ضروری تعمیر و مرزیا اور ضروری ترمیم کے ساتھ اصلی عمارت کا بڑا خیال رکھا جائے۔ دیوان خاص کو تو بالکل کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اس میں سفید سنگ مرمر کے اکیلے ایک چبوترے یا تخت کے سوا اے اور کچھ تھا بھی نہیں۔ اب سے سترچ صدی پہلے ۱۲۔ جنوری ۱۷۷۷ء کو شاہ اڈو اور ڈھنڈم کی خاطر جو اس وقت پرنس آف ویلز تھے اسی دیوان خاص میں محفلِ قص و سرود منعقد ہوئی تھی مگر اس وقت اس کا ادب کا حقہ ملحوظ نہیں ہوا۔ اس موقع پر خود دیوان خاص میں تو ناچ کرایا گیا مغلوں کے زمانے میں اس کی مشہور چھت چاندی کی تھی۔ مدتیں ہوئیں کہ اس کو ٹیرے مٹے اکھاڑ کر لے گئے تھے۔ پھر اس کی جگہ لکڑی کی خاتم بندی کی چھت جڑی گئی تھی۔ پرنس آف ویلز کے لئے جو طیاری کی گئی تو اسی لکڑی کی چھت کو زیادہ کالا رنگوا دیا تھا سفید اور سنہری گنگا جمنی چھت کو لال سنہری کر دیا تھا۔ اور ستونوں اور دیواروں پر جو عربی طور کے رنگین اور طبع کیے ہوئے نقش و نگار تھے اپنر زمانہ حال کے کم سواد گارگیروں نے رنگ بھیر دیا تھا۔

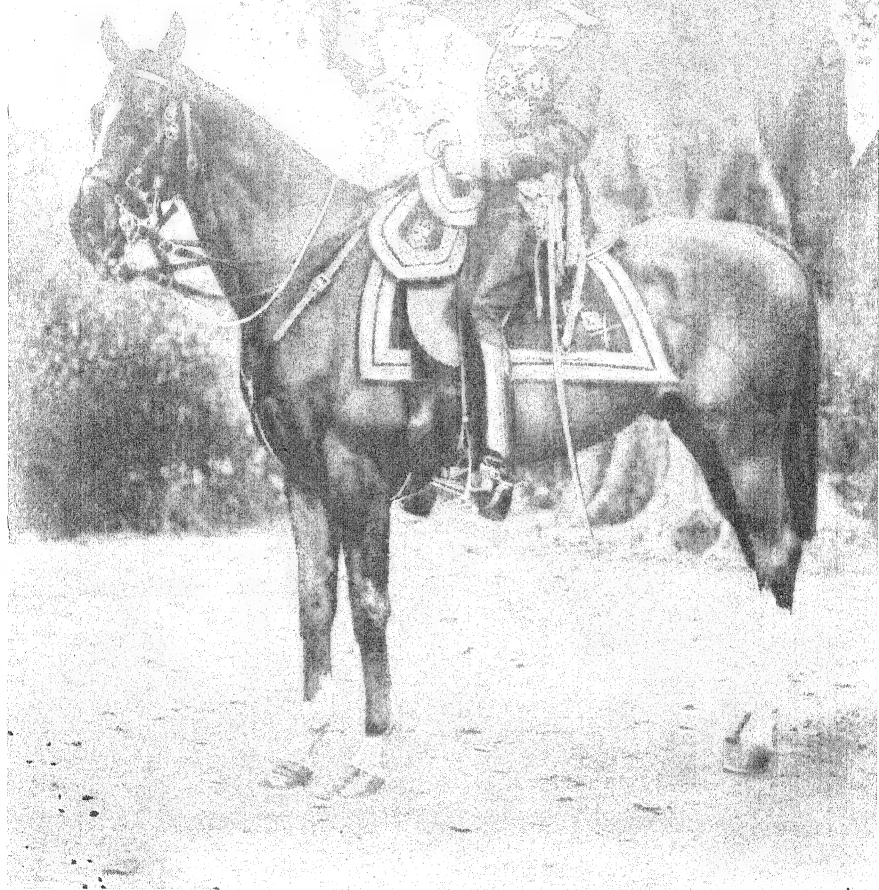
۶۔ جنوری ۱۷۷۷ء کے ناچ میں اس طرز کو جائز نہیں رکھا گیا۔ اصلی عمارت جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے علیٰ حالہ باقی رہی۔ صرف دونوں کھلے ہوئے بغلی چبوترے بہتہ

مسقف کر دیے گئے اور عارضی دیواروں کے بیچ بیچ میں جو محرابیں تھیں انکو لکڑی کے ستون
 میں آئینہ بندی کر کے ایسی طرح بند کر دیا گیا تھا کہ بیچ کے دالان میں جو سنگ مرمر کی جالیان
 ہیں ہو بھوٹان ہی کی نقل اُتار دی گئی تھی کہ اصل و نقل میں تمیز نہیں ہو سکتی تھی۔ یہاں تک
 کہ سنگ مرمر کا جالیدار پردہ جسکے اوپر مشہور میزان عدل کندہ کی ہوئی ہے وہ تک
 کامیابی کے ساتھ بنادی گئی اور فارسی کے کتبے بدقت منقول عنہ سے شناخت ہوتے تھے
 فرش کے بچوں بیچ ایک نہر ہے اور ابتداء اسی کی راہ شمالی سرے پر شاہی حمام میں
 پانی جاتا تھا اسکی تختہ بندی کر دی گئی تھی۔ اور یہاں تک مہانوں کی آسائش کا اہتمام
 کیا گیا تھا کہ بائیں خیال کہ غالباً رات کو سردی ہوگی تختہ بندی کے نیچے گرم پانی کے
 نل دوڑا دیے گئے تھے۔ سنگ مرمر کی جالیان جنکے سرے پر موازین عدل کندہ کی
 ہوئی ہیں عین اُنکے پیچھے ایک خوبصورت آراں گاہ ہے اور کہتے ہیں کہ اگلے وقتوں
 میں منجملہ اور جگہوں کے یہ بھی شاہی بود و باش کی ایک جگہ تھی دُسرے کی جماعت اور
 خاندان شاہی کی جماعت نے اسی جگہ خاصہ تناول فرمایا۔ دیوانِ عام کی طرح
 سارے دیوانِ خاص میں بھی بجلی ہی کی روشنی تھی اور وہ اسقدر صاف تھی کہ اُنارتنوں
 نے کبھی کاہے کو دیکھی تھی اور اسنے ایک نازک عمارتوں کے ہر ایک ستون اور ہر ایک
 کارنس اور ہر ایک نمونے اور ہر ایک فارسی کے کتبے کو بخوبی نمایاں کر دیا تھا۔ اور جب
 دُسرے کھانے کی میز پر سے اُٹھ کر اپنے سربراہِ آدرہ مہانوں کے ساتھ تھوڑی دیر کے
 لئے بیچ کے دالان میں آکر کھڑے ہوئے اور بات کی بات میں اور خندہ رو لوگ بھی

وہاں آکر بھر گئے تو گرد و پیش کی ان منیٹر چیزوں میں جھکا جھک جھکٹے گا ایسا سامان بندھا کہ جن لوگوں نے اُسکو دیکھا ایسا سامان کبھی پہلے نہ دیکھا ہو گا۔ صبح ہوتے تک بڑے ذوق و شوق سے ناچ ہوتا رہا۔ دیر رایل ہائینسن ڈیوک اور ڈچس آف کانٹاٹو نصف شب کے بعد جلدی سے چلے گئے مگر وائیسراے اور لیڈی کرن زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے اور آخری مہمان کے رخصت ہونے سے پہلے تو اچھا خاصہ دن نکل آیا تھا۔

دہلی کے آنے والوں میں جو لوگ ہجوم کے پندرھواڑے کے ہر ایک جلسے میں موجود تھے رخصت ہوتے وقت ان میں سے اکثر کا یہ خیال تھا کہ تمام جلسوں میں دیوان عام اور دیوان خاص کا شاہی ناچ نہایت ہی عمدہ تھا۔ البتہ یہ جلسہ دربار کی طرح سنجیدہ اور عیار نہ تھا۔ والیان ریاست کی فوجوں کی موجودات سے بھی شان و شوکت میں کم تھا۔ شاہانہ جلوس کے داخلے کے وقت جو ہاتھیوں کا تاننا جلوس میں تھا وہ تھا تو جنگلی لکڑ سے کیسین عظیم الشان تھا تاہم زرق برق پوشا کین بہن پنکر مردوں اور عورتوں کا اس شاندار جمع میں بکثرت جمع ہونا کہ دوسرے لفظوں میں مشرقی اور مغربی جمیٹوں کا اختلاط تھا ایک دالان میں گرد و پیش کی عمدہ اور بیش بہا خوبی اور دوسرے میں نظریہ خوبصورتی فہرہ موسیقی۔ ناچنے والوں کی حرکات اور سب سے بڑھ کر خوشی اور خرمی جو شروع سے آخر تک تمام کاروائیوں پر طاری تھی ایک تخیل اور لاجواب بات تو ضرور تھی۔ سب مانتے ہیں کہ سینٹ پیٹر برگ اور ماسکو کے ایوانوں میں جو شاہی ناچ ہوا کرتے ہیں یورپ بھر میں سب سے بڑھ کر شاہانہ جلسے ہوتے ہیں تو جن لوگوں نے وہ جلسے دیکھے ہیں وہ تک تسلیم کرتے ہیں کہ

تہذیب پر نازناں کو بھی نہیں دیکھا۔ نہ وہ جبر سے نہ کسی کی کھربانی کی اور نہ ہی شرم سے سر نہ جھکا کر۔
 کی وجہ سے لوگوں کو ہوئی اُن خوفناک مشین گوئیوں سے مقابلہ کیا جائے جو پہلے سے ہر جگہ
 زبان زد خلایق تھیں کہ اس تجویز کا پیش رفت ہونا محال ہے اسکے لئے کافی سامان
 نہیں تماشائیوں کا اتنا ہجوم ہو گا کہ لوگ گھبرا اٹھیں گے تو غالباً یہی کہنا پڑیگا کہ دہلی میں
 جلسے بھی تجویز کیے گئے اُنکے تجویز کرنے والے اگر کسی جلسے پر اپنے تئیں مبارکباد دیکھتے ہیں تو
 وہ یہی مغلوں کے پرانے محل کا شاہانہ جلسہ رقص و سرود دیتا۔



هزارمسلکي جنرل رائٽ آئرييل کونٽ کچنر آف خرطوم

باب ۹

(افواج دہلی)

ناظرین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جشن دہلی کی شان و شوکت بڑی اور غیر معمولی فوجی طاقت کی وجہ سے بہت زیادہ ہو گئی تھی انگریزی اور ہندوستانی فوجوں کی تعداد جو دہلی کے باہر مقیم تھیں ۳۹۵۰۰ سے زیادہ تھی سیکھڑہ میں جو دربار منعقد ہوا تھا اُس میں اس غرض سے صرف ۱۳۹۰۰ آدمی جمع ہوئے تھے لیکن چونکہ ہموقع پر چند ہفتے پہلے دہلی اور انبالے کے بیچ میں بہت سی جنگ ہائے مصنوعی ہو چکی تھیں اس وجہ سے یہ آسان معلوم ہوا کہ دہلی میں ایک ایسی فوج جمع کی جائے جو تعداد میں بھی بہت زیادہ ہو اور افواج ملک معظم کے مختلف حصوں کی شان و شوکت کو ظاہر کرے۔ اس کتاب میں شمالی اور جنوبی فوجوں کی اُس کارروائی کے بیان کی گئی ہیں جو ۲۴ نومبر سے ۲۲ دسمبر ۱۹۱۱ء تک ہوتی رہی لیکن ایک یاد دہانی جو نہایت ہی دلچسپ ہیں ضرور بیان کر دینی چاہئیں۔ ہندوستانی فوج کے بڑے حصے کے لیے یہ پہلا موقع تھا کہ ان اصول اور طریقوں کو جو جنوبی افریقہ کی لڑائی سے سیکھے تھے عمل میں لائے۔ یہ سب کارروائی بالتحقی لارڈ کچر ہوئی جو وہاں فوج کے ڈائریکٹر جنرل اور آپریشن چیف تھے اور نیز دیگر افسران کی زیر نگرانی ہوئی جو اُس مشہور لڑائی کے

وقت افریقہ میں موجود تھے اول بار مصنوعی جنگ میں بیوی آرٹیلری کے پاس ایک پہاڑی توپخانہ تھا جس میں ۳۰ پونڈرز ۶۔ انچ ہوٹرز اور ۵ اتوپین نی اور ۱۰ پونڈرز توپین تھیں۔ سواروں کی ایک پلٹن سے جنگوں کے طریقے سے سکھایا گیا تھا اور گورکھی سواروں اور اونٹوں کے ایک رسالے سے کام لیا گیا۔ اور جب سے مختصر خدمت کا قاعدہ جاری ہوا اس دربار کے موقع سے پہلے ان آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے جو زیادہ مدت تک خدمت کر چکے تھے انگریزی فوجوں ہند میں بیان کی آب و ہوا بھیلے ہوئے سپاہیوں کی اتنی کثیر مقدار کبھی نہیں دکھائی۔

ان فوجوں میں سے جو مصنوعی جنگ کے لیے جمع ہوئی تھیں (جہنم دور رسالے تھے اور ۳ پیادہ فوجوں کے ڈویژن مع توپخانہ اور کورٹریپ وغیرہ) دربار کی تقریب کے لیے دہلی میں صرف ایک رسالہ اور دو پیادہ فوجوں کے ڈویژن امیریل سروس اور کورٹریپ رکھے گئے تھے اور ایک والینٹر کنٹیننٹ اور زیادہ کر دی گئی تھی جسکی تفصیل حسب ذیل ہے

سیاہی		افسران		آرمی سٹاف
کرنل	کمیشنڈ	کرنل	کمیشنڈ	
۱۲	۶	—	۲۸	وائس رائے اسکارٹ
۱۱۵۵	۱۳۴۷	۲۸	۶۷	کیولری ڈویژن
۲۲۶۰	۱۲۱۵	۸۳	۹۵	اول انفنٹری ڈویژن
۶۱۰۴	۳۹۹۱	۱۲۱	۲۰۱	دوم انفنٹری ڈویژن
۵۹۰۲	۵۱۹۳	۱۲۰	۱۹۹	کورٹریپس
۱۶۲۱	۱۱۱۹	۳۱	۶۳	امیریل سروس ٹریپس
۶۰۵۷	—	۲۳۰	۲۳	مونتپروالینٹرز
—	۱۶۳	—	۱۳	ڈسمونڈ والینٹرز
—	۷۱۰	—	۳۴	سیپرز اینڈ مانٹرز
۱۹۸	۲۱	۱۵	۱۴	سترونگال کیولری کیمپ ڈیٹیلز
۱۹۸	—	۱۲	۶	
۲۲۴۵۹	۱۳۷۴۵	۶۴۰	۷۴۳	

دربار کی فوجیں جو میجر جنرل ڈی جی ایس مک لیوڈ کے زیر نگرانی تھیں انکی ٹھیک
ٹھیک ترکیب بڑی قوہء مد کے ضمن میں بیان کی جائے گی۔ مختلف خیمہ گاہوں کا موقع محل
نقشہ پر دکھایا گیا ہے۔ مصنوعی جنگ میں فوجوں کے پاس خیمے نہیں تھے لیکن جب وہ
دہلی میں دربار کے لئے آکر ٹھہرے تو انکو اُس قدر خیمے مل گئے جنہ لڑائی کے وقت بلا کرتے
ہیں۔ ۸ جنوری بروز پنجشنبہ ہزار کلسنس ڈائیس کے روبرو درباری کیمپ میں فوجوں کا
عرض لشکر ہوا۔ وہ میدان جہاں قواعد ہوئی تھی قبضہ آزاد پور سے پون میل شمال کی
طرف تھا اور دربار ایشیائی تھیٹر اور شالامار باغ کے درمیان واقع تھا جسکو مسکن خرم بھی کہتے
ہیں شاہ جہان کے والد نے کشمیر میں ایک باغ بنوایا تھا جو تفریح کی جگہ تھی شاہ جہان نے
اُسکی نقل بیان اتاری اُسکے قریب ہی بادلی کا میدان جنگ ہے جہاں ۸ جون ۱۶۵۷ء
کو سر ہنزہ نے پھاڑی پر آنے سے پہلے باغونکو شکست دی پچاس ہزار ناظرین عرض
لشکر کے وقت موجود تھے ۴۰۰۰ آدمیوں کے لئے دو بڑے بڑے چمان بنوا دیے گئے
تھے اور اتنے ہی آدمیوں بلکہ زیادہ کے لئے بیچ موجود تھے گاڑیوں کے لئے ایک بڑا
احاطہ گھیرا گیا تھا۔ بہت سے وایان ریاست جو دہلی میں موجود تھے اس موقع پر شریف
لائے۔ ان میں سے کئی تو اپریل سردس کنٹنٹ کے افسر کی طرح میدان قواعد میں تھے۔
تمام فوجوں کو جو کیمپ میں جمع ہوئی تھیں یہ حکم ہو گیا تھا کہ بڑی قوا عید میں عرض لشکر
کی ترتیب سے حاضر ہوں ڈائیس نے اپنے خاصے کے سوار کو بھی اس عرض سے کالڈ کیا
چیف کے زیر حکم کر دیا تھا۔ سوا دس بجے فوجیں اس ترتیب کے موافق جو بیچ رقم ہے

سبب سبب کر سچ کیے ہوئے دالین بائین کھڑی ہو گئیں۔

کیولری ڈوئرن۔ رایل ہارس آرٹیلری اور ایمپیرل سروس کیولری کے ۳ بیٹریز کے
برگنڈ کالم آف اس کے طریقے سے جانب راست کی انتہی پر بسر کردگی پھر جنرل لے۔ ہدیس
کو سب۔ سی۔ بی۔ رایل آرٹیلری بشمول ۳ برگنڈ ڈوئرن۔ رایل فیلڈ آرٹیلری۔ ایک
برگنڈ ڈوئرن۔ رایل گیریزن آرٹیلری۔ (۳۰ پونڈ گنز) ایک انگریزی اور ایک ایسی برگنڈ ڈوئرن
پھاڑی توپین اور ۲ برگنڈ ڈوئرن۔ رایل گیریزن آرٹیلری۔ ہیوی (۵ و ۶۔ لنچ) گنز۔
برگنڈ ڈوئرن کی قطار میں ٹیریز کے کالم میں جو نصف فاصلے پر کھڑی تھیں بسر کردگی
برگنڈیر جنرل جے۔ لیچ۔

سفر مینا۔ کوارٹر کالم میں۔ جماعت ہائے بیلون و نیٹون عقب میں۔

انفینٹری اور ایمپیرل سروس انفینٹری کی دو ڈوئرن۔ برگنڈ ان ماس کی قطار میں۔
جانب چپ کے فتنے پر بسر کردگی برگنڈیر جنرل سر جے ولف مرے۔ کے۔ سی۔ بی۔ و بھر
جنرل رالیفر ڈیسیل جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ بی۔

آن فوجوں کی تفصیل جو قواعد کے وقت موجود تھیں یہ ہے۔

تفصیل	انگریزی	انگریزی اور اردو	فارسی اور اردو	گورنر	سیکریٹری	پلی	تفصیل
سٹاف	۱۰۱	۱	—	۱۰۲	۱۰۲	—	—
رائل مارش آرٹیلری	۱۸	۲۱۶	—	۲۳۴	۲۸۲	—	۱۸
انگریزی کیولری	۴۴	۱۰۴۹	—	۱۰۹۳	۱۰۹۳	—	—
دہلی کیولری	۸۲	—	۳۱۹۰	۳۲۷۲	۳۲۷۲	—	—
ایمیریل سروکس لری	—	—	۱۴۵۰	۱۴۵۰	۱۴۵۰	—	—
رائل فیلڈ آرٹیلری	۵۳	۹۰۵	—	۹۵۸	۸۶۲	—	۵۴
آر جی۔ لے۔ ۳ پونڈز	۶	۱۰۴	۶۴	۱۷۴	۱۴۰	—	۸
پہاڑی توپخانہ	۲۶	۱۵۴	۴۲۳	۶۰۳	۵۴	۲۰۴	۲۸
آر جی۔ لے۔ ۵ اینچ گنز	۹	۱۱۳	۱۱۶	۲۳۸	—	۲۲۴	۸
آر جی۔ لے۔ ۶ اینچ گنز	۷	۱۲۸	۸۰	۲۱۵	—	۱۶۰	—
ایس ایم۔ پونڈز پیلوٹز	۱۱	۱۴	۹۵۲	۹۷۷	۶۵	۷۲	۹۰
مونٹڈ والٹرز	۱۳	۱۶۳	—	۱۷۶	۱۷۶	—	—
مونٹڈ انفنٹری	۱۶	۱۵۴	۳۱۰	۴۸۰	۴۸۰	—	—
انگریزی انفنٹری	۲۰۶	۶۲۸۹	—	۶۴۹۵	۳۶	—	—
دہلی انفنٹری	۱۴۸	—	۹۳۴۷	۹۴۹۵	۶۰	—	—
ایمیریل سروکس انفنٹری	—	—	۲۹۷۰	۲۹۷۰	۲۱	—	—
والیونٹرز	۳۴	۶۵۰	—	۶۸۴	۳	—	—
مجموعہ	۷۷۴	۹۹۴۰	۱۸۹۰۲	۲۹۶۱۶	۸۰۹۶	۲۷۶	۱۲۴

ہزار کسلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف فوجی ہیڈ کوارٹر اور اپنے ذاتی اہالی موالی کے ساتھ دہلی
 بچے کے تھوڑی سی دیر بعد میدان قواعد میں تشریف لائے اور فوج کا کمانڈ لیا۔ چند ہی
 منٹ بعد ہرائیل ہائینس ڈچس آف کانٹ لیڈی کرزن کے ساتھ گاڑی میں تشریف لائیں
 اور گاڑی میں سے جو جھنڈے کے ذریعہ بائیں طرف کھڑی کی گئی تھی قواعد اور عرض شکر
 ملاحظہ فرمایا۔ سارے دہلی بچے ہزار کسلنسی وائسرائے فیلڈ مارشل ہرائیل ہائینس ڈیوک
 آف کانٹ ہرائیل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور گورنر ان مینٹی و مدراس کے ساتھ
 گھوڑوں پر میدان قواعد میں آئے ان کے ساتھ امپیرل کیڈٹ کا دستہ اور وائسرائے کا
 باڈی گارڈ تھا۔ وائسرائے اپنی صبح کی پوشاک زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور گرینڈ
 ماسٹر آف دی آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا تمغہ لگائے ہوئے تھے۔ ڈیوک آف
 کانٹ اپنی فیلڈ مارشل کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ میجر جنرل سراڈمنڈ ایلس فوجی
 ممبر کونسل۔ برگڈیہ جنرل کالنز جو وائسرائے کے سواران خاصہ کے افسر تھے اور کرنل
 آنر بیل دی بارنگ۔ فوجی سکریٹری وائسرائے کی پارٹی کے ساتھ تھے جس وقت وائسرائے
 میدان قواعد میں پہنچے تو ایک توپخانے نے جو اور فوجوں کے بائیں طرف کھڑا ہوا
 تھا شاہی شلک سر کی پہلی توپ اس وقت سر ہوئی جس وقت وائسرائے نے میدان میں
 قدم رکھا اور آخری اس وقت جبکہ وہ سلام لینے کی جگہ پہنچے اس وقت تمام بارج والوں
 نے قومی گیت بجائی۔

فوج کا عرض شکر سب کو دگی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہیڈ کوارٹر رزٹاں اس ترتیب سے

ہوا جو نیچے مرقوم ہے۔ رجمنٹین کی قطار میں سوار کھڑے ہوئے بریگڈ دوئیزز کی
قطار میں تو پچانہ اور پیادہ دو دو جوانوں کی صف بندی سے آگے پیچھے۔

صدر محکمے کا سٹاف

ڈپٹی اسٹنٹ کوآرڈر، سٹر جنرل

میجر ایم کوپر

نیٹوائیڈ ڈی کانگ

نیٹوائیڈ ڈی کانگ

رسالدار عجب خان بہادر

رسالدار مسیحہ شیر سنگھ

ایڈڈی کانگ ایڈڈی کانگ ایڈڈی کانگ ایڈڈی کانگ

(مدراس) (بنگال) (پنجاب) (ممبئی)

پکتان ایڈڈی ایچ سمتھ پکتان ای بی گک میجر سی پی کیپٹل میجر سی ای بینز

ایڈڈی کانگ ایڈڈی کانگ ایڈڈی کانگ ڈی ای کیو ایم جی ہولڈن

میجر آر جے مارکر [میجر ایف ای میکول] [پکتان جی آر بروک]

ڈی ایس او [وی سی ڈی ایس او] [ڈی ایس او] میجر ڈی ایس بیرو

ڈی ای جی ریل انجینئر اسٹنٹ میٹری سکریٹری اسٹنٹ ایڈجمنٹ جنرل پرنسپل وٹرنیری فسر

میجر جے ای ٹیننر ڈی لفٹنٹ کرنل ڈبلیو لفٹنٹ کرنل سی ڈی لفٹنٹ کرنل بی ایگلو

ایس او آر برڈوڈ سی ہیلٹن سی بی

غیر شہر سے سکونت گزیرے

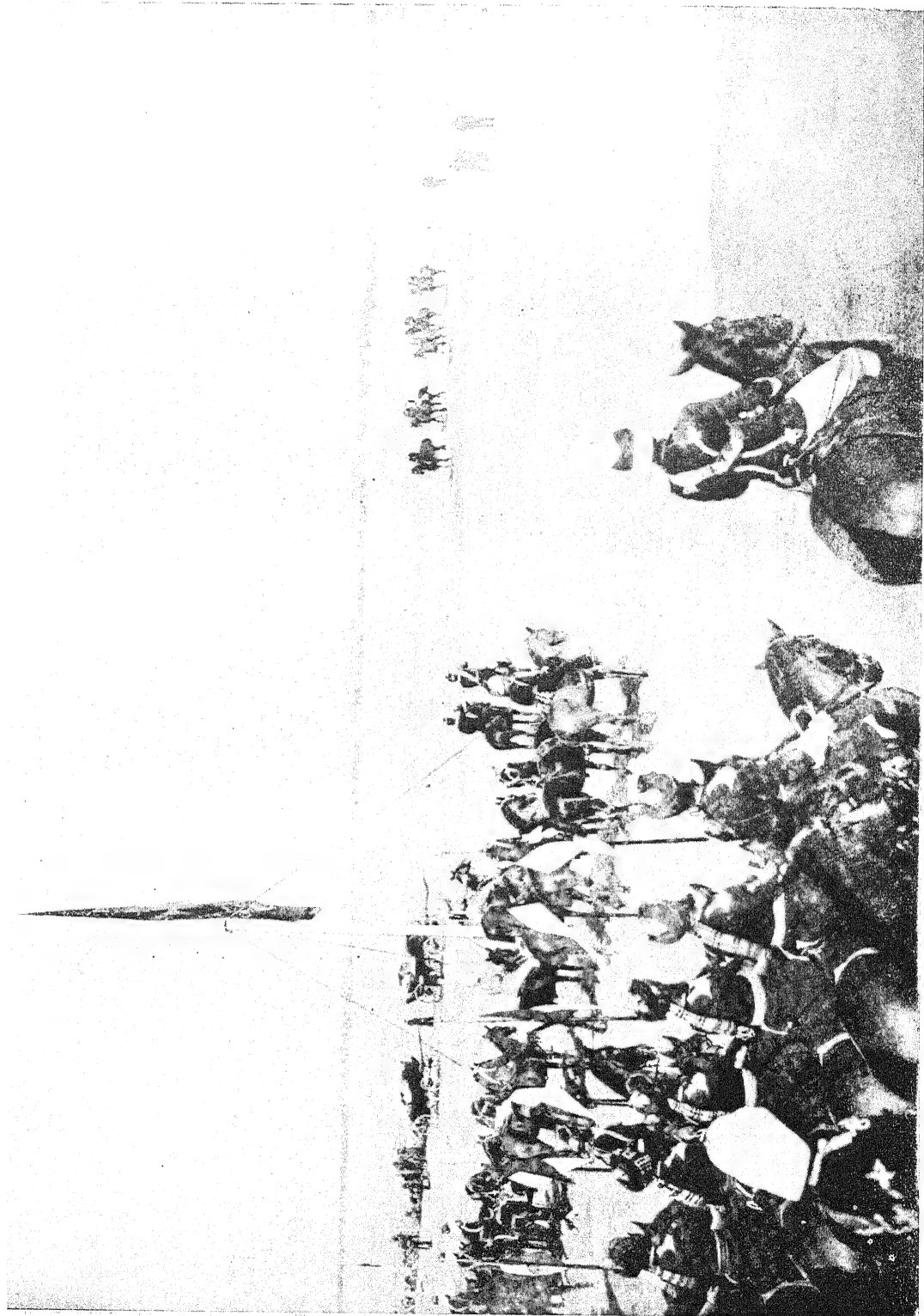
کرنیل ایچ آئی ڈبلیو ہیلٹن | کرنیل ڈبلیو بی کپور | کرنیل جے ای کسن سی بی | کرنیل جنرل بی ٹن سی بی
[ڈی ایس او۔ اے ڈی سی] [سی آئی ای]

انسپیکٹر جنرل ولفیئر | ڈائریکٹر جنرل سدورونگی | انسپیکٹر جنرل کیولری | ڈائریکٹر جنرل توپخانہ
| میجر جنرل ڈبلیو۔ ایل۔ | میجر جنرل ڈبلیو کرسٹوفر | میجر جنرل سر ایل الیٹ | میجر جنرل سی ایچ سکاٹ
[سی بی] [سی بی] [کے سی بی۔ ڈی ایس او] [سی بی]

ڈائریکٹر جنرل تعلیمات فوجی | پرنسپل ٹیکل آفسر | انسپیکٹر جنرل آرٹلری
| میجر جنرل ڈبلیو ٹی شون | سر جنرل سرٹیجے گاگو | میجر جنرل ٹی بی ٹانکر
[سی بی۔ ڈی ایس او] [ایم ڈی کے سی ایم جی سی۔ ایس آئی]
سی بی

کوارٹر ماسٹر جنرل | میجر جنرل کمانڈنگ بنگال | ایڈجٹنٹ جنرل
| میجر جنرل جی ہنری۔ سی بی | میجر جنرل ڈی۔ جے۔ ایس | میجر جنرل ایچ۔ ایل۔ سمٹھ
[ریکلوڈ۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس او] [ڈور این ڈی ایس۔ او]

لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ مدرس | لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ پنجاب | لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بمبئی
| لفٹنٹ جنرل سر جی۔ بی۔ | لفٹنٹ جنرل سر بی۔ بلاڈ کے | لفٹنٹ جنرل سر آر۔ سی۔ لو۔
[وولنٹے کے۔ سی۔ بی] [سی۔ بی] [جی۔ سی۔ بی]



۴ فوجي قراعد -- واپس راے کي تشريف آوري

ہنز کسلسنی کماڈران چیف

کیو لری ڈوئرن

باجے والون کا جمع۔ کیو لری ڈوئرن

(بہ سرکردگی بیٹراسٹری۔ ڈبلیو۔ سی۔ بی۔ ایم ڈریگون گارڈز)

ایڈوی کانگ	اسٹاک پٹان ایل برل ٹیلری	ڈی۔ اے۔ کیو۔ ایم۔ جی۔ ڈی اے کیو۔ ایم۔ جی
لفٹنٹ اینجولس کومب	پٹان آرگریدو	اسٹلجس
بمبھ۔ اے۔ ڈبلیو وارڈن	پٹان سی۔ او۔ نیوٹن	

ڈبلیو اسٹاک ایڈجٹ جنرل	اسٹاک کوارٹر اسٹری جنرل	اسٹاک ایڈجٹ جنرل	کرنل آر ن سٹاک
بمبھ۔ بی۔ ایڈجٹ ڈی این	لفٹنٹ کرنل ایس ڈی کارڈن	لفٹنٹ کرنل جی ایف ایس ٹیلی	رائل ہارس آر ٹیلری
کرنل اے۔ ایچ۔ ہوٹ			

جنرل آفسر کمانڈنگ
بمبھ جنرل اے۔ بولیس کومب سی۔ بی
”ڈی“ بیٹری رائل ہارس آر ٹیلری
بمبھ۔ اے۔ ایچ۔ شارٹ
”ایچ“ بیٹری۔ رائل ہارس آر ٹیلری
بمبھ آر۔ سینٹ سی۔ بلی۔

”آئی“ بیٹری لیل باس آر ٹیلری

کپتان بی۔ ونسٹ

ادل کیو لری بریگڈ

آر ڈری آفسر

لفٹنٹ اسے۔ ایس۔ ٹرور

ڈپٹی اسٹنٹ ایڈ جٹنٹ جنرل

میجر ای۔ جی۔ ٹرے۔

ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

کپتان ایل۔ ایم۔ ڈنبار

افسر کمانڈنگ

کرنیل۔ ایم۔ او۔ لٹل

چار ڈریگون گارڈز

میجر ایف۔ بی۔ ایل۔ وڈ رائٹ

۱۵ ہزار

لفٹنٹ کرنیل۔ ٹی۔ جی۔ ڈی۔ کرسپگنی

۴۔ بمبئی کیولری

میجر ایف۔ ویڈسن

۹ بنگال لائسنز

لفٹنٹ کرنیل ایف۔ ڈبلیو۔ پی۔ اینجلو

۲ کیولری بریگڈ

آرڈری آفسر

لفٹنٹ ایچ۔ ایف۔ گارڈن۔ سی۔ آئی۔ ای

<p>{</p> <p>ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل</p> <p>میجر۔ سی۔ ایم کارٹ رائٹ</p> <p>{</p>	<p>ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجمنٹ جنرل</p> <p>میجر۔ ایچ۔ کنارڈ</p>
--	--

آفسر کمانڈنگ

{ کرنل جے۔ سی۔ ایف۔ گارڈن

۹ لانسرز

میجر جنرل ایچ۔ اے بشپ۔ سی۔ بی۔ آنریری کرنل

لفٹنٹ کرنل ایس۔ ڈبلیو۔ فالٹ

۸ بنگال لانسرز

{ لفٹنٹ کرنل ای۔ ایچ۔ رائیوٹ کازنک

{ ۱۱۔ پی ڈبلیو۔ او۔ بنگال لانسرز

{ لفٹنٹ کرنل ایف۔ جی۔ ڈلاین

{ ۹ بنگال لانسرز

{ لفٹنٹ کرنل ایچ۔ ایس۔ میس۔

۳ کیولری برنگڈ
آرڈلی آفس
کپتان - ایچ - بواسٹ

{ ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
ميجر ایچ - اے - مری ودر
ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
ميجر جے - اے - ڈگلز

جنرل آفسر کمانڈنگ

{ برگڈیر جنرل - جی - ایل - آر - رچرڈسن - سی - بی - سی - ایس - آئی - سی - آئی - ای

{ کمپوزٹ رجمنٹ - گائڈز کیولری - ۵ پنجاب کیولری -
لفٹنٹ کرنل - جی - جے - نیگہ بند - سی - بی -

{ سنٹرل انڈیا مارش
لفٹنٹ کرنل - ایف - ایچ - آر - ڈرمینڈ - سی - آئی - ای

{ ۱۸ بنگال لانسز
لفٹنٹ کرنل جی - اے - منی

کمپوزٹ رجمنٹ - اول پنجاب کیولری - ۲ پنجاب کیولری

۱۰ بنگال لانسز - ۱۴ بنگال لانسز

ميجر - جی - ایچ - ولیر

۴ کیولری بریگڈ

آرڈری آفس

لفٹنٹ ڈبلیو۔ گراہم

{ ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل }
{ ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجٹنٹ جنرل }
کپتان سی۔ ای۔ ایف۔ کے سیگل کیو۔ ڈی ایس ایم { میجر سی۔ ایف۔ کیمپبل

{ جنرل آفسر کمانڈنگ
بریگڈیر جنرل۔ ایس۔ بی۔ ٹین۔ سی۔ بی
ایپیریل سروس کیولری

{ الور لانسرز
بھور سنگھ (کمانڈنٹ)

{ بھوپال لانسرز
میجر مرزا کریم بیگ بہادر کمانڈنٹ
گوالیار لانسرز
کیشوراد بھونسلے (کمانڈنٹ)

{ حیدر آباد لانسرز
عبدالمدبیک ماہر جنگ بہادر (کمانڈنٹ)

ٹھاکر جس سنگھ سردار بہادر (کمانڈنٹ)

میسور لانسرز

سید حافظ بہادر (کمانڈنٹ)

پٹیا لانسرز

نند سنگھ بہادر (کمانڈنٹ)

رام پور لانسرز

محمد وزیر خان (کمانڈنٹ)

رائل آرٹیلری

ایڈڈی کانگ

پکتان آر جی - کی درختہ

کرنیل آون سٹاف

برگید مجبر

سٹاف پکتان

کرنیل جے۔ لے کاکس ہیڈ سی بی

پکتان ایچ۔ آر۔ پامر

پکتان سی۔ ای۔ پیری

جنرل آفسر کمانڈنگ

برگڈیر جنرل۔ جے۔ بلچ

اول برگڈ ڈویژن - رائل فیلڈ آرٹیلری

لفٹنٹ کرنیل ایس۔ ڈی۔ رئیس فورڈ

۳۸ بریگیڈ ڈوئین۔ رایل فیلڈ آرٹیلری

۲۴-۳۴-۲۹ بیٹرن

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈی۔ سی۔ کارٹر

۳۹ بریگیڈ ڈوئین۔ رایل فیلڈ آرٹیلری

۴۶-۵۱-۵۴ بیٹرن

لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ۔ ایس۔ ڈکنز

۳۰ پونڈرز۔ بریگیڈ ڈوئین۔ رایل گیرین آرٹیلری

۷۱-۷۲۔ رایل گیرین آرٹیلری

میجر ایف۔ آر۔ تھیکرے

مونٹین آرٹیلری

{ کرنیل آدن۔ سٹاف

لفٹنٹ کرنیل۔ ای۔ گنز

سٹاف کپتان

{ کپتان۔ ٹی۔ ای۔ مارشل

برٹس بریگیڈ ڈوئین

۷۴۔ مونٹین بیٹرن۔ رایل گیرین آرٹیلری

میجر۔ ایم۔ ایف۔ فیلگن

نیٹو بریگڈ ڈویژن

پشاور - کوئٹہ - وکشمیر مونیٹن بیٹریز

لفٹنٹ کرنیل - ڈبلیو - کین - ڈی - ایس - او

بریگڈ ڈویژن - رائل گیریزن آرٹیلری - ۵ سکند گنز

ایڈجوٹنٹ کرنیل آون مٹاف

پکستان آر - اے ٹینکرڈ لِفٹنٹ کرنیل آر - اے جی - میرین

۱۰۴ و ۹۱ - رائل گیریزن آرٹیلری

مبجر - ایف - جے - کریم

بریگڈ ڈویژن - رائل گیریزن آرٹیلری - ۵ سکند گنز

۵۱ و ۵۲ - رائل گیریزن آرٹیلری

مبجر - جے - میولنز

سیپرز اینڈ مائٹرز - پونٹوز و بیلونز

لفٹنٹ کرنیل بارٹن - ڈی - ایس - او

۲ کمپنی کوئٹہ ڈویژن مدراس سیپرز اینڈ مائٹرز

اول کمپنی - بنگال سیپرز اینڈ مائٹرز

۳ کمپنی - بنگال سیپرز اینڈ مائٹرز

۴ کمپنی - بنگال سیپرز اینڈ مائٹرز

پونٹون سیکشن
بیلون سیکشن
مونڈروالینٹرز
لفٹنٹ کرنیل اے۔ گرے

بہار لائٹ ہارس	پنجاب لائٹ ہارس
کامپور لائٹ ہارس	آسام دیلی لائٹ ہارس
سراویلی لائٹ ہارس	نورورن بنگال مونڈروالینٹرز
کلکتہ لائٹ ہارس	دیرہ دون مونڈروالینٹرز
بمبئی لائٹ ہارس	چھوٹا ناگپور مونڈروالینٹرز

اودھ لائٹ ہارس

مونڈروالینٹری

میجر ایچ۔ سیمنل

اول انفینٹری ڈویژن

{	ایڈڈی کانگ	{	ڈپٹی اسٹنٹ۔ ایڈجمنٹ	{	چیف بیلانی اینڈ ڈرائیور ٹرین
	کپتان ڈبلیو۔ ایف۔ کانز		کوارٹر ماسٹر جنرل ڈویژن		کپتان۔ ایف۔ ڈبلیو۔ اکس۔
			کپتان۔ اسے۔ ڈبلیو۔ ڈنلاپ		

ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل { ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل { اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
 بھجڑ-ڈلیو-جی-ہوم { بھجڑی-اے جاسٹن { کرنل-اے-ڈلیو-ایل-بیلیائی
 سی-بی-ڈی-ایس-او-
 اے-ڈی-سی-

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر-جنرل سر-جے-ولف مری-کے-سی-بی-
 اول انفینٹری بریگیڈ
 ماسٹر بینڈز

پہرہ گردگی بینڈ ماسٹر اے شیکلفورڈ-ولش رحمنٹ

آرڈری آفسر { ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل { ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
 لفٹنٹ آر-جے-ایچ-بریڈے { بھجڑ-ایچ-سی-برنرڈ { کپتان ڈلیو گلاسگو
 جنرل آفسر کمانڈنگ

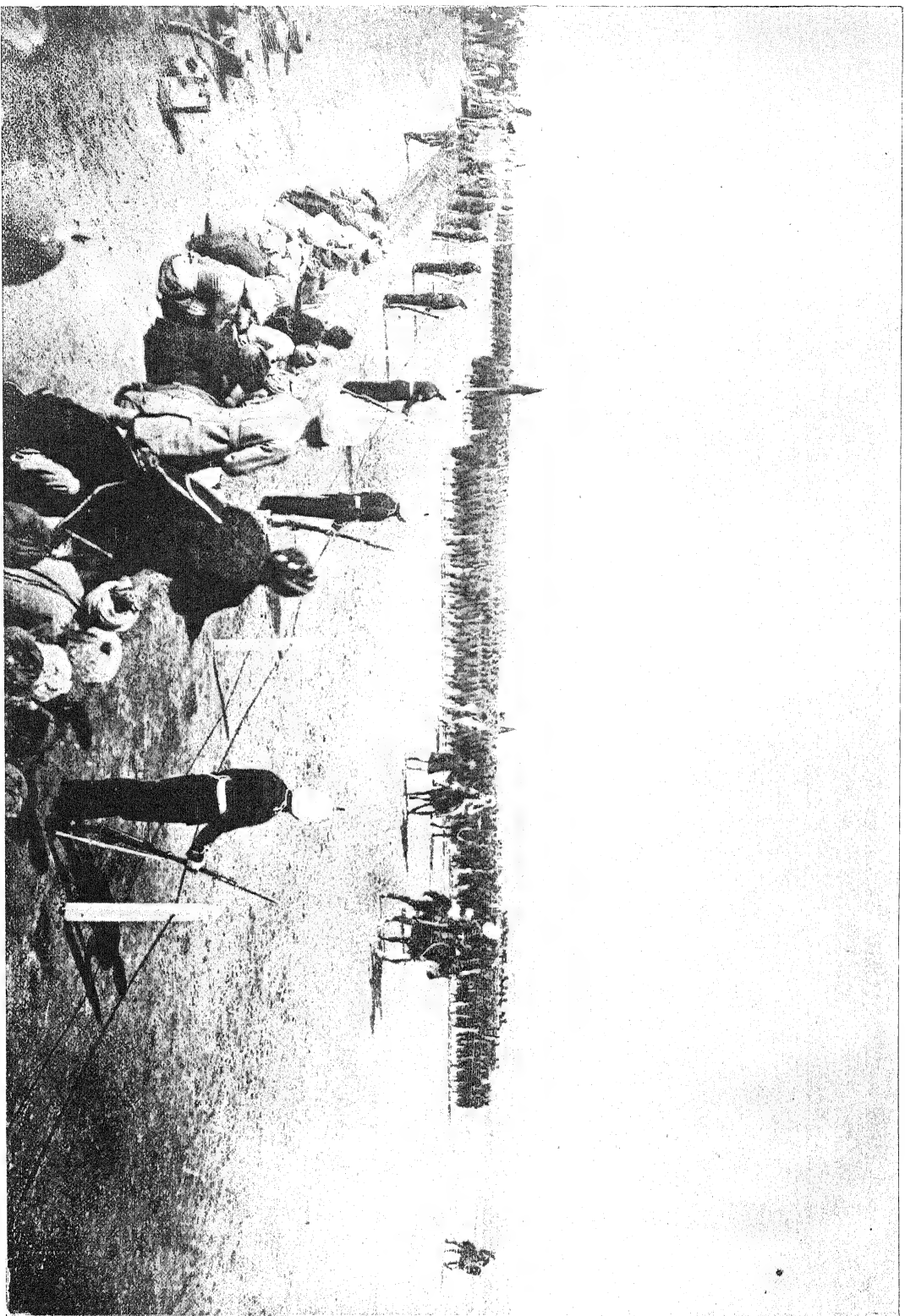
بریگیڈیر جنرل-ایف-ایچ پلوٹن

اول بمیلیں-سوئمہ ویلز-بارڈرز

لفٹنٹ کرنل-سی-وی-ٹریور

۲ بمیلیں-ولش رحمنٹ

لفٹنٹ کرنل-ڈلیو-وی-کنسن



فوجي قواعد - زانبا جي پيدل فوج

۴ راجپوت

لفٹنٹ کرنل - ایچ - ریڈ

۳۲ پایونیرز

ميجر ایچ برانڈر

۲ انفنٹری بریگیڈ

ماسٹر بینڈرز

بہرکردگی بینڈ ماسٹر ایچ - ڈبلیو - ڈیوس - ۲ - آرگائل وسدر لینڈ ہائی لینڈرز

آرڈر لی آفسر	{	ڈبٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل [ڈبٹی اسٹنٹ ایڈجمنٹ جنرل]
کپتان آر - ایل - ہنز		کپتان آر - ایم - اوونز [ميجر ایچ - آر - میسٹر]

آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل سی - ایچ - ڈوس - وکیس

۲ بٹیلین گوررڈن ہائی لینڈرز

لفٹنٹ کرنل - ڈبلیو - ایسکاٹ - سی - بی

۲ بٹیلین آرگائل وسدر لینڈ ہائی لینڈرز

لفٹنٹ کرنل - جے - ایچ - کیمپبل

۲۷ بلوچی

لفٹنٹ کرنل - جی - ای - ایون

لفٹنٹ کرنل ۱۔ ایف۔ ہاگ

۲ انفنٹری بریگیڈ

ماسد مینڈز

بہ سرکردگی مینڈ ماسٹراے۔ ولیمز۔ (اول رائل آئیرش رائفلز)

آرڈر لی آفسر { ڈپٹی سٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل [ڈپٹی سٹنٹ ایڈ جرنل جنرل
کپتان بی۔ پی۔ ایلوڈ { کپتان۔ جے۔ وسن [میجر جے۔ ایم۔ سٹوارٹ
جنرل آفسر کمانڈنگ

برگڈیر جنرل سر۔ جے۔ وکس۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی

اول ٹیلیمن رائل آئیرش۔ رائفلز

لفٹنٹ کرنل۔ ایچ۔ ایف۔ سوئین

اول ٹیلیمن۔ ۳ گورکھا۔

لفٹنٹ کرنل۔ ایچ۔ راس۔

۴۔ جٹ لارٹ انفنٹری

لفٹنٹ کرنل۔ سی۔ ایچ۔ وسمور لینڈ

۱۳ راجپوت

لفٹنٹ کرنل۔ ڈبلیو۔ بی۔ فیربرادر

۱ انفنٹری بریگڈ

ماسد بینڈز

پہر کردگی بینڈ ہسٹری۔ ویراؤل نار تھیمپٹن رجمنٹ

آرڈر لی آف
 ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل { ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
 لفٹنٹ ایچ سینٹ - جیمز کے { میجر ٹی کے
 { میجر سلیڈ تھامسن
 آفسر کمانڈنگ

کرنیل - ایچ - این - میکرے - سی - بی - اے - ڈی - سی

اول ٹیلیمن نار تھیمپٹن رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل - ڈبلیو - ایف - فاسٹ

۱۵ اسکھ

لفٹنٹ کرنیل - جی - ایف - راکرافٹ

۳۴ پائونیرز

لفٹنٹ کرنیل - ایچ - بی - بو ر اڈیل

۲ انفنٹری ڈویژن

نیٹو ایڈوی کاٹنگ { ایڈوی کاٹنگ
 رسالدار شیر خان { کپتان بی ٹی ہیل ڈی ایس او { میجر رائیڈ اوٹ
 ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل { ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل { اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
 میجر ڈبلیو جی ایل نیٹن ڈی ایچ { میجر ایچ اے - اگلڈن { لفٹنٹ کرنیل ایف سیٹھ پانی { لفٹنٹ کرنیل جے - ڈبلیو - کنر

جنرل آفسر کمانڈنگ

{ بھر جنرل سرائے۔ گیلی جی سی آئی۔ ای کے۔ سی۔ بی

۴ الفینٹری بریگیڈ

ماسٹر مینڈز

بہ سرکردگی مینڈ ماسٹر جی۔ بی۔ بار ٹلٹ۔ انور مک جمنٹ

{ آرڈر لی آفسر { ڈپٹی سٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل { ڈپٹی سٹنٹ ایڈجمنٹ جنرل
{ کپتان سی۔ جی۔ بیرٹ { کپتان۔ آر۔ ای۔ ڈابر { میجر ڈبلیو۔ جی۔ لے

جنرل آفسر کمانڈنگ

{ بریگیڈیر جنرل۔ ایچ۔ اے۔ ایبٹ۔ سی۔ بی

{ اول میٹلین۔ نور فک رحمنٹ

{ لفٹنٹ کرنل۔ اے۔ سی۔ بچر

{ اول میٹلین۔ بڈ فورڈ رحمنٹ

{ لفٹنٹ کرنل۔ ایچ۔ لانیئر۔ وی۔ سی

{ ۲۰ پنجاب انفنٹری

{ کرنل جے۔ بی۔ — موڈ

{ ۳۸ ڈوگرلز

{ میجر۔ کے۔ پی۔ برن

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر ایف اینڈ روز۔ ۲ یارک شایر رجمنٹ

آرڈر لی آفسر { ڈپٹی اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل { ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجمنٹ جنرل
کپتان کے۔ ایل۔ ڈبلیو میکینزی { کپتان۔ اے۔ بی۔ وائیٹ مین { کپتان ایف۔ اے۔ سمیتھ
ڈی۔ ایس۔ او

آفسر کمانڈنگ

{ کرنل اے۔ اے۔ پیرسن

{ ۲۔ بیٹلین یارک شایر رجمنٹ

{ لفٹنٹ کرنل۔ جے۔ اے۔ فرن

{ ۱۔ بیٹلین نارٹھ سیٹفورڈ رجمنٹ

{ لفٹنٹ کرنل ایچ۔ ایس۔ بی۔ ہکینسن

{ ۲۸۔ مدراس انفنٹری

{ لفٹنٹ کرنل ڈبلیو۔ ایچ۔ لاری

{ ۴ انفنٹری۔ حیدرآباد کشتیجمنٹ

{ لفٹنٹ کرنل۔ ایم۔ ٹی۔ شون

{ فریئر بیٹلین

{ کرنل اے۔ اے۔ بارٹ

پہر کردگی بینڈ ماسٹر ایف اینڈ روز۔ ۲ یارک شایر رجمنٹ

آرڈر لی آفس { ڈپٹی سٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ڈپٹی سٹنٹ ایڈجٹنٹ جنرل
 کپتان کے۔ ایل۔ ڈبلیو میکینزی } کپتان۔ اے۔ بی۔ وائیٹمین } کپتان ایف۔ اے۔ سمیتھ
 ڈی۔ ایس۔ او

آفسر کمانڈنگ

{ کرنل اے۔ اے۔ ہیرسن

{ ۲۔ بیٹلین یارک شایر رجمنٹ

{ لفٹنٹ کرنل جے۔ اے۔ فرین

{ ایٹیلین نارٹھ سٹیفورڈ رجمنٹ

{ لفٹنٹ کرنل ایچ۔ ایس۔ بی۔ چکسن

{ ۲۸۔ مدریس انفنٹری

{ لفٹنٹ کرنل ڈبلیو۔ ایچ۔ لاری

{ ۴ انفنٹری۔ حیدرآباد کٹنگھنٹ

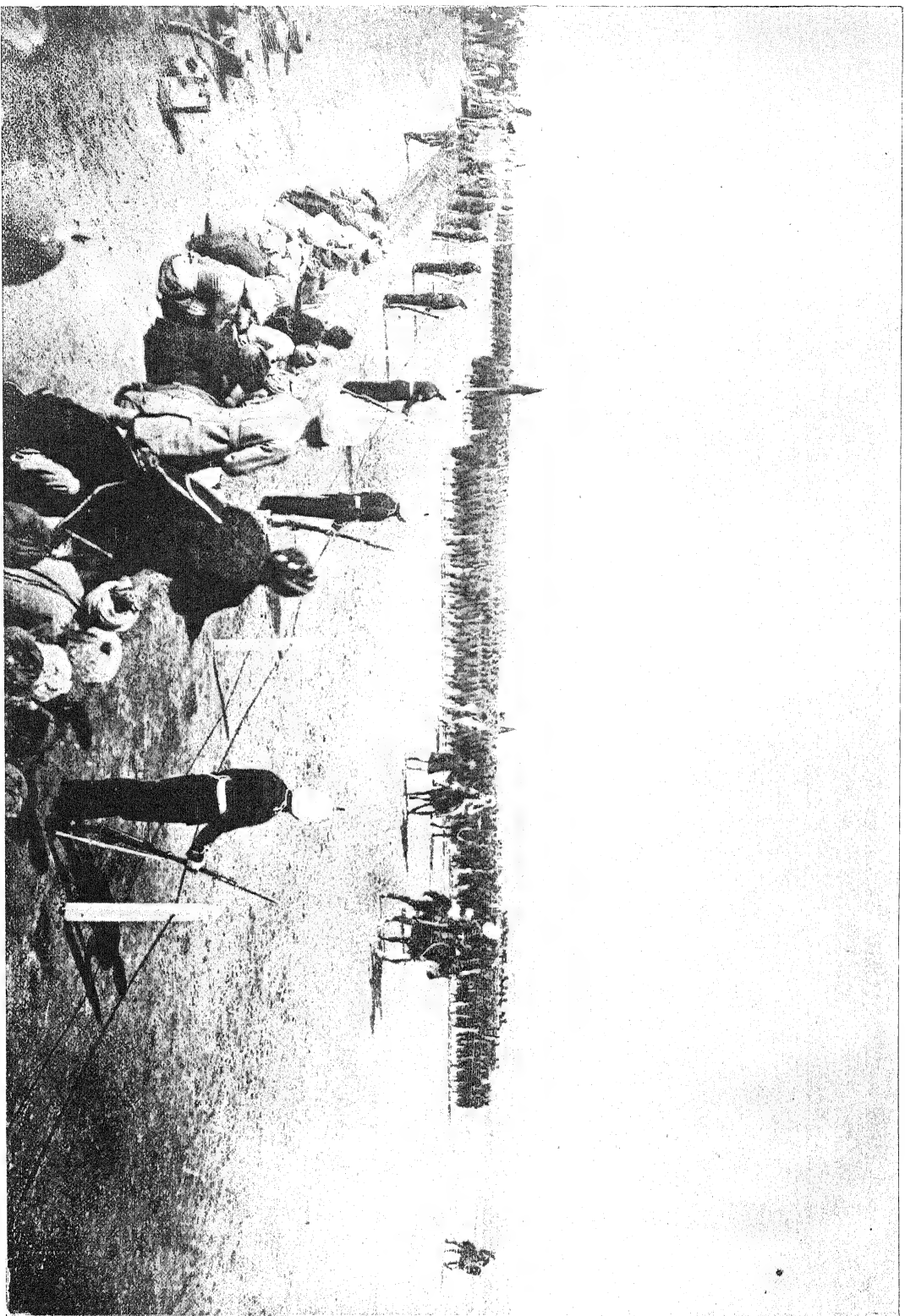
{ لفٹنٹ کرنل۔ ایم۔ ٹی۔ شون

{ فرنیئر بیٹلین

{ کرنل اے۔ اے۔ بارٹ

- { جین۔ الفنیٹری
- { گز نام سنگھ۔ سردار بہادر (کمانڈنٹ)
- { کپور تھلہ الفنیٹری
- { نرین سنگھ۔ (کمانڈنٹ)
- { کشمیر الفنیٹری
- { سردار سمندر خان (کمانڈنٹ)
- { نابھا الفنیٹری
- { ہرداس سنگھ (کمانڈنٹ)
- { پٹیالہ الفنیٹری
- { سٹا سنگھ بہادر (کمانڈنٹ)

۲۹۶۱۶۔ آدمیوں کا عرض لشکر جو نامی گرامی کمانڈر اور ان کے شاندار شرف کی نگہ رانی میں ہوا تھا ایک ایسا بڑا نظارہ تھا جو یقین کر لینا چاہئے کہ شاید ہی کسی نے ایسے میدان میں دیکھا ہو جسکو مرغ کے رقص و سرود کا محن کسنا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ تمام ناظرین پر اور خاص جنگجو قوموں کے افراد پر جو میدان قواعد میں آئے تھے اسکا بہت ہی اثر پڑا۔ سوار۔ تو بچانے۔ اور پیادہ فوجیں بڑی تمکنت اور شوکت کے ساتھ سامنے سے ہو کر گزریں۔ ہزار سلسلی کا ڈران چیٹ و ایسٹ کو سلام کرنے کے بعد اپنے ایک میشر فوج کے ساتھ دہنی طرف کو مڑ کر وائیسرے کی پارٹی میں شامل ہو گئے اور ڈیوک آف کانٹا کے گھوڑے کے



فوجي قواعد - زانبا جي پيدل فوج

پاس اپنا گھوڑا کھڑا کر لیا بعد میں سالارین کو دیکھنا اور بھی زیادہ بھلا معلوم ہوتا تھا جب آہستہ آہستہ وہ گزور رہے تھے۔ انکی تلوار میں سوچ کی کرنوں میں چمک رہی تھیں ہر چھوٹے پھریے ہوا میں اُڑ رہے تھے۔ انگریزی ڈریگن ہزار زلانسز جو انڈین ٹائیٹ مارس کے سرور و دروہ سواروں کے آگے اور رایل ہارس آرٹیلری کے تین شاندار توپخانوں کے پیچھے تھے تو سواروں کا نظارہ ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا کہ شاید ہی دنیا کے کسی اور جیسے میں دیکھنا نصیب ہو۔

امپیریل سروس کیولری نے بھی اچھی شان دکھائی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ امپیریل سروس انفنٹری کی طرح اس فوج کی عمدگی میں بھی پچھلے چند برسوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے اور وہ نہ صرف ہندوستان کی سرحد پر بلکہ چین اور شمالی لینڈ میں بھی اپنے کارآمد ہونے کا بین ثبوت دے چکی ہے۔

ہرٹائنسن بگمب صاحب کے دو فرزند نواب نصر اللہ خان و صاحبزادہ عبداللہ خان سالار فوج کی حیثیت سے بھوپال لانسز کے آگے آگے سوار تھے۔

ہمارا راجہ صاحب جو پور لانسز کے سرگروہ ہوتے مگر ہرٹائنسن علیل ہو گئے۔ آنری کریئل ہرٹائنسن ہمارا راجہ سینڈھیانے اپنے گوالیار لانسز کے چالاک دستے کی سرکردگی کی ٹیلی کے نو عمر ہمارا راجہ صاحب عربی گھوڑے پر سوار ہلکے زرد رنگ کی ریشمی پونٹا پہنے آبی رنگ کی پگڑی پٹیا کیولری کے آگے آگے تھے۔ ہمارا جگان میسور والور اپنے اپنے دستوں کے پیش پیش تھے۔ رام پور لانسز کی سرکردگی ریاست کے نواب صاحب

کرتے مگر وہ اپنے خاندان کے کسی صاحب کی علالت کی وجہ سے پریڈ پر نہ آ سکے۔

امپیرل سرس کیو لری کے بعد میدان کی اور قلعے کی پہاڑی توپیں آئیں۔ اگلے وقتوں میں جو لڑایاں ہنگوہندوستان میں لڑنی پڑیں ان میں ہمیشہ یہ معاملہ پیش آیا کیا ہے کہ دشمن شمار فوج اور توپوں کے وزن میں انگریزوں سے بڑھے چڑھے ہوتے تھے بائیں ہمہ انگریز اس ترتیب سے لڑائی جیت لیتے تھے کہ ہلکے آگ میں گھسے چلے گئے اور سنگینوں کے زور سے دشمن کی توپیں چھین لیں۔ ایک مورخ نے مہدپور کی لڑائی کی یہی کیفیت لکھی ہے۔ یہ مہدپور وہ جگہ ہے جہاں سر جان میلکم نے ہلکر کی فوج کو شکست دی تھی۔ اب جو توپ بچانے وائسرائے کے سامنے سے ہو کر گزرے تو ان میں زیادہ تر انگریزی توپیں تھیں اور اپنی توپچی بھی انگریز تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اثنا میں کس قدر حالت بدل گئی ہے۔ ایشیا میں تو کہیں اسکا مقابلہ ہو نہیں سکتا۔ گھوڑوں کی جوڑیاں جو رائل گریزن آرٹیلری کے اکثر دین اور بہترین توپخانوں کی لمبی ۳۰ پونڈر توپوں کو کھینچ رہے تھے انکو ویسی توپچی ہانکتے تھے۔ کشمیر کے پہاڑی توپخانوں کو مہاراجہ کے بھائی راجہ امر سنگھ کمانڈران چیف فوج کشمیر اپنے ساتھ لیکر سامنے سے گزرے۔ نمبر ۱۰۴ و ۱۰۵ توپخانوں کی بھاری توپوں کو بیل کھینچ رہے تھے پانچ اپنی توپ کو ۱۲ بیل اور چھ اپنی توپ کو ۱۸۔ ویسی ہانکنے والے جوڈن پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سرسور کی سفر مینا کو پکتان راجا راجہ بیکرم سنگھ ساتھ لے ہوئے سامنے سے گزرے اور ایئر کوٹلے کی سفر مینا کو نواب صاحب کے اکلوتے فرزند صاحبزادے محمد ابراہیم علی خان بہادر۔ مہاراجہ بیکرنیر اپنے شتر سواروں کے

ایک دستے کے آگے آگے تھے اسلئے کہ اس مشہور رسالے کا بڑا حصہ تو شمالی لینڈ کو جاوا
تھا صرف باقی ماندہ دہلی میں تھا۔ اسکے بعد انگریزی اور سیسی پیدلون کی دو دو تین
آئین۔ دیکھنے والے پسندیدگی کے ساتھ ہر ایک رجسٹ کی ممتاز ظاہری حالت اور انکی
چلت پھرت کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے بہتری رجسٹون کے نام نہ صرف
ہندوستان کی بلکہ ملک کی تاریخ میں مشہور ہیں۔ اور امپیریل سروس انفنٹری نے لمبے
سلسلے کا خاتمہ کر دیا۔ اور بھرپور جنید نابھا پٹیل کے رئیس خود اپنی اپنی کنٹنجنٹ کو ساتھ
لیئے ہوئے سامنے سے ہو کر گزرے۔ ایک راجہ سرام سنگھ اپنے بھائی کی کشمیر انفنٹری کے
پیش رو تھے۔ جنھوں نے جنید کے راجہ کو اپنی فوج کے آگے آگے سوار چلے جاتے دیکھا
ان میں سے بعض کو یاد آیا ہو گا کہ جب غدر ہوا تو ان ہی راجہ صاحب کے دادا راجہ
سروپ سنگھ واقع میں سب سے پہلے فوج لیکر انگریزوں کی طرف سے لڑنے کے لئے
دہلی کے سامنے آ موجود ہوئے تھے اور وہ اسوقت ہراول کی طرح ہتھیار لیئے ہوئے فوج
کے آگے آگے تھے۔ نو عمر ہمارا راجہ پٹیل کا گھوڑے پر سوار دوبارہ سلامی کے جھنڈے کے
برابر آنا تھا کہ لوگوں نے بڑے زور سے نعرہ تحسین بلند کیا۔ اسکے بعد ہر بائیس دایسے
کی پارٹی میں جا شامل ہوئے۔ اس سے بھی زیادہ زور کی چیز اسوقت دی گئیں
جب نابھا کے عمر رئیس ایک عمدہ گھوڑے پر سوار سامنے آئے۔ یہ اسوقت اگلے
دقتوں کے سکھونکی بہادری کی مجسم تصویر بنے ہوئے تھے۔ یہ بھی سلامی کے جھنڈے کے
پاس دایسے سے جا ملے۔ راجہ صاحب کے اخلاق تو مشہور ہیں سوچو سے گھوڑے پر

بھی اتر پڑے سامنے سے گزر جانے کے بعد پیدل بلٹنیں پر پٹہ کے میدان سے نکل کر
دائیں راہ کے خیمہ گاہ تک سڑک کے برابر برابر صفت باندھ کر کھڑی ہو گئیں۔

آب سوار دہلی کی رفتار سے گزرنے لگے۔ کیولری ٹولی ٹولی بنگلہ اور توپخانے سطح
پر جیسے آئے تھے۔ پھر تمام کیولری بریگیڈ کی چار صفیں بنا کر ایک کے پیچھے ایک
کھڑے ہو گئے اور باری باری تیز دہلی کی رفتار سے دوڑ کر سلام کرنے کی جگہ سے۔۔۔ اگڑ
کے فاصلے پر پھٹ کر شاہی سلامی دی اور سواروں کو باہر کی طرف کو گھما کر دوسرے بریگیڈ
کے لئے راستہ خالی کر دیا۔ رائل ہارس آرٹیلری نے بھی یہی طرز اختیار کیا۔ اسکے بعد تمام
کیولری جماعتوں کی قطاروں میں تیز دہلی کی رفتار سے آگے بڑھا اور رائل ہارس آرٹیلری
اسکے دامن ہاتھ پر تھا آب کمانڈر ان چیف ہیڈ کوارٹر کے سٹاف کے ساتھ کیولری
کو لے کر اس قدر فاصلے پر دائیں راہ کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے اور ایک شاہی
سلامی دی۔ تمام قواعد میں یہ نہایت ہی موثر لمحہ تھا۔

آب دائیں راہ کے گھوڑے کو آگے بڑھا کر لارڈ کچنر کو فوج کی طیاری اور جہتی پر جو
انکے زیر حکم تھی اور نیز بحالت قیام دہلی انکے چال چلن کی عمرگی پر مبارکباد دی۔
اس توپوں کی آخری سلامی سر ہوئی۔ قومی گیت بھی۔ اور ہنر کلسنس دائیں راہ
میں دیر ریل ہاسٹنس ڈپوک آف کانٹا ڈگریڈ ڈپوک آف ہسی گھوڑوں پر سوار
پیدل بلٹنوں کی دو روئے صفوں میں سے گزرتے ہوئے کیمپ کو روانہ ہوئے۔
عرض لشکر جو تقریباً ڈھائی گھنٹے تک ہوتا رہا باہر پہلو سے پوری کامیابی کے ساتھ

ختم ہوا۔ اور انگریزی اور روسی آزمودہ کار بہادر سپاہیوں کی لمبی قطار جو دور تک دونوں طرف جھٹ پٹے میں ایسے ناقابل تشخیص کمر اور دھندلے رنگ کے پیچھے چھپی ہوئی تھی کہ ایسی کیفیت صرف ہندوستان ہی میں دیکھی جاسکتی ہے جہاں آفتاب تیلے میدانوں پر جھکتا ہے غرض ایسی حالت میں سپاہیوں کی لمبی قطار کا نظارہ ایک ایسا نظارہ تھا جسے ان لوگوں کے حافظے پر جو موجود تھے ضرور اپنا گہرا نقش بٹھایا ہوگا۔ ایسا نہ ہوا تھا کہ اتنے انبوه کثیر کی نقل و حرکت سے عجبائے ایسے غٹ کے غٹ ہونگے کہ فوجیں نہیں دیکھ پڑیں گی مگر عین وقت پر دونوں پہلے ایک ہلکا چھٹا بڑ گیا جس سے عجباً دب گیا اور سقون کی ایک بڑی جماعت زمین پر پانی چھڑکتی رہی یہاں تک کہ ہر ایک حرکت ایسی صاف دکھائی دیتی تھی کہ جیسے لافن کے میدان میں سب کچھ ہو رہا ہے۔ اسی شام کو پیشگاہ کمانڈران چیف سے ذیل کا جنرل آرڈر شائع ہوا۔

جنرل کلسنسی کمانڈران چیف بڑی خوشی سے فوج کو اطلاع دیتے ہیں کہ آج جو برٹش ہوئی جنرل کلسنسی دہلی نے فوج کی حالت ظاہری اور عمل درآمد کی نسبت اپنا بڑا استحسان ظاہر فرمایا ہے اور فیلڈ مارشل نیرا ہائینس ٹیوک آف کاناٹ نے مجھے استدعا کی ہے کہ میں فوج کو اس بات سے مطلع کر دوں کہ انھوں نے فوج کی جتنی اور سپاہیانہ ادا کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور جس سے نہ صرف انکا بلکہ تمام ہندوستانی فوج کا بھروسہ کے قابل ہونا ظاہر ہوا ہے۔ جنرل کلسنسی کمانڈران چیف کو اس بات سے سرت حاصل ہوئی ہے کہ وہ فوج پیران شاہینوں کا اظہار کر دیں جو جنرل کلسنسی کمانڈران چیف کی رائے میں خود انکی کوشش کا نتیجہ ہے اور حسین پوری کا میا بی بھی حاصل ہوئی ہے۔

باب دہم

کھل - تماشے - محفلیں

تمام زیادہ ضروری مراسم جو دربارِ دہلی کے تعلق سے دہلی میں بجالائی گئیں انکا بیان صفحاتِ سابقہ میں آچکا ہے۔ ایک تو ایوب ننگ پارٹی کا بیان باقی ہے۔ جو ۹۔ جنوری کو وائسرائے نے ہندوستانی رئیسوں کی خاطر دی۔ اور ایک اگلے دن سرکاری شانِ شوکت کے ساتھ روانگی۔ سوارِ نکاحِ آخری باب میں تحریر کیا جائے گا۔ لیکن سرکاری تقریبات اور واقعاتِ پانزدہ روزہ کے علاوہ تماشوں اور عام پسند شغلوں اور میلوں پتو کو کرکٹ فٹ بال میچوں اور دوسری قسم کے کھیلوں اور مذہبی یا نیم پولیٹیکل مجبوں کا ایک سلسلہ تھا جنکو اس باب میں مورخانہ طور پر قلمبند کرنا ہے۔ ۲۔ جنوری جمعہ کی شب شہرِ دہلی میں روشنی کی گئی اور جامع مسجد اور الگن روڈ کے درمیان میں جو پریڈ کا میدان ہے آسمین بڑی شاندار آتشبازی چھوڑی گئی۔ قلعے کی فصیل اور دروازے شاہجہانی جامع مسجد کے بغلی دالان سرکاری کچہریاں اور چاندنی چوک کی دوکانیں اور شہر کے دوسرے مقامات میں دفاتر اور مکانات سب کی بیرونی دیواروں پر ہزار ہا چراغ روشن تھے کہ باشندگانِ ہندوستان اس طرح کی روشنی میں ہمیشہ سے نامور رہے ہیں البتہ



اڻڇڻ ايڇ راجڻ صاحب ناٻها - ڇي سي ايس آئي -
ڇي سي آئي اي

آتشبازی ایک ایسی چیز تھی جسکو تماشائیوں کے جم غفیر نے بڑے شوق سے دیکھا۔
 آتشبازی کا ہنرمندوں سے ہندوستان میں مروج رہا ہے اور بہت کم تقریبات اور
 عام پسند خوشیاں ہیں جنکو مقامی آتشباز کے سلیقے کی طرف رجوع کیئے بدون منایا جاتا ہو
 اور اس قسم کے ہنرمند ہندوستان کے ہر ایک قصبے میں چاہے اسکی آبادی کتنی ہی ہو
 میسر آتے ہیں لیکن اسموقع پر مناسب سمجھا گیا کہ گو اس جشن کو خاصکر ہندوستانی طور کا
 بنانا منظور ہے مگر کوئی چیز انکو ایسی بھی دکھانی چاہیئے جسکو انھوں نے اپنے ملک میں
 کبھی نہ دیکھا ہو اور ہو بھی ایسی کہ ایسی ہنرمند کے بس کی نہ ہو۔ پس لندن کے کرٹن ٹیلیس کے
 مشہور سوداگران مسرزی ٹی براک اینڈ کو سے فرمائش کی گئی کہ ایسی آتشبازی کے دکھانیکا
 انتظام کریں کہ اس ملک میں جتنی آتشبازیان لوگوں نے پہلے دیکھی ہیں سب پر
 فوق لے جائے۔

وائس لڑے اور لیڈی کوزن نے اپنے مہمانوں اور چند دوسرے صاحبوں کے ساتھ
 جو کیمپ میں فروکش تھے جامع مسجد کی غلام گردشون پر سے آتشبازی دیکھی تو اسپتال
 کی جھپٹ پر بھی انگریز تماشائیوں کی بڑی بھڑکتی اور شاہانہ جلوس کے داخلے کے لیے
 خاص روڈ پر جو چآن بنائے گئے ان میں سے کچھ بجان فرمانروائیسوں کے لیے محفوظ تھے
 ہندوستانیوں کے جم غفیر نے کھڑے کھڑے اسموقع پر آتشبازی کا تماشادیکھا اور وہ بہتر
 بڑے زور کے نعرے تحسین سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ آتشبازی میں شاہ
 قصر اور ملکہ الگریڈ رالارڈ اور لیڈی کوزن ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ۔ اور لارڈ

کچر کی خاص مجسم شکلیں بھی تھیں اور انکے علاوہ باتون اور گولون کی رو اور رنگین شبنامی اور سٹار آف انڈیا اور مختلف اقسام کے متھون کی بوجھار دیکھ کر کسی دل والے کے دل میں ذرا سا بھی شبہ نہ رہا ہو گا کہ آتشیازی میں بھی یہ لوگ بلا شک بڑے ماہر ہیں۔

جو شخص آتشیازی میں موجود تھا وہ اس سیر کو بھول نہیں سکتا کہ بان آسمان میں بڑی دور جا کر پھٹ رہے ہیں اور تھوڑی سی دیر کے لیے ظلمتِ شب کی عوضِ قریب قریب دن ہو ہو جاتا ہے شاہجہانی قلعے کی لال لال فصیل اور برجیان تصویر کا ایک سالم رخ بنی ہوئی تھیں دوسری طرف جامع مسجد کے سفید سنگ مرمر کے گنبد دفعتاً تاریکی شب کی سیاہی عقب میں سے ایسی بریق کے ساتھ چمک چمک اٹھتے تھے کہ اپنا آنکھ نہیں مٹھرتی تھی اور قلعے اور جامع مسجد کے بیچ میں ہزار ہا دستار بند سردن اور اوپر کو اٹھے ہوئے سونہون کا ایک وسیع سمندر تھا اور ایک غل تھا جو طوفان کے شور کی طرح کبھی بلند اور کبھی سست ہوتا تھا ۲۔ جنوری روز چار شنبہ کو یعنی تھیلہ میں ایک اور سیر وقوع پذیر ہوئی جو اپنی تاریخی دلچسپی اور غیر متوقع اور خالص شیشیائی طرز کی نمائش کی وجہ سے دہلی کی تمام تقریبات میں رہتا عجیب و غریب خیال کجا سکتی ہے۔ یہ ہندوستانی رئیسوں کے لاؤ لشکر کا معائنہ تھا جو اسی دن صبح کے وقت ہوا۔ اس موقع پر ہندوستانی درباروں کی شان و شوکت اور متوسط زمانے کی نمود اور فضول خرچی کا اظہار تھا جسکو یہ لوگ ابھی تک بنائے چلے جا رہے ہیں اور مغربی انتظام و ترتیب کے ساتھ مقابلہ کرنا مقصود نہ تھا۔

دائیسرا نے رئیسوں کو دہلی کا بلاوا دیتے وقت انکو ایسا کر دیا تھا کہ اپنے ساتھ اپنے

پُرانے وقتوں کے لاؤشکر اور وہ ساز و سامان لائیں جو ابھی تک برتے جاتے ہیں اور اسے
 اقرار کر لیا تھا کہ ایک خاص موقع ایسا بچار کھا جائے گا۔ جو موجودہ ہندوستان یا برطانیہ عظمیٰ
 کے لیے نہیں بلکہ رئیسوں کے ہندوستان اور گزشتہ زمانے کے لیے وقف ہو گا۔ کم فیش
 چالینس ریاستوں نے اپنی کنٹنجنٹ فوجیں بھیجنے سے بلاوے پر عمل کیا اور دو ہزار سوار
 اور ایک ہزار پانسو پیدل اور ۱۶۰ ہاتھیوں اور اسبقدر اونٹوں کے ساتھ سامنے سے ہو کر
 گزرے۔ ان میں زرہ پوش جنگی سپاہی تھے۔ لڑائی کے ہاتھی جنیبر کنٹر کے چار آئینے تھے
 یا بر جھپون اور چھریوں کے کانٹے۔ آدمی ڈھال۔ تلوار۔ بھالے اور بر جھپان تیرکمان
 یا گرز اور بلم لیے ہوئے۔ آدھے ننگے ناگالینی لڑنے والے برہمنہ فقیر راجپوتانہ کی لمبی
 لمبی کیتوں سے مسلح۔ اکالی یعنی سکھوں کی ریاستوں کے عابد سپاہی ڈھول بجانوالے ترجمی۔ ہنسلی بجانوالے
 پیدل یا گھوڑوں ہاتھیوں اونٹوں پر سوار وحشی ناعرب جو لڑائی کا ناچ ناچتے ہوئے
 چلے جا رہے تھے۔ بند و قچی جنرالمین اور توڑے دار بند و قین لیے ہوئے نٹ سپاہی
 زین پر سیدھے کھڑے ہوئے تھے۔ سوار جنکے گھوڑے جو اپنے پچھلے پیروں پر کود
 رہے تھے۔ کہا رجا بالکیان نالکیان اٹھائے ہوئے تھے اور وہ سونے چاندی یا مٹھی اور زینت
 اور ریشم میں ڈھری جھگڑا رہی تھیں۔ گویے جو سینکڑوں اور تڑپوں سے مستانہ سُرکال ہے
 تھے۔ ناچنے والے جو ناچتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ بھاٹ جو گیت گاتے تھے پنکھا بردار
 علم بردار بہت سے گھوڑوں یہاں تک کہ کتوں اور شکاری کتوں کو ساتھ لیے ہوئے غرض
 بالی طور ایک کنٹنجنٹ دوسری کنٹنجنٹ کے بعد حلقہ دربار میں چکر لگاتی ہوئی اپنی عجیب و غریب

پوشاکین پہنے ہوئے سامنے سے گزری۔ ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے الف لیلہ کا ایک قصہ جو خاص ہندوستان کی شان میں لکھا گیا ہے۔ دیکھنے والے کی آنکھوں کے سامنے لایا جا رہا ہے۔ کبھی کبھی مشرقی شان و شوکت کے تحرکِ نظارے میں جو انانِ اہمیریلِ سروس کے پیروں کے دھماکے سے تھل دافع ہو ہو جاتا تھا مگر اسکا اکثر حصہ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا گزشتہ زمانے کے واقعات میں سے ایک واقعہ از سر نو اٹھا کھڑا کیا گیا ہے۔ بڑے وسیع المعنی محقق کی نشستیں تماشائیوں سے بھری ہوئی تھیں اور دائرے اور لیڈی کرزن دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانٹ اور تقریباً کل فرمانروائیں اور لارڈ کچنر اور گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور دوسرے اعلیٰ عہدہ دار سب موجود تھے۔ مختلف کنٹینٹ فوجیں اپنے رئیسوں کے رتبے کے لحاظ سے حلقہ دربار میں داخل نہیں ہوئیں بلکہ ان فاصلوں کے لحاظ سے جو انکو اپنی فرودگاہوں سے طے کرنے تھے زیادہ دور کے آنے والے پہلے آہونچے۔ یوں جو سب سے پہلے سامنے سے گزرنے والے تھے مہاراجہ کوٹھاپور کے خدم و حشم تھے۔ انکا جھنڈا ایک ہاتھی پر تھا جسکو عجیب طرح سے رنگا گیا تھا نشان بردار جو اونٹوں پر سوار تھے راؤ صاحب کچھ کے نشان لیے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نشان تو راؤ صاحب کے ایک مورث کو شاہ عالم مغل شہنشاہ نے دیا تھا اور دوسرا ستمبر ۱۸۵۷ء کے دربارِ قیصری میں لارڈ ولٹن نے اسوقت کے راؤ صاحب کو۔ ریاست کچھ نے جارج ان ایسے بھی پیش کیے جو بڑی اونچی کھڑانوں پر چلتے تھے اور یہ ان وقتوں کی یادگار تھی کہ اس سارو سامان کے ساتھ جنگ آزمائیں سوار دن سے لڑا کرتے تھے۔ راؤ صاحب کچھ کے پاس ان مراہم

کی ایک کاغذی تصویر ہے جو انکے بزرگ علّٰی میں لایا کرتے تھے۔ راو صاحب نے اس مجلس میں بلا کم و کاست اسکی نقل اتار دی تھی۔ سلطان شہر و مظاک کے سواروں کے بوجہ میسر کے بھالے بردار اور چتر بردار تھے۔ بڑودہ کے گائیکوڑ نے اپنی سونے چاندی کی توپیں بھیج دی تھیں۔ گوالیار کی کنٹنجنٹ کے ساتھ ہندو باہتی تھے جنکے مستک اور سوئڈ شوخ سبز رنگ سے رنگے ہوئے تھے اور ان ہی میں کچھ سوار سیوا جی کے وقت کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ ہولکر کے ہاتھیوں کے بعد انکی طلائی نقری راج کی کریمان آئین اور انکے زرد کوٹ پہنے ہوئے باڈی گارڈ کے سوار۔ بھوپال کے ہاتھیوں پر زرہ پوش آدمی خود اوڑھے ہوئے جنمیں کیلیں جڑی ہوئی تھیں ایک بڑا سبز جھنڈا جسر قرآن کی آیتیں تھیں لیے چلے جا رہے تھے۔ مالک متوسط ہند کے رئیسوں میں ہمارا جہ ریوانے سب سے زیادہ بہادری کے آثار دکھائے اور انکے بعد دتیا اور اورچھا کی ریاستیں آئیں۔ ایک درجن چاندی کی نالکیان راج ریوا کی تھیں جنمیں سے ایک شیر کی شکل تھی اور ایک ٹی گاڑی سنہری چھت کی تھی جس میں دو باہتی جتے ہوئے تھے۔ ریوا ہی کے سپاہی ان سب چیزوں کے محافظ تھے۔ ریوا ہی سے باہتی پر سوار ایک زرہ پوش جوان بھی آیا اسنے زرہ میں بیٹھا کیلیں باہر کو نکلی ہوئی جڑ رکھی تھیں۔ اورچھا کی کنٹنجنٹ کی ایک خاص اور مشہور چیز ایک باہتی تھا جسکی پیٹھ پر اژدہا کی طبع کی ہوئی صورت تھی۔ دتیا کے ہاتھیوں میں ایک پر بکتر کی جھول تھی اور اسکا ہودہ بھی آہنی تھا ایک آؤر باہتی تھا جسے شہ نشین کے پاس کو گزرتے وقت پھلے پیرون ہٹ کر دایسراے کی جماعت کو سلام کیا راجپوت

رئیسوں نے بہت سی خوشنما اور دلچسپ نشانیاں دکھائیں۔ ساتھ برہمچری بھی بردار سوار زرد پوش
 جیسور کی کنٹینٹ کے ساتھ تھے۔ رئیس بوندی کے خدمت میں ایک سوار تھا جو پٹنہ
 کی عمدہ صراحی لیے ہوئے تھا۔ بیکانیر نے زرد پوش شتر سوار بھیجے اونٹوں کی جھولیں
 زرد بھین اور شتر سوار چھوٹی چھوٹی زنبورکین لیے ہوئے تھے۔ پندرہ ناگا کوٹا سے آئے۔
 انھوں نے ننگے بدن پر گیر و ملکار اوپر سے شیر کی طرح دھاریاں بنالی بھین اور دربار کے
 چکر میں اچھلتے کودتے ڈھال تلوار سے جھوٹ موٹ کی لڑائی لڑتے چلے جا رہے
 تھے۔ مہاراجہ کشن گڑھ کے سواروں کی ایک علیحدہ تصویر کتاب میں دی گئی ہے۔
 انھوں نے چند بیدل سپاہی ایسے بھی بھیجے جو لمبے لمبے بھاری قلعی کیے ہوئے کرتے
 اور خاص طرح کے خود پہنے ہوئے تھے جن پر تلوار یقیناً کاٹ ہین کر سکتی اور گینڈے کی
 کھال کی ڈھالیں لیے ہوئے تھے۔ الور کی کنٹینٹ میں بہت ہی مختلف طرح کی چسپین
 بھین اور آنجل ایک دو منزلہ ہاتھی گاڑی تھی اور آسمین آئینہ دار کھڑکیاں بھین اور بہت سے
 گھوڑے تھے جو طرح طرح کے کرتب کرتے تھے۔ چنانچہ ایک گھوڑا شہ نشین کے پاس سے
 ہو کر گزرا تو وہ برابر پچھلی ٹانگوں پر کودتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ ان جانوروں کو یہ کرتب کچھ
 تماشے کے لیے تو سکھائے نہیں گئے تھے بلکہ پرانے وقتوں میں انکو اس عرض سے ان کرتبوں
 کی تعلیم دی جاتی تھی کہ عین لڑائی میں ایسی حرکتیں کریں۔

راجپوتوں کی کنٹینٹ فوجوں کے بعد مندرون کی سرزمین کے شان لوگ آئے جو تنکوں کی
 بنی ہوئی لمبی لمبی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے اور مہین آواز کی گھنٹیاں بجاتے تھے۔ ان کے بعد

ہمارا جہنارس اور ٹہری کے راجہ صاحب کے ملازم تھے ہمارا جہنارس نے اپنے ہاتھوں کے
 شمار اور ان کے ہودون کے قیمتی ہونے کے اعتبار سے اس نایش میں ایک بہت ہی ممتاز درجہ
 دی۔ ان کے بعض پیدل جوان گرزون سے مسلح تھے اور ہاتھ سے پھینکنے کے گولے لیے ہوئے
 تھے پنجاب کی ریاستوں میں سے ریاست فریدکوٹ نے ایک اونٹ گاڑی بھیجی جس کے ساتھ
 باڈی گارڈ کے سوار تھے۔ نا بھانے سات ہاتھی بھیجے ایک ہاتھی دانٹون پر جھاڑیے ہوئے
 تھا اور ہاتھوں کے علاوہ بھری اور باز اور شکاری کتے۔ جیند نے سوار جو جھنڈیاں اور
 طنبور لیے ہوئے تھے اور ترمچی جو بے اصول سپنگرٹے بجاتے چلے جاتے تھے اور وحشی
 صورت شکل کے اکالی جنہیں کا ہر ایک ہتھیاروں کا ایک چھوٹا سا اسلحہ خانہ اپنے اوپر لٹکا
 ہوئے تھا اور بیٹیاں نے ایک کنٹینر فوج بھیجی جس کے آگے تین ہاتھی تھے تیسرے
 پر مقدس مذہبی کتابیں تھیں۔ سب سے آخر میں کشمیر کے لوگوں کا نانا آیا جس میں گلگٹ
 اور یاسین کے سوار تھے اور لہراخ کے بھتنو کا ناچ ناچنے والے بودھ مذہب کے لوگ
 جو بد نما نقاب ڈالے ہوئے تھے اور دو سچ مچ کے دیو ایک ۴ فٹ ۸۔ انچ لمبا اور دوسرا
 پورے ۸ فٹ۔ کیا اچھا ہوتا کہ انکو نا بھاکے پست قامت ہونے کے مقابل کھڑا کر دیا جاتا۔
 یہ موجودات جولی جا رہی تھی اس میں دیدہ و دانستہ کوئی چیز یہودہ یا مسخر کی داخل
 نہیں لگتی۔ ہر ایک جدا گانہ جماعت نے جو سامنے سے ہو کر گزرتی تھی حتی الامکان لایق
 ان جلوسوں کی مہربانی اور وہی ترکیب پیش کی تھی جو ابھی تک مختلف ریاستوں
 میں بڑی تقریبات پر دکھی جاسکتی ہے۔ پیش برین نیست کہ دہلی کی غیر معمولی اور غیر متوقع

موجودات میں صرف اتنی بات تھی کہ مشرقی جاہ و جلال جو تدریج مگر بالیقین مٹتا چلا جا رہا ہے اسکی یہ خوشنمایا دکارین جو محض قدامت اور مورخ کے لئے بڑی دلچسپی کی چیزیں ہیں ایک جگہ جمع کیجا ہیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہندوستانی روساء کے خدم و حشم کی اس نفرد نمائش میں جو غالباً پھر کبھی نہیں ہوگی تمام عجیب نظاروں کو جنہیں ٹام کاریٹ اور پیٹر وڈ لا وال کے وقت سے لے کر ہندوستان کے تمام سیاح لکھتے چلے آئے ہیں اکٹھا کر دیا ہے۔ ہم نے اس نمائش کی نسبت کہا کہ غالباً پھر کبھی نہ ہوگی کچھ تو اس وجہ سے کہ ہندوستان میں ہر جگہ انقلاب اپنا اثر کر رہا ہے اور زمانہ گزشتہ کی کچھ چیزیں معدوم اور متروک ہوتی چلی جا رہی ہیں اور کچھ بے تعلقی کی وجہ سے کہ بے تعلقی بعض اوقات دہلی میں بھی ظاہر ہو ہی جاتی تھی جیسے کہ بعض باہقی اور خدم حشم آخری یورپین گت کی آواز پر چل پڑے تھے۔ بڑی بڑی ریاستوں کی ہر ایک جماعت جنکے لاؤشکر موجودات میں تھے انکے پولیٹیکل افسروں نے اس قابل دید نظارے کے لئے ایک کیٹی بنا رکھی تھی مگر عام نگرانی ریاستہائے پھولکیان کے پولیٹیکل انجینٹ میجر ڈنلاپ سمیتھ کو سپرد تھی اور وہ اور ان کے شرکا قابل تحسین انتظامات کی داد کے مستحق ہیں ہفتے اور دو خنبہ کے دن یعنی ۲۵ و ۲۶ جنوری کو یعنی تھیٹر میں زور آرمائی کی بازیاد ہوئیں۔

ہزار کھنسی رائٹر نے ٹولی ٹولی کر کے گھوڑے دوڑانے اور کودانے اور میخ اکھاٹنے پر انعامی پیالے دینے کیے سو گھوڑے دوڑانے اور کودانے کا انعام تو بشمول دستہ ہا سوارانِ ولینڈ ہندوستان کے تمام انگریزی رسالوں کے نان کمشنڈ افسروں اور سواروں میں

دوسرے مہینے اور میچ اکھاڑنے کا تمام ہندوستانی رسالوں کی رجسٹریشن اور پیرل سروس کے رسالوں میں۔ ایف پی تھیٹر میں شنبہ اور دو شنبہ کے دن جنوری کی ۲ اور ۵۔ تاریخ کو ایک مسلح مصنوعی جنگ ہوئی۔ ہزار کلسنسی دائیہ کے ٹولی ٹولی ہو کر کودنے اور گھوڑے دوڑانے کے لیے پیالے انعام دینے کیے تھے اس انعام کا دروازہ نان کمیشنڈ انصران اور تمام بڑے کیولری کے سپاہیوں کے لیے نہیں دلیٹر مونڈ کو بھی شامل تھے کھلا ہوا تھا ٹولی ٹولی کر کے میچ اکھاڑنے کے لیے بھی ہزار کلسنسی دائیہ کے پیالے دیا گیا۔ اس انعام کا دروازہ ہندوستان کی تمام نیو کیولری رجسٹریشن اور پیرل سروس کیولری کے لیے کھلا ہوا تھا۔ ان انعامات کے جیتنے کے لیے ابتدائی ٹولینوں نے اس ملک کے مختلف کیولری سٹیشنوں میں مقابلہ کیا تھا۔ لیکن ۴ ٹولینوں کو کودنے اور گھوڑے پر سوار ہونے اور پانچ ٹولینوں کو میچ اکھاڑنے کے لیے دہلی کے آخری مقابلے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ ان مقابلوں کے علاوہ مسلح مصنوعی جنگ کے پروگرام میں یہ بھی شامل تھے۔ آئی و جے بیٹرنڈ اور رائل ہارس آرٹیلری کا توپوں کے ہانکنے کی حالت میں آلات موسیقی سے کام لینا ۴ ڈریگن گارڈز اور ۵ ہزار زکاسواری کی حالت میں آلات موسیقی سے کام لینا ۸ بنگال لینسرز (بنگال کمانڈ) ۹ بنگال لینسرز (پنجاب کمانڈ) پونا ہارس (مہاراشٹر کمانڈ)۔ اور سنٹرل انڈیا ہارس کے سواروں کے کرتب۔ ۵ اسکیم کاٹیٹھی ہانا اور دوڑتے ہوئے قواعد کرنا۔ آرمی جمناسٹک سٹاف اور مختلف کمانڈ کی خاص سپرہ جماعتوں کے نٹوں کے سے کرتب۔ انڈین کیولری کی ۳۰ ٹولینوں نے میچ اکھاڑنے کے

لیے مقابلہ کیا۔

آخری مقابلے کا نتیجہ جو ایف پی تھیٹر میں ۳۔ جنوری کو ہوا یہ تھا۔

(۱) ۱۵ بنگال لینسر۔ اول انعام (۳) دوم پنجاب کیولری۔

(۲) ۳ بنگال کیولری۔ دوسرا انعام (۴) حیدر آباد ایمپیریل سروس لینسر

(۵) ۱۳ بنگال لینسر

گھوڑے پر سوار ہونے اور کودنے کے انعامات کے لیے برٹش کیولری کی ۶ ٹیموں نے مقابلہ کیا۔ آخری مقابلے کا نتیجہ جو ایف پی تھیٹر میں مسلح مصنوعی جنگ کے دوسرے دن ہوا یہ تھا۔

(۱) ۵ ڈریگون گارڈ۔ اول انعام (۳) ۱۵ ہزارز۔

(۲) جے بیٹری رائل ہارس آرٹیلری (۴) آئی بیٹری۔ رائل ہارس آرٹیلری

وائیسرا نے ایسوسی ایشن فٹ بال کے لیے پیالہ دینا کیا تھا اسکا دروازہ تمام

انگریزی افواج ہند کے لیے کھلا ہوا تھا۔ اور ایک پیالہ بالی کے لیے بھی دینا کیا تھا جسکے

لیے تمام ہندوستانی فوجیں مقابلہ کر سکتی تھیں۔ ان مقابلوں کے لیے ہر ایک کمانڈر مین

ٹورنمنٹ ہوئی تھیں۔ ہر صورت میں جیتنے والی ۴ ٹیموں کو دہلی میں آخری مقابلے

کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا۔

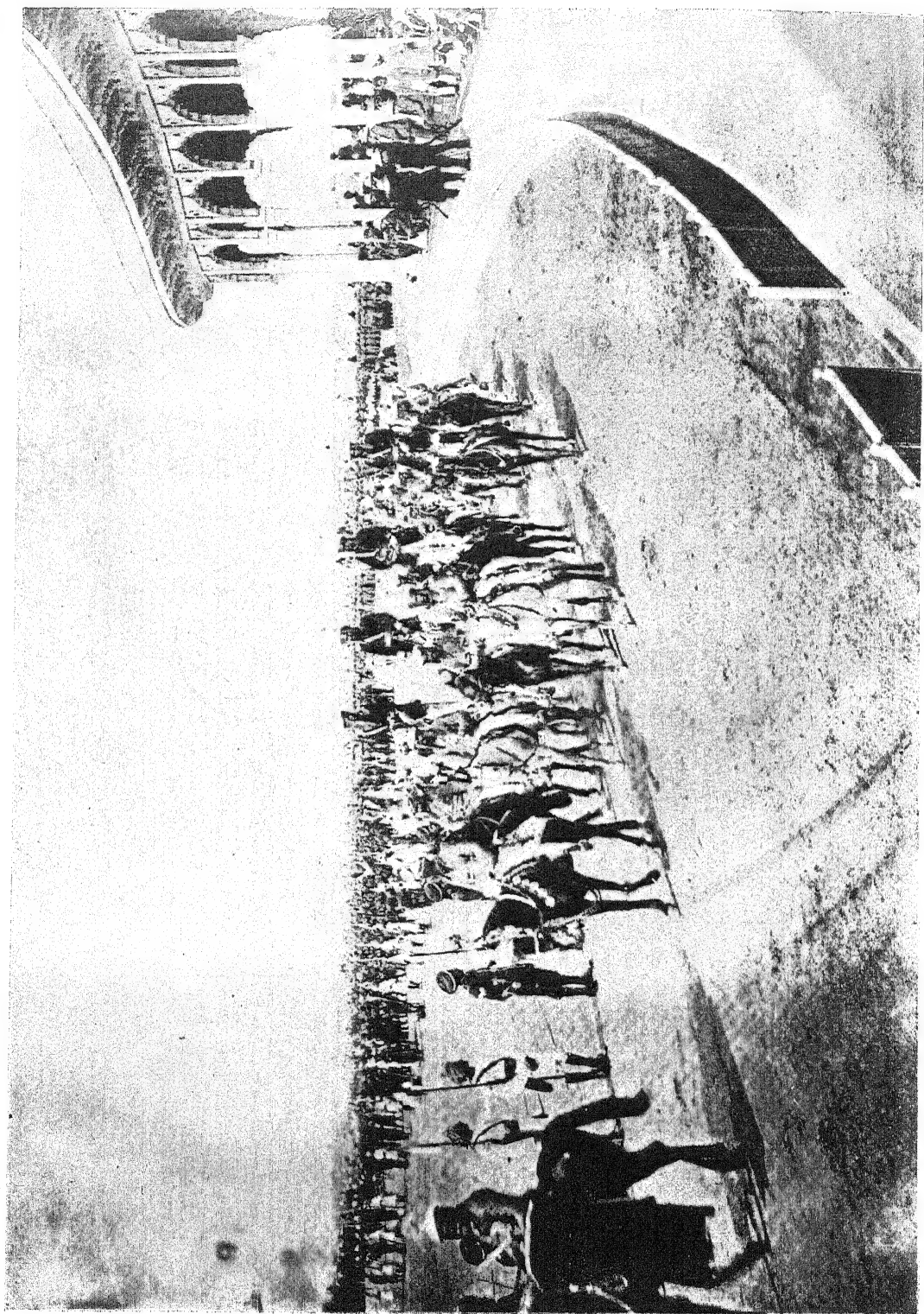
فٹ بال کے مقابلوں میں پنجاب کمانڈ کی طرف سے ۲ ٹیمیں گارڈن ہائی لینڈرز

کھیل رہے تھے۔ بنگال کی طرف سے رائل آئرش رائیفلز مدراس کی طرف سے ۲ ٹیمیں

اسکس رجنٹ - اور مہبئی کی طرف سے اول ٹیلیمن چٹا ر رجنٹ - ۲۳ ر سمبر کو ریل آئرش رائیفلز نے ایک گول سے چٹا ر رجنٹ کو ہرایا اور انھوں نے کوئی گول نہیں کیا اور اگلے دن گارڈن ہائی لینڈرز نے اسکس رجنٹ کے خلاف تین گول کیے اور انھوں نے ایک بھی نہیں کیا - ۶ - جنوری کو ہائی لینڈرز اور ریل آئرش رائیفلز کے درمیان مقابلہ ہوا لیکن بسبب ضیق وقت کے اُس دن مقابلہ اتنی ہو گیا دوسرے دن ۲ ٹیلیمن گارڈن ہائی لینڈرز کی ٹیم نے تین گول سے ایک گول کے مقابلے میں پیالہ جیت لیا - ہاکی ٹورنمنٹ مختلف کمانڈ کے مقابلے کے بعد ۳ ڈوگر (پنجاب) ۳۳ پنجاب انفنٹری (نگال) ۱۱ مدراس انفنٹری اور ۲۲ مہبئی انفنٹری کو دہلی میں مقابلہ کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا آخری مقابلے میں جو ۳۳ پنجاب انفنٹری اور ۲۲ مہبئی انفنٹری کے درمیان ۵ جنوری کو ہوا پنجابیوں نے ۴ گول کے مقابلے میں ایک گول سے پیالہ جیت لیا - لیکن دہلی کے تمام کھیلوں میں صرف یہی پولو ٹورنمنٹ تھی جسکے دیکھنے کے لیے سب سے زیادہ ناظرین جمع ہوئے - اور فی الحقیقت یہ بات ہر طرح سے مناسب اور شایان تھی کہ تمام رسومات متعلقہ دربار میں اس شاہی ہندوستانی کھیل پر سب کی نظریں پڑیں - ابو الفضل بیان کرتا ہے کہ اکبر کے زمانے میں ایسے ظاہرین تماشائی موجود تھے جو چوگان کو صرف تفریح وقت سمجھتے تھے لیکن وہ کہتا ہے کہ روشن دماغ آدمی اسکو استقلال مزاج قوت فیصلہ پیدا کرنے اور لیاقت کی جانچ کا ایک ذریعہ اور اسکو موجب استحکام محبت سمجھتے تھے - چوگان سے تمام دربار کی شان و شوکت زیادہ ہو گئی تھی - اور اس سے بہت سی مخفی ہوشیاری ظاہر ہوتی تھی - اپنی وجہ

کھیل میں بڑا مہر تھا۔ اور بسا اوقات گیند کو ہوا میں تلے سے روک دیتا تھا جس سے درباری بہت متحیر ہوتے تھے۔ کبھی کبھی وہ پالس کی گیندوں میں آگ لگا کر رات کو بھی چوگان کھیلا کرتا تھا۔ تاریخ میں قطب الدین ایک سلطان دہلی کے کارنامے موجود ہیں جبکہ چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑا لیکر گر پڑا اور کاٹھی کے کنارے سے اسکی پسلیاں چوچر ہو گئیں اور آخر کار اسی صدمے سے مر گیا۔

یہ بازی مسلمانہ میں بمقام لاہور کھیلی گئی تھی اُسی میں یہ حادثہ واقع ہوا تاہم اس میں بھی شک نہیں کہ آٹھ یا نو صدیان ہوئیں کہ یہ بازی دہلی میں کھیلی گئی تھی۔ لیکن ہمکنوشتبہاہ ہے کہ دربار تلج پوشی کے ہفتے میں جس تکمیل کے ساتھ یہ کھیل کھیلا گیا شاید ہی کبھی کھیلا گیا ہو۔ دہلی پولو ٹورنمنٹ میں ہندوستان کی سب سے زیادہ عمدہ ٹیمیں جمع ہوئیں اور دہلیسرے کے انٹرنیشنل کپ کے لیے جسکے مقابلے کے واسطے تمام دنیا کے لوگوں کو اجازت تھی ایک ٹیم انگلستان سے آئی تھی۔ دو مقابلے کے میدان پر موقع کے لیے تیار کیے گئے تھے اور مشق کے میدان ایسے صاف تھے جیسے بلرڈ کھیلنے کی میز۔ ہر روز تیسرے پر شہری اور تماشائی پولو کلب ہوس کی نشست گاہوں میں آکر جمع ہو جاتے تھے۔



نور چاکروس ي موجودات - نقش نگار کا رسالہ

پولو کے متعلق تمام انتظام مفصل ذیل کیٹی کے متعلق تھے۔

پرنسپل

کرنل سی۔ ڈبلیو۔ میور

ممبران

ہزاریئیس ہمارا راجہ ایدر۔ کپتان ڈبلیو جی۔ ایم۔ کیپٹل و لیسٹرن

لفٹنٹ کرنل آرنیل ای بازنگ فوجی سکریٹری لفٹنٹ کرنل ٹی۔ او۔ ڈبلیو۔ سی ڈی

جے۔ ڈی۔ وٹ اسکوائر کرسپگنی ۱۵ ہزار

ڈی۔ این۔ گراہم۔ اسکوائر میجر ایس۔ ایچ۔ کلیمو۔ ۲۴۔ پنجاب انفنٹری

برگڈیر جنرل سٹوارٹ ٹیسن } لفٹنٹ کرنل جے۔ ایچ۔ ای۔ ریڈ۔

لفٹنٹ کرنل جے۔ ای۔ سی۔ ایٹکال لیزر کنگزاون سکاٹس بارڈر

مجرے۔ بی۔ مین۔ سنٹرل انڈیا اس

کپتان۔ ای۔ ڈی۔ ای۔ جی۔ مینرین

آئیری سکریٹریان

مجر۔ آر۔ سینٹ لگی۔ رائل ہارس آرٹیلری کپتان۔ جی۔ سی۔ ڈی۔ پنے سنٹرل انڈیا اس

زمینیں نہایت احتیاط سے درست کی گئیں۔ چونکہ قلعوں کی ایک فوج کی فوج نے برسات کے

ختم ہونے سے پہلے آپر کام کرنا شروع کر دیا تھا ایسی توقع کی گئی تھی کہ بڑے دن تک لنگم کو

بھی میدان پر رشک ہو تو عجب نہیں۔ دونوں دونوں بازی کا ہون کے بیچ میں ایک

کا ایک بڑا کمرہ تھا۔ کھانے پینے کے کمرے تھے اور پورے بچھم وسیع برآمدے تھے۔ دونوں طرف چوڑے چوڑے چبوترے تھے جنکو ڈھال دیکر میدانوں کی میل میں کر دیا تھا تماشائیوں کے لیے نشست گاہوں کی قطاریں تھیں اور نشست گاہوں کے علاوہ اور جگہیں بھی تھیں جن میں سے ہر ایک میں دو ہزار کرسیوں کی گنجائش تھی۔ چار کروڑ پر چورس چھتین چھتین جہان سے وائس اور ان کے شاہی مہمانوں نے اُن کھیلوں کا تماشہ دیکھا۔ جہنم ایک سے زیادہ دفعہ سخت مقابلہ ہو چکا تھا مکان کے بنائے زمین کے ہموار کرنے سبزہ جمانے اور اسکو تروتازہ رکھنے وغیرہ میں کل ۶۰۰۰۰ روپے خرچ ہوئے مگر اس سے زیادہ چند دن اور داخلے کی فیس سے وصول ہو گیا۔ ۱۵- دسمبر سے ۱۵- جنوری تک تمام ملکی اور فوجی افسروں اہلکاروں کی ریاست اور ان کے سرداروں میں سے گنتی کے چند آدمی اور تمام شرفاء جتنے نام گورنمنٹ ہوس کی فہرست میں داخل تھے وہیں روپے دینے سے کلب میں آئینے مجاز تھے۔ لیڈیوں سے دس روپے لائے جاتے تھے۔ تماشائی جو کلب میں داخل نہ تھے پوری مدت کے لیے دس اور فی یوم ڈھائی روپے دینے سے دونوں احاطوں میں سے ایک میں آسکتے تھے۔ پولو کے میدان کے دوسرے حصے جو تماشائیوں کے لیے علیحدہ تھے۔ اُن میں وردی پوش سپاہی بلا فیس اور دوسرے لوگ فی یوم آٹھ آنے دینے سے آنے پاتے تھے۔

تمام اقوام کے پولو کے انعامی پیالے کے علاوہ ایک بازی پر ہز کسانسی اٹھارے فی

ایک پیالہ اور بھی ہندوستان کی تمام زمینی فوج میں دینا کیا۔

مفصل فیل ٹیموں نے انٹرنیشنل کپ کے لئے مقابلہ کیا

حیدر آباد۔ بھاؤنگر۔ امپیریل سروس لینسز۔ رائل ہارس گارڈز (بلو) بیکانیر۔

بھوپال امپیریل سروس لینسز۔ جوہپور۔ شاہ پور ٹوانا۔ پٹیا۔ امپیریل کیڈٹ کور۔

کوچ بہار۔ الور۔ ۳ مہلین۔ رائفل بریگیڈ۔ ۴ ڈرگن گارڈز۔ ۱۵ ہزار۔

اول جوڑون کے نتیجے یہ تھے

حیدر آباد اور بھاؤنگر امپیریل سروس لینسز کا مقابلہ

حیدر آباد ۱ گول اور ۲ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

بھوپال امپیریل سروس لینسز اور جوہپور کا مقابلہ

جوہپور ۲ گول اور ۲ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

شاہ پور ٹوانا اور پٹیا کے مقابلہ

پٹیا ۴ گول اور ۳ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

رائل ہارس گارڈز (بلو) اور بیکانیر کا مقابلہ

بیکانیر ۴ گول اور ۲ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

امپیریل کیڈٹ کور اور کوچ بہار کا مقابلہ

امپیریل کیڈٹ کور ۲ گول سے ۴ کے مقابلے میں جیتا۔

رائفل بریگیڈ نے (جسکو الوریٹم سے کھیلنا تھا) کھیلنے سے انکار کیا۔ ۴ ڈرگن گارڈز

اور پندرہ ہزار ڈالر آئندہ کیلئے خاص کیے گئے۔

دوسری جوڑون کا نتیجہ

جو دھپور اور پٹیا کے مقابلہ

جو دھپور ۶ گول اور ۲ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

جسدر آباد اور بیکانیر کا مقابلہ

بیکانیر ۶ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۵ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

اپسیریل کیڈٹ کور اور الور کا مقابلہ

الور ۷ گول اور ۳ سبسیڈری سے ایک سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

۴ ڈریگون گارڈ اور ۵ ہزار کا مقابلہ

ڈریگون ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۳ سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

نصف فیصلے کا سکور حسب ذیل تھا۔

الور اور ۴ ڈریگون گارڈ کا مقابلہ

الور چھ گول سے ۲ کے مقابلے میں جیتا

جو دھپور اور بیکانیر کا مقابلہ

جو دھپور ۶ گول اور ۵ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

وائسراے کے انٹرنیشنل کپ کے لئے آخری میچ ۹ جنوری کو ہوا۔ جس میں الور ٹیم

جو دھپور کے مقابلے میں ۷ گول اور ۷ سبسیڈری سے ۲ گول کے مقابلے میں جیتا۔

آب تک ان دونوں ٹیموں میں مفصل فیمل کھیلنے والے تھے۔ اور غالب یہ ہے کہ الور ٹیم کے چار آدمیوں سے کوئی عمدہ ٹیم نہیں دیکھی گئی۔

جو دھپور ٹیم

الور ٹیم

(۱) ٹھاکر اوگم سنگھ

(۱) موتی لال

(۲) ٹھاکر دھونکل سنگھ

(۲) ہزرا ٹینس مہاراجہ الور

(۳) ٹھاکر گھمان سنگھ

(۳) کپتان آر۔ ایل۔ رکٹس

(ٹیک) ہزرا ٹینس مہاراجہ جو دھپور

(ٹیک) راؤ راجہ امر سنگھ

مفصل فیمل چیمپئنوں نے انڈین آری کپ کے لیے جو دھپور نے دیا تھا مقابلہ کیا۔

۲ سنٹرل انڈیا مارس۔

۱۸ بنگال لینسرز

بونا مارس

۲ گورکھا۔ کھیلنے سے انکار کیا

۱۹ بنگال لینسرز

۱۸ بنگال لینسرز

۱۹ بنگال لینسرز

۳ بنگال کیولری۔

(۱) لینسرز حیدر آباد کھیلنے سے انکار کیا۔

۲ پنجاب کیولری۔ کھیلنے سے انکار کیا

۱۱ بنگال لینسرز

۱۸ بنگال لینسرز

(۱) سنٹرل انڈیا مارس۔

۳ بمبئی کیولری۔

۴ بنگال لینسرز

پہلی جوڑ بند یون کا نتیجہ یہ ہوا

۸ بنگال لینسز اور ۴ بنگال لینسز کا مقابلہ

۸ بنگال لینسز ۹ گول اور ۲ سبیسڈری سے ۳ گول اور ۲ سبیسڈری کے مقابلے میں جیتا۔

۳ بنگال کیولری اور ۹ بنگال لانسز کا مقابلہ

۳ بنگال کیولری ۱۱ گول اور ۲ سبیسڈری سے ۲ گول اور ۲ سبیسڈری کے مقابلے میں جیتا

۳ بھٹی کیولری اور ۱۱ بنگال لانسز کا مقابلہ

۳ بھٹی کیولری ۴ گول اور ۲ سبیسڈری سے ۲ گول اور ایک سبیسڈری کے مقابلے میں جیتا۔

دوسری جوڑ بند یون کا نتیجہ یہ تھا

۸ بنگال لانسز اور ۹ بنگال لانسز کا مقابلہ

۸ بنگال لانسز ۹ گول اور ۲ سبیسڈری سے ۳ گول اور ایک سبیسڈری کے مقابلے میں جیتا

۳ بھٹی کیولری اور اول سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

بھٹی ۵ گول اور ۲ سبیسڈری سے ۲ گول اور ایک سبیسڈری کے مقابلے میں جیتا

۸ بنگال لانسز اور ۲ سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

سنٹرل انڈیا ہارس ۲ گول اور ۲ سبیسڈری سے ۵ گول اور ۲ سبیسڈری کے مقابلے میں جیتا

پونا ہارس اور ۳ بنگال کیولری کا مقابلہ

پونا ہارس ۱۱ گول اور ۲ سبیسڈری سے ۳ گول اور ۲ سبیسڈری کے مقابلے میں جیتا۔



نور چاکروس کی سرجرات

نصف فیصلے میں مفصل ذیل مقابلے ہوئے

یونا ہارس اور ۲ سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

یونا ہارس ۵ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

۱۸ بنگال لانسز اور ۳ بھٹی کیولری کا مقابلہ

بنگال ۵ گول اور ۵ سبسیڈری سے ۲ سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

آخری فیصلہ یہ ہوا

یونا ہارس اور ۱۸ بنگال لانسز کا مقابلہ

یونا ہارس ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے میں جیتا۔

وائسرایے اور لیڈی کمرزن نے دیر ریل ہائینسز ڈپوک اور ڈچس آف کانٹا اور ایک ممتاز جماعت کے ساتھ مختلط اقوام کے انعامی پیالے کی اخیر بازی کو گنبد دار محل کی چھت پر سے ملاحظہ کیا جہاں راجپوتانہ کے رئیسوں اور پولیٹیکل افسروں نے کلب کے ممبروں اور دوسرے ملاقاتیوں کو دعوت دی تھی۔ فٹ بال کے پیالے کے لئے آخری مقابلہ پاس کے زمین پر ہوا جہاں کمپ کے اکثر سپاہی گارڈن ہائی لینڈرز اور ریل آفیشرز رائفلز کا مختتم مقابلہ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ اسی دن سہ پہر کے وقت گلگٹ، ہنزا اور منی پور کی پو لوکی ٹیموں نے سطح پو لو کھیلا جہاں ہندوستان کی دور ترین اور مقابلہ کد گرسرحدوں پر کھیل کھیلا جاتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ غالباً یہ کھیل ان دونوں جگہوں میں کئی صدیوں سے کھیلا جاتا تھا۔ جسکو فضل بادشاہوں نے پہلے کشمیر میں جاری کیا اور وہاں سے چھوٹی چھوٹی ریاستیں

ہندوستان میں پھر آگیا اور ایک سرے پر تو سری نگر کے اور دوسرے سرے پر کلکتے کے

شوقین انگریزوں میں رواج پا گیا۔ چھوٹے چھوٹے ٹٹو جو ہندوستانی پہاڑی ریاستوں میں کام آتے ہیں۔ کھیلنے والوں کی بے انتہا تعداد۔ زمینوں کی غیر معمولی تنگی۔ ٹٹوؤں اور سواروں دونوں کی موٹی جھوٹی وردی اور قاعدوں کا ایک مدت تک عمل میں نہ آنا۔ یہ سب باتیں ایسی تھیں جن سے کھیل نے بالکل ایک نیا ڈھنگ اختیار کر لیا تھا جس کے دیکھنے کے ہم خواہش نہیں۔ لیکن ان سب باتوں سے سلیقہ مندی اور جرأت ظاہر ہوتی تھی جو کسی حالت میں یورپ کے کھیل سے کم نہیں۔ پیالوں کی بازی کے اختتام پر وہ ایسے نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں انھوں نے یہ فرمایا کہ مجھے مقابلوں کے لیے پیالے دینے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے اور میں ان پیالوں کے جیتنے والوں کو انکی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں پھر ڈچس آف کانٹ نے مختلف مقابلوں کے انعامات تقسیم کیے۔

الورسٹیٹ ٹیم

انٹرنیشنل پولو کپ۔

ہونا ہارس

آرمی پولو کپ

کو دے کا مقابلہ ۵ ڈریگن گارڈز (اول انعام) جے بیٹری رائل ہارس آرٹیلری (دوسرا انعام)
میج آگھاڑنا۔ ۵ انبال لینسرز (اول انعام) ۳ پنجاب کیولری (دوسرا انعام)

ہاکی ۳۳ پنجاب انفنٹری

والینٹرون میں سب سے بہتر مسلح جوان۔۔۔ سار حنٹ کالسن۔ کانپور لایٹ ہارس۔

۵۶۷ء جنوری کو جنٹلمن آف انڈیا اور آکسفورڈ یونیورسٹی آف انٹرنیشنل کے درمیان
جو موسم سرما میں ہندوستان میں دورہ کر رہے تھے پولو کی زمین پر گیند بٹے کا مقابلہ
جسکو آف انٹرنیشنل نے جیت لیا۔ سکور حسب ذیل تھا۔
جنٹلمین آف انڈیا

دوم انگ

اول انگ

- ۳۔ ایچ۔ سی۔ چیم (سی) ہالز (بی) ولیمز ۱۱۔ (بی) پوائنٹنگ۔
۰۔ ایس۔ آر۔ گھٹل۔ (بی) سمپسن۔ ہیورڈ ۱۸۔ (سی) ہڈل (بی) پوائنٹنگ۔
۶۔ کے۔ او۔ گولڈی۔ (بی) پوائنٹنگ۔ ۳۷۔ (سی) ہارن بی (بی) ولیمز۔
۳۰۔ بی۔ این۔ باسور تھ سمپسن ہیورڈ ۲۔ (بی) ولیمز
۰۔ ڈبلیو۔ ٹروپ چوٹ کھا کر واپس آگیا۔ ۵۔ کھیل سے غیر حاضر ہوا چوٹ کی وجہ سے
۶۸۔ ڈبلیو۔ جے۔ ارشم (بی) ولیمز۔ ۷۔ ایل۔ بی۔ ڈبلیو۔ (بی) پوائنٹنگ
۲۷۔ سی۔ ٹی۔ سٹ۔ (سی) ہڈل بی پوائنٹنگ ۱۱۔ (بی) پوائنٹنگ
۱۔ ایچ۔ ایف۔ فرنج۔ (سی) ہارن بی (بی) ولیمز ۱۱۔ (بی) ولیمز
۶۔ جے۔ ڈی۔ گائیز (بی) ولیمز ۰۔ (بی) پوائنٹنگ
۵۔ اے۔ ایف۔ فاکس (بی) ولیمز ۰۔ (سی) وی سمپسن۔ ہیورڈ
۰۔ ایچ۔ آر۔ ہور۔ ناٹ آؤٹ ۳۔ ناٹ آؤٹ
۲۰۔ مزید ۱۳۔ مزید

۱۲۳

میزان

۱۱۸

میزان

آکسفورڈ یونیورسٹی آف تھفٹس

- ۵ ایچ۔ بی۔ چنی۔ ہٹ وکٹ ۹ (بی) ہور۔
- ۷۳ اے۔ ایچ۔ ہاربی۔ (بی) گائیز ۵۴ ناٹ آوٹ
- ۷ ایف۔ ایچ۔ ہالفر۔ (بی) گائیز ۲۲ (بی) ہور
- آر۔ اے۔ ولیمز۔ (بی) سٹ
- ۱۱ آر۔ ایچ۔ رافیلزرن آوٹ ۱۰ (بی) گائیز
- ۲ کے۔ جے۔ کی سینٹ فرینچ (بی) ہور ۱ ناٹ آوٹ
- ۳۱ جی۔ ایچ۔ سمپسن ہیورڈ (بی) ہور ۷ (بی) ہور
- جی۔ ای۔ ٹاکٹس (سی) کولڈی (بی) ہور ۱۲
- جے۔ این۔ رڈلی۔ (سی) (بی) ہور
- سی۔ ہڈم۔ ہٹ وکٹ
- ایچ۔ جے۔ پوائنٹرک ناٹ آوٹ

مزید

۳

مزید

۱۲۹

میزان

۱۳۵

میزان

اس مقام پر یہ بات بھی بیان کرنے کی ہے کہ مسٹر جیس کزنز سکریٹری مرحومہ مخفوره کیونین ٹیوٹا
 قیصر ہند کا ایک بت شہر دہلی کو تحفہ دیا ہے وہ بت جس جگہ آب نصب ہے ڈھتکا ہوا رکھا
 تھا سر چارلس رواز لفٹنٹ گورنر پنجاب نے آپس سے پردہ اٹھا دیا۔ مسٹر جیس کزنز مشہور

کرنیل جس سکرن کے پوتے ہیں جو ڈبا بن اور پرن سندھیا کے فرانسیسی جرنیلوں کے ہاتھ کے تلے نوکری کرتے رہے پھر انھوں نے کمپنی کی نوکری اختیار کر لی اور بے قاعدہ رسالے کی افسری میں بڑا نام پایا یہ اپنے نام کے رسالے کے کرنیل سکرن ہندوستان فوج کے ایک سکچ انسٹن کے بیٹے تھے انکی ما ایک راجپوت لیڈی تھی۔ لیکن باوجودیکہ یہ ہندوستانی عورت کے بطن سے تھے اور انکا رنگ بھی گندمی تھا انکے دوست سر جان میلکم ان سے کہا کرتے تھے کہ جیسا میں انگریز ہوں ویسے ہی تم بھی اچھے خاصے انگریز ہو۔ لکہ قیصر ہند کا بت جو مسٹر جس سکرن نے تحفہ دیا ہے مسٹر ایلبرٹ ٹرنر کا بنایا ہوا ہے اور اب ٹون ہال کے سامنے وسط چاندنی چوک میں نصب ہے۔

ان ہی دنوں دہلی میں سکھوں کی قابل فخر اور آزمودہ وفاداری آشکارا طور پر ایک مذہبی رسم کے ضمن میں ظاہر ہوئی اور ہر چند اسکو صرف معدودے چند انگریزوں نے دیکھا اور سرکاری منصوبوں میں داخل بھی نہ تھی تاہم اس قابل ہے کہ تخصیص کا ذکر کیا جائے۔ یہی دن سکھوں کے دسویں اور آخری گردگو بند سنگھ کی پیدائش کی سالگرہ کے تھے۔ سس گنج مین جو سکھوں کا ایک چھوٹا سا مندر ہے یہ رسم ادا کی گئی۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں گو بند سنگھ کا باپ اور مورث تیغ بہادر شہنشاہ عالمین حکم شہنشاہ اورنگ زیب قتل کیا گیا تھا۔ سکھوں کی تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب تیغ بہادر جسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دلیر شمشیر زن تھا اپنی شہادت سے چند روز پہلے قید تھا ایک دن صبح کو اپنے مجلس کے بالا خانے پر چڑھ کر شہر کو دیکھ رہا تھا۔ پہرے والوں نے

گت بجا رہے تھے۔ گرنٹھ کو ادب سے مندر میں لے گئے جہاں مرد و زن پوجاریوں کی ٹہی
 بھیڑ تھی رُوسا برہنہ پاپھیچے پیچھے تھے اور ایک مختصر سی پوجا ہوئی۔ سکھوں کی مقدس
 کتابوں سے کچھ جملے پڑھے گئے۔ اندر پور ضلع ہو شیار پور کے گروؤں نے وعظ کیا اور بزرگ
 راجہ صاحب نامہا نے جماعت کو خطاب کر کے تقریر کی۔ اور دلی جوش کے ساتھ تابدر
 تیغ بہادر کے واقعے اور انکی پیشین گوئی اور شہادت کا بیان کرتے رہے۔ ہنرمائیس نے
 کہا کہ سکھ اگر خدا کی اور اپنے بزرگوں کی مہربانی کے مستحق بننا چاہتے ہیں تو انکو چاہیے
 کہ گورے منہ والوں کے بادشاہ کی وفاداری کے عہد و پیمان کو از سر نو تازہ کریں جسے
 اُنکے لئے اتنا کچھ کیا ہے۔ راجہ صاحب کی تقریر نے اسوقت بڑا عمدہ اثر کیا اور معلوم
 ہوا ہے کہ جب سے سس گنج کے مجمع میں بڑے جوش کے ساتھ وفاداری کا اظہار ہوا
 سکھوں کی ساری جماعت پر وفاداری کا نقش اور بھی گہرا بیٹھ گیا ہے۔

باب یازدہم

مقامات مختلفہ کے جشن

ادھر تو وائیسرے اور نظم و نسق کے اعلیٰ عہدہ دار اور فرمانروائیس اور تمام قطع مملکت ہندوستان کے سربراہ اور وہ اشخاص قدیم دار السلطنت دہلی میں شاہنشاہ کے جشن تاج پوشی کے لیے جمع ہیں اور ادھر ملک کے سرتاسر طول و عرض میں انگریزی عملداری اور ہندوستانی ریاستوں دونوں علاقوں کے تمام باشندے ان دنوں میں تیوہار کی سی خوشیاں منا رہے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے سکرٹری آف سٹیٹ کو ایک مراسلہ بھیجا تھا اور وہ اس کتاب کے ضمیمہ نمبر ۴ میں چھپا ہوا موجود ہے۔ تب میں ان کھیل تماشوں وغیرہ کی تفصیلی کیفیت مندرج ہے۔ انگریزی علاقے میں تو یہ ہو کہ تمام لوکل گورنمنٹوں اور دارالحکومتوں اور ہر ضلع کے صدر مقام میں اعلان علی رؤس الاشہاد انگریزی اور ملی زبان میں پڑھا گیا جہاں جہاں قلعوں میں فوج تھی موجودات لشکر کی گئی جس جگہ ہو سکا ایک سوا ایک توپوں کی شاہانہ سلامی سرہوئی سرکاری عمارتوں میں روشنی کی گئی غریبوں کو کھانا کھلایا گیا اور وائیسرے کے خاص ایسا سے سکول کے بچوں کی خوشی کے سامان مہیا کیے گئے تاکہ اس مبارک واقعے کا خیال کا نقش فی ابھر آدمیوں کی نئی پودھ کے ذہن نشین



ایچ ایچ نواب صاحب جوناگرہ-کے سی ایس آنی

ہو جائے۔ مرحمتِ عامہ کا اظہار اس طرح پر کیا گیا کہ انگریزی علاقے کے جیلخانوں سے ۱۶۱۸۱
 قیدی رہا کیے گئے اور اس طرح کارحم تمام ہندوستانی ریاستوں میں قیدیوں کے حال پر
 مبذول ہوا۔ جہاں کہیں کسی انگریز یا ہندوستانی کو سیطرح کا اعزاز بخشا گیا تو لوگوں
 میں اچھی طرح اسکا اعلان کیا گیا اور اکثر تو ایسا ہوا کہ جن لوگوں نے سیطرح کی ممتاز
 کارگزاری کی تھی انکو اسنادِ لیاقت بڑے ملکی عہدہ دار کے ہاتھ سے دلوئی گئیں۔ ہر جگہ
 لوگوں کی متفقہ جماعتوں اور خاص خاص شخصوں نے مقامی تفریحات کے لیے بڑی خوشدلی
 سے کل خرچ یا بقدرِ معتد بہ اپنے پاس سے دیا یہ ان ہی کی فیاضی کا طفیل تھا کہ عامہ
 خلایق میں شاذ و نادر ہی کوئی متفلس رہ گیا ہوگا جسکو اتحادِ مملکت اور اہل وطن ہونے کے
 عام استحقاق کا احساس نہ ہوا ہو اور دہلی کے شاہنشی دربار کے منعقد کرنے سے اسی
 نکتے کا سمجھنا مقصود بھی تھا۔

دارالسلطنت کلکتہ اور دارالحکومت مدراس و بمبئی اور صوبوں کے صدر مقامات
 الہ آباد لاہور رنگون ناگپور شلانگ پشاور میں خاص کر خیرخواہی کا اظہار بڑی دھوم سے
 کیا گیا لیکن فوج کی صف آرائی اعلان کا لوگوں کو پڑھ کر سنانا اعزازی اسناد کا دنیا
 ۴۶۲ قیدیوں کا پریزیڈنسی اور علی پور کے جیلخانوں سے رہا کرنا یہ صرف چند سرکاری
 رسمیں نوروز کے دن کلکتہ میں ادا کی گئیں باقی عام رسموں کا ادا کرنا اس وقت تک
 ملتوی کیا گیا کہ لفٹنٹ گورنر اور ڈائریٹر دہلی کی بڑی تقریب سے واپس آجائیں۔
 ۲۶۔ جنوری سے ۲۹ جنوری تک کلکتہ میں جو شاندار محفول کا شہر کملا تا ہے اور دریا

ہنگی پڑا قہ ہے بڑی رونق رہی۔ پچاس ہزار روپے سے زیادہ عام لوگوں نے جمع کیا
 جیمن سے ۲۸۶۷ طالب العلوم کو جو مدارس میں پڑھتے تھے خوش کرنے کے لیے خرچ کیا
 گیا۔ بابو بھجن لال لوہے نے میدان میں ۲۵۰۰۰ ہندو غریبوں اور ۲۰۰۰ مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔
 ۲۶ جنوری کو لارڈ ولزلی نے جو اس وقت گورنر جنرل تھے تو تعمیر ایوان گورنری کو کھولنے اور این
 لوگوں کی صلح کے انعقاد کی خوشی میں جسکی خبر ہندوستان میں پھیل رہی تھی پہلے آپکی تھی ایک بڑا
 رقص و سرود کا جلسہ کیا تھا۔ ۲۶ جنوری کو دہلی کے حال نے بھی گورنمنٹ ہوس میں رقص و سرود کا
 جلسہ کیا جیمن لوگ سوانگ بھر کر آئے تھے۔ یہ اس بڑے رقص و سرود کے جلسے کے سونے سالگرہ تھی۔
 اس مشہور رقص و سرود کی تفصیلی کیفیت لارڈ ولزلی کے سفر نامے میں جو اس وقت ان میں موجود تھے
 مرقوم ہے دہلی کے تمام عوام ان کے تمام عوام نے اس وقت کی تصویر ایوان گورنری میں موجود ہے تو جو
 نقل اتاری تھی لارڈ ولزلی کی اس وقت کی تصویر ایوان گورنری میں موجود ہے تو جو
 لباس اس وقت لارڈ ولزلی پہنے ہوئے تھے لارڈ کرزن ہو ہو اسی طرح کالباس سپر
 آ موجود ہوئے اور ان کے اہالی موالی بھی ٹھیک ان وقتوں کے اہالی موالی کی دروہوں
 میں تھے لیکن عوام الناس کی دل بستگی کے تو دو سامان تھے آفتبازی اور روشنی۔
 سو آفتبازی تو سرزسی ٹی براك نے گھر ڈوڑ کے میدان میں ہندوستانیوں کے ایک
 جم غفیر کے سامنے چھوڑی اور اسمین کئی چیزیں وہی تھیں جو دہلی میں چھوڑی گئی تھیں۔
 روشنی کی شب کو کلکتے کی تمام سرکاری عمارتیں اور یورپین اور ہندوستانیوں کے بڑے
 بڑے گلی کو چے ایک بقیہ نور بنے ہوئے تھے۔ دیسیوں نے اپنے رہنے کے مقامات میں

اپنے طور کی خوشنما روشنی کر رکھی تھی دوسرے اور لیڈی کزن اور ان کے رفقا جلوس کی شکل میں رات کے دس بجے بازار دون مین سے ہو کر گزرتے ان کے گزرنے کا رستہ پہلے سے تجویز کر لیا گیا تھا اور اسکی مجموعی مسافت ۵ میل سے کچھ اوپر ہی اوپر تھی۔ لمبے میں سرکار می مراسم کے علاوہ اسپلیٹڈ پر لوگوں نے اپنا ایک میلہ جایا اور وہ ۲۶ دسمبر سے ۲۷ جنوری تک برابر ہوتا رہا۔ یکم جنوری کو بڑی بھاری روشنی ہوئی۔

اور ۶ جنوری کو آتش بازی چھوڑی گئی۔ اور ساتھ ہی لوگوں کے متعدد فرقوں میں سے ہر ایک فرقے نے اور علیٰ ہذا القیاس ہر ایک متفقہ جماعت نے خاص خاص تماشے اور خاص خاص مجمعے قرار دیے۔ یکم جنوری کو تمام لوگوں نے عام خوشی کا دن منایا ہر ایک اور تمام اشخاص اسی فکر میں تھے کہ شاہنشاہ کی وفاداری کے اظہار میں دوسروں پر سبقت لے جائیں۔ شاہی اعلان دوپہر کے وقت ٹون ہال میں مسٹر لڈی کرافٹز شرف نے لوگوں کو بڑھ کر سنایا۔

مدرس میں یکم جنوری کو دعوت کے بڑے کمرے میں ایک دربار منعقد ہوا اور آئریل مسٹر گبرل سٹوکس نے جو مدرس گورنمنٹ کے چیف سکریٹری ہیں۔ لوگوں کو اعلان پڑھ کر سنایا۔ سارے دن مذہبی عبادتیں ہوتی رہیں۔ گانے بجانے کے مشغلے رہے۔ آئریل کی محفلیں گرم رہیں نعرے کو کھانا کھلایا گیا حاجتمندوں کو کپڑے دیے گئے۔ مدرسوں کے لڑکوں کو چھوٹیاں کرائی گئیں۔ شہر کی گزر گاہیں سرکاری عمارات کا رخانہ خات آراستہ کیے گئے اور شام کے وقت جزیرہ سینٹ تھامس میں روشنی ہوئی آتش بازی چھوٹی

الہ آباد میں مسٹر پی۔ گرے کمشنر قسمت نے میوہل میں ایک دربار منعقد کر کے ایک بڑے مجمع کی موجودگی میں شاہی اعلان سنایا۔ مجمع میں شہر اور اضلاع ملحقہ کے سربراہان و لوگوں حاضر تھے تیسرے پہر ہاتھیوں کے جلوس نے گشت کیا اور شام کے وقت خسرو باغ میں اہل شہر کا مجمع ہوا اور آتش بازی چھوڑی گئی۔

پنجاب کے صدر مقام لاہور میں فرسٹ پنجاب و انڈیز کے قواعد کے میدان میں مسٹر سی ایچ ایٹکنسن ڈپٹی کمشنر نے شاہی اعلان لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ شہر اور رسول ٹیشن میں روشنی ہوئی اور کئی ایک ہندوستانی سربراہان و لوگوں نے غربا میں کھانا بھی تقسیم کیا رنگون میں قلعے کی فوج کا عرض لشکر لیا گیا چیف کورٹ کے اول درجے کے جج نے شاہی اعلان لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اعزازی اسناد لوگوں کو دی گئیں۔ غریب یورپیوں اور دیسیوں کو دعوت دی گئی ان میں سے ہر ایک کو کچھ تھوڑی سی نقدی بھی ملی ۴۰۰۰ کے قریب بد رسوں کے بچوں کی آؤ بھگت کی گئی اور دن روشنی اور شہبازی کے ساتھ ختم ہوا اگلے دن شام کو چینیوں نے کلکتے کے چینیوں کی طرح ایک خاص قسم کی آتش بازی چھوڑی جس کا رواج ایک ہزار برس سے چین کی سلطنت میں ہے۔

ہندوستان کے دوسرے اصناف اور بلاد اور مفصلات میں جس جس طرح لوگوں نے خوشیاں منائیں ان کا تفصیلی بیان امکان سے خارج ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ عامہ خلایق کی خیر خواہی اور مالدار بلکہ ہنر مند لوگوں کی فیاضی اور جس سرگرمی کے ساتھ سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں نے اس تقریب کے شاندار بنانے میں کوشش کی ہر جگہ بخوبی ظاہر تھی۔

خبریں جو متعدد مقامات سے آئیں اُن سے اور مقامی اخباروں کی تحریر سے بھی یہ بات اچھی طرح پایہ ثبوت کو پہنچی کہ عموماً اکثر لوگ اور خاص کر غربا ورنچے ضرور ہموق کوچاں زندگی کے ساتھ یاد کیا کریں گے۔ اس کتاب میں تو اتنی ہی گنجائش ہے کہ دارالحکومتوں کے علاوہ ہر ایک صوبے کے خاص مقامات میں اور زیر ہندوستانی ریاستوں میں جس جس طرح پر خوشی منائی گئی اُسکی مختصر سی کیفیت لکھ دیجائے۔ ممبئی پریزیڈنسی کے علاقے میں حرفت اور صنعت کا ایک سکول سورت میں ہے اسی میں طالب العلوم کے چار و خیفے شاہنشاہ اور ملکہ الگزنڈرا کے نام سے جاری کیے گئے تھے تباہی اور زناگری اور کنا را اور کئی مقامات میں شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم کی تصویریں منظر عام میں لٹکا کر انکو بارہ پنا دیے تھے۔ شاہ پور میں بہمن شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم کی درازی حیات کے لیے سنسکرت کے منسٹر پڑھتے تھے انکو لوکل کمیٹی نے دکشنادی۔ احمد نگر کے قلعے میں جہان پور لوگ قید تھے روشنی کی گئی۔ پونا میں ضلع کے مجسٹریٹ نے کونسل ہال میں دربار کیا اور سٹر کالورام بھاؤ منارام کے بچے سے جو شہر کے بڑے دولتمند رئیس ہیں ہزاروں غریبوں کو کھانا کھلایا گیا اور گردنواح کے اونچے مقامات پر اظہارِ مسرت کے لیے آگ روشن کی گئی ضلع رتناگری میں تھے حضور شاہنشاہ اور ملکہ کی تصویریں اور مرہٹی زبان میں ملکہ معظمہ کی زندگی کا مختصر حال یہ چیزیں مدرسوں کے لڑکوں کو تقسیم کی گئیں۔ بہت سے گاؤں میں شاہنشاہ معظم اور ملکہ الگزنڈرا کی بڑی بڑی تصویریں ہوا داروں میں رکھ کر جلوس کے طور پر نکالی گئیں۔ ایک شہر سے یہ رپورٹ آئی کہ جہان پور فوج نہیں تھی پولیس نے قواعد کی اور

جسکے پاس بندوقون کے لائسنس تھے انھوں نے ایک سلامتی اتاری۔ کراچی میں فریال کے گرد اگر دوزمین ہے اس میں ایک قطعہ کو نزلان کے لیے علیحدہ کر دیا گیا ہے اسی قطعے میں دو ہزار آدمی کے قریب اعلان کے سنے کے لیے جمع ہوئے۔ اعلان انگریزی میں کلکٹر نے اور مرہٹی زبان میں سٹرٹل رام کھیم چند نے جو میونسپلٹی کے پریزیڈنٹ ہیں پڑھ کر سنایا۔ اور اس دن کی رسومات کے علاوہ اس تقریب کی یادگار سطح پر قائم کی گئی کہ سیڈی ڈفرن ہسپتال میں اچھی معقول رقم دی گئی۔

علاقہ دار الحکومت مدراس میں ہر ضلع کے مقامات صدر میں کلکٹروں نے دربار منعقد کیے حضور شاہنشاہ اور ملکہ کی تصویریں یا تو ہاتھوں پر جلوس کے ساتھ نکالی گئیں یا آہستہ گاڑیوں میں رکھی گئیں۔ کرنوں میں لوگ خود انکو کھینچ کر لے گئے۔ دامن روشنی بھی لگی اور آتش بازی بھی چھوڑی گئی ہر جگہ غریبوں کو کھانا کھلایا گیا اور مدارس کے لڑکوں کے لیے کھیل تماشے مہیا کیے گئے۔ مدراس میں دربار وسطی گنبد کے نیچے ٹرمولانا ایک کے محل میں منعقد کیا گیا۔ جہاں بڑے مندر کے موروثی پجاریوں نے اس رسم کے موافق جوڑنے پانڈے راجاؤں کی تاج پوشی کے موقع پر ہوا کرتی تھی پھول چڑھائے۔ اسپرٹسڈی کی بہت سی جگہوں میں اس تقریب کی یادگار سرکاری عمارتوں اور دوسری قسم کی یادگاروں کے ذریعے سے قائم کجائے گی جو وفادار شہریوں اور سوسائٹیوں کے روپے سے تعمیر کجائیں گے مثلاً کریال میں اڈوارڈ ریڈنگ روم۔ اننت پور میں ایک پبلک ہال۔

جس جس طرح تمام بنگال میں خوشیاں منائی گئیں اُن میں سے ایک خاص بات یہ

نے اپنے گھروں میں روشنیان کیں دوستوں کو دعوتیں دیں عربوں میں خیرات تقسیم

کی ہندوؤں اور مسلمانوں نے ہر جگہ بادشاہ اور بادشاہ بیگم کی درازی عمر اور سلامتی کی

دعائیں مانگیں۔ مدرسوں کے لڑکوں کے غول جھنڈیاں ایسے ہوئے بستی میں گشت لگائے

اور خاص موقع کے لئے دیسی زبان کے کچھ گیت بنائے تھے گاتے پھرے ثواب کے کاموں کے

لئے بڑی بڑی رقمیں جمع کی گئیں۔ ہو گلی مین جو دربار ہوا اسکے صدر نشین بردوان کے

صاحب کشف تھے اور اسمین فرانس کی علمداری چندر ناگور کے ناظم بھی موجود تھے۔

ناراجول ضلع مذاکچور میں راجہ نرندر لال خان نے اٹھارہ ہزار سے زیادہ ہی زیادہ

غراب کو کھانا کھلایا اور جیسے مین تمام ضلع کٹاک کے لیے ایک صدر دربار منفقہ ہو اس مین

۴۷ اباجنگزار والیان ریاست موجود تھے کشتنزم ہاتھیوں کے جلوس میں مقام دربارہ

تک گئے۔ چٹا کانگ مین بابو ریوتی زمین رائے نے جو ایک ہندو زمیندار اور سوداگر

میں طالب العلموں کی ہر طرح خاطر مدارات کی۔ قیدیوں کو جیل خانے میں اور عیسائی عتیقوں

اور غریبوں کو جو روغن کیتھک مشن کے ماتحت تھے کھانا کھلایا اور مفلس عیسائی بیوہ

عورتوں اور بچوں کو کپڑے تقسیم کیے ایک مسلمان سوداگر منشی یعقوب علی دوباش نے اپنے مذہب کا تمام غریب کو تین دن تک برابر کھانا کھلایا۔

ممالک متحدہ میں لوکل کمیٹیوں نے ہر ضلع کے مقام صدر پر عام پسند مراسم کے لئے نہایت ہی عمدہ انتظام کیے جنکی وجہ سے سرکاری مجامع کے علاوہ اس تقریب کو امتیاز خاص حاصل ہوا۔ نواب صاحب دلی ریاست رامپور نے لگان کے ۱۷۲۵۵ روپے جو کاشتکاروں کے ذمے باقی تھے معاف کر دینے سے ایک عمدہ مثال قائم کی جسکی تقلید بہت سے زمینداروں نے کی کہ انھوں نے بھی آسامیوں کو بہت سی زمین معاف کر دین بہت رئیسوں نے غریبوں اور مصیبت مند پرہ نشین عورتوں کو کپڑے تقسیم کیے۔ تمام صوبے میں روشنی کی گئی اور آتش بازی چھوڑی گئی دریا کے کنارے گنگا میں جو کانپور کے نیچے بہتا ہے اس میں اتفاق سے ایک ٹاپوکل آیا ہے اس پر جو آتش بازی چھوڑی گئی لوگ کہتے ہیں کہ بہت ہی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ بہت سے پُرانے سپاہی اُن درباروں میں جو کشنوں اور حکام ضلع نے کیے موجود تھے فیض آباد کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پنشن یافتہ ہندوستانی افسر جسکی عمر ۸۵ سال کی تھی اسکا سینہ تمغوں سے لپا ہوا تھا۔ اور وہ پُرانے وقتوں کی وردی پہن رہا تھا جسوقت اسکو ڈپٹی کشن کے سامنے لے گئے تو بڑے لمبے اور زور کے نعرہ مارے خوشی سے اسکا خیر مقدم کیا گیا۔

جس وقت کوئٹہ وکٹوریہ تخت نشین ہوئیں پنجاب زیر فرمان رنجیت سنگھ تھا اور اسکے جانشینوں نے انگلستان کی فوجی قوت کو بے حقیقت سمجھا اور کچھ سال بعد انگریزی علاقے پر



خان صاحب دیر - سہی آنی ای - مہتر صاحب چترال - سہی آنی ای ر خان صاحب نادرگہی

ایسی خوشحالی میسر ہے جو کبھی نصیب نہیں ہوتی تھی لوگوں کے دل بادشاہ کی خیر خواہی سے ایسے لب زیر تھے کہ جشن تاج پوشی کا اشارہ پاتے ہی اہل پڑے یعنی عیسائیوں کے گرجوں کی طرح ہندوؤں کے مندروں سکھوں کے گرو دواروں مسلمانوں کی مسجدوں میں ہر جگہ ملکِ معظم کی سلامتی اور دوامِ سلطنت کے لیے صمیمِ قلب سے دعائیں مانگی گئیں۔ ہر ایک ضلع کے صدر مقام میں تمام مذہبوں کے غریبوں کو کھانا کھلایا گیا مدرسون کے بچوں کے خوش کرنے کو ہر طرح کے سامان مہیا کیے گئے۔ تمام سرکاری عمارتوں اور بیتیرے بود و باش کے گھروں میں روشنی کی گئی۔ روشنی کے متعلق جو رپورٹیں آئی ہیں۔ اُن میں دورِ وِشنیوں کا مذکور خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے ایک تو سکھوں کے شہرے مندر واقع امرتسر کی پُر کلفت روشنی کا اور دوسرے کوہِ ملاد واقع ضلعِ جلم کی روشنی کا کہ وہاں چار سو من لکڑی کا انبار دو دن رات برابر مشتعل رہا اسپین شک نہیں کہ ضلعِ جلم نے بڑی کشادہ دلی سے خیر خواہانہ فیاضی کا اظہار کیا کیونکہ وہاں سے جو رپورٹیں آئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات میں مدرسون کے بچوں کی خوشی کے لیے اس قدر مٹھایاں بنوائی گئیں کہ وہ کھانے کے۔ گجرات میں کئی مجرم جرانے کے عوض میں قید تھے۔ ایک دیسی مرد آدمی نے اکھا جرانہ از خود اپنے اوپر اوٹ لیا۔ مانگڑی میں دوسرے چار آدمیوں نے اپنا واجب الوصول قرضہ معاف کر دیا۔ سیالکوٹ میں سردار بگیل سنگھ نے سول ہسپتال میں اوڑھنے بچھوئے سمیت ایک پلنگ عنایت کیا۔ امرتسر میں شہر کے ایک متمول رئیس نے غربا کی امداد کے لیے ایک لنگر جاری کیا۔ علاوہ اسکے ہمدردی

مناسب مقام یہ بات بھی لکھنے کی ہے کہ پنجاب کے مردانہ وار کھیلوں میں قریب قریب ہر جگہ جہان زور آوری کے کھیل تھے کشتیوں کی بازیانہ میخ اکھاڑنے کے کرتب گھڑوڑین کرکٹ اور چوگان بھی تھے۔

لمحہ الحمد و شمالی مغربی سرحدی صوبے میں کھیل تماشے زیادہ تر اسی قسم کے تھے مگر کوہاٹ میں خٹک لوگوں کا تلوار کاناچ اور تہو میں وزیر یون کاناچ خاصکر قابل تذکرہ ہے۔ صدر مقام پشاور میں فوج کی صف آرائی ہوئی ڈپٹی کمشنر نے ایک دربار منعقد کیا اور شہر کی مختلف جماعتوں نے ہتھنت نامے گزرائے۔

برامین کئی طرح کے عام پسند سیلون کے علاوہ جو اسی صوبے کے ساتھ خاص ہیں بوس یعنی نقالی کی محفلیں قابل تذکرہ ہیں جو بعض مقامات میں کئی کئی دن متواتر ہوتی رہیں اور علیٰ ہذا القیاس کئی کئی ڈانسر کی ایسی ڈونگیوں میں ناؤ کھینے کی بازیانہ اور بوندھ مذہب کے مانکوں کی دعوتیں کہ قدیم الایام سے اس دستور کو بڑا قبرک مانتے چلے آئے ہیں۔ منڈلے میں فوج کی صف آرائی کے علاوہ جو ڈیشل کمشنر نے شاہی اعلان پڑھ کر نایا ایک سو ایک توپ کی شاہی شلک سر ہوئی تقریباً دس ہزار غریبوں کو کھانا کھلایا گیا سارے شہر میں روشنی ہوئی اور غریب سے غریب باشندوں نے بھی گھر کے آگے چند بتیان روشن کیں یا ایک معمولی تیل کا چراغ ہی جلا دیا۔ ۲۔ جنوری کو مدر سوں کے چھ ہزار بچوں کو دعوت دی گئی اور اگلے دن خندق پر کشتیوں کی بازی ہوئی۔ ماؤن

آسام میں حکام ضلع کو اس بات کی کوشش میں کہ وہ اس رسم کی وقعت اچھی طرح لوگوں کے ذہن نشین کر دیں بڑی کامیابی ہوئی اور یہ خوشیاں زمانہ دراز تک اقوام لوشیا ناگس۔ گردس۔ اور کالس کو یاد دہینگی۔ جنہیں سے بہت سے آدمی دور دراز کے فاصلے

طے کر کے حضور شاہنشاہ کی نسبت پشی اطاعت ظاہر کرنے کے لیے آئے۔ صدر مقام
 شلانگ میں معمولی رسمیں اور جشن ہوئے اور ضلاع میں اس تقریب کی جو خوشیاں منائی
 گئیں ان میں انعقاد دربار عربوں کو کھانا کھلانا۔ مدرسے کے لڑکوں کو دعوتیں دینا۔
 قومی ناچ اور کھیل تھے۔ شام کے وقت شہر میں روشنی کی گئی اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر
 آگ روشن کی گئی۔

ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے رپورٹ کی کہ یکم جنوری کو کوٹلا۔ سیبی۔ ڈوکی۔ فورٹ
 سینڈیمین اور دیگر مقامات میں دربار منعقد ہوئے۔ سیبی میں جو کھیل تماشے ہوئے ان میں
 افغانستان کی سرحد پار کے بہت لوگ آکر شریک ہوئے۔ اکثر مقامات میں گھڑ دوڑیں
 ہوئیں آدمیوں نے دوڑنے کی بازیاں بدین اور طرح طرح کی شرطیں ہوئیں۔ غرابا کو کھانے
 تقسیم کیے گئے۔ بچوں کی ہر طرح خاطر مدارات کی گئی۔ آتش بازی چھوڑی گئی۔ روشنی
 ہوئی مسجدوں اور مندروں میں بادشاہ اور ملکہ کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔

جزائر انڈمان میں جو قیدیوں کی بستی ہے وہ تک بھی خوشی منانے میں شریک تھی۔
 بلکہ کتنے قیدیوں کو شاہنشاہ کی تاج پوشی کی تقریب کے مدت العریاد رکھنے کی خاص وجہ
 تھی کہ ۲۶۱ دائم الحبس اور ۱۲۱ میعاد قیدی مطلقاً رہا کر دیے گئے۔ اس بستی میں
 نوروز کا دن ہر شخص کے لیے تعطیل کا دن تھا یہاں تک کہ جیلخانے کے قیدیوں اور باہر پھرنے والوں
 کے لیے بھی۔ فوجی سپاہی لاسکو پولیس قیدی اور باشندگان انڈمان سب کو بادشاہ کی طرف
 سے کھانا دیا گیا۔ جو آزاد لوگ جزیرے میں بستے ہیں انھوں نے خوب دل کھول کر روشنی

اور کھیل تماشوں کے لئے چندے دیے۔ پولیس کے ایسی افسروں نے چندہ کر کے ایک رقم جمع کی تاکہ نہایت غریب اور نہایت در ماندہ سابق سزایاب لوگوں میں تقسیم کی جائے۔ آزاد باشندوں نے چندے سے تین سو روپے اس غرض سے جمع کیے کہ پورٹ لیٹر میں جو لڑکوں اور لڑکیوں کے مکتب ہیں انکو ہر سال چاندی کے دو تفعے دیے جائیں۔ انڈمان کے اصلی باشندے وحشی لوگ ہیں اور انکا دستور ہے کہ شائستہ لوگوں کے اختلاط سے گریز کرتے ہیں با این ہمہ انکو بھی دعوت دی گئی اور ان ہی کے مذاق کے مطابق دعوت کا انتظام کیا گیا۔ کرنل سر سسی ٹیل بار سٹر چیف کمنڈر انڈمان و نکو یار دعوت میں موجود تھے اور انھوں نے انڈینی لی میں تقریر کی۔ ہر چند انکے مخاطب انسانیت کے اعتبار سے بہت ہی فروتر درجے کے وحشی تھے اور کرنل صاحب کا مقصود اپنی باتوں کا ان ہی لوگوں کے ذہن نشین کرنا تھا تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انکی سعی بہت کچھ مشکور ہوتی۔

اگرچہ ایسی دالیان ریاست کے علاقوں میں جتنوں کا انتظام ویسا باقاعدہ نہ تھا جیسا کہ انگریزی علاقوں میں تاہم عام خیر خواہی کا ظہور اور از خود جوش مسرت کا تراوش کرنا بہت کچھ حسب دلخواہ تھا۔ جو کچھ بھی ہو اگر یا شاہنشاہی دربار دہلی اور انگریزی علاقوں کی گونج کی صدائے بازگشت تھی مگر دم دار اور اسمین بڑی گمک تھی۔ اگرچہ اس کتاب میں اتنی گنجائش نہیں کہ جو کچھ ایسی ریاستوں میں ہوا اسکی پوری کیفیت لکھی جائے مگر نڈیٹون اور انجینٹون نے جو رپورٹیں بھیجی ہیں ہم ان کے کچھ خلاصے لکھ دیتے ہیں انیسویں ومان کے لوگوں کی سرگرمی اور خلوص کا یہ قدر اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

نظام کی دار السلطنت اور انکی سلطنت میں جو جشن ہوئے اُنکے بارے میں نظام نے ابتدا سے دسمبر میں ایک جریدہ جاری کیا جسکی کما حقہ تعمیل کی گئی۔ اور وہ احکام حسبِ رِہ حسبِ نِیل تھے۔

(۱) ۵ شوال لغایت ۸ شوال ۱۲۳۵ھ یعنی ۵ جنوری سے ۸ جنوری تک تمام دفتر خواہ شہر میں ہوں یا اضلاع میں دربار ہمایون کی وجہ سے بند رہینگے۔

(۲) گورنمنٹ کے خرچ سے تمام سرکاری دفاتر اور شہر کے دوسرے مقامات میں روشنی کا انتظام کیا جائیگا۔ غریبوں اور سکیموں کو صیغۂ امورِ مذہبی سے کھانا تقسیم کیا جائے گا اور مدرسوں کے بچوں کے خوش کرنے کے لیے صیغۂ تعلیم سامان مہیا کرے گا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ تمام جاگیردار۔ اُمرا۔ سوداگر اور دوسرے آدمی بھی اپنے مکانون اور عمارتوں میں اس مبارک تقریب کے موقع پر روشنی کریں گے۔

ہر صوبے کے صدر مقام میں سرکاری خرچ سے غریبوں اور بے کسوں کو کھانا کھلایا جائیگا اور مدرسے کے بچوں کی ہر طرح سے خاطر مدارات کی جائیگی۔ ہنرمائیس کی گورنمنٹ تمام رعایا سوداگروں اور دوسرے لوگوں کو جو صدر مقام کے باہر دیگر مقامات میں رہتے ہیں بڑی خوشی سے اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ جو چاہے ان خوشیوں کے منانے میں شریک ہو۔

مذکورہ بالا دن کو جو بڑی خوشیوں اور ہنسیوں کا دن ہو گا وہ قیدی جسکا چال چلن اچھا رہا ہے رہا کر دیے جائیں گے اور ہنرمائیس کی سلطنت کے باقی قیدیوں کے

عمدہ خوراک ملے گی۔

روزِ ہمایون مذکورہ بالا پر مساجد کے متوالی اور امام اور دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے معاہدین جمع ہو کر بادشاہوں کے بادشاہ یعنی خدائے جل شانہ کی بارگاہ میں حضورِ معظم شہنشاہ کی درازی عمر اور اقبال مندی کی دعائیں مانگیں۔ خاص کر اہل اسلام کو ایسی دعا کے لئے ایک مناسب موقع پیش آئیگا۔ کہ دربارِ غالباً عین عید کے دن منعقد ہوگا اور مسلمانوں کا جم غفیر بلدے اور اضلاع کی ہر ایک مسجد میں اداے دو گانہ عید کے لئے جمع ہوگا پس یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان شہنشاہِ ہند کی خیر و عافیت کی دعا کے لئے اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں کیونکہ دنیاوی برکات کے لحاظ سے جو ملک معظم کے عہد میں لوگوں کو میسر بہن ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ شریک ہو کر دعا کے ذریعے سے اپنی احسان مندی کا اظہار کرے۔

سکندر آباد میں انگریزی فوج کی چھاؤنی نظام کی حدودِ مملکت میں واقع ہے وہاں کی فوج صف آرا ہوئی اور اعلانِ شاہی پڑھا گیا۔ سینٹ جارج واقع حیدر آباد خاص میں ایک مذہبی نمازِ جماعت ادا کی گئی۔ تیسرے پھر رزٹڈنسی میں دربار ہوا اور انہیں تقریباً ۴۴۔ امر اور ریاست حیدر آباد کے عہدہ دار موجود تھے اور نظام کی فوج باقاعدہ کی جماعتوں کے کمانڈنگ افسر۔ اور سکندر آباد اور بولارم میں جو فوج اور توپخانے قیادت میں انکی جماعتوں کے انگریز افسر اور دونوں چھاؤنیوں کے ٹاٹ افسر اور صفیون کے

بال دست ہندو پادشہ اور شاہی خیمہ سرگرمی سے لڑنے لگے۔ ان کے پاس ایک بڑا ٹیپو ہتھیار تھا جس سے شاہی
 رزٹرنٹ نے شاہی اعلان پڑھ کر سنایا اور اعلان کے علاوہ ان لوگوں کے نام جنگجو بننے
 کی تقریب میں اعزازی اسناد عطا کی گئی تھیں۔ برار میں یہ ہوا کہ امر اوتی خاص میں
 اور تمام اضلاع اور تحصیلات کے صدر مقامات میں دربار ہوئے اور روشنی کی گئی۔
 بڑودہ میں یکم جنوری سن ۱۸۵۷ء کو رزٹرنٹ نے ایک دربار ہوا اور گادی اور نوساری
 اور امرلی قسمیوں کے صدر مقامات میں دربار بھی منعقد ہوئے اور شاہی اعلان بھی پڑھ کر
 سنایا گیا۔ یکم جنوری سن ۱۸۵۷ء کو ۱۳۷ مجرم قیدی رہا کیے گئے۔ ہربائیس گیکوڑ نے اپنی
 راجدھانی میں واپس آکر اپنے محل واقع بڑودہ میں ایک بڑا دربار منعقد کیا اور دربار میں
 موجودگی رزٹرنٹ و یوروپین عہدہ داران و مجمع کثیر عہدہ داران ریاست دوسرے بڑو
 باشندگان بڑودہ شاہی اعلان علی رؤس الاشہاد پڑھا گیا اور توپ خانہ ریاست نے
 شاہی سلامی اتاری۔

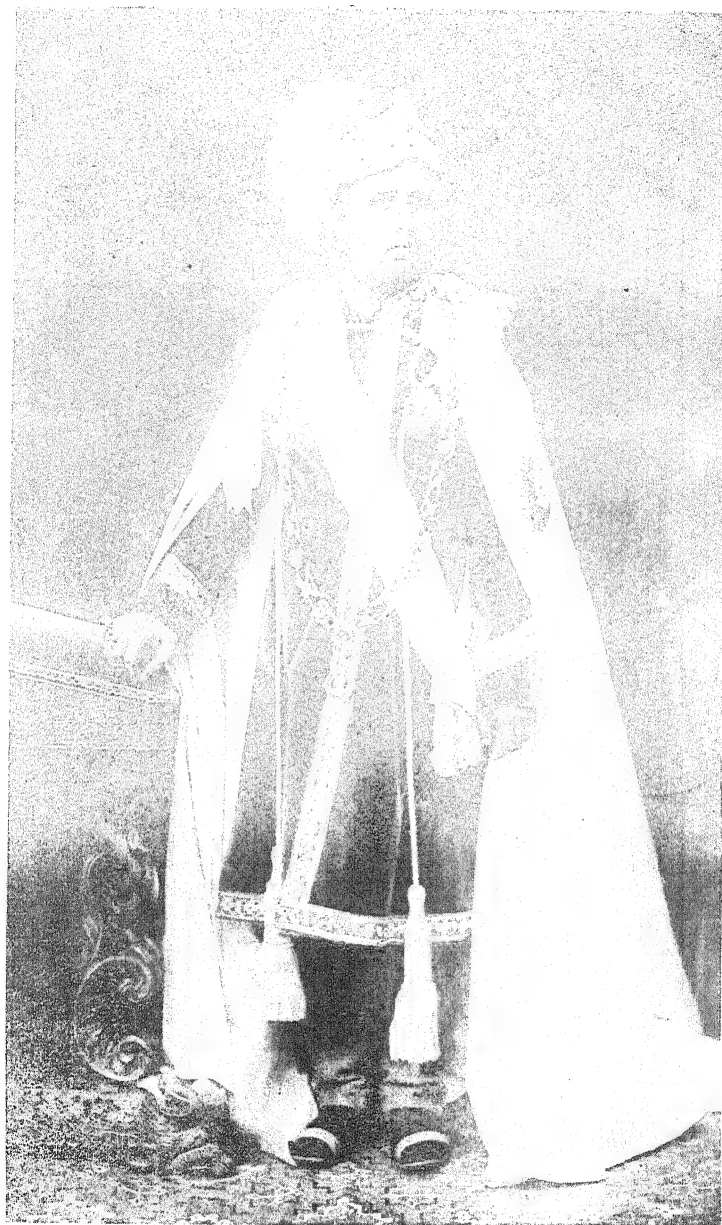
میسور میں ڈپٹی کمشنر نے تمام اضلاع کے صدر مقامات میں اور عہداروں نے تمام
 تعلقوں کے صدر مقامات میں دربار کیے اور شاہی اعلان بھی پڑھ کر سنایا۔ جن شہر
 میں میونسپل کمیٹیاں ہیں وہاں غریب کو کھانے کھلانے کے مڈرسوں کے بچوں کو مٹھایا
 تقسیم کی گئیں۔ کشتیوں کے ڈنگل ہوئے۔ رات کے وقت روشنی ہوئی آفتاب بازی چھڑ گئی
 ریاست کے جیلخانوں سے ۶۶ قیدی رہا کیے گئے اور ۴۳۲ قیدیوں کی سزائیں کم
 کر دی گئیں۔ ہندوؤں کے تمام مندروں اور مسلمانوں کی تمام مسجدوں میں ملک معظم

اور ملکہ معظمہ کی درازی عمر اور قابلمندی کے لیے دعائیں کی گئیں۔

کرک کے خوشنما صدر مقام مراکین معمولی کھیل تماشوں کے علاوہ شہر میں ایک جلوس نے بھی گشت لگایا جس میں شہنشاہ اور ملکہ کی دو بڑی تصویریں تھیں جن پر سب کی نظریں پڑتی تھیں۔ کشمیر میں ملکِ معظم کی واقعی تاریخ تاجپوشی یعنی ۹۔ اگست کی خوشی قیام گاہ گرام گمگ مین دن کے دن منائی جا چکی تھی کہ اُس دن ریاست کی طرف سے بڑی بھاری دعوت دی گئی تھی اور دعوت میں لیڈی کرزن بھی رونق بخش تھیں۔ دعوت کے بعد آتشیازی چھوڑی گئی اور گلرگ کے عقب میں ۱۴۴۰۰ فٹ کا بڑا بلند پہاڑ افاروت واقع ہے اُس پر روشنی کی گئی۔

ہمارا راجہ اور انکے بھائی راجہ سر امر سنگھ دونوں جلسے کے وقت موجود تھے۔ ۲۶۔ جون کو تقریباً دس ہزار غریبوں کو سری نگر میں کھانا کھلایا گیا۔ پھر یکم جنوری کو کشمیر کی خوبصورت دارالسلطنت میں اسٹنٹ رزڈینٹ نے پولو کے میدان میں ایک دربار کیا جس میں شہر کے تمام سربراہ اور وہ یور وینیز اور دیسی موجود تھے اور ریاست کی فوج اس وقت صف بستہ کھڑی تھی۔ سب سے پہلے کھیل کرتب دکھلانے لگے اور شام کے وقت سری نگر میں روشنی کی گئی۔ جموں میں قلعہ باہو گڑھ سے ایک سو ایک ضرب توپ کی شاہی سلامی اتاری گئی اور پانچزار غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ہمارا راجہ صاحب کے حکم سے منڈی مبارک میں ایک دربار منعقد ہوا جہاں ایک بڑی جماعت کے روبرو شاہی اعلان پڑھا گیا اس طرح کی آؤر سمین ریاست کے دوسرے حصوں میں بھی ہوئیں۔ راجہ جوتانے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سرگرمی کے ساتھ راجہ جوتانہ میں اس تقریب کی خوشیاں منائی گئیں ایسی گرمجوشی کے ساتھ تمام سلطنت میں کہیں بھی نہیں منائی گئیں۔ اُردو پور

کے سامنے وکٹوریال مین پڑھا گیا اور شاہی سلامی اتاری گئی۔ اُس دن ایک عام چٹھی منائی گئی۔ غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور گیارہ قیدی چھوڑے گئے۔ جیپور میں سکرٹری کو نسل نے ایک دربار میں جو محل سرہٹ میں منعقد ہوا تھا ایک اعلان پڑھا گیا اور ایوان نابارگرہ سے ایک شاہی سلامی اتاری گئی جو دھپور میں ۱۰ اقسادی سلامی کے سر ہونے پر چھوڑے گئے۔ بوندی میں اُن باتون کے علاوہ حضور شاہنشاہ اور ملکہ کے لیے ہندوؤں نے مندر وں میں اور مسلمانوں نے مسجدوں میں دعائیں مانگیں تمام بیکانیر میں بہت سی خوشیاں منائی گئیں۔ غریبوں کو خیرات دی گئی۔ بیکانیر کے شہر اور قلعے میں روشنی کی گئی۔ اور ایک دربار منعقد ہوا۔ ہمارا راجہ صاحب تو دہلی میں تھے مگر انکی جگہ راجپوتوں کی رسم کے موافق ڈھال اور تلوار گدی پر رکھی گئی۔ ہمارا کوٹا نے اس تقریب کی تعظیم میں ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء کے آخر تک کی تمام بقایاے مالگزاری معاف کر دی اور صرف اسی ایک سال کی بقایا ۱۵۹۲۰۰۰ روپے تھی۔ کسٹن گڑھ میں بڑے تکلف کے ساتھ خوشیاں منائی گئیں بھلے انکے پھول محل میں دربار ہوا اور اجدہانی اور کسے گردنوں میں روشنی کی گئی اور تاج پوشی کا ایک میلہ ہوا جس میں ناچ گانا نقالی لڑائی کی اچھل کود سب طرح کے مشغلے تھے۔ دو نگر پور میں جو کھیل تماشے ہوئے اُن میں تقریباً ایک ہزار بھیل بھی اندرون علاقے سے آکر شامل ہوئے اور اپنے ابتدائی طور سے گائے ناچے۔ چھ سو غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۳۶ قیدی رہا کیے گئے اور انکو اچھی طرح سمجھا دیا گیا کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے صدقے میں تمہارے کیا کیا



ايچ ايچ مهاراجه صاحب تراونكور
جي سي ايس آئي - جي سي آئي اي

اور ایک دربار منعقد کیا گیا اور اسمین شاہی اعلان لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا اور ملک معظم اور انگریزی راج کی صلح میں سنسکرت کے شلوک اور گجراتی زبان کے اشعار پڑھے گئے۔ اس طرح کی خوشیاں اجیر میر داڑک کے تمام ضلع میں منائی گئیں اور نیز ریاستہائے الورد و بانسواڑا و بھرتپور و دھولپور و جیلیمیر و جھالا دار و قرولی و پرتاب گڑھ و شاہ پور و سرولی و ٹونکٹانہ اندور و رزیدنسی میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کی عدم موجودگی میں ان کے ایک ایسٹنٹ نے سنٹرل انڈیا ایجنسی کے صدر مقام میں ایک دربار منعقد کیا۔ بہت سے تہنیت نامے آئے اور ایجنسی جیل سے ۲۱۵ قیدی چھوڑ دیے گئے۔

گوالیار کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں شاہی شلک سر کی گئی۔ یکم جنوری سے ۴ جنوری تک سرکاری دفتر بند رہے اور ۵۰ قیدی ریاست کے جیل سے رہا کیے گئے۔ ریاست اندور میں ۵۵ لاکھ روپے سے زیادہ بقایا بے مالگزار رہی اور ۷ لاکھ روپے سے زیادہ وہ قرضہ جو تجارت سے لینا تھا معاف کر دیا گیا۔ ۸ قیدی رہا کیے گئے راجدھانی کے محل اور بہت سی عمارتوں میں روشنی کی گئی اور شہر اندور میں ٹون ہال کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ بھوپال میں قلعے سے شاہی شلک سر ہوئی ایک عام دربار میں شاہی اعلان پڑھا گیا و فاتر چار روز تک بند رہے اور غراب کو کھانا کھلایا گیا۔ وسط ہند کی ریاستوں سے بھی اس طرح کی رپورٹیں آئیں۔

یکم جنوری کو تمام ٹراؤنکھور میں اس تقریب کا جشن منایا گیا اور بہت سے شہروں میں اس تقریب کی خوشی میں مستقل یادگاریں جاری کی گئیں۔ یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ

اس موقع پر تقریباً دس لاکھ آدمیوں کو کھانا کھلایا گیا۔ صدر مقام ٹرویٹرڈم کے دربار میں انگریزی اور ملایا لم زبانوں میں شاہی اعلان پڑھا گیا۔ ۳۵۰۰ مدرسے کے لڑکوں اور ۲۰۰۰ مدرسے کی لڑکیوں کی خوشی کے لیے سامان مہیا کیا گیا انھوں نے حضور ملک معظم اور ملکہ اور ہنر مائیس مہاراجہ صاحب کی درازی عمر اور اقبالندی کے لیے دعائیں مانگیں گیت گائے اور شلوک پڑھے۔

کوچین کے تمام مشہور شہروں میں جشن منایا گیا صدر مقام ازکولم میں شاہی اعلان دربار عام میں پڑھا گیا تقریباً چالیس ہزار عربا کو کھانا کھلایا گیا۔ کشتیوں کی دوڑ ہوئی اور روشنی کی گئی مندروں اور مسجدوں میں کیتھک اور سرین گرجاؤں میں حضور ملک معظم اور ملکہ کے لیے دعائیں مانگی گئیں اس ریاست میں ایک چوتھائی آبادی صوفیائیوں کے مختلف فرقوں کی ہے۔ شہر چٹوڑ میں ایک جلوس نکلا جس میں سب سے آگے پانچ ہاتھی تھے جن پر حضور ملک معظم اور ملکہ کی تصویریں تھیں اور نمبر بریگڈ کے سپاہی ہینرل خدم و چشم ساتھ تھے ایک ہال کا بنیادی تپھر رکھا گیا جو اس قریب کی خوشی میں بنایا جائیگا۔ کولھا پور کی رزٹنسی میں ایک دربار منعقد ہوا اور اسمین تمام سردار اور عہدہ داران ریاست جو مہاراجہ کے ساتھ دہلی نہیں گئے تھے شریک ہوئے اور ریاست کے توپ خانے سے شاہی شلک سر ہوئی۔ عربا میں نقدی تقسیم کی گئی اور سرکاری عمارتوں میں روشنی کی گئی۔

کچھ کی دار السلطنت میں یہ ہوا کہ الفوڈائی اسکول میں عام لوگ جمع ہوئے اور ان کے

روبروشاہی اعلان پڑھا گیا۔ علاوہ برین بھوج کی چھاؤنی میں جو انگریزی اور ہندوستانی فوج رہتی ہے اُنکی صفت بندی کر کے اعلان شاہی اُنکو بھی سنایا گیا۔ خان بہادر پستن جی سہراب جی بھوج والے نے بھوج صدر بازار میں ایک مدرسے کے مکان کا بنوا دینا اپنے ذمے لیا اور یکم جنوری کو اُسکا بنیادی شہر رکھا گیا۔ ریاست خیر پور کی دارالسلطنت اور دیگر مقامات میں مدرسے کے بچوں اور عربا کو کھانا کھلایا گیا۔ جو ناگرہ کی دارالسلطنت میں ایک دربار ہوا مدرسوں کے ۲۵۰۰ بچوں کی ضیافت کی گئی۔ عربا کو کھانا کھلایا گیا۔ محل اور دوسرے سرکاری مکانات میں روشنی کی گئی۔ بھاؤنگر کے ٹھا کر صاحب کے حکم سے اُنکی راجدھانی کے موتی باغ محل میں ایک دربار منعقد ہوا۔ عربوں کو کھانا کھلایا گیا اور مدرسوں کے ۵۰۰۰ بچوں کو دعوت دی گئی۔ کیمبے کے دارالسلطنت میں اسی تقریب کی یادگار کے طور پر ایک باغ لگایا جائے گا اور اُسکا نام ہوگا اڈوارڈ مہتمم کی تاج پوشتی کا باغ۔ قلعہ جنجیرا میں ایک دربار ہوا اور سردار نواب صاحب کی خاندانی سلامی کے اضافے کا اعلان کیا گیا۔ اور عربا کو کھانا تقسیم کرنے اور روشنی وغیرہ کے علاوہ ملک معظم اور ملک کی تصویریں مدرسوں کے بچوں میں تقسیم کی گئیں۔

ریاست پٹیا لہ میں یکم جنوری کو دارالسلطنت اور پانچ ضلعوں کے بڑے شہروں میں دربار کیے گئے اور سردار شاہی اعلان سنایا گیا۔ تہنیت نامے گزرانے گئے تفسیر کرنے والوں نے انگریزی عملداری کی برکات اور مہاراجا اور مردان ریاست کی خیر خواہی کے حالات شرح و بسط کے ساتھ بیان کیے۔ پٹیا لا اور بھٹنڈا اور کنناڈ کے قلعوں سے ۱۰۱ توپوں کی

شاہی شلک سر ہوئی۔ ریاست کے خرچ سے غریب لوگوں اور پودہ نشین عورتوں کے گردہ کثیر کو کھانا دیا گیا اور بہت سے قیدی رہا کیے گئے اور انکو آنکے گھر تک پہنچنے کا خرچ دیا گیا سوا لاکھ۔ راجدھانی میں روشنی کی گئی۔ اور پہاڑوں پر آگ روشن کی گئی۔ ہر مقام پر اس فیاضانہ امداد و اعانت کا نام لیا کرنا ضرور ہے۔ جو تاج پوشی کی خوشی میں ریاست پٹیار کے مصیبت مند کاشتکاران علاقہ نارنول کے حق میں کی گئی کہ یہ لوگ مدت دراز کی گرانی کی وجہ سے بہت تکلیف میں رہے ہیں ۳۳ لاکھ کی قدر تو بقیایاے بالنگاری معاف کر دی اور نارنول سے چرکھی دادرسی تک عمدہ سڑک بنانے کے لئے دو لاکھ کا خرچ منظور کیا۔

ریاست بھاوپور میں یکم جنوری سن ۱۹۱۷ء کو خود بھاوپور کے میونسپل ہال میں دربار ہوا اور موجودگی مجمع کثیر شاہی اعلان پڑھ کر سنایا گیا۔ یکم جنوری سے ۸ جنوری تک تمام دفاتر سرکاری بند رہے۔ غرابا کو اور قیدیوں کو کھانا تقسیم کیا گیا۔ ۲۵ قیدی جیلخانوں سے رہا ہوئے۔ اور اتنوں ہی کی ہزار میں بقدر مناسب کمی کر دی گئی۔ مدرسے کے بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور ریاست کے تمام مندروں اور مسجدوں میں ملکِ معظم اور خاندان شاہی کی درازی عمر اور سلامتی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

ریاست جیند کی راجدھانی سنگرد میں یکم جنوری سن ۱۹۱۷ء کو دیوان خانہ ریاست میں دربار ہوا اور اس میں شاہی اعلان پڑھا گیا۔ مندروں میں خاندان شاہی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ سنگرد اور ریاست کے بڑے شہروں میں روشنی کی گئی۔ ۲۱ قیدی رہا کیے

گئے اور ۱۰۹ روپے کی قدر جہانے اور ۲ ۱/۲ لاکھ کی قدر قرضہ جو ریاست کو لوگوں سے لینے تھے معاف کر دیے گئے۔

ریاست نابھامین یہ ہوا کہ خود نابھامین دربار ہوا اور سردار شاہی اعلان پڑھا گیا۔ ۲۷ قیدی چھوڑ دیے گئے۔ شہر میں روشنی ہوئی اور علیٰ ہذا القیاس ریاست کے دوسرے قصبات میں۔ خاص نابھامین میں دن تک عریبون کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ایک دن ہر ضلع میں۔ عہدہ داران ریاست جو راجہ صاحب کے ساتھ دہلی گئے تھے انکو خلعت دیے گئے اور چھ ہفتے کی تنخواہ خلعتوں کے علاوہ۔

فرید کوٹ میں بادشاہ سلامت اور خاندان شاہی کے لیے جو دعائیں مانگی گئی تھیں انکے علاوہ دائیسراے اور پنجاب گورنمنٹ کی کامیابی کے لیے بھی خدا سے التجا کی گئی۔ ۵۱ قیدی فرید کوٹ کے جیلخانے سے رہا کیے گئے۔

نواب لوہارو نے تاجپوشی کی خوشی میں ایک انگریزی شفا خانہ جاری کیا اور یہ انکی ریاست میں اس قسم کا پہلا ہی شفا خانہ تھا۔

نواب رامپور نے تاجپوشی کی خوشی میں تقریباً دو لاکھ روپیہ مطالبہ مالگزار می معاف کر دیا اور جیلخانے سے چند قیدی بھی رہا کیے۔

ہمارا راجہ کوچ بہار کے حکم سے یکم جنوری سن ۱۹۱۷ء کو انکے محل میں دربار ہوا اور آسمین تمام عہدہ داران ریاست جو اس وقت دارالریاست میں موجود تھے بلائے گئے اور انکے ساتھ راجکن اور پنڈت سربراہ اور دہ جوت دار اور سوداگر۔ ہمارا راجہ نے ایک

اعلان اپنی طرف سے جاری کیا تھا وہ پڑھا گیا اور اس کے بعد بابے والون نے جو دربار ہال کے سامنے کھڑے تھے قومی گت بجائی اور ۱۰ توپوں کی شاہی شلک سر ہوئی۔
 پنپال کی راجدھانی کھٹمنڈو میں ایک شاہی شلک سر کی گئی برما کی ریاستہائے شان نے جو دور دست واقع ہیں اپنے طور پر اس تقریب کی خوشی منائی اور چن کے پہاڑوں میں ہر ایک بڑی مرتفع چوٹی پر سو میل سے زیادہ طول تک آگ روشن کی گئی لوگ کہتے ہیں کہ یہ نظارہ بڑا دلچسپ تھا۔

خلیج فارس کے ایجنٹ نے یہ رپورٹ کی کہ یکم جنوری کو زیمبزی میں اور بوشاڑ کی رعایاے برطانیہ نے عام تعطیل منائی۔ سربراہ اور وہ پارسی عہدہ داروں سوداگروں اور بندرعباس کی ہندوستانی انگریزی رعایا نے برٹش وائس کانسل کو مبارکباد دی اور ڈپٹی گورنر نے وائس کانسل کے یہاں کھانا تناول فرمایا۔ مسقط میں مختلف کانسلو کے دفاتر پر جو جھنڈے لگے ہوئے تھے اُن پر پھریرے چڑھا دیے گئے تھے سلطان کے حکم سے ۱۰ توپوں کی شاہی شلک سر ہوئی۔ سلطان بعد میں برٹش ایجنسی کو مبارک باد دینے کے لئے تشریف لے گئے اور انگریزی رعایا کی دوکانوں پر روشنی کی گئی ہنرپائیس سلطان نے ہنرکسلنسی وائسرائے کو مفصل ذیل تاریخ بھیجا۔

میں یورکسلنسی سے التماس کرتا ہوں کہ آپ اس مبارک موقع پر میری دلی مبارکباد قبول فرمائیں اور حضور ملک معظم کو بھی اسکی اطلاع دین مسقط کے ہندوؤں کی جماعت نے ایک مبارکباد کا تار پوٹیکل ایجنٹ کو جو اس وقت دہلی میں تھے بھیجا۔ مشہد میں ایک

عہدہ دار رہتا ہے جو خراسان و سیستان کے علاقے کے لیے حضور ملک معظم کا کانسل جنرل اور گورنر جنرل کا ایجنٹ بھی ہے اُس کے صدر مقام میں جشن سرکاری طور پر اگست ۱۹۱۷ء میں منایا جا چکا تھا لیکن یکم جنوری ۱۹۱۷ء کو کانسل نے یورپین لوگوں کو دعوت دی اور ۲۰ ہندوستانی انگریزی رعایا اور افغانوں اور ایرانیوں کو ہندوستانی اچھی نے دعوت دی جہاں کانسل جنرل نے تقریر بھی کی جس میں پہلے انھوں نے دربار دہلی کا تذکرہ کیا اور چونکہ عبدالمدخان دالی افغانستان کے ایجنٹ بھی موجود تھے اس وجہ سے انھوں نے امیر کابل اور حضور ملک معظم کی سلطنت میں جو باہمی قومی ربط و اتحاد ہے اُس کا بھی تذکرہ کیا۔

عرب کے اُس علاقے میں جو ترکوں کے زیر حکومت ہے یہ ہوا کہ بغداد اور کر بلاہین کانسل جو حضور ملک معظم کی نیابت کرتے ہیں اور سربراہ آردہ انگریزی رعایا ان سب کے مکانات میں روشنی کی گئی اور اُس دن ایک عام تعطیل منائی گئی دو دنوں جگہ انگریزی کانسل نے ممالک غیر کے کانسلون کو دعوت دی۔

یہ جشن جو یکدلی کے ساتھ کیے گئے اور ایسے مشہور عام ہوئے ان کا نتیجہ یہ تھا کہ تمام سلطنت ہندوستان میں کوئی چھوٹے سے چھوٹا بھی گاؤں نہ تھا جس میں دہلی کے جشن کی اور اُس تقریب کی خبر نہ پہنچی ہو جسکی وجہ سے یہ منعقد ہوا تھا۔ جب خوش نصیب تماشائی جو دہلی میں آئے تھے اپنی اپنی جگہ کو واپس گئے تو اُن تعجب انگیز نظاروں کی بابت جو انھوں نے دیکھے تھے سوالات کی بوجھار ہونے لگی اور چند مقامات میں خاص کر ڈھا کے میں جو بنگال کا قدیم دارالخلافہ ہے عام لوگوں کے خیالات میں سطح کی تحریک پیدا ہو گئی کہ وہاں کے باشندگان اُس وقت تک

جس سے نہ بیٹھے جب تک انہوں نے فریبی دربار کی اپنے ہاں نقل نہ اتار دی جس میں ہاتھیوں کے
جلوس کے علاوہ اعلیٰ عہدہ دار اور روسا ہندوستانی بھی شریک تھے۔ ہندوستان کے بہت سے
صحتوں میں مہینوں تک رہتے رہتے کہ وہ رہا اور ایک افسر نے جو اپنے کام پر مامور تھا وہ میں
ایک برس کے بعد واپس آئے یہ رپورٹ کی کہ میرے ضلع میں ابھی تک اسی کا چرچا ہوتا
رہتا ہے یہ کہنا حق بجانب ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں آج تک کوئی ایسا واقعہ
نہیں ہوا جسے ۳۰ آدمیوں میں سے اکثر کے دلوں پر ایسا گہرا نقش بٹھایا ہو۔



ايڇ ايڇ راجه صاحب نرڇن
جي سي ايس آڻي

باب دوازدہم

خاتمہ

دہلی کے جلسوں میں سے اب اخیر جلسے کی کیفیت لکھنے کو باقی ہے ۹ جنوری ۱۷۹۷ء کو جمعہ کی شام کو ڈائریکٹ رخصت ہونے والے تھے اسی شام کو ڈائریکٹ کے خیون میں ایک ایواننگ پارٹی دی گئی اور اس میں تمام والیان ریاست اور اعلیٰ حکام اور ممتاز اصحاب جو سیر و سیاحت کے لیے دہلی آئے ہوئے تھے مدعو کیے گئے یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے کہ اس محفل کا ایک مقصد بھی تھا کہ ڈائریکٹ اور والیان ریاست کی ذاتی ملاقات کا ایک موقع نکالا جائے ورنہ معمولی حالتوں میں تو اسکی ہی صورت تھی کہ والیان ریاست ہزار کسلنسی سے ملنے آئیں اور ہزار کسلنسی تمام مستحقانِ باز دید کی باز دید کو جائیں۔ مگر ڈائریکٹ کو صرف دس دن کی مہلت تھی اور اس محدود وقت میں دید باز دید کا ہونا کسی طرح ممکن نہ تھا۔ حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اگر تمام والیانِ مستحقِ باز دید کے ساتھ دید باز دید کا معاملہ کیا جاتا تو اسی میں دس دن اور لگتے۔ ایک تو مختلف فرد گاہین اتنے بڑے دور و دراز فاصلے پر تھیں کہ اسکے طے کرنے میں وقت صرف ہو تا دوسرے دید باز دید کے لیے والیان ریاست کثرت سے تھے یعنی ایسی رسمی اخلاقی دید باز دید کی ملاقاتیں ۱۶۰ سے کم نہ تھیں۔ لارڈ کرزن کو اس

میں تھے اور ڈائری کے کی حیثیت سے قریب قریب ہر ایک فرمانرواے ریاست کے ساتھ رسمی دید باز دید کر چکے تھے اور اس طرح کی ملاقاتیں ان کے حق میں چند ان ضروری بھی نہ تھیں اور بنظر مزید احتیاط انھوں نے دالیان ریاست کو اس ذمہ داری سے بھی سبکدوش کر دیا تھا کہ ریاست کی شان و شوکت کے ساتھ ان سے ملنے کو آئیں۔ یہ صورت میں رخصتی پارٹی سے جو ڈائری کے خیمہ گاہ میں جمع کی گئی عمدہ طور سے اس فرد گزشت کی تلافی ہو گئی۔ چونکہ ہندوستانی گورنمنٹ کے انگریزی اور ممالک غیر کے اکثر ہانوں نے فرمانروایان ریاست کو صرف جلوس شاہی میں دیکھا تھا تو پھر ان کو اس نظام کی وجہ سے ایک خانگی مجمع میں ملنے جلنے کا موقع مل گیا۔

یہ مجمع جو ڈائری کے عالی شان ملاقات کے خیمے میں ہوا تھا کئی اعتبار سے مشیل تھا اس سے پہلے کبھی ایسا موقع نہیں ہوا کہ ہندوستان میں تقریباً تمام فرمانروایان راجپوت پٹھان۔ مرہٹے۔ عرب اور شان، ایک کمرے میں جمع ہوئے ہوں۔ روس اپنے مختلف قومی لباس فاخرہ میں جبکہ اکثر حصوں پر جو اہل ہرت ٹنگے ہوئے تھے اپنے امیر صاحبوں کے ساتھ جس وقت یوروپینز لیڈیز میں جو اپنے دستور کے مطابق پوشاکیں پہنے ہوئے تھیں اور افسروں میں جو دردی پہنے ہوئے تھے چلتے پھرتے تھے تو بہت ہی بچھے معلوم ہوتے تھے۔ شام کی مراسم میں سے وہ مختصر مگر مؤثر رسم بھی کچھ کم دلچسپ نہ تھی جس میں ہزاراں ڈائمنس ڈیوک آف کانٹا نے نہایت مغرور طبقہ ہاتھ کے گریٹ ماسٹر ہونے کی حیثیت سے

نظامِ حمید آباد کو اسی طبقے کے گرنیڈ کو اس کے خلعت سے سرفراز فرمایا اور میجر جنرل
اڈوارڈ لاک ایٹ رسایون کے انسپکٹر جنرل اور میجر جنرل چارلس کمین اجرٹن کو جو اوقت
پنجاب فراینٹ فورس اور فراینٹ ڈسٹرکٹ کے کمانڈر تھے اسی طبقے کے نائٹ کا تمغہ
عنایت کیا۔ اسکے بعد ہنری ایل ہنریٹس نے ہنریٹس مہاراجہ کو لٹاپور کو رائل وکٹوریہ
طبقے کے نائٹ گرنیڈ کمانڈر کے خلعت سے سرفراز فرمایا اور خاص خاص والیان ریت
کو جو سن ۱۹۰۷ء میں تاجپوشی کی تقریب پر لندن میں موجود تھے سونے کے تمغے عنایت
کیے۔ وہ خاص خاص والیان ریاست مہاراجگان کو لٹاپور وایدو کوچ بہار تھے۔
ہنریٹس آغا خان کو بھی انکا تمغہ اسی موقع پر ملا۔ اس رسم کے خاتمے پر ہنریٹس کی اسیر
حسب الارشاد ملک معظم اصحاب مفضلہ الذیل کو خطاب نائٹ کا اعزاز بخشنے کے
لیے آگے بڑھے۔

آنریبل مسٹر ولیم ادونز کلارک چیف جج پنجاب چیف کورٹ۔ آنریبل مسٹر ٹیلو کاش
ٹرنر پریزیڈنٹ بنگال چیمبر کامرس۔ لفٹننٹ کرنل جیمس لوئس واکر فینز کمانڈنٹ ۲ پنجاب
رائفل والینٹرز و مسٹر جارج واٹ ڈائرکٹر ٹرانسپورٹ و صنعت اہل ہند۔

اگلے دن یعنی ۱۰ جنوری روزِ شنبہ کو ہنریٹس کی اسیر اور دیر ایل ہنریٹس کوک اور جیس آف کمانڈ
دہلی سے رخصت ہوئے۔ لارڈ کرزن تو دورے پر روانہ ہوئے اور دیر ایل ہنریٹس نے سفرِ شہادت کو کرنا
شروع کیا۔ روانگی سرکاری طور کی تھی اور ریلوے سٹیشن پر بالکل ویسا ہی انتظام تھا جیسا کہ آمد کے دن تھا۔
دیسرے کے خیمہ گاہ سے لیکر ریلوے سٹیشن تک سارے رستے فوج قطار باندھے کھڑی تھی بایں طور کہ

لینڈون روڈ پر اس مٹھم ٹک بہان روٹھی پڑ گئی سڑک سے ٹی سپر رائی سرے کے قریب سے
 کی پیدل پلٹن تھی اور باقی رستے پر علی پور اور قدسیہ کی سڑکوں سے ہوتے ہوئے موری
 دروازے میں سے گزر کر ڈفرن برج پر اور پھر کوئین روڈ کی برابر سکند ڈوئرن کی پیدل
 پلٹن اور اسی ڈوئرن کے بابجے والے جا بجا رستے کے مختلف مقامات پر کھڑے کر دیئے
 گئے تھے۔ وائیسرے کی ملاقات کے خیون کے سامنے دوسری پلٹن یعنی منسٹر فیزیلیرز کا
 ایک گارڈ آف آنراپنی پلٹن کے بابجے والوں کے ساتھ صف باندھے کھڑا تھا۔ دکن
 پونے گیا رہ بجے ایک گاڑی میں وائیسرے اور ڈچس آف کانٹا انکے پیچھے ایک دوسری
 گاڑی میں ڈیوک آف کانٹا اور لیڈی کرزن ریلوے سٹیشن کو روانہ ہوئے۔ ساتھ
 میں انکے اہلی سواہی تھے اور اردلی میں امپیریل کیڈٹ کا دستہ اور وائیسرے کا بادی گارڈ
 اور وائیسرے کے خاصے کار سالہ ایک فیلڈ میٹری نے جو پستے پر تعینات تھا اس صوبہ
 توپ کی ایک شاہانہ سلامی اتاری۔ جون ہی ہزار گیلسنسی اور دیر رائل ہاؤسنگ سٹیشن میں
 داخل ہوئے نارتھیمپٹن شائر رجمنٹ کے ایک گارڈ آف آنر نے جو سٹیشن کے باہر
 بابجے والوں کے ساتھ کھڑا تھا ہیریزنٹ آرم کی سلامی دی اور جون ہی پلیٹ فارم پر
 پہنچے نارفارک رجمنٹ کے بابجے والوں نے قومی گت چھیڑی۔

تمام اعلیٰ حکام شمول گورنران مدراس و ممبئی و کانڈران چیف و لفٹنٹ گورنران
 و سرکردگان نظامت اور علیٰ ہذا القیاس ایک یا دو میسوں کو چھوڑ کر جو علالت کی وجہ
 سے حاضر نہ ہو سکے تمام والیان ریاست جو دربار میں حاضر تھے اور مالک غیر کے قائم مقام

سبھی توٹیشن پر جمع تھے۔ فوجی افسر اور ملکی عہدہ دار جو دردی پہننے کا استحقاق رکھتے تھے۔
فل ڈرس مین تھے اور ہندوستانی راجے اور نواب دہلی مین دوبارہ اور آخری بار اپنے شاہانہ
لباس پہن کر آئے تھے۔ پہلے سپیشل ٹرین مین ویر رائل ہائینسز ڈیوٹ اور ڈس آف کانٹ
پشادور جانے والے تھے۔ ہنر رائل ہائینس نے روانگی سے پہلے دالیان ریاست اور اعلیٰ حکام
کے ساتھ جو موجود تھے مصافحہ کیا اور اسکے بعد وائسیرے اور لیڈی کرزن کو خدا حافظ
کہہ کر گاڑی مین داخل ہوئے۔ راجے والون نے قومی گت بجائی اور جون ٹرین نے چلنا
شروع کیا قلعے کی فیصل پر سے تو پچانہ نے شاہی سلامی سر کی۔

آب وائسیرے نے جو پاؤ گھٹنے بعد جانب مقابل مین جانے والے تھے ہر ایک دالی
ریاست اور حکام اعلیٰ اور نیز امپیرل کیڈٹ دستے کے افسرون اور ممبر کو خدا حافظ کہا
جون ہی ہنر کسلنسی کی ٹرین نے پلیٹ فارم چھوڑا راجے والون نے قومی گت بجائی اور
دوسری شاہی سلامی سر ہوئی اور تمام حاضرین نے ہنر کسلنسی کو دلی جوش سے تین
چیر دیے۔

وہ چل پھل کا پندرہ واڑہ جسمین حضور شاہنشاہ معظم کی تاجپوشی کی تقریب بڑی شان
شوکت سے منائی گئی تھی جسمین لوگوں نے بڑے شد و مد سے اظہارِ خیر خواہی کیا اور
جو تمام ہندوستان کے طول و عرض مین جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے گونج اٹھی
اب ختم ہو گیا۔ اور اب صرف یہ بات باقی رہ گئی کہ جو ہندوستانی اور انگریز دربار کے
دیکھنے کے لیے مہلی آئے تھے اور بجائے خود انکا ایک جم غیر تھا جس قدر جلد ممکن ہو سکے

منتشر ہو جائیں اور سرکاری عہدہ دار جو بہت محنت کرتے رہے ہیں خیمہ گاہوں کو بالکل صاف
کر دیں اور دہلی کو اسکی اصلی حالت پر کوٹا دیں۔ وائسیرے کی روانگی کے دن مفصل فیمل
سرکاری حکم شائع اور شہر کر دیا گیا۔

ہنر کلسنسی وائسیرے رخصت ہوتے وقت اُن تمام فوجی اور ملکی افسروں کا شکریہ
ادا فرماتے ہیں جو دربار تاج پشی اور اسکی تقریبات کے متعلق مختلف رسموں کی بجا آوری
اور اُنکے انتظام کرنے میں خوب سرگرمی اور بڑے زور اور دسوزی سے کام کرتے
رہے ہیں اور اُنکو اس پوری کامیابی پر جو اُنکی محنت کی وجہ سے ہوئی ہے مبارک باد
دیتے ہیں۔ ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹاٹ نے براہ و فور کرم یہ استدعا کی ہے کہ
اس پیام تہنیت میں اُنکا نام بھی شریک کر دیا جائے۔

ملکی اور فوجی افسروں کی جماعت نے جیسے جیسے کام کیے اور حق یہ ہے کہ اس ٹپے
ازدحام کا حسن انتظام ان ہی لوگوں کی مساعی جمیلہ اور پیش بینی کی طرف منسوب کیا جانا
چاہیئے ان خدمات کا اعتراف مزید گورنمنٹ آف انڈیا کے مراسلہ، مئی ۱۹۰۳ء
موسومہ سکرٹری آف سٹیٹ میں لکھا گیا۔ اس مراسلے میں گورنمنٹ آف انڈیا نے دہلی
کی اس یادگار کی پولیٹیکل صورت حال اور اسکے نتائج سے بالتفصیل بحث کی ہے وہ مراسلہ
بشمول دیگر کاغذات ضمیمے میں چھپا ہوا موجود ہے اور وہ خود ناظرین کو دربار کے ضروری
حالات بخوبی بتا سمجھا دیکا۔ اسمین بالتخصیص سنٹرل اور انگریز کمیٹیوں کا اور علی
سبیل التعمین متعلق سنٹرل کمیٹی سر ہیو بارنز اور میجر جنرل ہنری کاوڈر متعلق انگریز کمیٹی

میراج پٹن اور کپتان اسے ڈی مینس کا تذکرہ ہے سر ہیو بارنز کو جو فی الحال برما کے لفٹنٹ گورنر ہیں تمام معاملات رسمی تکلفات کا بھی اہتمام سپرد تھا اور انکی کامل طیاران آنگا جان کا ہی کے ساتھ چھوٹی سی چھوٹی جزئیات کی طرف متوجہ ہونا اور انکی احتیاط کوئی ممکن الوقوع فروگزاشت بھی نہ ہونے پائے یہ باتیں ہر ایک دیکھنے والے کو بادی النظر میں دیکھ پڑتی تھیں جبکہ ہر ایک تقریباً بن تقریبات سابقہ کے ساتھ انتظام کی کامیابی میں ہمسری کا دم بھرتی تھی۔ سر ہیو بارنز کو انکے نہایت محنت طلب کام میں تمام ہندوستان کے پولیشل افسروں کی بڑی جماعت نے جبکہ نامضیمہ ۶ میں مندرج ہیں ٹی لایق قدر مدد دی۔ ان افسروں نے نہایت تو سر ہیو بارنز میں اور ان حکام میں جنکو دربار کا انتظام سپرد تھا متوسط کا کام دیا اور دوسری طرف والیان ریاست اور مقامی حکام میں جنکے ساتھ انکو تعلق تھا۔ ان میں کا ہر ایک عمدہ دار ایک یا چند والیان ریاست کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا اور اسکو ہر روز اس والی ریاست کے خیمہ گاہ پر جانا پڑتا تھا جو بعض صورتوں میں سات میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ یہ بھی اسیکا کام تھا کہ تمام سرکاری مراسموں کو دوہرائے اور انکی بجا آوری کے وقت موجود رہے والیان ریاست کی آمد و رفت کے وقت اور جب کبھی ریاست کی حیثیت سے کہیں جائیں مناسب طریقے سے انکا استقبال کرے انکو رخصت کرے۔ اور عموماً ہر ایک چیز جو انکی آسائش اور منزلت کے لئے ضرور ہو اسکی خبر رکھے۔ والیان ریاست کے خیموں کا نصب کرنا انکو ترتیب دینا یہ بھی کچھ ایسا آسان کام نہ تھا جو ان عمدہ داروں سے متعلق کیا گیا تھا اور اکثر صورتوں میں ہندوستانی

ریاستوں کے باہمی محاسبات کی وجہ سے ان عہدہ داروں کو بڑی دقتیں پیش آتی تھیں اور وہ ایسے معاملات ہوتے تھے جنکا یہ لوگ بزرگوں کے وقت سے بڑا خیال رکھتے چلے آئے ہیں اور سب اوقات چھوٹی چھوٹی باتوں سے جیسے قرب اور حق مرور آب کشی چاہ وغیرہ پر نوکر چاکروں کی ضد سے بات کا بتنگڑ بن جایا کرتا ہے اور انکا تصفیہ تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔

جو کام اور جو تردد حکام صدر مفصل پر عائد کیا گیا تھا اسکا بوجھ بھی بجائے خود بھاری بوجھ تھا کہ یہ لوگ امن عام کے قائم رکھنے اور پولیس اور ضوابط صفائی کی درست کارروائی اور فرد گاہ کے اندر اور ہندوستان کے دوسرے مقامات میں لوگوں کی آمد و رفت کی نگرانی کے ذمہ دار قرار دیے گئے تھے۔ اور یہی حال تھا ان خاص عہدہ داروں کا جو کسٹریٹ اور ڈاک اور تار اور عام تندرستی اور روشنی اور آب رسانی وغیرہ کی نگرانی پر مامور تھے۔ منجملہ ان لوگوں کے جو ایسے نازک وقت میں شرائط خدمت بجالائے اور بعد کو گورنمنٹ نے انکا شکریہ ادا کیا مسٹر گارڈن واکر کمشنر اور میجر ڈگلس ٹپی کمشنر ملی جو سنٹرل اور ایگزیکٹو کمیٹیوں کے متعدد ممبر تھے کرنل۔ ایچ۔ ایف لائینر ٹنگری۔ ڈائریکٹر محکمہ رسد و روانگی۔ لفٹنٹ کرنل۔ سی۔ جے۔ پیمر کمشنر حفظان صحت۔ لفٹنٹ کرنل تھارنل۔ ایگزیکٹو افسر حفظان صحت۔ رائے بہادر گنگا رام تعمیرات عامہ کے نگران حال۔ رائے بہادر دولت رام۔ سوپرٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات۔ مسٹر۔ او۔ لینر۔ محکمہ تار برقی و مسٹری۔ برون۔ انپکٹر جنرل پولیس پنجاب۔



ايڇ ايڇ تهاڳر صاحب مروري
چي سي آئي اي

لا زمان پولیس جو تمام خدمات متعلقہ دربار پر مامور تھے ان میں ۳۶۔ انگریز فسر تھے ۱۶۵۔ انگریز اور ہندوستانی انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹر اور ۳۶۹۱ سارجنٹ اور کانسٹیبل پولیس نے مسٹر سی۔ بیرون اور انکے ماتحت افسروں کی لائن نگرانی میں سڑکوں کا چھینٹہ گاڑیاں اور سواروں کی آمد و رفت لگی رہتی تھی اور خوف تھا کہ انکو اذیتوں کی کسی قطاریا باقی یا چھکڑوں کے سلسلے سے گزند نہ پہونچ جائے بہت ہی اچھی طرح بندوبست کیا اور ایف پی تھیٹر۔ قلعے۔ پولو کلب کے باہر اور آتش بازی کے چھٹنے کی رات گاڑیوں کا انتظام نہایت خوش سلو بی سے کیا اور تمام مراسم کے ختم ہونے پر مجمع کو اسطرح منتشر کرنے میں کہ کسی طرح کا جرم واقع نہ ہو بڑا کام کیا۔ جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ اکثر کانسٹیبل جو دہلی میں طلب کر لیے گئے تھے ایسے لوگ تھے جنھوں نے بیرونی ضلعا میں عمریں تیر کر دی تھیں اور جس کام کے سر انجام کی ان سے اب توقع کی گئی تھی اسکا انکو مطلق تجربہ نہ تھا تو پولیس کے انتظامات کی کامیابی زیادہ تر قابل تحسین پائی جاتی ہے پندرہواڑے میں کلیتا جرموں کا واقع نہ ہونا زیادہ تر دارو گیر کے محکمہ خاص کی ہوشیاری کی وجہ سے تھا جو صید بھگلی و دیکیتی کے مسٹر لیچ ایل کبل کے تحت میں تھا کہ یہ لوگ دہلی کے ہر ایک نامی چور اور مشتبہ اشخاص کو بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی نظریں رکھتے تھے اور علاوہ برین انھوں نے ہندوستان کے تمام علاقوں کے اسی قسم کے بہت سے لوگوں کو جو دہلی کی تاک میں تھے ریلوے کی سڑکوں پر روک رکھا تھا۔

کے لیے جو امن عام اور لوگوں کی آسائش پر عائد ہو سکتا ہے اور ہندوستان کے معمولی قانون کی رو سے جرم نہیں ہے درخواست کر کے اس امر خاص کی قانونی منظور حاصل کی گئی اور دہلی دربار پولیس ایکٹ ۱۹۰۲ء کے نام سے خاص قانون نافذ ہوا جو پنجاب کے قوانین میں داخل ہے کریٹیل ایج بی تھارنل کیمپ کے خاص مجسٹریٹ مقرر ہوئے اور زیادہ سنگین مقدمے جو پولیس کی دست اندازی کے لائق ہوتے ان ہی کے روبرو پیش کیے جاتے تاکہ جرایم صغیرہ کا فیصلہ تڑپڑ ہو سکے۔ پنجاب گورنمنٹ نے کئی عہدہ داروں کو مجسٹریٹ درجہ اول اور از روے دفعہ ۲۶۰ مجموعہ ضوابط فوجداری سرسری سماعت کے اختیارات دیدیے تھے ان لوگوں کے ذمے کتنا ہلکا کام تھا یہ بات مراسلہ مذکورہ بالا کے ملاحظے سے ظاہر ہوگی جو اس کتاب کے ضمیمہ ۳ میں چھپا ہوا موجود ہے۔

درباری خمیہ گاہوں کی ڈاک کے انتظامات مکمل سپانے پر رے بہادر دولت رام نے چلائے۔ دربار کے تعلق سے کل ۲۷ ڈاکخانے کھولے گئے جنکے کارپرداز ایک توجیف سوپرٹنڈنٹ تھے۔ سوپرٹنڈنٹ ۵ انسپکٹر ۲۵ پوسٹاسٹرا ۱ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر اسٹنٹ پوسٹاسٹرا اور کلرک ۴۵ چٹھی رسان ۴۵ پارسلوں کی بندش کرنے والے ۳۰ سائل اور اردلی کے چراسی ۱۲۔ اور سیر اور ۳۷ شاگرد پیشہ۔ دربار کے صدر ڈاکخانے میں جو تلاش کا دفتر تھا اسکے ذمے بڑا بھاری کام تھا۔ ان لوگوں نے ہزاروں دہلی کے آنے والوں کے نام اور پتے جمع کیے خطوط وغیرہ کے ٹھیک پہنچانے کے بارے

میں جو جو ہدایتیں جاری ہوتی رہتی تھیں یہی لوگ آنکھ لیکر یا تختہ نگو آنکلی اطلاع دیتے رہتے تھے اور لاپتہ خطوط کے دفتر سے جو تلاش کا صیغہ متعلق تھا انہیں جتنے کام کرنے پڑتے تھے یہی لوگ کرتے تھے۔ ڈاک میں ایسے لوگ رکھے گئے تھے جو فارسی اور کتنی غیر زبانوں کا تو کیا مذکور ہے کشمیری سے لیکر برمی زبان تک ہندوستان کی سلطنت میں جتنی دسی زبانیں بولی جاتی ہیں بقدر معلوم ہر ایک زبان کو پڑھ سکتے تھے اور صورتیں جو ڈاک والوں کو حل کرنی پڑتی تھیں اکثر عجیب اور پیچیدہ ہوتی تھیں۔ ڈاک والے ایسا اندازہ کرتے ہیں کہ غیر معمولی بلا جسٹری خط و کتابت کا سارا انبار جو دہلی میں تقسیم کیا گیا اور جسکو پرتے کی رو سے انعقاد دربار کی طرف منسوب کر سکتے ہیں خط پارسل ملا کر ۳ لاکھ تک پہنچا ہو گا۔ غیر معمولی پارسل ویلیو پیبل سیکٹ رجسٹری شدہ چیزیں جو دربار میں آئیں ان کا شمار ۷۰۰۰ سے زیادہ ہی زیادہ تھا۔ غیر معمولی مٹی آرڈر جو دہلی سے جاری ہوئے تقریباً ۵۰۰ ۶۶۸ روپے کے ۲۸۰۰۰ مٹی آرڈر تھے ڈاک کی کل آمدنی جو دربار کی وجہ سے بتائی گئی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزید چھ سے آمدنی بہت زیادہ ہوئی۔ انڈین ٹیلیگراف ڈپارٹمنٹ نے مراسلت کی غیر معمولی کثرت خیال کر کے اسکے لئے فی الوقت سامان کر لیا تھا دہلی بمبئی۔ کراچی۔ لاہور۔ سکر۔ آدہ آباد۔ کانپور اور کلکتہ کے درمیان مزید تار لگا دیے گئے تھے دہلی میں مستقل تار گھر پہلے سے تھے لیکن دربار میں مہافون اور عمدہ دارون کے آرام کے لئے گیارہ مقامی تار گھر مفصل ذیل مقامات میں کھول دیے گئے سنٹرل کمپ۔ وائسرا کے کمپ۔ کانسلرانڈ پریس کمپ۔ میڈنر ہوٹل (نمبر ۱۷ ٹیر کمپ) بادل سلائی ڈیپو سنٹرل سلائی آزاد پور بمبئی جفیس کمپ۔ سنٹرل انڈیا

ذریعے سے اور اسکی زیر نگرانی کام کرتے تھے۔ ٹیلیفون کے تاروں کا ایک جال تمام کیمپوں میں پھیلا دیا تھا جسے عہدہ داران دربار کو عجلت اور آسانی میں پیش بہاء ددی۔ دربار کی ضروریات متعلقہ تار پوری کرنے کے لئے تقریباً ۵۰۰ میل لمبا تار تمام ہندوستان میں نصب کیا گیا تھا۔ فوجی تار دینے والے سگنلر کی خدمت پر کثرت سے مامور کیے گئے تھے اور فوجی بائیسکل پر چڑھنے والے تار تقسیم کرنے کے لئے اردیوں کا کام دے رہے تھے۔ سنٹرل کیمپ میں جو تار گھرتھا اسکا ایک بازو سارے کا سارا ان کلون کے لئے خاص کر دیا گیا۔ جو بے کو کے آپ سے آپ چلتی رہتی ہیں سب چیزوں سے بڑھکر ان کلون نے تار کے ملازموں کو بڑی مددی کہ وہ مراسلت کے طوفان کو جو اخباروں کی جستجوئی نے برپا کر رکھا تھا سنبھال سکے۔ پچاس خاص کار سپاڈنٹ بالالتزام بڑے طول طویل تار دیتے رہتے تھے اور ہر حال میں انکی ضرورتیں ایسی مستعدی کے ساتھ پوری کیجاتی تھیں کہ سب خوش تھے علیٰ ہذا القیاس سرکاری عہدہ دار اور عوام الناس بھی ہر طرح پر تار کی کارروائی سے رضامند تھے اور دائیں سرے نے سٹریٹ میگیسن ڈائرکٹر جنرل کو اپنی چٹھی میں کارنگامیان پر جو بالکل غیر معمولی عجم کی حالت میں بجا لایا گیا مبارکباد دی۔

دربار کی سبک ریلوے کا خاص تذکرہ کرنا ضرور ہے کہ دربار کی عظیم الشان چھاؤنی کے بڑے بڑے مقامات کے درمیان ۲ فٹ ۶- انچ کی چوڑی دخانی ٹریکوں سے بچھا دی گئی تھی ریلوے کی زمین ایک بڑی لین تھی جو کشمیری دروازے کے پاس پولو کے میدان تک پھیل

بچھائی گئی تھی اور اسکی دو شاخیں تھیں ایک تو ایف ٹیلی ٹریک گئی تھی اور دوسری عرض
شکر کے میدان تک۔ اگر ہی ایک جو بچھائی گئی تھی اسکا طول ۲۳ میل تھا۔ دربار کے
دنوں میں پندرہ پندرہ منٹ کے فاصلے سے صبح کے ۸ بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک ریل
چھوٹی رہتی تھی۔ ایک لاکھ سے زیادہ ہی زیادہ لوگوں نے اس ریل پر آمد و شد کی ہوگی
ریل انجینیروں کی پلٹن کے کپتان سپرنٹنڈنٹ نے ریل بنائی اور اسی پلٹن کے سٹاف کے چند
افسروں نے اسکو چلایا۔

طبقہ سٹار آف انڈیا اور طبقہ انڈین امپائر کے گریڈ ماسٹر نے ان دو طبقوں کی خلعتوں
کے لئے دیوان عام میں ایک دربار کیا تھا تو جہاں پہننے اُس دربار کا حال لکھا ہے وہیں اُن
بڑے بڑے اعلیٰ خطابات کا بھی تذکرہ کر دیا ہے جو ترقیات طبقہ ماتہ مذکورہ باب ہذا کے
علاوہ دیے گئے دوسرے مراتب اور دوسری عنایات اور رعایات جنکا اعلان دربار
کے دن کیا گیا یہ سب بائین سرکاری کاغذات کے ضمیمے میں ملینگے اور اُنکے بشمول میں وہ
خطابات بھی جو تاج پوشی کی تقریبات کی تجویز اور ترتیب کے صلے میں خاص طور پر بعد کو
دیئے گئے۔ حضور شہنشاہ معظم کے حکم سے دربار تاج پوشی کی یادگار میں ایک چاندی کا تمغہ چھپ
کرایا گیا اور وائسرائے نے اُن عہدہ داروں کو جو متعلق دربار خدمت خاص پر مامور تھے
اور گورنمنٹ کے سرکاری مہمانوں کو جو موجود تھے اور اُن عہدہ داروں اور دوسرے لوگوں کو
جو فوج کی طرف سے دہلی میں موجود تھے اور جنکو کمانڈر ان چیف نے منتخب کیا تھا تقسیم کیے
وائسرائے اور ڈیوک آف کانٹا اور والیان ریاست اور خاص خاص حکام اعلیٰ نے اسی

تغے کی نقل سنہرے تغے پائے۔ ۲۵۰۰ کے قریب کئی تغے تقسیم ہوئے۔ حضور مبارک معظم سے یہ تغہ تمام لڑائی کے متغون پر شرف رکھے گا اور تاج پوشی کے انگریزی تغے کے یامین طرف پہنا جائے گا۔ تغے کے سامنے کنخ پر جو حضور شاہنشاہ کے سر مبارک کی شبیہ ہر اُس شبیہ کی نقل ہو جو ہندوستان اور انگریزی علاقوں کے سکے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ تغے کے دوسری طرف فارسی کی تاریخ ہے۔ الفضل مالک، ملک اڈو اور ڈسالج قیصر ہند۔ یہ بات بیان کر دینی ضرور ہے کہ یہ ابجد کا طرز ہے جس میں ہر ایک حرف کے لئے ایک عدد مقرر ہے سب اعداد کو جمع کرنے سے ۱۹۰۱ حاصل ہوگا کہ یہی حضور ملک معظم کی تاج پوشی کا سال ہے۔ سطح کی تاریخیں عربی فارسی اردو کے علم ادب میں کثرت سے ہیں اور چونکہ یہ ایک طریقہ ضبط تاریخ کا ہے مشرقی مورخوں نے کثرت سے اسکا استعمال کیا ہے۔

تاریخ جو سہو قع پر اختیار کی گئی کرنیل ریننگ آئی ایم ایس بورڈ آف انکوائریز کے سکریٹری کی تجویز کی ہوئی ہے۔ یہ تاریخ روحی خطا میں لکھی گئی ہے اور ایسا خیال کیا گیا کہ عجی یا فارسی کی نسبت زیادہ مناسب ہے اور جیسا کہ اس کتاب کی بڑی قطع کی جلد سے ظاہر ہوگا مشرقی طرز کا عمدہ نمونہ ہے۔ تغے کی پشت پر جو نقوش ہیں انکا سارا نقشہ سری نگر میں راحت جو کشمیری مہر کن نے مسٹر ڈین کی ذاتی نگرانی میں طیار کیا جو اس وقت کشمیر کے رزیڈنٹ تھے اور تاریخی طغے کی رائے بھی ابتداء میں انھیں کو سوجھی تھی۔ گرد اگر د کی پیل میں گلاب۔ اونٹ کٹارا۔ پتیا اور کنول بنے ہوئے ہیں۔

دائیں راے کے تشریف لیجانے کے بعد کمپون کا توڑ دینا چند روز کا کام تھا آخر

اکھاڑ دیے گئے۔ فوجین اپنے قیامگاہ سرمائی میں چلی گئیں۔ والیان ریاست اور ان کے خدم و حشم سلطنت ہند کے ہر حصے میں پھیل گئے۔ ہر ایک ریل گاڑی جو دہلی سے روانہ ہوئی اُس میں گنجائش سے زیادہ مسافر ہوتے تھے۔ ایک مہینے سے کم میں ایسی تھیں کہ مسلمان بالائی اتار لیا گیا اور اُس ٹبے کی پٹری میں جسے زمین کا اتنا بڑا رقبہ گھیر رکھا تھا صرف متفرق دو کوش ہی باقی ماندہ نشان رہ گئے جو علیٰ حالہا چھوڑ دیے گئے تاکہ برسات میں خود بخود گر پڑیں۔ وہ خوشامباغ جب تک طیار ہونے میں مہینے لگے تھے بہت ہی جلد ویران ہو گئے۔ وہ جو سڑکوں اور ریلوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا اور صرف اس پندرہ واڑھے کے استعمال کی غرض سے پھیلا یا گیا تھا۔ کہیں اُس کا پتا بھی نہیں تھا۔ اس کے بعد سے تو رقبے کا اکثر حصہ غریب کاشتکار اور اُس کے ہل کا تختہ مشق بنا لیکن ظن غالب یہ ہے کہ سترہ اسی سال کے دو شاہنشاہی درباروں کے منعقد ہونے کی جگہ پر کوئی نہ کوئی دیرپا یادگار بنادی جائیگی۔ کیونکہ دائیہ کی نیت میں ہے کہ اگر ممکن ہو تو دو بڑی تقریبات کے اس موقع کو ایک باغ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے اور اس پر ایک بلند مینار تعمیر کیا جائے اور اس پر مناسب حال کوئی عبارت کندہ ہو۔

تماشا یون کا تہم غیفر جو آخر کار دنیا کے اطراف و جوانب میں منتشر ہو گیا ان کے دلون پر اُن نظاروں کی شان و سنجیدگی کا نقش جن میں وہ خود بھی شریک تھے اور نیز دیرپا اور قوی اثر عظمت کا نقش جس سے مردہ دل بھی جوش میں آجاتا تھا اتنا گہرا تھا کہ بیان میں نہیں سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے انگریزوں کی ہندوستانی سلطنت کی خیالی سموچی عمارت

بنیاد سے لے کر چوٹی کی چھندنگ تک مراسمِ دہلی کی شان و شوکت کے درمیان سے
 دکھائی جا رہی ہے۔ انصاف اور انصاف کے ساتھ نخل اسکی جڑ ہے اور رعایا کی خیر خواہی
 اور خوشنودی عمارت کا اوپر کا حصہ ہے جو تدریج مگر بالیقین اس بنیاد پر بلند ہوتا چلا
 ہے۔ ایشیا میں بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہوئیں۔ پھلین پھلین اور نیست و نابود ہو گئیں۔
 مسد اور پٹھان ترک اور غل سب نے بڑی بڑی وسیع سلطنتوں پر حکمرانی کی جو اپنی اپنی
 نوبت میں لڑکھڑا کر پاش پاش ہو گئیں خود پرانی دلی گزشتہ زمانے کی تاریخ کے
 کئی بابوں کا خلاصہ ہے۔ اب یہ ہندوستان کی سلطنت گزشتہ افسانوں کی میراث
 پر قائم ہے اگرچہ یہ سلطنت فی حد ذاتہ بڑی طاقتور ہے اور کوئی اسکا مد مقابل بھی
 نہیں تاہم جو خطرات اس سے پہلی سلطنتوں کو پیش آئے اُسے کلیتاً محفوظ بھی نہیں
 مگر استحکام کے ذرائع جو اسکو اب میسر ہیں کچھلی سلطنتوں کو نصیب نہیں ہوئے ان ذرائع
 میں کسی سے کم نہیں بلکہ واقع میں سب سے بڑا ذریعہ تو تمام ہندوستان کے منفرد بادشاہ
 کی خیر خواہی ہے۔ بادشاہ اگرچہ باعتبار قومیت کل رعایا کے مقابلے میں جنہر خدا نے
 اسکو مسلط کیا ہے غیر ہے اور تقریباً ہندوستان کے تمام بڑے بڑے سلاطین غیر ہی ہوا کرتے ہیں
 مگر ایک تو انگریزی سلطنت کی دو سو برس کی یادداشت اور دوسرے وہ عقیدت مندی جو
 خاندان شاہی کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ہے ان دو باتوں کی وجہ سے تمام
 رعایا کی فرمانبرداری اور محبت میں بادشاہ ایک وجود مقدس مانا جاتا ہے شاہنشاہی
 دربار کا بڑا مقصد تو لوگوں پر اس بات کا ظاہر کرنا تھا کہ ہندوستان خیر خواہی اور اراکین

کے کڑوڑوں رعایا میں آخر کار کچھ جتنی کامدعا حاصل ہو گیا اور یہ کہ وہ اقتدار جسکی وجہ سے یہ
 نتیجہ حاصل ہوا وہ صرف تاج انگلستان کا اقتدار ہے لاغیر۔ دربار نے کیا انگریز اور کیا
 ہندوستانی تاحد تین سب کے ذہن نشین کر دیا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اتفاقی اور
 عارضی نہیں ہے بلکہ پہلے سے دکھائی دے رہا تھا کہ شہزادی اور دیر پا ہے۔

گورنر جنرل آف انڈیا کی کونسل واضع قوانین و ضوابط کی کارروائی ہنر کی سلسلہ کی تقریریں

کونسل جوہ ستمبر ۱۹۵۷ء کو جمعے کے دن بھارتیہ مسلم لیگ کے اجلاس میں کارروائی سے پہلے ہنر کی سلسلہ پر پریذیڈنٹ نے آئین بل ممبروں سے اس طرح خطاب کیا۔

کونسل کے اس انعقاد کو موقع مناسب خیال کر کے میں ان نئی خدمت یا مجموعہ خدمات کے بارے میں چند لفظ کہنے چاہتا ہوں جو دہلی میں بجالانی ہو گئی۔ یہ خدمات اگلے چند مہینوں میں ہماری توجہ کے بڑے حصے کو مصروف رکھیں گی۔ اگلی جنوری کو مخلوق کی بُرائی دار سلطنت میں ہندوستان کی خلقت کا اتنا بڑا ہجوم ہوگا کہ غالباً ایسا بڑھاپا پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ انگلستان میں خوشی اور خرمی کے ساتھ حضور ملک معظم کی تاج پوشی ہو چکی ہے اور حضور مدوح جیسے ملک معظم مرحومہ فیصر ہند کی وفات کے اگلے دن ہمارے بادشاہ اور شاہنشاہ تھے ویسے ہی اب بھی ہیں کوئی رسم نہ اُن کے خطابات میں اضافہ کر سکتی ہے اور نہ اُن کے استحقاق منصبی کو کی سطح کی مزید تقویت دے سکتی تو ہر مقام پر یہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر سرے سے تاج پوشی کے لئے اس سارے دھوم دھڑکے کی ضرورت ہی کیا ہے میرا خیال یہ ہے کہ عموماً لوگوں نے اپنے اطمینان کی قدر آپ ہی اس سوال کا جواب بھی دے لیا ہے۔ مگر شاید میں بھی جواب کی تاخیر میں چند لفظ کہہ سکتا ہوں۔ اہل مشرق کے نزدیک تو یہ کچھ انوکھی چیز نہیں ہے بلکہ عملاً کسی قدر مانوس اور مانوس ہونے کے علاوہ تبرک بھی ہے کہ جب بادشاہ یا راجہ بقاعدہ وراثت اپنی حکومت

کی گتھی پر بیٹھتے ہیں تو عام مذہبی اور خوشی کی رسم میں انگوٹھی رعایا سے لینے کا موقع ملتا ہے
ہندوستان یا جزو ہندوستان کا ہر ایک بادشاہ یا راجہ ایام باضیہ میں ایسا ہی کرتا رہا ہے
ہندوستان میں ہر ایک والی ریاست حتیٰ کہ خطابی امیر اور زمیندار سب ایسا کر رہے ہیں۔
ملک کے اس سرے سے اس سرے تک مندریشی کا دربار رسمی زندگی کی ایک پسندیدہ اور
مقبول نشانی ہے جبکہ ہماری تمدنی معاشرت کے تمام طبقات میں یہ صورت ہے تو چاہیے کہ
اعلیٰ ترین مرتبے میں بدرجہ اولیٰ ضروری اور مناسب ہو۔ میں تو اپنی جگہ ایسا خیال کرتا ہوں
کہ معمولی طور پر اس بات کے تسلیم کر لینے سے کہ ایک بادشاہ نے وفات پائی اور دوسرا اسکی
جگہ تخت نشین ہوا اس رسم میں بہت زیادہ مصلحتیں مضمر ہیں۔ لاکھوں آدمیوں کی علیحدہ اور
منقبض زندگی پر تو اسکا بہت ہی تھوڑا اثر ہوگا۔ لیکن بادشاہ اور اسکی رعایا میں تعلق
اغراض کا ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے اور یہی وہ چیز ہے جسکی ایسی رسمیں تائید اور تجدید
کرتی رہتی ہیں۔ سو سائے ہرنے میں ایک سردھرے کی محتاج رہی ہے جسکی سب تعظیم کریں اور
سلطنت ایک عام پسند طریقہ ہے جسکو لوگوں نے بقاضائے فطرت اختیار کیا۔ مگر جیسے
یہ برتری جسکو رعایا نے بطوع خاطر تسلیم کر لیا ہے معمولی اور خطابی برتری ہونے میں کم ہوتی جاتی
ہے اور جیسے جیسے بادشاہ رعایا کا قائم مقام اور ہمدرد ہوتا جاتا ہے اسقدر یہ تعلق بادشاہ اور
رعایا دونوں کے حق میں سودمند ہوتا جاتا ہے۔ دنیا کی فطرت میں قومی زندگی اور قومی طاقت
بادشاہ کی ذات میں منحصر ہوتی ہے۔ اسی کی ذات قومی اتفاق کی شناخت ہے اور وہ
لسان القوم کا کام دیتا ہے یہاں ہندوستان میں یہ پہلا مرتبہ ہے کہ زیر سایہ تلج برطانیہ

یہ اتفاق نصیب ہوا ہے کہ تمام بر اعظم نے ایک منفرد فرمانروا کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس اجتماعی قوت کی وجہ سے قوم کی پولیٹیکل طاقت اور اخلاقی عظمت نامتنازع فیہ حد تک بڑھ گئی ہے اور اظہارِ اہلیت کے ذریعے سے دنیا میں اس کی قدر و وقعت بہت ہونے لگی ہے ایک آؤ پہلو سے دیکھا جاتا ہے تو یقین اس نام و نمود کو بڑا گران بہا خیال کرتا ہوں۔ اس ملک میں قوم اور حجتے اور رسم و رواد اور مذہب کے بہتیرے تفرقے پڑے ہوئے ہیں اتنے سارے تفرقوں میں ایسی چیز جو ہکمو جمع رکھے اور پراگندہ نہ ہونے دے اور جو امور جدائی کے متقاضی ہیں انکو اتفاق کی زیر دست قوت کا مطیع کیے رہے ہی ہے کہ ہم ایک راس الرئیس کی خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں تدبران امور مملکت کی جماعت میں شریک ہیں ایک سلطنت کے متوطن ہیں جس قدر ہم اس خیال کو نصب العین کیے رہیں گے اس قدر ہماری شخصی زندگی خوش و خرم گزرے گی اور اس قدر ہماری قومی تقدیر قابلِ اطمینان ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس تقریب کو جو دہلی میں منیوالی ہے اس قسم کی رونق خیال نہیں کرتا کہ اسکو دیکھ کر چند گھنٹے یا چند روز چشمِ نظر اکیان خیر رہی اور پھر بھولی بسر ہو گئی بلکہ میں اسکو ایک اعلیٰ درجے کا سنجیدہ کام سمجھتا ہوں جسکے ذریعے سے ہکو ہماری کچھیتی اور دنیا کو ہماری طاقت برای العین معلوم ہو جائیگی۔ میرے نزدیک لارڈ ولٹن جنھوں نے انگریزی عہد میں اول بار اس طرح کا قصری دربار کیا تھا جیسا کہ ہم کرنا چاہتے ہیں اگرچہ اسوقت کے حالات اُور تھے اور وہ دربار مختصر سیانے پر بھی تھا۔ تاہم لارڈ ولٹن جس تدبیر اور وسعت خیال کے اعتبار سے ایک عمدہ مثال قائم کر گئے ہیں۔

جھکو اس میں ذرا سا بھی شک نہیں کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے اجتماع پر بڑا فائدہ مترتب ہوا۔

اور مینِ کامل یقین رکھتا ہوں کہ فضلِ خدا شاملِ حال رہا تو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کی تقریب سے بھی ویسے ہی بلکہ اُن سے بڑھ کر تاج پیداہو گئے۔

اگر شہنشاہِ معظم بہ نفسِ نفیس یہاں تشریف لاکر تمام ہندوستان کا تاجِ زیب سر کرتے تو یقیناً یہ تقریب بہت ہی زیادہ عظیم الشان اور قابلِ یادگار ہوتی۔ مدت ہوئی جب ہم ان تقریبات کا منصوبہ کر رہے تھے تو میں نے جنھوں نے ملکِ معظم کے روبرو اس بات کے تحریک کرنے کی جرأت کی تھی۔ اس تحریک کو انھوں نے نہایت پسند فرمایا اور اگر وہ یہاں خود رونق افروز ہو سکتے تو یقیناً بہت ہی محفوظ ہوتے۔ آنکو اس ملک سے خاص محبت ہے اور مینِ اس بات کے کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ آنکو اولِ قیصر ہند ہونے سے انتہائی فخر ہے جتنا ملکِ معظم مرحومہ کو اولِ قیصر ہونے سے تھا۔ لیکن فرائضِ سلطنت اس قدر آنکو مصروف رکھتے ہیں کہ حضورِ ملکِ معظم انگلستان سے چند ہفتے کے لیے بھی جو یہاں تشریف لانے میں صرف ہوتے علیحدہ ہین ہو سکتے تھے اور اسوجہ سے وہ اپنی خواہش پوری نہ کر سکے جو بصورتِ دیگر بڑی محرک ثابت ہوئی ہوتی اندرین صورت لوگ اس خبر کو سنکر بہت ہی خوش ہو گئے کہ حضورِ ملکِ معظم نے خود اپنے برادرِ عزیز ڈیوک آف کاناٹ کو مامور فرمایا ہے تاکہ خاندانِ شاہی کی طرف سے دربارِ دہلی میں شریک ہوں ڈیوک اور ڈچس کئی سال اس ملک میں خوشی کے ساتھ گزار چکے ہیں اور یہاں کے قسم کے لوگ ان کے ساتھ دلی محبت رکھتے ہیں انکی شرکت سے ہماری کارروائی کو ایک امتیازِ خاص حاصل ہو گا جو اور طرح پر نہ ہوتا اور سب لوگ بچشمِ سرِ باد شاہِ سلامت کے ذاتی تعلق کو بھی دیکھ لینگے۔ لہذا ایسا معلوم ہو گا کہ بھائی کے ہوتے گویا خود بادشاہِ سلامت موجود ہیں اور چونکہ

ہمدردی اور التفاتِ خاص کے باور کر دینے کا بہترین طریقہ اختیار کیا اور سیوقتِ مابعد میں بہکو
دلیعہد بہادر کے خیر مقدم کہنے کا موقع ملے ہی گا۔

اگر ایک اور اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ مجمع جو دہلی میں ہونے والا ہے بہت ہی مفید ثابت
ہوگا۔ ہندوستان کے انتظام میں کمزوری یہ ہے کہ ایک حصے کو دوسرے حصوں سے کچھ بھی
تعلق نہیں۔ ہر ایک صوبے اور ہر ایک ہندوستانی ریاست میں اور اسکے ہمسایے میں گویا
کہ ایک ستر وئیں حائل ہے۔ ریلوں کا پھیلاؤ ذاتِ برادری کی قیود میں کیس قدر آسانی یہ تین
میں جو ان کمزوریوں کی کیس قدر تلافی کرتی ہیں لیکن تاہم ہنوز وہ بہت سخت ہیں۔ دالیان
ریاست جو جنوب میں رہتے ہیں انھوں نے شاید ہی تمام عمر میں بھی کبھی شمالی ریاستوں کو
دیکھا ہو یا کبھی وہاں قدم رنجہ فرمایا ہو شاید شمالی رئیسوں نے تو اپنے گھر سے کبھی قدم بھی
باہر نہیں رکھا۔ یہ بات خالی از مفاد نہیں ہو سکتی کہ یہ لوگ ایک دوسرے سے طین ایک
دوسرے سے شناسائی بہم پہنچائیں اور باہم خیالات کا مبادلہ کریں۔ مگر بڑی سہولت کے
ساتھ ان کا ملنا جلنا بے اسکے ممکن نہیں کہ سرکار ہی کی طرف سے انکو اس دربار کی طرح کا موقع
دیا جائے۔ اگر ہم یورپ کے بڑے عظم پر نظر کریں تو پائینگے کہ جب سے فرمانِ رویاں یورپ
نے ضروری مواقع پر ایک دوسرے سے ملنے کا طریقہ اختیار کیا ہے مفادِ مشترک اور اسباب
امن میں بے انتہا ترقی ہوئی ہے۔ یا تو اگلے وقتوں میں یہ لوگ ذرا ذرا سی بدگمانی پر اپنی فوجوں کو
کوچ کا حکم دیدیا کرتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ سلطنت کی طرف سے دعوتیں ہوتی ہیں ایک دوسرے سے

یہاں پر گھڑیوں کی گھڑیاں ایک ایک گھنٹہ کی گھڑیوں پر چلتی تھیں۔ یہاں پر گھڑیوں کی گھڑیاں ایک ایک گھنٹہ کی گھڑیوں پر چلتی تھیں۔ یہاں پر گھڑیوں کی گھڑیاں ایک ایک گھنٹہ کی گھڑیوں پر چلتی تھیں۔

میں وہاں کے خاص طریقے سے ایسی ہی باتیں ہوتی رہتی تھیں کیونکہ ہمیں تو ذرا بھی شبہ نہیں کہ ان لوگوں میں جو کھیل تماشوں کے مجمع ہوتے تھے اور جو امپگ گیمز کے نام سے مشہور ہیں یہ ان ہی کھیل تماشوں کا طفیل تھا کہ وہ لوگ قومی راج کو جسکے بل پر چھوٹی چھوٹی ریاستیں مفت ہو کر پرانی دنیا کی بڑی سے بڑی باشوکت سلطنتوں کے ساتھ تازہ دم برد آزمائی کرتے رہتے تھے۔ علاوہ بریں میں خیال کرتا ہوں کہ ایک دوسرے سے ملنا ملاقات کرنا مختلف صوبوں کے حکام انگریزی کے حق میں بھی برا بر مفید ہوگا۔ مدراس میں ایسے بہت حاکم ہیں جنہوں نے پنجاب کی کبھی شکل تک نہیں دیکھی۔ علیٰ ہذا اقباس بھٹی میں کتنے ایسے ہیں جو بنگال کے حال سے بالکل ناواقف ہیں ہندوستان میں تقریباً دایسرے ہی ایک ایسا شخص ہے جسکو تمام ملک سے واقفیت پیدا کرنے اور مقابلے کی جگہ پر تال کا موقع ملتا رہتا ہے۔ لوگ اگر کیسانی انتظام کے لئے غل شور مچائیں تو کچھ بیجا نہیں۔ میں آپ صاحب کو یقین دلا سکتا ہوں کہ بے شک ہندوستان میں انتظام کے طور طریق کا اختلاف بڑا حیرت انگیز ہے۔ میں ایسا شخص تو ہوں نہیں کہ میں اس اختلاف کو مٹا دینا چاہتا ہوں مگر اتنا تو میں وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ دہلی کے دربار جیسا موقع جس میں تمام ہندوستان کے اہل سیف و اہل قلم چند گھنٹوں یا ایک دن کے لئے نہیں بلکہ دو ہفتوں کے لئے ایک دوسرے سے ملیں گے اور اس اثناء میں اپنی اپنی یادداشتوں کا ایک دوسرے سے مقابلہ و خیالات کا مبادلہ کر سکیں گے ایسا موقع شہر کا دربار اور نیز ملک کے انتظام کے لئے جسکے وہ خدمت گزار ہیں بیچارے دن مشتمل ہوگا

یہ ہیں بڑے فائز جو بادشاہ سلامت کی اطاعت و انقیاد کے علاوہ میری رائے میں
ہندوستان کو من حیث المجموع دربار سے حاصل ہونگے۔ میں نے جیسا کہ سب کو معلوم ہے عملی
حیثیت سے اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ ساتھ کے ساتھ دہلی میں ہندوستان کی صنعت
حرف کی ایک بڑی نمائش کی جائے تاکہ اس تقریب پر مزید قائمہ مترتب ہو۔ میں عام لوگوں کو
پورے اعتماد کے ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ لوگ اس نمائش کی آہستگی اور چیزوں کی
کثرت اور خوبی کو دیکھ کر بہت ہی متعجب ہونگے۔ چاہے یہ بات سچ ہو کہ ہندوستان کی پرانی
صنعتیں یورپ کے مقابلے کی وجہ سے معدوم ہوتی چلی جا رہی ہیں کہ اکثر دی لوگ جو ان صنعتوں کے
زندہ رکھنے کے لیے خود ذرا سی بھی کوشش نہیں کرتے ہی اٹا ہنا دیا کرتے ہیں خیر تو چاہے ہندوستان
کی صنعتیں اس بے اعتنائی کی وجہ سے معدوم ہوتی چلی جا رہی ہوں یا جیسا کہ میں شبہ کرتا
ہوں ہندوستان ایک عالم گیر قانون کی صرف ایک نظیر پیش کر رہا ہے اور بس عرض کچھ بھی ہو
واقعی بات یہ ہے کہ ابھی جیسا بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ صنائع تقریباً بالکل معدوم
ہو گئی ہیں غلط ہے لیکن ان دنوں میں بھی جنہیں تاجرانہ ادھام اور عیاشانہ مذاق عالم گیر ہو رہا ہے
میں ہندوستان میں ایسے صنائع موجود ہیں جو ابھی تک صنعت و حرفت خوبصورتی اور
مادر چیزوں کی طلب کو اگر فی الحقیقت لوگوں میں ہورفع کر سکتے ہیں۔ میں اس بات کا دعو
نہیں کرتا کہ صرف ایک نمائش سے میں ان صنعتوں کی تجدید کر دوں گا لیکن اگر واقع میں صنعتیں
زندہ ہوں تو میں اس بات کا خیال کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ یہ پرمردہ اور افسردہ ہو گئی
ہیں لیکن تاہم ہم اس موقع سے یہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ ان صنعتوں کی تجدید کریں اور ان میں

کیسے کیسے کام کر سکتے ہیں اور اسکے علاوہ بڑی ضروری بات یہ ہوگی کہ لوگوں کو ہنرمندی کی ترغیب دینگے اور اپنے لوگوں کے مذاق کی اصلاح کرینگے سوا الگ۔

اور اب میں زیادہ تر معاملے کی علی صورت حال کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں یعنی وہ مصارف جو اس تقریب کی بابت ہندوستان کے محل پر عائد کیے جائیں گے۔ میں نے اس مضمون کے متعلق لوگوں کے ایسے بیانات دیکھے ہیں کہ انکو دکھ کر مجھ جیسا سخت دل آدمی بھی چونک اٹھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے ایک مشغلہ بنا رکھا ہے کہ خاص خاص مقامات میں بے تامل کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہندوستان کو دربار میں کم سے کم ایک کڑوڑ روپے خرچ کرنے پڑینگے اور میں نے ایک ذمہ دار اخبار میں پڑھا ہے کہ لارڈ کرزن یہودہ نمود و نمائش میں دو کڑوڑ ستر لاکھ اڑانے کو ہیں۔ حتیٰ کہ مخصوص مجھے خوش کرنے کے لیے اکثر ہمارے پرانے دوست نیرو کے ساتھ مجھے تشبیہ دیتے ہیں جسکی نسبت مشہور ہے کہ روم میں آگ لگی ہوئی تھی اور وہ مزے سے سرنگی بجا رہا تھا۔ میں اپنی ذات سے اس طرح کی گریزی کو بہت ہی ذلیل سمجھتا ہوں کہ سلطنت کے ہر ایک کام کو بڑا ہویا چھوٹا دنارت کے ساتھ بیسوں آنوں روپیوں میں جانچا جائے۔ بعضے کام ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں کتنا ہی خرچ کر داسکو دخل اسراف نہیں کہا جاسکتا علیٰ ہذا القیاس بہت سے کام اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ بڑا خرچ کیا جائے اسکو کوئی ناکافی نہیں کہہ سکتا۔ تاہم میں اسکو بالکل تسلیم کرتا ہوں کہ اس طرح کے قطعی خیالات ہر شخص کے ذہن میں نہیں گزرے ہونگے اور نزاع میں اتنی وجہیت اور صداقت بھی ہے کہ کام کیا بھی ہو یہ بات

ایسا معقول معلوم ہوتا ہے کہ میں اسکا جواب شافی دینا چاہتا ہوں۔

میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اعتراض دو قسم کے لوگوں سے پیدا ہوا ہے ایک اُن لوگوں کی طرف سے جو خیال کرتے ہیں کہ جس صورت میں اقطاع ہندوستان قحط اور گرانی کی وجہ سے متلائے مصیبت ہیں دہلی میں مطلقاً کچھ بھی خرچ کرنا نہیں چاہیئے دوسرے اُن لوگوں کی طرف سے جو فکر مند ہیں کہ کچھ تو چار و ناچار خرچ کرنا پڑے گا تو بہت زیادہ نہ خرچ کیا جائے تو میں چاہتا ہوں کہ پہلے اول قسم کے لوگوں سے بھگت لون۔

یہ سچ ہے کہ اب سے چند ہفتے پہلے ہم بہت ہی فکر مند اور خائف تھے کہ دیکھئے گجرات میں اقطاع دکن میں اجیر میں اضلاع مالک متوسط میں اور پنجاب میں ہیکو کیسی وقت پیش آتی ہے لیکن میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ جب سے میں ہندوستان آیا ہوں فی الجملہ میرے پچھلے تین ہفتے سب سے زیادہ خوش گزرے ہیں ایسے کہ جہاں جہاں منہ کی سخت ضرورت تھی وہاں باران رحمت کی جھڑی لگنے سے میں یقین کرتا ہوں کہ ہم آئندہ موسم سرما کے حقیقی اور دُور دراز قحط کے خدشوں سے محفوظ ہو گئے ہیں اور اگرچہ کہیں کہیں مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑے تاہم قومی عذاب کی شکل میں کوئی ڈرنے کی جگہ نہیں لیکن بالفرض اگر یہ بارش نہ بھی ہوئی ہوتی یا میری اس وقت کی پیشین گوئی غلط ہے تاہم کوئی شخص ایک لمحے کے لئے بھی ایسا خیال کر سکتا ہے کہ صرف اسوجہ سے کہ ہم چند لاکھ روپے دہلی میں خرچ کرنا چاہتے ہیں ہندوستان کے دوسرے اقطاع کے محتاجوں کی امداد و پرورش میں ایک

پانی کی کچی کمی کی جائے گی۔ مین نے ۱۹۹۰ء کے قحط کے آغاز میں گورنمنٹ کی طرف سے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ ایسا ایک روپیہ بھی پس انداز نہیں کیا جائیگا اور نہ اس کے خرچ کرنے میں کسی طرح کا مضائقہ کیا جائے گا جس سے قحط کی مصیبت میں تخفیف ہو اور اس سے انسان کی جان بچائی جاسکے۔ چنانچہ ایمانداری سے اس وعدے کا ایفا کیا گیا اور اگر اب بھی خدا خواستہ بلائے قحط ہم پر ٹوٹ پڑے یا اب نہیں دربار کی کارروائی ہو رہی ہو اور بلا آنا زل ہو ہم رعایا کو روپے سے ایسا ایک آنہ بھی نہیں لینے گے جو بصورت دیگر وقف خدمت مساکین ہو سکتا ہے ہمو اول انکے استحقاق کا خیال رکھنا ہے اور انکے استحقاق کو ہم ایسا سمجھیں گے کہ اس کے لیے ہم اپنا قول بے چلے ہیں۔

پھر معترضین کی ایک دوسری جماعت ہے یہ لوگ اتنا تو مانتے ہیں کہ دربار میں کچھ نہ کچھ تو خرچ کرنا پڑے ہی گا مگر انکو خدشہ یہ لگا ہوا ہے کہ یہ خرچ کہیں زائد از ضرورت نہ ہو جائے۔ مجھے یہ بات بخوبی یاد ہے کہ یہی اعتراض لارڈ دلٹن کے عہد میں اس اجتماع پر ہوا تھا جو ششماہ کے موسم خریف میں منعقد ہوا۔ اسوقت ہندوستان میں قحط تھا اور انکی نا عاقبت اندیشی اور فضول خرچی پر ہندوستانی انجداروں نے یہاں اور پارلیمنٹ نے ولایت میں بہت سخت ملامت کی۔ اور تاہم مین نے لارڈ دلٹن کا لگایا ہوا حساب دیکھا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب تمام مصارف ادا کر دیے گئے تو جمع دہلی کا ہندوستان پر صرف ۵۰۰۰۰ پونڈ خرچ پڑا اور شہر دہلی تمام ہندوستان کی تقریب میں جو خرچ ہوا وہ ایک لاکھ پونڈ تھا۔

ایک اعتبار سے اب ہماری حالت کسی قدر مختلف ہے ششماہ کا مجمع قریب قریب

صرف سرکاری عہدہ داروں کا مجمع تھا میں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ آنے والے دربار میں باشندگان ہندوستان میں سے ہر ایک حصے کی سربراہ اور وہ جماعتوں کے قائم مقاموں کو جمع کروں۔ میں دربار کو عامہ خلعت کا جشن بنانا چاہتا ہوں نہ صرف سرکاری عہدہ داروں کے لیے یعنی ہیں کہ سرمے آئندہ میں ہمارے یہاں بہت بڑے پڑاؤ ہونگے زیادہ مہمان آور اسکا ضروری نتیجہ ہے کہ شہر کے مقابلے میں خرچ بھی زیادہ ہو۔ ہمارے انتظام سے بالکل الگ پچھلے عیسائیوں میں لوگوں کی باہمی آمد و رفت آپس کا میل جول بہت بڑھ گیا ہے اسکی وجہ سے بھی لوگوں کا ہجوم بہت ہوگا۔

قریب قریب ہر شخص چاہے گا کہ وقت پر موجود رہے اور جو موقع میں موجود ہونگے گا شمار بہت ہی زیادہ ہوگا۔ یہ تمام باتیں کارروائی کے پیمانے کی توسیع کی متقاضی ہونگی۔ باوجود ان خیالات کے میں لوگوں کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں اور انکو اس بات کے معلوم کرنے کا حق بھی ہے کہ جتنے انتظام سوچے گئے ہیں سب تاجرانہ اور جبرسی کے اصول پر چلینگے میرے انگلستان سے روانہ ہونے سے پہلے لارڈ سالسبری نے مینشن کیا میں ایک تقریر کی تھی مجھے اچھی طرح یاد ہے میں نے انکو لارڈ کچن کی جو ہمارے کمانڈر ان چیف ہونے والے ہیں اس لیاقت کی تعریف کرتے سنا کہ انھوں نے اصول تجارت کے مطابق ایک جنگ کا انتظام کیا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ دربار کے متعلق بھی ہم اپنے تئیں سبط رح کی دل خوش کن تسلی دے سکیں گے۔ تمام مکانات اور عمارات جو خاص اغراض دربار کے لیے بنائی جا رہی ہیں ان میں ایسا مال مسالا لگایا جا رہا ہے جسکی قیمت استعمال اول کے بعد

برقرار رہے گی اور وہ مجمع عام میں نیلام کر دیا جائے گا اور اکثر صورتوں میں توقع کی جاتی ہے کہ ساٹھ سے آٹھ فیصدی تک اصلی قیمت وصول ہو جائیگی۔ اس طرح حقیمے گاڑیان گھوڑے جو دریا کے آنے والوں کی آسائش کے لیے بہت کچھ بنوائے اور خریدے جائینگے انکی بھی نکاسی ہو جائیگی اور ان چیزوں میں محکو صد فی صد لاگت کے وصول ہونے کی توقع ہے۔ بجلی کا لوازمہ جو خیمہ گاہوں اور قلعے کی روشنی کے لیے ہے تمام تر ان کلون کے پرے ہیں جو میٹری ڈپارٹمنٹ نے بجلی کے ذریعے سے ہندوستان کی بارکون کی روشنی اور انکے ہوا دار رکھنے کے لیے بفرائش منگوائی ہیں۔ برسیل تنزل ہم چھوٹی سی چھوٹی چیز کے لیے بھی ایسا بندوبست کر رہے ہیں کہ روپیہ ضائع نہیں ہوگا بلکہ کسی نہ کسی صورت سے واپس آجائیگا اب میں روپے کی بازیافت کے دوسرے پیرائے کو لیتا ہوں جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے اس ملک میں جتنی ریلیں ہیں اکثر گورنمنٹ کی ملکیت ہیں اور چاہے ریلوں کو ہم بذات خود چلاتے ہوں یا ہماری طرف سے دوسرے چلاتے ہوں فائدہ سارے کا سارا یا اسکا معتد بہ حصہ ہمارے ہاتھ میں آتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ معترضین کو بلایا جائے اور ان سے کہا جائے کہ غل شور مچانے سے پہلے آئندہ دسمبر جنوری فروری تک صبر کرو اور ان مہینوں کے مال کی آمدنی کو دیکھو اگر ان نقشوں کی رو سے جتنا کچھ خرچ ہوا ہے اسکا اکثر حصہ گورنمنٹ کی جیب میں واپس نہ آیا تو محکو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوگا۔ اس طرح ڈاک اور تار کے مدات ہیں کہ انکی منفعت بھی گورنمنٹ کے خزانے میں جاتی ہے اور جس سے ہمکو بہت زیادہ یافت ہوگی۔ آخر کار میں ان لوگوں کو بلاتا ہوں جو مصرف بے سود سے

خائف ہیں کہ انکھیں کھول کر دکھیں تو سہی کہ ہندوستان کے تمام حصوں میں مہینوں سے ابھی تک کیا ہو رہا ہے۔ میں اس بات کا دعویٰ کرتا ہوں کہ لاکھوں ہندوستانی صنّاع اور حرفت پیشہ لوگوں کو اس دربار کی چیزیں طیار کرنے کی وجہ سے کافی کام اور معقول مزدوریاں مل رہی ہیں۔ کانپور، جیلپور اور لاہور میں کپڑا بننے کی کلین مین آن میں جا کر دیکھو گے کہ خمیہ بن رہے ہیں۔ کارخانوں میں جا کر دیکھو جہاں ساز اور زین طیار ہو رہے ہیں گاڑی بنانے والوں کے پاس جاؤ جہاں سینکڑوں لینڈ وادر و کٹوریا گاڑیاں بنائی جا رہی ہیں۔ قالین بننے کے کارخانوں میں جاؤ جہاں دریاں اور غالیچے بنے جا رہے ہیں اثاث البیت بنانے والوں کے پاس جاؤ جہاں کیمپ کے لئے ساز و سامان طیار ہو رہے ہیں۔ ہر ہندوستانی ریاست میں جہاں کیمین بھی جاؤ گے درزی اور زرد و زردوہری دھیانگی پر کام کرتے ہوئے ملینگے۔ ہندوستان کے کسی قصبے بلکہ گاؤں میں بھی جانکو جہاں کسی طرح کی ہندوستانی دستکاری کا کام ہوتا رہا ہو اور مدت سے اس کام کا مندا ہو تو تم وہاں پاؤ گے کہ ٹھٹھیرے اور سار اور خسراوی اور سنگ تراش اور سادہ کار اور رنگ ساز اور کھٹک بڑے زور سے کام کر رہے ہیں۔ ان سب کارخانوں میں جاؤ اور تب ایک راے قائم کرنا کہ دہلی کے دربار نے ہندوستان کی محنت مزدوری پر کیا اثر کیا ہے۔ فرض کرو کہ ہم اپنے ان بعض دوستوں کی صلاح پر نکار ہوں اور ڈھنڈورا پٹو اداں کہ کل سے تمام کارروائی موقوف تو میں بیشین گوئی کرتا ہوں کہ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک داد فریاد کا ایک غل مچ جائیگا اور بدوں اسکے کہ ہم کسی ایک فرد بشر کو بھی فائدہ پہونچائیں ہندوستان کے کاریگروں کو ایک سب سے

نقصان پہونچائینگے سوا لاکھ۔

عرض میں نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ جو کچھ دہلی میں خرچ کرنا پڑیگا اسکا اکثر حصہ صرف برائے نام ہوگا جس قدر ہم ایک ہاتھ سے خرچ کریں گے اسی قدر دوسرے ہاتھ سے واپس لینگے یا ہندوستان کو واپس دینگے۔ اب ذرا مجھکو واقعی رقموں سے بحث کرنے دیجیے۔ مہر گزشتہ کے بجٹ میں چھنہ دربار کے لئے $\frac{1}{4}$ ۲۶ لاکھ کی رقم لگا نکالی ہے۔ یہ ہے وہ رقم جسکو بعض لکھنے والوں کی مضمون آفرین طبیعتوں نے بڑھا کر ایک کروڑ بلکہ دو کروڑ ستر لاکھ کر دیا ہے میں اس رقم میں اس چار لاکھ کی رقم کو تو شامل کرتا نہیں جو صنعت و حرفت کی نمائش کے لئے رکھی گئی ہے اس لئے کہ میرے عندیے میں کوئی بھی یہ حجت پیش نہیں لایگا کہ یہ رقم دربار کی بابت ہے اسکا اکثر حصہ تو واپس آجائے گا اس رقم کو دربار سے کچھ تعلق نہیں۔ جب چاہو نمائش کرو اسکا صرفہ عاقلانہ اور قابل بازیافت ہے علیٰ ہذا القیاس میں $\frac{1}{4}$ ۸ لاکھ کی رقم کو بھی جو فوج کے نام سے داخل بحث ہے حساب سے خارج رکھتا ہوں کیونکہ یہ رقم اسوجہ سے تو خرچ نہیں کیجاتی کہ صرف دربار کے لئے اتنی کثیر فوج دہلی میں جمع کی گئی اکثر کر کے تو یہ رقم بڑی فوجی مصنوعی جنگوں میں جو زمانہ حال کی فوجی تعلیم کے ضروری لوازم میں خرچ کیجاتی ہے اور مصنوعی جنگ دربار سے ایک مہینہ پہلے ہوگی جیسی ۱۸۵۶ء میں دہلی کے آس پاس لارڈ ڈفرن کے عہد میں بھی ہوئی تھی اور اسکو دربار اور تاجپوشی سے کچھ بھی تعلق نہ تھا ان رقموں کو مجھ کر کے $\frac{1}{4}$ ۲۶ لاکھ کی رقم باقی رہتی ہے اور اس میں بطور ضمیمہ

عائد کیا جائیگی۔ اور مجموعی رقم کی بابت میں کہہ ہی چکا ہوں کہ اُسکا بڑا حصہ یقیناً بھرتی کر دیا جائیگا البتہ اس وقت ممکن نہیں کہ واقعی خرچ کا ٹھیک حساب لگا دیا جائے یا اسکی نسبت پیشین گوئی کیجائے لیکن میں امید کرتا ہوں کہ میں نے کافی طور پر اپنی بات بتا دی ہے کہ جس مقدار تک شرفی خیالات نے خرچ کی رقم کو وسعت دی ہے اُس سے بھی خرچ کم پڑیگا اور نیز یہ کہ ہندوستان میں شاہی تقریب کا سرانجام اس سے زیادہ کفایت شعاری کے ساتھ کیطرح نہیں ہو سکتا تھا۔

میں اس خیال کو روک نہیں سکتا کہ شورش جو مصارف کے بارے میں یہاں لوگوں نے پکار رکھی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ میں نے اُسکو فرو بھی کر دیا ہے کسی قدر اُسکو اس خیال سے بھی اشتغالک ہوتی ہے اور یہ خیال ابھی چند روز پہلے تک عام تھا کہ بہت دن نہیں ہوئے ہندوستان سے کچھ لوگ اور کنٹنٹ فوج تاجپوشی کی تقریب میں شریک ہونے کے لئے انگلستان گئے اور وہاں انکی مہانداری ہوئی عجب نہیں اُس خرچ کا کچھ حصہ ہندوستان پر عائد کیا جائے۔ پچھلے دنوں گورنمنٹ آف انڈیا نے اسکے بارے میں ہوم گورنمنٹ کے ساتھ خط و کتابت کی اور اس رد و مکاتبت نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے بڑی خوشی سے یہ خبر سنی کہ سکرٹری آف سٹیٹ نے خزانہ شاہی سے منظوری کرا لی ہے کہ جو لوگ ہندوستان سے گئے ہیں انکے متعلق انگلستان میں جو کچھ بھی خرچ ہوا ہے سب شاہی خزانے سے دیا جائے ان مصارف میں ہندوستان کے روسا اور قائم مقاموں اور کنٹنٹ کی مہانداری جو فوج اور وائسیر کے قائم مقام تھی اور علی ہذا ایفاس انڈیا آفیس میں جو تقریب ہوئی تھی اُسکا سارا خرچہ دخل ہے یہ اصول کہ

ہر ایک ملک کے مہمانوں کا خرچہ اسی ملک پر ڈالا جائے گا۔ مگر اس سے پہلے کہ یہ
اور آسین کی سطح کی تکرار کی گنجائش نہیں مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ منظور ہو جائے گا اور آئندہ سے
اس پر عمل بھی کیا جائے گا۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ میں بقدر ضرورت بیان کر چکا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو روہین
آگ لگی ہوئی ہے بلکہ آسکے برعکس میں یقین کرتا ہوں کہ روہین کی خوشحالی کی دہلیز پر کھڑا
ہوا ہے اور نہ یقیناً نیرو سار لگی بجا رہا ہے۔ میں ہندوستان کے بارے میں پیشین گوئی کر کے
لوگوں کو خوش کرنے کے لئے زیادہ کہنا نہیں چاہتا اور میں کہ بھی نہیں سکتا کہ کیسے کیسے
انقلابات خواہ وہ فطری ہوں یا خارجی ہماری تقدیر میں لکھے ہیں۔ لیکن میں جدا انسانیت
میں رہ کر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آئندہ کے چند مہینوں میں جو اس وقت سے لیکر جنوری تک حایل
ہیں کوئی خدشہ ایسا نہیں ہے جو کہ دہلی دربار میں اطمینان و خوش دلی کے ساتھ شامل
ہونے سے منع ہو۔ اب صرف اتنی بات باقی رہ گئی کہ ہم اس بات کی کوشش کریں
کہ یحیٰ بن ہندوستان میں کی سطح انگلستان کے جشن سے خوش اسلوبی میں کم نہ ہو۔ اکثر
اقطاع روے زمین کے اکثر لوگوں کی آنکھیں آئندہ جنوری میں دہلی کی طرف لگی ہوں گی
اور یہ کہ نہ صرف حضور ملک معظم کے بھائی کی موجودگی میں ہندوستان کی پر جوش خیر خواہی
کے تصدیق کو دینے کا موقع ملے گا بلکہ اسکا بھی کہ ہندوستان ایک جہد بے روح اور
بے جس و حرکت نہیں ہے بلکہ جا بجا رہا ہے اور اسکی قوت اور توانائی ہر وقت بڑھتی جا رہی ہے
میری یہی دعا ہے کہ سارا ہندوستان ایک دل ایک خیال اور ایک آواز سے ان تقریبات

میں شریک ہو اور جو لوگ دہلی کی تقریبات میں شریک نہیں ہو سکتے انکو بھی چاہیئے کہ اپنے گھر دن کے قرب و جوار میں سطح کی خوشان منائیں اور سطح کے چین کرین ہم امید کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسکا انتظام کیا جائے۔

ایک اور چھوٹی سی بات ہے اور وہ میری ذات سے متعلق ہے میں چاہتا ہوں کہ اپنی تقریر کے ختم کرنے سے پہلے آپ صاحبوں کی اجازت سے اسکو بھی بیان کر دوں اسلئے کہ اسکو بھی اس دربار سے ایک طرح کا تعلق ہے گو دور کا ہے میں نے اخبار میں دیکھا ہے کہ بہت جگہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ دربار ختم اور یہ تردد رفع ہوا اور میں نے غالباً ذاتی یا پولیٹکل بلند نظری کی جستجو میں خدمت سے استفادہ کیا اور انگلیٹڈ کو چلتا بنا۔ میں واقع میں کہ نہیں سکتا کہ پچھلے دو برسوں میں کتنی بار ایسی افواہیں مشہور ہوئی ہیں۔ جو لوگ ایسی افواہیں بیٹھے گڑھا کرتے ہیں اور جو لوگ یقین کر لیتے ہیں مجھے دونوں ظلم کرتے ہیں اور انکو احساس نہیں ہوتا کہ میں ہل چلا رہا ہوں جب تک کھیت میں دھاریاں پڑی نہ دیکھ لوں ہل کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ باسثناء ان خاص حالتوں کے جنکا علم قبل الوقت نہیں ہو سکتا میرا ارادہ ہرگز ایسا کرنے کا نہیں۔ بہت سے کام جنکو میں نے اور میرے ساتھیوں نے ہاتھ لگا یا ہے ابھی اُدھر سے بڑے ہیں جب تک جکول اپنے ساتھیوں سے سہارا ملتا رہے گا جو کسی وقت میں متزلزل یا کم نہیں ہوا اور جب تک مجھ میں کام کو لپٹے رہنے کی تندرستی اور توانائی ہے میں کام کے چھوڑ دینے کو ترک فرض سمجھوں گا۔ رہی یہ بات کہ یہ کام ملک کی بہتری کے لئے کرنے کے لائق ہے یا نہیں اسکا فیصلہ میں دوسروں پر چھوڑتا ہوں مگر میں

اتنی بات اور کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ میں تو اپنے حق میں اسکوٹری بھاری اور نہایت متدین ذمہ داری سمجھتا ہوں۔

کونسل کے ایک اجلاس میں جو گورنمنٹ ہوس میں بمقام کلکتہ ۲۵- مارچ ۱۹۰۷ء کو منعقد ہوا ہزار کسلسی پریزیڈنٹ نے ۳۰-۹۰ء کے بجٹ کے مباحثے کے وقت آشناء گفتگو میں فرمایا۔ یہ بات ہم ایک اور پہلو سے بھی دیکھ سکتے ہیں جسکی وجہ سے میں کونسل اور اور لوگوں کو تھوڑی دیر کے لیے تخفیف ٹیکس کی طرف جسکا اعلان بجٹ میں ہو گیا ہے توجہ دلاؤ گا کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس بیان سے شاید ان اعتراضات کی وجہ سے وقت ہو رہے ہیں مفید اصلاح ہو گزشتہ تین ماہ میں ہم نے خاص خاص اخباروں میں کتنی دفعہ دیکھا ہے کہ دہلی دربار یہودہ اور ایذا دہ اسراف ہے کیونکہ ہلو گون کار وہیم (اسکی زیادتی اور کمی کو میں آگے چلکر کہوں گا) معاوضے میں کوئی اصلی فائدہ دیے بغیر ضائع کیا جا رہا ہے۔ میرے دل کو اسکی طرف سے بھی کیسوی نہیں کہ میرے آئینبل دوست مسٹر چارلو کو خود اس معاملے میں کچھ تھوڑی غلط فہمی نہیں ہوئی اسلئے کہ انھوں نے براہ کریم لنفسی ہم سے فرمایا ہے کہ گزشتہ را صلوآت جیسے کہ ہم میں کہیں پانی مرنا تھا اور آب ہکو آسے بھول جانا چاہیئے۔ ہماری ہرگز یہ رائے نہیں ہے۔ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ دربار میں بجٹ کی رقموں کا اعلان کرنے سے میں بہت خوش ہوتا مگر زمانہ حال کی گورنمنٹوں کا مستر دستور ہے کہ ٹیکس میں کچھ رعایت کرنی ہوتی ہے تو بجٹ کے ساتھ سال حسابی کے شروع یا آخر میں اسکو ظاہر کیا کرتے ہیں۔ میں نے ایسا خیال کیا کہ میری دربار کی سچ سے یہ بات ابھی خاصی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے

جلد بار اور بے اعتبار دوستوں سے قین سیٹھ نہیں بھرنے دے گا۔ اس کے بعد یہ ایک اور شخص سے ملے گا۔

موقع کھودیا اور کھودینے سے لوگوں پر یہ بات ثابت کر دی کہ اُسکو لوگوں کے تردد کی مطلق برپا نہیں۔ بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے دربار کو دیکھا ہے یا اُنکو دربار کے حال کی کچھ خبر ہے اُن میں سے ۹۰ فیصد بلکہ مین کہہ سکتا ہوں کہ ۹۹ فیصد تو یقیناً اُسکو بے نظیر کامیابی سمجھتے ہیں اور محدودے چند ایسے بھی ہیں جو اُسکو ابھی تک ناکامیابی پر تھمتے ہیں اور ناکامیابی کا الزام اس بات کے سر تھوپتے ہیں کہ جس رعایت کو وہ جنوری میں محفوظ کرنا چاہتے تھے اُسکا اعلان مارچ میں ہوا۔ سو میں تو اسکا یقین کرتا نہیں۔ کہ یہ لوگ اس ایک شکایت کے رفع ہو جانے سے دربار کو الزام ناکامیابی سے سبکدش کر دیں گے۔ جب آئندہ زمانے میں دربار کا حال تاریخ کی کتابوں میں لکھا جائیگا تو گو کامیابی اور ناکامیابی کو تنگ حشی سے مالی نتیجے پر مبنی کیا جائے میں پوچھتا ہوں کہ جو لوگ دربار کو کامیاب بتاتے ہیں کیا وہ لوگ صرف اسوجہ سے کامیاب کہہ دیں گے کہ یہ رعایت جسکا اعلان اب کیا جاتا ہے دربار کے وقت پہلے سے اسکی خبر کر دی گئی تھی یا جو لوگ دربار کو ناکام بتاتے ہیں وہ صرف اسوجہ سے اُسکو ناکام کہہ دیں گے کہ امید دلائی گئی تھی مینے پہلے اور اعلان کیا گیا تین مینے بعد میں نہیں خیال کرتا کہ اس سوال کا جواب زیادہ غور طلب ہو۔

یہ جو کچھ میں نے بیان کیا خواہی مخواہی مجبوراً غیب کرتا ہے کہ خود دربار کی نسبت بھی کچھ کمون اور میں پہلے چند لفظ خرچ کے بارے میں کہنے چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے اپنی گزشتہ ستمبر کی سیچ میں کہا تھا کہ ہر چند خرچ ایسی چیز نہیں ہے جسکو میں خواب و خیال میں بھی

بڑی پولٹیکل مصلحتیں اور بے انتہا پولٹیکل تنالچ مضمین تاہم مجکو آن لوگوں پر جو سیطرح
 پر جانچنا چاہیں اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ روپیوں
 اور پائیوں کے ہندسوں سے بڑے بھلے کی شناخت کرتے ہیں لیکن اگر ہم اس معیار پر
 جانچیں تاہم میں بے تامل دعویٰ کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے پچھلے موسم خریف میں کہا تھا
 واقعات مابعد سے اسکی پوری پوری تصدیق ہو گئی۔ اسوقت میں نے ہی کہا تھا کہ ۲۶
 لاکھ جو شاہی خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے اسکا اکثر حصہ واپس آجائیگا اور اسکے علاوہ میں نے
 یہ بھی کہا تھا کہ ہندوستان میں اس سے زیادہ جُزر سی کے ساتھ ایسی بڑی شاہانہ تقریب کا
 سرانجام ممکن نہیں۔ اسوقت لوگ عموماً ان مشین گوئیوں کو تسلیم نہیں کرتے تھے مگر وہ حرف
 بحرف صحیح ثابت ہوئے اور دراصل بجائے اسکے کہ واقعی خرچ سے گھٹا کر تخمینہ کیا جائے بڑھا کہ
 تخمینہ کیا گیا تھا اتنا ہائی ہے دلا کر حساب لگایا جاتا ہے تو خالص خرچہ جو شاہی مداخل پر عائد ہو
 ۱۲ لاکھ یا ۸۴ پونڈ سے کچھ زیادہ بیٹھتا ہے اگر اس رقم میں وہ خرچہ بھی جوڑ دیا جائے جو
 لوکل گورنمنٹوں کو اپنے اپنے قیامگا ہوں پر کرنا پڑا اور جیسر بوجہ خاص گورنمنٹ آف انڈیا
 کسی طرح کی نگرانی عمل میں نہیں لاسکتی تھی اور بجائے خود اسکی مجموعی میزان کچھ اور ۱۲ لاکھ
 یا ۹۹ پونڈ کی قدر ہے تو شاہی خرچے اور صوبوں کے خرچے ملا کر دربار کے کل خالص خرچے
 کی آخری میزان ۸۰۰۰ پونڈ کے قریب ہوتی ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستانی ریاستیں
 چھوڑ کر صرف برٹش انڈیا کے ۲۳ کروڑ باشندوں نے اپنے بادشاہ کی تاج پوشی کے جشن پر

اتنا خرچ کر دیا تو بہت زیادہ خرچ کر دیا۔ برطانیہ عظمیٰ میں ۴ کروڑ ایک لاکھ کی آبادی ہے جنہوں
 نے میں یقین کرتا ہوں سطح کی تقریب کے لئے ایک لاکھ پونڈ خرچ کرنا منظور کیا یعنی مجموعہ آبادی
 پر فی کس آدھی پنی۔ علاوہ برین جو لوگ شریک تقریب ہونے کے لئے ہندوستان سے
 قائم مقام بن کر گئے تھے انکی مہانداری میں نشر ہزار پونڈ خرچ کیا سو الگ۔ ہندوستان میں
 باوجود ۳ کروڑ آبادی کے ہننے ۱۸۰۰۰۰ پونڈ صرف کیے یعنی مجموعہ آبادی پر فی کس پنی کا
 چھٹا حصہ۔ کیا لوگوں کو اپنے شہنشاہ کے جشن کے لئے اتنا دینا بھی بارِ خاطر ہوگا کیا
 اتنا روپیہ ہندوستان میں بیاہ بارات یا ہندوستان کی مسند نشینی پر کبھی خرچ نہیں ہوا۔
 یہ مقدار اس تخفیف ٹیکس کی جو ہم ہندوستان کے باشندوں کے لئے آئندہ سال میں ملے
 ہیں اور وہ بھی ایک سال کے لئے نہیں بلکہ ہر آئندہ سال کے لئے یہ اسکا صرف ایک ساتواں
 حصہ ہی تو ہے باشندگان ہندوستان نے جنوری میں اپنے شہنشاہ کی تلج پوشی کی تقریب پر
 فی کس ایک پیسے سے بھی تو کم خرچ کیا ہے اور جو خرچ کیا تھا ملچ میں اس سے ہشت گونے
 پیسے زیادہ سالانہ اپنی جیب میں لئے ہوئے گھر جاتا ہے۔ اس عطیے کو اتنے بڑے جم غفیر
 پر پھیلاؤ تو رسی فی کس کم معلوم ہوگا مگر لینے والے سے پوچھ تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہی
 سب سے پہلے تسلیم کرے گا کہ کتنا کم اسکو فائدہ پہونچا ہے اور اگر اس سے صلاح لیجائے تو
 میں امید کرتا ہوں کہ وہ فوراً یہی جواب دیگا کہ اگر دربار پر غالباً ایسے ہی نتیجے مرتب ہوا
 کریں تو ہر سال دربار ہونا چاہیئے۔ میں جانتا ہوں کہ بعض اشخاص ایسے بھی ہیں جو یہ نہ
 کہیں گے کہ ہاں یہ سب سچ ہے مگر ہکو یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ دربار کی وجہ سے والیان ریاست

اور انکی رعایا کو کیا کچھ خرچ کرنا پڑا۔ میں اسکا جواب یہ دیتا ہوں کہ مجھے خبر نہیں اور کسی کو بھی خبر نہیں کہ انکو کیا خرچ کرنا پڑا اگرچہ میں نے بہت سے مبالغہ آمیز اور انگلی پتھر حساب دیکھے ہیں مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ جو کچھ بھی خرچ کیا لوگوں نے اپنی خوشی رضا سے کیا اور جو کچھ خرچ ہوا ملک ہی میں خرچ ہوا۔ اور اسکی وجہ سے چاروں طرف کام کاج کی چہل پہل رہی اور لوگ اپنی اپنی جگہ راضی اور خوش رہے اور ممکن نہیں کہ کسی ایک ہندوستانی ریاست یا بڑا عظم ہندوستان کے کسی حصے میں کوئی شخص اس پر اعتراض کرنے کھڑا ہوا فریاد کرے۔

لیکن میں ممبران کونسل سے درخواست کرتا ہوں کہ کیا مناسب نہیں کہ ہم اس لایحی بحث کو چھوڑ کر ایک لمحے کے لئے یہ دیکھیں کہ خود دربار کا کیا اثر پڑا مادی معیار کی تو میں تردید کر ہی چکا ہوں اب میں مراسم ظاہری کے معیار کی بھی تردید کرتا ہوں میں نے جنوری سے لیکر اب تک شان و شوکت اور دھوم دھڑکے کی نسبت اخباروں میں بہت کچھ پڑھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ دربار سے صرف سلطنت کی عظمت اور مشرقی طعطر کا دکھانا منظور تھا۔ دنیا میں ہکو ایک دوسرے کی نسبت کس قدر غلط فہمیاں واقع ہوتی ہیں۔ میں فرض کیے لیتا ہوں کہ دربار کی رونق کے بیان کرنے میں بہتیرے ریم کاغذ اور بہتیرے گیلن سیاہی خرچ ہو گئی ہوگی۔ مگر میں مجبوری اسکا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ ان بیانات کو افسوس کے ساتھ پڑھا ہے تو اسوقت میں کچھ اور ہی سوچتا رہا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں ہیودہ کو اس نہیں کرتا اور نہ خواب میں بڑبڑا رہا ہوں۔ مگر میرے اور ہم میں سے اکثر کے نزدیک دربار کا مقصد اصلی جلوس اور نمائش نہ تھا بلکہ وہ اس ملک کے لوگوں کی

تاریخ میں ایک بڑے باب کا آغاز تھا اور سلطنت کے دستور العمل میں ایک باب جداگانہ کی ابتداء۔ اسکی غرض صلی کیا تھی۔ اسکا مقصد تمام دایان ریاست اور سلطنت ایشیا کے باشندوں کو جو زیر حکومت برطانیہ میں اس بات کی یاد دہانی تھی کہ اب وہ ایک نئے اور منفرد شہنشاہ کے زیر حکومت ہیں تاکہ وہ اس قابل ہوں کہ اس بڑے اور عظیم الشان جشن کو مذہبی تقریب سمجھ کر سنجیدگی کے ساتھ منائیں اور افضال شاہنشاہی اور منیتیں انکے شامل حال ہوں۔ اسکا نتیجہ کیا تھا۔ انکو یہ بات معلوم ہو گئی کہ وہ منفعت رسان اقتدار کے زیر حکومت گویا کہ ایک ہیں اور وہ مختلف الطباع اور تکلیف دہ انبار کے منتشر عنصر نہیں ہیں بلکہ ہم آہنگ اور شاندار مجموعے کے متحد المیلان افراد ہیں علیحدگی اور تعصب اور بدگمانی کے پردے انکی آنکھوں پر سے اٹھ گئے اور مغرب میں عدن کے شیوخ عرب سے لیکر سرحد چین کے شان سرداران مکانگ تک ایک ہی طرح کی خیر خواہی اور ایک ہی طرح کی امنگ سب کے دلون کو گدگد رہی تھی۔ کیا یہ عام حالت کچھ بڑی بات نہ تھی کیا یہ کچھ بڑی بات نہیں کہ بادشاہ کی تاج پوشی کے جشن میں اس کے باجگزار جمع ہوں اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کی توثیق کی جائے ایک طرف سے حمایت اور رعایت کا پیمان ہو اور دوسری طرف سے بخوشی خاطر وفاداری کا۔ کیا یہ کچھ بڑی بات نہیں کہ روسائے مملکت معلوم کریں کہ سلطنت کے معنی کیا ہیں۔ اگر ہم باقیمانہ اہل ہند کے حال پر نظر کریں جو دہلی میں حاضر نہ ہو سکے اور انھوں نے اپنی جگہ میں اپنے طور پر خوشی منائی تو کیا یہ کچھ بڑی بات نہیں کہ تمام خلقت کو انکی زندگی کی تنگ ایک اور لکیر کے فقیر طریقے سے ابھار کر ذرا باہر نکالیں تاکہ وہ اعلیٰ نمودن کو ایک نظر کھیں اور

اُن قوانین کی پروا کرین جنکی رو سے قوموں کی رفتار تیز بہت اور لوگوں کی تقدیر اچھی یا بُری ہوتی رہتی ہے مین یقین کرتا ہوں کہ زمانہ حال کے واقعات مین سے دربار سے بڑھ کر کسی نے وہ رستہ نہیں دکھایا جس پر وہ خدا کی رہنمائی سے پڑے ہیں اور نہ مملکت ہندوستان کو اسکے متحد ہونے کی تعلیم دی اور نہ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی طاقت کو دُنیا کے ذہن نشین کیا۔ اب یہ سبق بھولنے والا نہیں۔ شہنائیوں کی آواز بند ہو گئی۔ فرمان روا اور سلاطین رخصت ہو گئے ہیں لیکن نقش جو اتحاد اور حب الوطن کے زبردست مظاہر نے بٹھایا ہے وہ ہنوز بدستور نمایاں ہے اور ٹٹنے والا نہیں۔ ہر جگہ معلوم ہو گیا ہے کہ مشرق کے تخت پر ایک ایسی طاقتِ تمکن ہے جس نے ۳۰ کروڑ ایشیا کے باشندوں کے خیالات اور امیدوں اور فائدوں سے ایک زندہ چیز بنا کھڑی کی ہے اور اُس بڑے مجمع کے افراد نے جان لیا ہے کہ اُنکی طاقت اتحاد ہی مین منحصر ہے۔ جیسا کہ دربار کا ایک بے تعلق تماشائی بول اٹھا کہ مین نے آج سے پہلے کبھی بھی یقین نہیں کیا تھا کہ مشرق کی تقدیر جیسے ہمیشہ سے ہندوستان کی مٹھی مین رہی ہے اب بھی ہے۔ مین بھی خیال کرتا ہوں کہ دربار نے نہ صرف طاقت کا سبق دیا بلکہ فرض کا بھی۔ گورنمنٹ کا کوئی ایسا عمدہ دار حاضر دربار نہ تھا۔ ایسا کوئی فرمانروا یا راجہ نہ تھا۔ کوئی ایسا سوچہ سمجھ والا تماشائی نہ تھا جس نے کسی نہ کسی وقت خیال نہ کیا ہو کہ ایسے بڑے مجمع کی شرکت مین فخر و راز کے ساتھ کچھ ذمہ داری بھی ہے اور یہ کہ جو عزت و آبرو اور امن و عافیت اُسکو سلطنت کی بدولت حاصل ہے اُسکو بھی اُسکے معاوضے مین کچھ کرنا ہے۔

دربار کے حکمرانوں کے لئے جو چیزیں ضروری تھیں ان میں سے ایک چیز تاجپوشی کی تھی۔

کی نمائش کے نتائج کو معلوم کریں جو ان ہی دنوں میں دہلی میں ہوئی تھی۔ اس نمائش کی غرض اصلی یہ تھی کہ دیسی حرفوں اور اس ملک کی صنعتوں کو ترقی دے۔ نمائش کا اثر ہندوستان کے حرفوں اور صنعتوں پر آئندہ زمانے میں کیا ہوگا۔ اس وقت بتا دینا یقیناً ناممکن ہے۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ اسکو باہر والوں کی توجہ خواہ وہ اس ملک کے باشندے ہوں یا نہ ہوں ہندوستان کی حلیتی جاگتی قابلیت کی طرف مصروف کرنے میں یقیناً بڑی کامیابی حاصل ہے اگرچہ نمائش گاہ صرف تھوڑے عرصے کے لئے کھلی رہی اس پر بھی ۴۸۰۰۰ سے بھی زیادہ لوگوں نے داخلے کی فیس ادا کی اور تین لاکھ روپے سے اوپر ہی اوپر کا مال نقد فروخت ہوا اور نمائش کی مجموعی آمدنی چار لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ عمارت پر ۱۱ لاکھ سے کیس قدر زیادہ خرچ پڑا اس کے علاوہ نمائش کا خالص خرچ صرف ۱ لاکھ تھا۔ لہذا میں خیال کرتا ہوں کہ ہم از روے انصاف دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے نمائش پر بہت اعتدال کے ساتھ خرچ کیا اور ہندوستانی صنعت و حرفت کو ایسا زور سے چلتا کر دیا کہ اسکو ہم نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اتنے سارے عجائب خانوں اور لوگوں کے ذاتی انبار خانوں میں خوبصورت چیزوں کی فراہمی جو نمائش میں خریدی گئیں چاہیئے کہ ہمارے کاریگروں کی ہنرمندی کے لیے جہیں ہنوز دم خم باقی ہے وقتی اشتہار کا کام دے۔

مشرکار دربار دہلی میں فرمان روا یا ان ریاست ہائے ہندوستان نہایت درجے

خوش تھے اور مین بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ اعلیٰ درجے کے فرمان روا ہنرمائیں نظام حیدر آباد بھی کسی طرح کم خوش نہ تھے یہ میری خوش قسمتی تھی کہ دربار سے چند روز پہلے مجھے مین اور آن مین ایک معاہدہ ہوا جس کے تذکرے کا مجھ کو اس سے پہلے موقع نہیں ملا اور اب مین آپ صاحبوں کی خاطر اس کا مختصر سا تذکرہ کرتا ہوں۔

وہ معاہدہ حیدر آباد کے چند ضلع کے آئندہ انتظام کے بارے میں تھا جو ضلع مفوضہ کہلاتے اور علاقہ برآر کے نام سے مشہور ہیں۔ کاغذات متعلقہ معاہدہ منتر کر دیے گئے ہیں اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ جو انتظام قرار پایا اور جس طریق سے ہم اس نتیجے کو پہنچے جیسی چاہے اپنی رائے قائم کرے۔ مین یقین کرتا ہوں کہ لوگوں نے عموماً اس معاہدے کو بخت فریقین معزز تسلیم کیا ہے جس سے معاملے کی ایسی صورت کا جو نصف صدی سے کسی فریق کے حق میں نہ لائق اطمینان ثابت ہوئی اور نہ مفید و خوبصورتی سے خاتمہ ہو جائے گا۔ مین اس مقام پر صرف اتنی بات اُور کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس خط و کتابت سے ظاہر ہے جو اس بارے میں ہوئی ہے پہلے ہنرمائیں نظام کے اور میرے درمیان دوستانہ گفت و شنود ہوئی اور اسکے بعد فریقین کی آزاد اور مطلق العنان خواہش کے مطابق معاہدہ لکھا گیا۔ نامہ و پیام کے دوران میں کسی وقت خلاف طبع دباؤ کا دخل نہیں ہونے پایا جس قدر ہم اس معاہدے سے رضامند ہیں ہنرمائیں اُس سے کم رضامند نہیں ہیں اور جس صورت میں ہر دو فریق یکساں طور پر راضی ہیں تو یہ کچھ بیجا نہیں کہ اُور لوگوں کو بھی ہم اپنی مسرت میں شریک ہونے کو کہیں۔ ہندوستانی

ریاستوں کے متعلق چند مسئلے نازک اور مشکل ہیں مگر میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کہ
والیانِ ریاست بھی انکی بابت نہایت صاف دلی اور خوش اخلاقی سے گورنمنٹ
آف انڈیا کے افسرِ بلا دست کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

ضمیمہ ۲

گرت آف انڈیا

دہلی پنجشنبہ - یکم جنوری ۱۹۳۳ء

فارن ڈپارٹمنٹ

استھارات

کپ دہلی - یکم جنوری ۱۹۳۳ء

دیسے روس اور امریکے لیے حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے مزید سلامیان تفصیل ذیل
منظور فرمائی ہیں اور عام اطلاع کے لیے مشترک کیا جاتی ہیں۔

دائی سلامیان

۱۱ ضرب توپ سلامی

نواب جنجیرا

۹ ضرب توپ سلامی

سابو اکنگ ٹنگ

۹ ضرب توپ سلامی

سابو امونگ نئی

۹ ضرب توپ سلامی

سابو اہسی پاو

ذاتی سلامیان

۹ ضرب توپ سلامی

مشکر راؤ چمناجی نپت ساچو بھور

۹ ضرب توپ سلامی

مہارانا جسونت سنگھ جی ہری سنگھ جی ڈیٹا

۹ ضرب توپ سلامی

نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر کے - سی - آئی - ای - لوبارو

حضور ملک معظم نے براہ و فور کرم و لطیف خاطر نہایت معزز طبقہ ہاتھ میں مفصلہ الذیل تقررات اور ترقیات منظور فرمائی ہیں۔ اول درجے کے سول ڈویژن کے آنریری ممبر یا نہایت معزز طبقہ کے ناٹ گرانڈ کراس ہنر مینس آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ نواب سر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی سی۔ ایس۔ آئی۔ حیدر آباد دوم درجے کے میٹری ڈویژن کے معمولی ممبران یا نہایت معزز طبقہ کے ناٹ گرانڈ کراس میجر جنرل چارلس کوئین ایجڑٹن سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ انڈین سٹاف کور کمانڈنگ پنجاب فرانٹیر فورس و فرانٹیر ڈسٹرکٹ۔ کرنل۔ آر تھمر جارج ہیمینڈ۔ وی۔ سی۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ آن ایسٹ انڈسپرنیو مریٹس انڈین سٹاف کور۔

ایل۔ ڈبلیو۔ ڈین

قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

سٹار آف انڈیا

اشتہارات

کمپ دہلی۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے براہ و فور کرم و لطیف خاطر اپنی تاج پوشی کی یادگار میں دربار کے انعقاد کے وقت جو تاریخ امروزہ میں بمقام دہلی وقع سلطنت ہند منعقد ہوگا۔ طبقہ اعلیٰ مرتبت سٹار آف انڈیا میں مفصلہ الذیل تقررات و ترقیات منظور فرمائی ہیں۔

ناٹ گرنیڈ کمانڈران

رائٹ آنریبل جارج فرنیس ہملٹن۔ ایم۔ پی۔ حضور ملک معظم کے سکریٹری سٹیٹ آف انڈیا
جولارڈ جارج فرنیس ہملٹن کے نام سے مشہور ہیں۔
ہنرمائیس راجہ سر راما داما۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کوچین۔

ناٹ کمانڈران

آنریبل مسٹر ڈنزل چارلس جلف اٹکسن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ گورنر
جنرل کی کونسل کے معمولی ممبر۔

ایریڈمیرل چارلس چارٹرڈ روری۔ رائل نیوی۔ سپہ سالار افواج بحری حضور ملک معظم
متعینہ ایسٹ انڈیز۔

آنریبل مسٹر ہنری مارٹن ونٹر باٹھم۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس قلعہ سنیت جارج
کے گورنر کی کونسل کے ممبر۔

آنریبل مسٹر جیمز نیٹیٹھ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ گورنر بمبئی کی کونسل کے ممبر۔
آنریبل لفٹنٹ کرنل ڈانلڈ رابرٹسن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سٹاف کوررز ڈیپارٹمنٹ
ایسور و چیف کشنر کورگ۔

آنریبل مسٹر اینڈرو ہنڈرسن لیتھ فریری۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس چیف کشنر
علاقہ متوسط۔ پریزیڈنٹ پولیس کمیشن۔

ہیوشیکسپیر بارنزا سکوائر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ سکریٹری

گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ۔

سرجن جنرل ولیم روہو پر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین میڈیکل سروس (پنشنر) پریزیڈنٹ
میڈیکل بورڈ۔ انڈیا آفس۔

کرنل سر کالن کمپبل سکاٹ منکرفٹ۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ رائل
انجینئرز (پنشنر) پریزیڈنٹ انڈین آرگنیشن کمیشن۔

ہنرٹائنس راجہ کر تھی شاہ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ہٹری۔ گرہوال۔ کنور رنیر سنگھ پٹیل۔
کمپینین

آرنیبل مسٹر ڈوارڈ فٹزجرالد۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ گورنر جنرل کی کونسل کے
معمولی ممبر۔

آرنیبل مسٹر چارلس سٹوارٹ سیلی۔ انڈین سول سروس۔ ایجنٹ گورنر جنرل
مالاک متوسطہ ہند۔

آرنیبل مسٹر ڈوارڈ ٹونشنڈ کینڈی۔ انڈین سول سروس۔ پیون جج عدالت
عالیہ ہائی کورٹ ممبئی۔ پولیس کمیشن کے ممبر۔

آرنیبل مسٹر گیریئل سٹوکس۔ انڈین سول سروس۔ چیف سکریٹری گورنمنٹ مدراس گورنر
قلعہ سینٹ جارج کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے اڈیشنل ممبر۔

میجر جنرل ٹریور بروکس ٹائیملر۔ رائل آرٹیلری۔ انسپکٹر جنرل توپ خانہ جات ہند۔
ماروے ایڈمنسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ جوڈیشل کمشنر اپر برما۔

آزبیل مسٹر ولیم ہنری لاکنگٹن ایچی۔ انڈین سول سروس۔ قائم مقام چیف سکریٹری
گورنمنٹ مالاک متحہ۔ اور لفٹنٹ گورنر مالاک متحہ کی کونسل واضح ضوابط و
قوانین کے ممبر۔

آزبیل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن۔ انڈین سول سروس۔ قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ
بنگال۔ و جنرل ورنیوڈ پارٹمنٹ و لفٹنٹ گورنر بنگال کی کونسل واضح ضوابط و
قوانین کے ممبر۔

کرنل سینٹ جان کلاہٹ کور۔ رائل انجینئرز۔ سرور جنرل ہند۔
لفٹنٹ کرنل جمیز الگرنیڈ رالفس منٹگری۔ انڈین سٹاف کور۔ کمشنر اوپینڈی ڈویژن
پنجاب اور پولیس کمیشن کے ممبر۔

رجنلڈ ہنری کریڈک اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ کمشنر جلیپور ڈویژن سنٹرل پراونسز
کرنل مہری ڈوٹین جینسن۔ انڈین سٹاف کور۔ نائب میٹری سکریٹری (امور متعلقہ
ہند) دار آفس۔

ميجر ہیوڈلی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سٹاف کور۔ ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔
قارن ڈپارٹمنٹ۔

راجہ بن بہاری کپور۔ بردوان

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان رئیس پہاڑو ضلع بلند شہر۔ لفٹنٹ گورنر مالاک
متحہ کی کونسل واضح ضوابط و قوانین کے سابق ممبر۔

سردار بدن سنگھ لوہا ضلع لہریانہ پنجاب -

حضور ملک معظم کا یہ ارادہ تھا کہ وہ ہزاریئیس راجہ بھجے سین بہادر رئیس ماٹھی کو
نہایت اعلیٰ مرتبت طبقہ سٹار آف انڈیا کمانڈر بنا لیں لیکن راجہ بھجے سین کا
۱۰۔ دسمبر کو انتقال ہو گیا۔

حسب حکم گریڈ ماسٹر

ایچ۔ ایس۔ بازئر

نہایت اعلیٰ مرتبت طبقہ سٹار آف انڈیا کے سکریٹری

انڈین امپائر

اشتمارات

کمپ دہلی - یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے اپنی تاجپوشی کی خوشی میں دربار کے موقع پر جو تاریخ (مروڑہ بمقام)
دہلی واقع سلطنت ہند میں منعقد ہو گا نہایت اعلیٰ مرتبت طبقہ انڈین امپائر میں
مفصلہ الذیل تقررات و ترقیات بطیب خاطر منظور فرمائی ہیں۔

نائٹ گریڈ کمانڈران

ہزاریئیس سری پدمنا بھاداس ونجی سر بالارام وراما کلاشیکھاراکر تاپتی مانی سلطان
ہمارا راجہ راجہ راماراجہ بہادر شمشیر جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ٹراونکور۔

ہزاریئیس فرزند راجہ جند عیقت پیوند دولت انگلیشیہ برابنس سر مور راجہ راجگان راجہ

سر سیر سنگھ ملو ندر بہادر - جی - سی - ایس - آئی - نا بجا -

نائٹ کمانڈران

آنریبل سر لارنس ہو جنکنز نائٹ چیف جسٹس عدالت عالیہ ہائی کورٹ ممبئی -

آنریبل مسٹر ہری بٹ بھکر کل وائٹ - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس - چیف جج
چیف کورٹ جنوبی برما -

آنریبل مسٹر چارلس لوئس ٹیمر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - فنانشل کمشنر
پنجاب و لفٹنٹ گورنر پنجاب کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ممبر -

سر جنرل جنجین فرینکلن - سی - آئی - ای - انڈین میڈیکل سروس - آنریری طبیب حضور
ملک معظم - ڈائریکٹر جنرل - انڈین میڈیکل سروس و گورنمنٹ آف انڈیا کے کنسٹرکشن و
آنریبل مسٹر فرڈینک آگسٹس نکلسن - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس - اول ممبر بورڈ
آف روئیو مدراس - اور گورنر قلعہ سینٹ جارج کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ڈائریکٹر
آف بھارٹین - فینشا اسکوائر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - ڈائریکٹر جنرل ڈاک و
والٹر و پیرلارنس اسکوائر - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس (پنشنر) پرائیوٹ سکریٹری
ہنری کیسلنسی وائیرے -

جان الیٹ اسکوائر - سی - آئی - ای - ایف - آر - ایس - میٹروپولیٹن بورڈ گورنمنٹ آف
انڈیا و ڈائریکٹر جنرل رصد خانہ جات -

راجہ دھیراج ناہر سنگھ جی - شاہ پور - راجپوتانہ -

سردار غوث بخش ریسانی۔ سرو نوں کے رئیس اعظم۔ بلوچستان۔
 ہمارا جہ ہر بلب نرایں سنگھ بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ سن برسا۔ بنگال۔
 ہمارا جہ پیشکار کشن پرشاد۔ وزیر ہر پائینس نظام حیدر آباد۔
 پرنانہ سنگھ راؤ۔ کرشنا مورتی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دیوان مسیور۔
 ہمارا جہ گودنرین گجپتی راؤ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ درنگا ٹیم۔

کمپینین

کرنل ارنسٹ ڈی برتیجہ۔ انڈین سٹاف کور۔ جوائنٹ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا میٹری
 ڈپارٹمنٹ۔

آرنیل مسٹر پرتول چندر چیرٹیجی۔ راسے بہادر نج چیف کورٹ پنجاب۔
 فردرک گریم لین اسکوائر۔ ایم۔ آئی۔ ای۔ ڈائرکٹر جنرل ٹیلیگراف ہندوستان
 والٹر برنڈ ڈی وٹن اسکوائر چیف انجنیر و سکریٹری گورنمنٹ مدراس صیغہ تعمیرات عامہ۔
 کرنل ٹریور یڈن ریشیڈن۔ ایجنٹ و چیف انجنیر بنگال ناگپور ریلوے۔
 آرمیری ایڈی کانگ ولسیرے و کانڈینٹ بنگال ناگپور ریلوے و اینیٹر انفل کور۔
 ایگلزین الیٹ اسکوائر قائم مقام کشترا ضلع مفوضہ حیدر آباد۔
 بمجر (عارضی لفٹنٹ کرنل) چارلس آرنلڈ کبل۔ انڈین سٹاف کور۔ قائم مقام
 پولیٹکل رزیڈنٹ خلیج فارس۔

ہربرٹ ولیم کیرن کارڈنٹ اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ آف
انڈیا لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ۔ سابق قائم مقام پرائیویٹ سکریٹری وائسرای۔
لفٹنٹ کرنل ولیم لاک۔ جنرل سٹ لفٹنٹری۔ پرنسپل میوکلج جہیہ۔
لفٹنٹ کرنل جبرالڈ با مفروڈ۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین میڈیکل سروس۔ پرنسپل میڈیکل کالج کلکتہ۔
لفٹنٹ کرنل جان ہاڈنگ۔ دی۔ ڈی۔ آنریری ایڈوکی کانگ لفٹنٹ گورنر بنگال۔
کمانڈنٹ بہار لائٹ ہارس۔

اڈورڈ گالڈ اسکوائر۔ ایم۔ اے۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممبئی۔
ہنری کنگ پیو کمپ اسکوائر۔ اڈیٹر مدراس میل و سٹریٹ مدراس۔
ہنری بھائی مانک جی رستم جی اسکوائر۔ سٹریٹ کلکتہ۔

ہیولینڈ لٹلر اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ سابق میجسٹریٹ و کلکٹر ٹپنہ و جیمین ٹپنہ میو سبلیٹی۔
رابرٹ ناٹھن اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ سابق انڈر سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا
ہوم ڈپارٹمنٹ و سکریٹری انڈین یونیورسٹی کمیشن۔

بجراٹھولم الکا۔ ایم۔ بی۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ انڈین میڈیکل سروس۔ سوپرٹنڈنٹ
انڈین میوزیم۔

آر تھریل اسکوائر۔ ایف۔ سی۔ ایچ۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ ای۔ اگر کیوڈ انجنیر فرسٹ گریڈ
ممبئی پریزیڈنسی۔

ڈگلس ڈانلڈ اسکوائر۔ کمانڈنٹ بارڈر میٹری پولیس و سمانارٹھل کوہاٹ۔

جگدیش چند راہوس اسکو ایر۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ ایس۔ پروفیسر پریڈنسی کالج کلکتہ۔

نواب محمد شریف خان۔ خان دیر۔

مہتر شجاع الملک چترال۔

میر محمد ناظم خان میر ہنزہ۔

راجہ سکندر خان۔ نگر۔

ولیم ڈکسن کروکشینک اسکو ایر سکرٹری و خزانچی بینک بنگال۔

تھامس جویل فٹ اسکو ایر۔ اڈیٹر ٹائمز آف انڈیا بمبئی۔

جان اوبرائن سائڈرس اسکو ایر۔ مالک واڈیٹر انگلشمن کلکتہ۔

ہنری وڈن اسکو ایر۔ ایجنٹ گریٹ انڈین پینٹلاریلوے۔

چارلس ہنری ولسن اسکو ایر۔ منیجر بانگ کانگ و شانگ ہائی بینکنگ کارپوریشن و

وائس پریذیڈنٹ رنگون میونسپل کمیٹی۔

خان بہادر مولوی خدابخش پٹنہ۔

راؤ بہادر شیام سنگھ رلال دیوان کشن گڑھ راجپوتانہ۔

راؤ بہادر فشی بالکنڈاس دیوان بہادر ممبر کونسل ریاست الور۔

رابرٹ ہریٹ ہنڈرسن اسکو ایر۔ سوپرینٹنڈنٹ تاراپورٹی کمپنی باغات ضلع کچھار آسام۔

نواب حافظ محمد عبدالعزیز خان علی زئی ڈیرہ اسماعیل خان آنریری کمانڈنٹ ۵ اینگال کیولری۔

ہکم کے۔ آئی۔ کے۔ ایس۔ ایم۔ ساہو امانگ نی جنوبی ریاستہائے شان۔

میر مراد خان پسیانی ناظم مکران بلوچستان۔

نواب فتح علی خان قزلباش لاہور۔

مہا مہاپادیا پنڈت گنگا دھر شاستری پروفیسر سنسکرت کالج بنارس۔

فریدون جی جتیشدجی اسکوائر۔ وزیر ہنرمائیس نظام حیدر آباد کے پرائیوٹ سکریٹری۔

چارلس ہنری وسٹ اسکوائر۔ پرنسپل اسٹنٹ ایڈجوئنٹ انڈیا۔

حضور ملک معظم کا منشا سر جان وڈ برن۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کو انکی ممتاز

خدمات کے صلے میں جو انھوں نے انڈیا میں کی تھیں نہایت عالی مرتبت طبقہ انڈین امپائر

کا نائٹ گرینڈ کمانڈر بنا دینے کا تھا۔ مگر سر جان وڈ برن ۳۱ نومبر کو گلگتے میں انتقال

کر گئے اور اسوقت وہ لفٹنٹ گورنری بنگال کے منصب عالی پر متمکن تھے۔

حضور ملک معظم کا منشا مسٹر میری چارلس بل کو بجلد و اس قابلانہ طریق کے جسکے

مطابق وہ صیفہ جنگلات انڈیا میں اپنی خدمات مدید بجالائے نہایت عالی مرتبت طبقہ

انڈین امپائر کے کمپنیز کا اعزاز بخشنے کا تھا مگر مسٹر بل ۲ نومبر کو جسوقت وہ بھول خست

انگلستان میں تھے انتقال کر گئے۔ اسوقت وہ ضروری خدمت انسپکٹر جنرل جنگلات

پر مامور تھے۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایچ۔ ایس۔ بارنز

سکریٹری نہایت عالی مرتبت طبقہ انڈین امپائر

۱۵ - سن ۱۹۰۳ء

اعلان

کیمپ دہلی یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے براہِ عطوفت اصحابِ مفصلۃ الذیل کو ٹائٹ ہڈ کا اعزاز بخشا،
آئریل مسٹر جس آکورتھ ڈیوس۔ انڈین سول سروس۔ بیون جج عدالت عالیہ میکورٹ
فورٹ سینٹ جارج۔

آئریل مسٹر ولیم اردنر کلاک۔ انڈین سول سروس۔ چیف جج چیف کورٹ پنجاب۔
آئریل مسٹر ٹیگیو کارنش ٹرنز۔ پریزیڈنٹ بنگال چیمبر آف کامرس واڈیشنل ممبر
کونسل گورنر جنرل داضع قوانین و ضوابط۔

لفٹنٹ کرنل ولیم ارنشا کوپر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کمانڈنٹ کانپور والٹیر رائفل۔
لفٹنٹ کرنل جیمس لوئس واکر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سابق ۲ پنجاب والٹیر رائفل۔
جارج واٹ اسکوائر۔ ایم بی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے کم خج پیداوار
کے رپورٹر۔

ہرکشن داس نر دتم داس اسکوائر۔ سابق شرف مہی۔
ولیم گاڈسل اسکوائر۔ انڈیا آفس کے اڈیٹر آف اکونٹس۔

ایل ڈیلیوڈین

قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

قصر ہند تنفے

اعلان

کیمپ دہلی یکم جنوری ۱۹۰۳ء

ہزار کلسنسی دہلیسے وگورنر جنرل ہند بطیب خاطر اعلان کرتے ہیں
کہ حضور شاہ قیصر نے ازراہ کرم قیصر ہند کے اول درجے کے تنفے اصحاب ذیل کو
عنایت فرمائے ہیں۔

ہزار کلسنسی لیڈی کرن آف کڈسٹن۔ سی۔ آئی۔

رورنڈ سمویل سکاٹ آئرنٹ۔ ایم اے۔ کیمبرج مشن دہلی۔

البرٹ فرڈرک ایشٹن اسکوائر۔ ڈپٹی کمشنر۔ صیفہ محصول نمک شمالی ہندوستان۔

لفٹنٹ کرنل چارلس ٹین ڈاسن۔ انڈین سٹاف کور۔ پولیٹیکل سوپرٹنڈنٹ قطع

کوہستانی میوار۔

پکتان الین سی جولی ڈی لاٹ بنیر۔ آراہی۔ ڈپٹی چیف انجنیر میسور۔

جیمس ڈگلز اسکوائر۔ بمبئی۔

رورنڈ جے اے گراہم۔ ایم اے۔ کلپانگ۔ بنگال۔

پنڈت جوالا پرشاد۔ مجسٹریٹ و کلکٹر جالون۔ اضلاع متحدہ۔

کلارنس کرکپیٹرک اسکوائر۔ بارسٹرایٹ لا۔ ممبر یونسل کمیٹی دہلی۔

لفٹنٹ کرنل رابرٹ ولیم سٹیل لیننر ایم ڈی۔ انڈین میڈیکل سروس۔ سول سرجن

دوسو پرنٹرنٹ لیونٹک اساتلم دھار وار بھبی پریر پڈنسی۔

مردان جی کو اس جی اسکوائر میونسپل کشنر و آنریری میجسٹریٹ رنگون۔

جان لنسٹ اسکوائر۔ سابق کنسرویٹر جنگلات برما۔

میجر ڈیوڈ سپیل۔ ایم ڈی۔ آراے ایم سی۔ ڈاکٹر کٹر سپچرانٹنٹ کسولی۔

رورنڈ جے ڈی ڈیلیو سوئل۔ ایس جے۔ میجر سینٹ جوزف کلج ترجنا پلی مدراس پریر پڈنسی۔

رورنڈ ڈیوڈ وٹھن۔ پرنسپل ہلاپ کلج ناگپور مالک متوسط۔

ہنر کلسنسی وائسرے و گورنر جنرل لطیف خاطر ہندوستان مین بجا آوری خدمات

سرکاری کے صلے مین اصحاب ذیل کو فیض ہند کے دوسرے درجے کے تمغے عنایت

فراتے مین۔

سس ایڈمز دایلی۔ بیوہ ایڈمز دایلی متونی۔ انڈین مڈکل سروس مہببی۔

رورنڈ ایڈمز اینڈرو۔ مشنری یوناٹنڈ چرچ سکاٹلینڈ و جنگلیٹ مدراس پریر پڈنسی۔

عزیز حسن آنریری میجسٹریٹ و ممبر میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ اٹاواہ اضلاع متحدہ۔

بابو بھینا تھ گونگا۔ مہاجن وزمیندار مونگیر بنگال۔

اڈوارڈ رابرٹ کے اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ مہتمم بندوبست رائے پور اضلاع متحدہ۔

راو بہادر چند سنگھ کان سنگھ۔ آنریری میجسٹریٹ حیدر آباد سندھ۔

ٹھا کر درجن سنگھ ممبر کونسل ریاست الور۔ راجپوتانہ۔

جلال ابگسم اسکوائر۔ ڈپٹی اسٹارٹنس سکول آبو۔ راجپوتانہ۔

رورڈ ٹرفاؤر ایٹن فرنیٹ۔ سوپر ٹنڈرٹ روٹ کیتھلک پسر اسٹلم رنگون برما۔
 رورڈ رابرٹ جونس۔ بے لے۔ وٹش مشن کھاسیا پہاڑ۔ شلانگ آسام۔
 مس ایف جاس۔ چرچ آف سکاٹلینڈ مشن۔ گجرات پنجاب۔
 مس الن الزبتھ مچل۔ ایم ڈی۔ امیرکن میٹھپٹ مشن۔ مولین برما۔
 مس محسن۔ زنانہ ٹڈکل مشن۔ پشاور۔ صوبہ سرحدی شمالی مغربی۔
 مس مارگرٹ اومارا۔ ایم ڈی کینڈین پرسبیٹیرین مشن۔ دھارمالمک متوسطہ ہند۔
 ڈاکٹر ٹی ایل نیل۔ ٹڈکل مشنری۔ چرچ مشنری سوسائٹی۔ بنو صوبہ سرحدی شمالی مغربی۔
 بھائی رام سنگھ۔ وائس پریسیل آرٹ میو سکول لاہور پنجاب۔
 سنو کھ سنگھ کرمی۔ مالگزار ضلع راکے پور مالمک متوسطہ۔
 بی بی صفری۔ بہار ٹیننگال۔
 محمد ظہور الحسن۔ ممبر میونسپل بورڈ آلہ آباد مالمک متحدہ۔

انچ ایچ رنڈے

قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا
 ہوم ڈپارٹمنٹ

پیشتر کی طرح

کیمپ دہلی یکم جنوری سنہ ۱۹۳۶ء خاص و متفرقات

وائسراے و گورنر جنرل باجلاس کونسل بڑی سرگرمی ساتھ فضلاء الذیل عنایتوں اور رعایتوں کا اظہار فرماتے ہیں جو تعلق تاج پوشی شاہ قیصر ہند فوج ہندوستانی کے مختلف فرقوں کے ساتھ کی گئی ہیں۔

(۱) حضور ملک معظم نے براہ کرم یہ بات منظور فرمائی ہے کہ انڈین شان کور کا لقب موقوف کر کے جو افسر اس سے متعلق ہیں انکو آئندہ افسران انڈین آرمی کے لقب سے بلایا جائے۔

(۲) حضور ملک معظم براہ کرم و بطیب خاطر ارشاد فرماتے ہیں کہ فوج ہندوستان کے ہندوستانی افسروں کی ایک محدود جماعت ہر سال حضور مدوح کی حاضری باش اردلی کی خدمت کے لیے منتخب ہو کرے اور شروع سنہ ۱۹۳۶ء سے اسکا عہدہ آمد ہو۔ جن قاعدوں کی رو سے ان ہندوستانی افسروں کی ماموری ہو کرے گی حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر سال چھ ہو کرینگے۔ ہر ایک کو ایک ٹیمین دیا جائیگا۔ یہ لوگ اپریل سے اگست تک ایک موسم بھر لندن میں رہینگے اور ہر سال نو منتخب شدہ انکی جگہ بلائے جائینگے نصف ہندوستانی افسر سالوں سے لئے جایا کرینگے اور نصف پیدل پلٹوں اور توپخانوں اور سفرینا سے۔

(۲) ان لوگوں کو انوائس بکنگم کے قریب و جوار میں بود و باش کے لیے جگہ دی جائیگی۔

(۳) یہ لوگ اسٹنٹ میٹری سکرٹری صیغہ معاملات ہندوستان کے عام ربط و ضبط اور نگرانی میں اور زیر شخصی حکم مصاحب حاضر باش خدمت بادشاہ رہینگے۔

(۴) خدمت خاص پر تعینات ہونے کے وقت ان لوگوں کو رجمنٹ کی وردی اور ایک خاص ایکویولٹ پہننا ہوگا۔

(۳) آئندہ سے نمیشن لینے پر تمام رسالہ دار میجر وں اور صوبہ دار میجر وں کو آنزیری کپتان کا اور تمام دوسرے ہندوستانی افسر و نکو آنزیری لفٹنٹ کا درجہ عطا کیا جائیگا بشرطیکہ انکے پاس طبقہ برٹش انڈیا کے اول درجے کے تمغے ہوں۔

(۴) حضور ملک معظم نے ہندوستانی فوج کی خدمات کے لحاظ سے طبقہ برٹش انڈیا میں عارضی طور پر اول درجے کے تقرر مزید دس اور دوسرے درجے کے مزید تقرر چالیس یعنی کل مزید تقرر پچاس منظور فرمائے ہیں۔

یہ تقرر یا بندہ اعزاز کے مرنے یا ترقی پانے سے اصلی شمار میں کھتے چلے جائینگے۔

(۵) حضور ملک معظم نے امپیرل سروس فوج کی خدمات کے لحاظ سے طبقہ برٹش انڈیا میں عارضی طور پر اول درجے کے تقرر مزید دس اور دوسرے درجے کے تقرر مزید بیس منظور فرمائے ہیں۔ ان تقررات میں نمیشن یافتہ اور برسر کار دونوں قسم کے لوگ داخل ہیں۔ یہ تقررات آنزیری یعنی اعزازی ہونگے اور برٹش گورنمنٹ سے کچھ بختہ بنین ملے گا مگر بان جو لوگ ابھی تک بختہ پارہ ہیں انکے چین حیات وہ بختہ جاری رہینگے۔ یہ تمغے ویسے ہی ہونگے جیسے فوج باقاعدہ کے افسروں کو دیے گئے ہیں۔

ذیل کے اندازے سے دیا جائیگا۔

۱ رسلے کی ہر ایک رجمنٹ۔ سفر مینا قسم کی فوجیں اور بیدل ملٹینین (بشمول افواج مقامی) ۱

۱ ہر سہ ہاڈی گارڈ و عدن ٹروپ یکجائی

۲ ہر چار پنجاب سرحدی فوج ہاٹری اور سرحدی گیرزن آرٹلری

۳ چھ دوسرے ہندوستانی کوہستانی ہاٹری

۱ چار حیدر آباد کٹنجنٹ ہاٹری

۱ بڑش کوہستانی ہاٹری کے ہندوستانی ہانکنے والوں کی جماعت

(۷) ہندوستانی فوج کے سپاہیوں کو خدمت دراز اور اچھے چال چلن کے زائد تحفے اور

پچیس روپے بطور انعام ذیل کے اندازے سے دیے جائیں گے۔

۲ رسلے کی ہر ایک رجمنٹ۔ سفر مینا کی فوجیں اور بیدل ملٹینین (بشمول افواج مقامی) ۲

۱ ہر سہ ہاڈی گارڈ و عدن ٹروپ یکجائی

۲ ہر چار پنجاب سرحدی فوج ہاٹری اور سرحدی گیرزن آرٹلری

۳ چھ دوسرے ہندوستانی کوہستانی ہاٹری

۱ چار حیدر آباد کٹنجنٹ ہاٹری

۱ بڑش کوہستانی ہاٹری کے ہندوستانی ہانکنے والوں کی جماعت

۱ بطور حیل فوج اور فیپال اسکارٹ ایک جماعت قرار دی جائیگی۔

باٹریوں اور کمپنیوں کے تمام ہندوستانی لڑنے والے۔ رائل ہارس آرٹلری۔ رائل فیلڈ آرٹلری

۴ اور ساز و سامان حرب والی فوجیں جو ہندوستان میں ہیں

۱ سب مرین مائننگ لاسکروں کے دستے بشمول سرنگان وٹنڈلان

(۸) ۶ و ۷ فقروں کے متعین کا دینا خاص ۱۹۰۳ء کے لیے ہوگا اور ان سے وہی شرائط

متعلق ہونگی جو آرمی ریگولیشن انڈیا جلد اول حصہ دوم آرٹیکل ۴۳ تا ۴۴۰ و آرمی ریگولیشن
انڈیا جلد دوم حصہ الف فقرہ ۷۰۱ و غیرہ میں مذکور ہیں۔

(۹) تمام انگریزی اور ہندوستانی فوجوں میں حسب تفصیل ذیل نقد انعام بھی دیے جائیں گے
اور زر انعام ہر صورت حسب صوابدید کمانڈنگ افسر خرچ کرنا ہوگا۔

۵۔ رائل ہارس آرٹلری باٹری

۵۔ رائل فیلڈ آرٹلری باٹری

۵۔ رائل گیزن آرٹلری کمپنی

۵۔ مونٹین آرٹلری باٹری

۵۔ ہوی آرٹلری باٹری

۵۔ برٹش کیولری رجمنٹ

۵۔ برٹش انفنٹری ٹبالین

۵۔ سفرینا (یورپین) فیکس

۵۔ نیٹو مونٹین باٹری

۵۵	فرانٹیر گیر زن آرٹری
۵۵	فیلڈ باٹری حیدر آباد کشتنجنٹ
۵۵	برٹش مونٹن باٹریوں کے ہندوستانی ڈرائیور
۵۵	باڈی گارڈ
۵۵	نیتو کیولری رجمنٹ
۵۵	گاڈ گور
۵۵	نیتو انفنٹری بٹالین
۵۵	دیوبلی وائر پورہ ارگیولر کیولری
۵۵	ملواری بھیل کور
۵۵	عدن ٹروپ
۵۵	پینال اسکارٹ
۵۵	لوکل فوجین - مصرحہ بالا کے علاوہ
۵۵	سفر مینا کی کمپنی
۵۵	ہوی باٹری کے ہندوستانی ڈرائیور
۵۵	فوج سب مرین مائننگ و لاسکران
۵۵	کو سٹ ڈفنس لاسکران
۵۵	ہیڈ کوارٹر کی ساز و سامان حربی جہازوں کے ہندوستانی ڈرائیور
۵۵	مہ فی جماعت

ساز و سامان حرب والی جماعتیں ص ۱۰۰ فی جماعت

ہندوستانی سب مرین مانگ کمپنی کے نان کشنڈ آفسر فی کس عہدہ

(۱۰) نیٹو موٹن آرٹلری کی عمدہ خدمات کے لحاظ سے ۶ مصرعہ الحاشیہ باٹریوں کا ایک مجموعہ قرار دیا جائیگا اور جو مفصلہ الذیل حقوق سرحدی فوج پنجاب کی موٹن باٹریوں کو حاصل ہیں انکو بھی عطا کیے جائیں گے۔

بہ کوٹہ موٹن باٹری

جالندھر ایضاً

بکرات ایضاً

لاہور ایضاً

مری ایضاً

ایبٹ آباد ایضاً

(الف) چھوٹن باٹریوں کے سینئر صوبہ دار کو صوبہ دار میجر کا درجہ اور مشاہرہ دیا جائیگا

اور سینئر یا منتخب ٹرپٹر کو ٹرپٹر میجر کا درجہ اور مشاہرہ

(ب) برٹش آفسر اگر ڈیرہ اسماعیل خان یا بنویا دادی ٹوچی میں تعینات ہوں تو آئندہ ساٹھ دن کی رعایتی رخصت کے عوض برس میں نوے دن کی رعایتی رخصت کے مستحق ہوں گے۔

(۱۱) اس مبارک موقع پر اظہارِ مرام خسروانہ کے لئے انگریزی اور ہندوستانی سپاہ کے خاص قسم کے فوجی مجرم کیم جنوری ۱۹۰۳ء کو علی الصباح ہزار کلسنسی کمانڈران چیف کے

حکم شہر کے مطابق رہا کر دیے جائیں گے یا انکی سر زمین تحفیف کر دی جائیگی۔

(۱۲) ہنر کسٹنسی کمانڈران چیف حکم متذکرہ بالا کی عمل آوری کے لئے تہمت کے طور پر احکام ضروری صادر فرمائینگے ہندوستانی فوج میں مفصلۃ الذیل خاص ترقیان اور طبقہ برٹش انڈیا کے تقرر مشہر کیئے جاتے ہیں۔

(الف) صوبہ دار میجر کے درجے پر زائد ترقی کے لئے
صوبہ دار شیر سنگھ سردار بہادر۔ لاہور مونٹن باٹری
(ب) رسالہ میجر کے درجے پر زائد ترقی کے لئے

رسالہ رام چندر راو جھادک سردار بہادر۔ فرسٹ ڈیوٹ آف کاناٹا (ون) بمبئی لانسز
(ج) رسالہ دار کے درجے پر زائد ترقی کے لئے

جمہدار عجب خان بہادر۔ ۹ بنگال لانسز (ہاڈسن ہارس)
جمہدار دھنگری۔ ۱۱ (پرنس آف ویلز (ون) بنگال لانسز
(د) صوبہ دار یا رسالہ دار کے درجے پر زائد ترقی کے لئے

جمہدار گل نواز خان۔ ۸ بنگال لانسز
جمہدار میر ہدایت علی۔ فرسٹ لانسز۔ جیدر آباد کسٹنجنٹ
جمہدار کھر سنگھ گورنر جنرل ہاڈی گاڈ

جمہدار بھادساونت۔ ۳ بمبئی لائٹ انفنٹری
جمہدار بننا۔ میرواڑہ بٹالین

محمد ارنگا دین پانڈے۔ فرسٹ برہمن انفنٹری

(۵) طبقہ پرنس انڈیا میں ترقی اور داخلے کے لیے

(الف) اول درجے کی ترقی کے لیے سردار بہادر کے خطاب کے ساتھ

(۱) رسالہ امیر محمد بیگ۔ بہادر۔ فرسٹ مدراس لانسز

(۲) رسالہ امیر معز الدین خان۔ بہادر۔ ۱۵ (کیورٹن ملتان) بنگال لانسز

(۳) صوبہ دار غلام محمد۔ بہادر۔ گجرات مونٹن باٹری

(۴) رسالہ امیر شیخ فرید۔ بہادر۔ فرسٹ مدراس لانسز

(۵) رسالہ امیر مجید یوسف سنگھ۔ بہادر۔ ۱۴ بنگال لانسز (مرے جاٹ مارس)

(۶) صوبہ دار بھولا تواری۔ بہادر۔ فرسٹ برہمن انفنٹری

(۷) صوبہ دار طرہ باز خان۔ بہادر۔ ۲۰ (ڈیوک آف کیمبرج) پنجاب انفنٹری

(۸) صوبہ دار جنگ سنگھ۔ بہادر۔ بنگال سفرمینا

(۹) صوبہ دار امیر دیوسہ ایم۔ بہادر۔ کوئٹہ اور مدراس سفرمینا

(۱۰) صوبہ دار امیر میر سنگھ۔ بہادر۔ بنگال سفرمینا

(ب) دوم درجے کے داخلے کے لیے بہادر کے خطاب کے ساتھ

(۱) صوبہ دار رام سنگھ ۱۵ (لدھیانہ) سکھ انفنٹری

(۲) رسالہ امیر فیض طلب خان۔ کوئٹہ اور کور آف گائڈ (کیولری)

(۳) رسالہ امیر مجرب ناز محمد خان۔ ۵ (کیورٹن ملتان) بنگال لانسز

(۴) رسالہ امیر مجرب وزیر علی خان۔ فرسٹ (ڈیوک آف یارک اور) بنگال لانسز

- (۵) رسالہ دار بشیر سنگھ - کوئین ادن کور آف گاٹنز (کیولری)
- (۶) رسالہ دار میجر ملک غلام محمد خان - ۲ سنٹرل انڈیا بارس
- (۷) صوبہ دار ہنیر تھاپا - ۲ بٹالین - فرسٹ گورکھا رائفل
- (۸) صوبہ دار پی ایم سنگھ - ۳۲ پنجاب پایونیر
- (۹) رسالہ دار میجر عمدہ سنگھ - ۲ پنجاب کیولری
- (۱۰) صوبہ دار میجر کرنیر تھاپا - ۴ گورکھا رائفل
- (۱۱) صوبہ دار میجر مولو رام - ۶ جاٹ لائٹ انفنٹری
- (۱۲) صوبہ دار میجر جان محمد - ۲۹ ڈیوک آف کانٹا ادن (بلوچ انفنٹری)
- (۱۳) صوبہ دار بلدیو سنگھ - ۸ راجپوت انفنٹری
- (۱۴) صوبہ دار مولاداد خان - ۲۶ بلوچ انفنٹری
- (۱۵) صوبہ دار ناتھوٹار - فرسٹ بٹالین - ۳۹ گڑھوال رائفل
- (۱۶) صوبہ دار زرنگن شاہ - فرسٹ پنجاب انفنٹری
- (۱۷) رسالہ دار سجت خان - ۳ (کوئین ادن) بمبئی لائٹ کیولری
- (۱۸) صوبہ دار میجر قلندر خان - ۲۸ پنجاب انفنٹری
- (۱۹) رسالہ دار میر باز خان - ۱۱ (پرنس آف ولیر ادن) بنگال لانسز
- (۲۰) رسالہ دار منظر علی خان - فرسٹ (ڈیوک آف یارک ادن) بنگال لانسز
- (۲۱) صوبہ دار کنڈاسامی - فرسٹ مدراس پایونیر

(۲۲) رساییدار مرزا امراؤ بیگ - فرسٹ (ڈیوک آف کانٹاؤن) بمبئی لائسنسز

(۲۳) صوبہ دار شیخ ابراہیم - ۱۶ بمبئی انفنٹری

(۲۴) سکندر کلاس سینیئر ہاسپٹل اسٹنٹ دیسی و تاسیٹھی انڈین سبارڈنٹ مکمل ڈپارٹمنٹ

(۲۵) صوبہ دار میجر کیرج کرکی - ۲۴ گورکھا رائفل

(۲۶) صوبہ دار میجر شیو برن سنگھ - ۲ (کوئین اون) راجپوت لائٹ انفنٹری

(۲۷) رسالدار میجر ہرجی رام - ۶ بنگال لائسنسز

(۲۸) صوبہ دار بہاری سنگھ - ۲ انفنٹری جیدر آباد کسٹنٹ

(۲۹) رسالدار گوپال سنگھ - ۱۰ (ڈیوک آف کیمبرج اون) بنگال لائسنسز (ہاؤسن ہارس)

(۳۰) صوبہ دار میجر رام کشن لٹنٹ - ۲ بٹالین ۹ گورکھا وال رائفل

(۳۱) صوبہ دار بالاجی مول - فرسٹ بمبئی گریڈ

(۳۲) صوبہ دار محمد سلیمان - ۲۰ مدراس انفنٹری

(۳۳) فرسٹ کلاس سینیئر ہاسپٹل اسٹنٹ پی رام - رے بہادر - انڈین سبارڈنٹ

مکمل ڈپارٹمنٹ

(۳۴) صوبہ دار دوست محمد - ۲۴ (ڈچس آف کانٹاؤن) بلوچستان انفنٹری

(۳۵) صوبہ دار بلونت سنگھ - ۲۳ پنجاب پائیونیر

(۳۶) رساییدار دیو سنگھ - ۹ بنگال لائسنسز (ہاؤسن ہارس)

(۳۷) صوبہ دار اداہار سنگھ - ۶ (ڈیوک آف کانٹاؤن) راجپوت انفنٹری

(۳۸) صوبہ دار شیخ اسماعیل - فرسٹ انفنٹری حیدر آباد کتھنٹ

(۳۹) صوبہ دار عاشق علی خان - ۱۷ (مسلمان) راجپوت انفنٹری

(۴۰) صوبہ دار احمد کٹی - ۲۰ مولپہ رائفل

طبقہ برٹش انڈیائیٹل امپیریل سروس ٹروپ کے ہندوستانی افسروں کی مفصلہ انہماقیہ اور تقرر مشنہ کیے جاتے ہیں

سردار بہادر کے خطاب کے ساتھ ترقی اول درجے میں آئے

مرزا اکرم بیگ کمانڈنٹ بھوپال لائسر

سند سنگھ کمانڈنٹ پٹیا لہ انفنٹری

گرو نام سنگھ کمانڈنٹ جیند انفنٹری

جس سنگھ کمانڈنٹ جو دھ پور لائسر

نتھاسنگھ سردار بہادر کمانڈنٹ الور انفنٹری

نند سنگھ کمانڈنٹ پٹیا لہ لائسر

بہادر کے خطاب کے ساتھ دوم درجے میں آئے

نرائن سنگھ کمانڈنٹ کیور تھلہ انفنٹری

محمد بخش خان اسٹنٹ کمانڈنٹ مالیر کوٹلہ سپیر

ہرداس سنگھ کمانڈنٹ ناہیا انفنٹری

اے پی ایڈی بم کمانڈنٹ گوالیار ٹرانسپورٹ

نور محمد خان جرنل کشمیر

ایڈجوٹنٹ جنرل فوج کشمیر
بھگوان سنگھ لفٹنٹ کرنل کشمیر انفنٹری
سید حافظ کمانڈنٹ میسور انسٹر

حضور شاہ قیصر ہند براہ و فور کرم و بطیب خاطر نا بھاکے ہر بائیس فرزند ارجمند عقیدت
پیوند دولت انگلیشہ براہ رئیس سرور راجہ راجگان سربراہ سنگھ لوندر بہادر جی سی ایس آئی۔
کو ۱۴ (فیروز پور) سکھ انفنٹری کے آنریری کرنل کا اعزاز عطا فرماتے ہیں۔

حضور شاہ قیصر ہند براہ و فور کرم و بطیب خاطر کوٹہ کے ہر بائیس مہاراجہ و سربراہ سنگھ بہادر
کے سی ایس آئی کو دیوبلی اتر گولہ لشکرین آنریری میجر کا اعزاز عطا فرماتے ہیں۔

ای جی بیر و میجر جنرل
سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا

فارس ڈپارٹمنٹ

اشتہارات

کیمپ دہلی - یکم جنوری ۱۹۰۳ء

ہنر اسٹنس وائسراے و گورنر جنرل بطیب خاطر گنڈا واٹری مشرقی کرنی کے میوزاسالوی کو
سابو کا خطاب عطا فرماتے ہیں کہ نسل بعد نسل رئیس کے نام کے ساتھ منضم کیا جائے۔
ہنر اسٹنس وائسراے و گورنر جنرل بطیب خاطر زمیندار بردوان کو مہاراجہ دھراج کا خطاب

مجلس شورای ملی

ہذا کسٹنسی وائسرای وگورنر جنرل بطیب خاطر ریاست موہنجن واقع اڈر سیہ یا جگوار
محال کے رئیس راجہ سری رام چند را بھنج دیو کو ذاتی امتیاز کے طور پر ہمارا راجہ کا خطاب عطا
فرماتے ہیں۔

ہنر کسطنطنیہ ایسراے و گورنر جنرل بطیب خاطر ریاست بردوانی واقع ممالک متوسطہ کی
رانی دھن کنور با صاحبہ کو بطور امتیاز ذاتی مہارانی کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

ہزار کلسنسی وائیسرے وگورنر جنرل بطیب خاطر ڈھاکہ واقع بنگال پریزیڈنسی کے نواب
خواجہ سمیع اللہ کو بطور امتیاز ذاتی نواب بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

ہذا کسٹنسی دہلیسرے دگورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی رحبہ
کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

راؤ بہادر چھترپتی۔ سی ایس آئی۔ جاگیردار علی پورہ۔ مالک متوسطہ

راؤ بہادر ٹھاکر منگل سنگھ - لاوا - راجپوتانہ

یوکان سنکھ-سیم نانگ کھلاو-کوہستانی کھاسی-آسام

راؤ جو گیند رانز این راؤ۔ زمین ار لال گولہ۔ ضلع مرشد آباد

لال رگھوراج سنگھ۔ منکا پور ضلع گوڈا۔ ممالک متحدہ

ہزار کسٹمنٹری افسرے و گورنر جنرل طبیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی نواب کا خطا عطا فرمائے
خان بہادر سردار شیر بخش - رئیس گروہ مری - بلوچستان

خان بہادر سردار خیر بخش۔ رئیس گروہ مری۔ بلوچستان

سردار قیصر خان۔ رئیس گروہ مگاسی۔ بلوچستان

ہزار کسلنسی وائیسراے و گورنر جنرل بطیب خاطر پرنس آرکاٹ کے بھائی خان بہادر
نواب غلام محمد عثوث کی زوجہ سیم اسد بیگم صاحبہ کو بطور امتیاز ذاتی نواب بیگم کا خطاب
عطا فرماتے ہیں۔

ہزار کسلنسی وائیسراے و گورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی
شمس العلماء کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

خان صاحب مولوی سعادت حسین۔ کلکتہ مدرسہ

مفتی مولوی عبدالسد۔ اورینٹل کالج لاہور

مولوی عبدالحکیم۔ اورینٹل کالج لاہور

ہزار کسلنسی وائیسراے و گورنر جنرل بطیب خاطر بھاٹ پارہ ضلع چوہدریس پرنس
پریزیڈنسی بنگال کے پنڈت شیو چندر اسر و ابھام کو بطور امتیاز ذاتی خطاب مہما ہو پادوھیلا
عطا فرماتے ہیں۔

ہزار کسلنسی وائیسراے و گورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی
دیوان بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

این سو برائیم ایڈمنسٹریٹر جنرل و آفشل ٹرسٹی مدراس و کمشنر مدراس میونسپلٹی

ایم آر ری۔ راو بہادر امبلا و نکٹار انبا پوئی اور گل قائم مقام ڈسٹرکٹ و
شن جج کرنول مدراس پریزیڈنسی

نوبت یہ رہا کہ اس سلسلہ کے تحت کئی چھوٹے گائے کے گائے

ہنر اکسلنسی وائیسرے و گورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی
سردار بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

راے بہادر گوپال سنگھ نائب کمانڈنٹ بھاموٹا لین برما میٹری پولیس

رسالہ ابرپرتاب سنگھ اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر پنجاب

ہنر اکسلنسی وائیسرے و گورنر جنرل بطیب خاطر راے بہادر مہتا گجیون دیوان
جیسٹیکر کو بطور امتیاز ذاتی دیوان کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

ہنر اکسلنسی وائیسرے و گورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو
خان بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

خان صاحب دین محمد اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر۔ قصور ضلع لاہور پنجاب

خان صاحب حاجی قلندر خان۔ گنڈاپور صوبہ شمالی مغربی سرحدی

حاجی محمد عبدالہادی بادشاہ صاحب کمشنر مدراس میونسپلیٹی

مولوی شمس الضحیٰ۔ آنریری میجسٹریٹ صدر بیچ ووائس چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ

بیر بھوم نکال پرنیڈنسی

جان محمد نواز ولد غلام محمد دہر۔ زمیندار تعلقہ او بارو ضلع سکر بمبئی پرنیڈنسی

اردیشیر دراب جی داویر والہ۔ زمیندار عنبر گائون ضلع تھانہ بمبئی پرنیڈنسی

جودھری امیر حسین خان سہنس پور ضلع بجنور مالک متحدہ

نمودن و تکیه بکشت مستقیم از آن جهت که در آنجا هیچکس نمی‌تواند...

هر مزجی مانک جی - بھونڈی والہ آبکاری کٹر اکثر و سودا گر نک مہنٹی

نوروجی کو اس جی کلیان والہ - اسٹنٹ سرحن احمد آباد مہنٹی پرینڈنسی

ارد شیر و نشاجی چنای - اکثر اسٹنٹ کمشنر بار

ہزار کلسنی و ایسٹری و گورنر جنرل بطیب خاطر بطور اقامت ذاتی اصحاب ذیل کو

راؤ بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں -

چوبہ جلکت راج - جاگیر دار پال دیو مالک متوسطہ

راو صاحب بلونت راؤ بھکے چیرین میو پیلی برہانپور مالک متوسطہ

راو صاحب نربھے سنگھ منڈلوی - سہاگپور مالک متوسطہ

بابو سنسار چند رسین ممبر کونسل ریاست جوبور

تلگانی کوٹھنڈ را مانیتھ و دیوان ریاست ساٹھور

دیابھائی ہرجیون داس نانادتی اکوٹھنٹ جنرل ریاست بڑودہ

لال دھن سنگھ سکرٹری ہزار مینس مہاراجہ دیو مالک متوسطہ

پنامالائی صوبہ چاری کرشنا راؤ ڈسٹرکٹ جج سول و میٹری سٹیشن ننگور

پسوپالٹی و نکلا کرشنا نیڈو گارو - وائس پرینڈنٹ قلعہ گنٹور پور و چیرین

گنٹو میونسپل کونسل مدراس پرینڈنسی

کھنڈ و بھائی گلاب بھائی دیسائی - پیشتر اگر کیوٹو انجیر چاک در کس ڈپارٹمنٹ

بھٹی پرینڈنسی

وادھول چندی رام۔ پنشنر ڈپٹی کلکٹر تالٹی ضلع ترکانہ بھٹی پرینڈنسی
 بیلا رام سچانند۔ پنشنر اسٹنٹ جج شکار پور سندھ
 جی۔ سی ہنوفتھ گودممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بلاری مدراس پرینڈنسی
 اناجی اینگر کرشنا سوامی اینگر۔ اسٹنٹ کمشنر نمک و آبکاری ڈپارٹمنٹ مدراس
 پرینڈنسی۔

درستی نیشاگری راونپتلو گارو۔ ہائی کورٹ وکیل کوکوناڈا مدراس پرینڈنسی
 ایم آر۔ آرایم۔ رنگا چاریار۔ پروفیسر سنسکرت پرینڈنسی کالج مدراس
 موریشور گبٹال پاڈے۔ سوپرٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات بھٹی پرینڈنسی
 پنڈت دشنوسد اشو باپت۔ سب اسٹنٹ سوپرٹنڈنٹ ٹیلیگراف
 نرائن کیشو۔ سیشن ماسٹر گریٹ انڈین ہینڈلاریلوے
 ہنرکسنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو
 رائے بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔

رائے صاحب بناٹلی چکرتی۔ سوپرٹنڈنٹ توشہ خانہ گورنمنٹ آف انڈیا
 رائے صاحب بھیک چند۔ آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل کمیٹی کوٹہ
 صوبہ دار میجر ہر سنگھ تھاپا۔ شمالی شان سٹیٹ ٹبائلین بریٹری پولیس۔
 صوبہ دار میجر کھرسنگھ رانا رولی۔ ماسٹرز ٹبائلین بریٹری پولیس۔

شہنشاہِ ہندوستان - شہنشاہِ پاکستان - شہنشاہِ افغانستان - شہنشاہِ بھارت - شہنشاہِ ایران - شہنشاہِ عراق - شہنشاہِ مصر - شہنشاہِ یمن - شہنشاہِ عمان - شہنشاہِ قطر - شہنشاہِ بحرین - شہنشاہِ کویت - شہنشاہِ سلطنت عمان - شہنشاہِ سلطنت عمان - شہنشاہِ سلطنت عمان

بابو جلیش چندر متر - سابق ڈسٹرکٹ وشن جج ڈھاکہ بنگال پریزیڈنسی

لالہ نند کشور - انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر پنجاب

لالہ موتی رام - اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر ملتان پنجاب

اننت لال - اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر مالک متوسطہ

بابو سیتا ناتھ رائے کلکتہ

بابو راجندر راجندر راشاستری - محافظ کتب خانہ بنگال

منشی تخت سنگھ مٹھا - مالک متوسطہ

بابو سورج کمار چودھری - سینئر سوپرٹنڈنٹ فنانس و کامرس ڈپارٹمنٹ

بابو کدرا ناتھ کمرچی - ہوس ہولڈر و ایڈوی کا نگ آفس گورنمنٹ ہوس

ہزار کلنسی وائیسراے و گورنر جنرل لطیف خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو

خان صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہیں -

مولوی محمد مجیب الدین - وائس چیرمین میونسپل بورڈ گورکھپور مالک متحدہ

محمد نعیم خان - کیلا سپور ضلع سہارنپور مالک متحدہ

میر رحیم خان گروہ گرد - بلوچستان

حاجی ماستک - جوگی زئی زہوب بلوچستان

منشی محبوب عالم سوپر وائسراے آباد - فیض آباد - کارڈریلوے

میر عالم قاضی - پشتر اکسٹرا اسٹنٹ کسٹمر ہری پور ضلع ہزارہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ

شیخ امام الدین - سوپر ٹنڈنٹ پولیس جمو -

میر اکبر شاہ - پشتر تحصیلدار پشاور

پستن جی دوراب جی - انجن ڈرائور گریٹ انڈین پینٹلاریلوے

ہزار کسٹمنس وائسرایے وگورنر جنرل لطیف خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو

راؤ صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہیں -

گنیت رام گوریشنکر شاستری - پشتر ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر احمد آباد ممبئی پریزیڈنسی

گنیش ہری سگویکر - ممبر وائس پریزیڈنٹ قلعہ کوکل بورڈ کرجت نران ممبئی پریزیڈنسی

آنند راو توکارام دیسکھ جردر ضلع امراتی برار

دجاراگر الوچٹی پرنٹ وے انسپکٹر دراس ریلوے

ہزار کسٹمنس وائسرایے وگورنر جنرل لطیف خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو

راے صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہیں -

بابو ہران چندر رکشت کلکتہ

درشن سنگھ - زمیندار ضلع پہلی بھیت ممالک متحدہ

دیندیاں - آنریری میجسٹریٹ وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ لکھنؤ

لالہ رلام - آنریری اسٹنٹ انکمیز پبلک ورکس اکوٹس پنجاب

لالہ شوہر شاہ - اسٹنٹ سوپر ٹنڈنٹ ناردرن انڈیا سالٹ ریونیو ڈپارٹمنٹ -

لالہ راجا کشن - ممبر میونسپل کمیٹی پشاور

لالہ کنج بہاری تھا پیر - سکرٹری پنجاب پبلک لائبریری لاہور

بابو سرندرات ناتھ گپتا - آنریری سسٹنٹ انجینئر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ آسام

بابو چارو چندر مہتر - خزانچی و محاسب فارن ڈپارٹمنٹ

بابو فخر رام موہن باسو - ہیڈ کلرک میٹیر و لاجبل آفس کلکتہ

لالہ جانی پرشاد - سوپر وائزر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ شملہ

رکھی رام ناٹک - مالک زار بلیری مالک متوسطہ

تارک ناتھ گھوس - سول سسٹنٹ سرجن پرنس آف ویلز ہسپتال بنارس

بابو کیلاش چندر داس سینئر ہسپتال سسٹنٹ سلٹ آسام

کود بہاری سمیتو - سول ہسپتال سسٹنٹ بنگال پریزیڈنسی

بابو درلب چندر مہتمم دار - پشتر سب سسٹنٹ آڈیٹر ایسٹ انڈین ریلوے

بابو بہری چندر - سب انجینئر کالکاشلہ ریلوے

منشی گووند جیون - خزانچی و میونسپل فرسٹ بنگال لائسنس

ہزار کلسنسی وائسرای و گورنر جنرل لطیف خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی

کیٹ تھائی زونگ شوی سالوی ہن کا خطاب عطا فرماتے ہیں -

سادو ننگ کاک - وزیر اعظم ریاست کنگ ٹنگ

لینگ ماگرا ننگ ٹونگوک - جنوبی علاقہ بھامو کا جن پہاڑ

ہزار کسلنسی وائیسرے و گورنر جنرل لطیف خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی
احمد کوٹنگ ٹانگ زامن کا خطاب عطا فرماتے ہیں

ہکن شوی کیا نگو گن ہمولوی ائی میلٹ جنوبی ریاست شان

مونگ نیو ہلینگ نگو گن ہوما میلٹ جنوبی ریاست شان

ہزار کسلنسی وائیسرے و گورنر جنرل نے باجلاس کونسل مفصلہ الذیل رعایتیں
بجلد دے خدمات ممتاز منظور فرمائی ہیں۔ اور آگهی عام کے لئے مشترک بجاتی ہیں۔

آزمیل سروی ہیشم اینگریڈنٹ سی۔ آئی۔ جاگیر مالگزارى اراضی بقدر با پنجزار روپے

ای۔ جج ہائی کورٹ مدراس سال حیات

بی سری نواس پنشنر انپیکٹر پولیس مدراس جاگیر مالگزارى اراضی بقدر بارہ سو روپے سال

حیات

بھور اوٹا دھوراو۔ پونٹس اول درجہ سردار عطیہ سرانجام بقدر تین ہزار روپے سال

حیات

دکن۔

مٹرجے۔ پی وار برٹن سابق ڈسٹرکٹ معافی نذرانہ بیس مہج اراضی نہر جناب

سو پرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب

رے بہادر دولت رام سی۔ آئی معافی نذرانہ پندرہ مہج اراضی نہر جہلم۔

ای۔ سو پرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات

شملہ ڈویژن

خان بہادر قاضی جلال الدین خان
 سہی۔ آئی۔ امی۔ مشیر ہزہائینس
 خان قلات
 سارٹھے بارہ سو روپے سال حیات
 موضع سرلیہ واقع پشین

ایل ڈبلیو ڈین
 قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

ہوم ڈپارٹمنٹ

جیلخانے

کمپ دہلی۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

رزولوشن

گورنر جنرل باجلاس کونسل حضور ملک معظم قیصر ہند کی تقریب تاج پوشی کے مبارک موقع
براز راہ مرحمت و کرمیت فوجداری اور دیوانی کے بعض قیدیوں کی رہائی اور بعض کی تخفیف
سزا کے بارے میں جو بٹرس انڈیا کے تمام جیلخانوں اور پورٹ بلیر کی آبادی سزایافتگان
میں محبوس ہیں احکام ذیل صادر فرمائے ہیں۔

(۲) لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں سے استدعا ہے کہ آج تمام قیدیوں میں سے جو
سزائے قید جنگت رہے ہیں، فیصد کوراکر دین بشرطیکہ دوران قید میں انکا چال چلن
اچھا رہا ہو اور انکی رہائی غالباً مخاصمت خون ریزی یا جرائم پیشگی کو اندر سرتازہ کرے
ان احکام کی رو سے ۱۲۳ قیدی رہا کر دیئے جائینگے۔ برما کے اپنے علاقے کے الحاق
کے بعد جو بد نظمی ہوئی اور اسوقت لوگ ڈکیتی اور اسی قسم کے دوسرے جرائم کے مرتکب ہو کر
سزایاب ہوئے انکی رہائی کے مسئلے کا خاص طور سے خیال کر لیا گیا ہے اور یہ بات قرار پائی
ہے کہ ایسے قیدیوں میں سے ۱۲۴ کو چھوڑ دیا جائے۔ متذکرہ بالا رعایتوں کے علاوہ ہرنسلی
باجلاس کونسل از راہ مزید مرحمت و کرمیت ان لوگوں کے بھی چھوڑ دینے کا حکم دیتے ہیں۔

(۱) ۱۲۳۸ قیدی عورتیں جنکے جرائم سنگین قسم کے نہ رہے ہوں (۲) ۴۹۰۵ ایسے اشخاص جو ایک ماہ یا اس سے کم کی منزل قید بھگت رہے ہوں اور آج کے دن نصف سزا بھگت چکے ہوں (۳) ۲۷۰۶ وہ اشخاص جنکی نسبت ۶ ماہ سے زیادہ کی قید کا حکم نہ ہوا اور انکے جرائم کم بیش گزانی کی حالت سے متعلق ہوں۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل یہ بھی حکم دیتے ہیں کہ ۳۵۲ مرد و زن قیدی جو انڈمان میں ہیں۔ مطلقاً چھوڑ دیے جائیں اور اس قیدی جو وکیتی کی علت میں قید ہیں انکو شرطی رہائی دیجائے پس ہر قسم کے تمام قیدی جو پورٹ بلیر میں ہیں اور انکو حضور ملک معظم قیصر ہند کی تاج پوشی کے جشن کی تقریب میں رہائی دیجائیگی انکا کل شمار ۴۰۰ کے قریب ہوگا۔

(۳) گورنر جنرل نے باجلاس کونسل ان قیدیوں کے حق میں بھی عفو و درگزر کی توسیع فرمادی ہے جو ہندوستان کے جیلخانوں میں ہیں اور جنکو آؤر لوگوں کی بہبود کے خیال سے سردست رہائی نہیں دیجاسکتی کہ انکی سزائیں بھی اس طرح پر تخفیف کیجائے کہ ہر ایک سزا کی حالت خاص کے لحاظ سے تخفیف کو درجہ اول تقسیم کیا جائے اور منتہائے تخفیف یہ ہو کہ جتنے برس کسی قیدی نے قید میں گزارے ہیں برس پیچھے ایک مہینا کم کر دیا جائے۔ گورنر جنرل نے باجلاس کونسل بطیب خاطر یہ بھی منظور فرمایا ہے کہ پورٹ بلیر کی فوجداری کے قیدیوں کے حق میں ججکا برتاؤ عمدہ رہا ہے خاص خاص رعایتیں کیجائیں جو انکی سزا کی سختی کو کم کر دیں۔ اگر ان کا برتاؤ آئندہ بھی عمدہ رہا تو انکو آؤر بھی چند مزید رعایتوں کا استحقاق ہوگا۔

(۴) گورنر جنرل نے باجلاس کونسل بطیب خاطر یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمام آدمی جو دیوانی

ضمیمہ ۳

نمبر ۵۱ ۱۹۰۳ء

گورنمنٹ آف انڈیا

فادرن ڈپارٹمنٹ

اندر ونی

رائٹ آنریبل لارڈ جارج ایف ہملٹن جی سی اس آئی ہر میجسٹریٹری آف سٹیٹ فار انڈیا

شملہ ۱۹۰۳ء

مانی لارڈ

ملکِ عظمِ قیصر ہند کی تاج پوشی کی خوشی میں جیسے جیسے جشن گزشتہ دسمبر اور جنوری میں مقامِ دہلی منائے گئے تھے، مجسٹریٹری کی گورنمنٹ کی آگہی کے لئے ہم نیاز مند آنکی کیفیت کے پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتے ہیں سرکاری تجاویز کی نقلیں ملفوف ہیں اور جیسا کہ یور لارڈ شپ کو معلوم ہے کارروائی کی سرکاری تاریخ لکھنے کی خدمت مسٹر سٹیفن وکیل کو تفویض کی گئی ہے چونکہ یہ مراسلہ بیانِ محفل ہے اس میں قصداً اختصار سے کام لیا گیا ہے اور یہ زیادہ تر مخصوص اس عظیم واقعے کی پولیٹیکل حیثیت سے متعلق ہے۔

۲۔ نومبر ۱۹۰۳ء کا مذکور ہے کہ مقصدِ متذکرہ بالا کی عرض سے اولاً ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کے ارادے کا عام طور پر اعلان کیا گیا۔ اسکی صورت یہ ہوئی کہ ملکِ عظمِ قیصر ہند نے معدودے چند والیانِ ریاست ہائے ہندوستان کو بلاوے دیے تھے کہ انکی تاج پوشی کے

موقع پر انگلستان میں حاضر ہون اور اسی وقت یہ بھی ظاہر کر دیا گیا تھا کہ جو باشندہ رئیس لندن نہیں آسکتے تاکہ انکو بھی اس بات کا موقع دیا جائے کہ ملکِ معظم کے تخت اور انکی ذاتِ خاص کے ساتھ اپنی خیر خواہی کی توثیق کریں ملکِ معظم نے دایسرے کو ہدایت فرمائی ہے کہ انگلستان کی رسم تاج پوشی کے بعد کسی دن ہندوستان میں ایک جشن منعقد کریں فروری ۱۹۰۲ء میں گزٹ آف انڈیا کے ذریعے سے مشترکہ دیا گیا کہ دہلی دربار کی جگہ اور یکم جنوری ۱۹۰۳ء اجتماع کی تاریخ قرار پائی ہے۔ اسکے بعد ہنز کلسنسی و ایسرے کی طرف سے لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں کے حکام بالادست اور فرمانروایان ریاستہائے ہندوستان کے نام بلاوے کے خطوط جاری ہوئے۔ ستمبر ۱۹۰۲ء میں یہ خبر مشترکہ دی گئی کہ ملکِ معظم نے براہِ مزید عنایت ہنزرائیل ہائینس ڈیوک آف کانٹ کو مامور فرمایا ہے کہ اس ضروری موقع پر دو دمان شاہی کی نیابت کریں۔ جب لوگوں نے یہ خبر سنی اور جانا کہ ملکِ معظم کو اس پیش آنے والی تقریب سے کس قدر ذاتی تعلق خاطر ہے اور ہندوستان پر کتنی کچھ نظر عنایت ہے جو اس انتخاب سے ظاہر ہے تو ہر جگہ اظہارِ مسرت کیا گیا۔

۳-۴- اگست ۱۹۰۲ء کو ملکِ معظم کی تاج پوشی کی رسم خیر و خوبی کے ساتھ لندن میں منائی جا چکی تو اسکے بعد گرمی بھر بلکہ اور زیادہ دیر تک ہندوستان میں پیش آنے والے واقعے کے لیے ہماری طیاریاں سرگرمی کے ساتھ جاری رہیں۔ اور سال کے اختتام سے پہلے وہ طیاریاں ایک ایسی حد تک پہنچ گئی تھیں کہ ان میں سے بڑی بڑی مشہور تقریبات کی بار بار پہلے سے مشق کر لی گئی تھی اور اب صرف گویا بارایتوں کے آنے کی دیر تھی اور اس

نام نہ تھا شہر کے درختوں کی دور دوریہ قطار میں سے ہو کر گزرا۔ فرماؤ دایاں ریاست جو جلوس کے ساتھ نہ تھے اُنکے لئے ٹون ہال کے عین سامنے اُنکی شان کے مناسب نشستگاہ میں بنادی گئی تھیں۔ جامع مسجد کے باہر مسجد کی سربراہ کا رکھٹی نے از راہ عنایت انگریز اور اہل یورپ ہمانوں کی نشست کے لئے واکسراے کو سپرد کر دیئے تھے بازاروں کے طول میں سترتا سرفوج صف بستہ کھڑی تھی اور فوج کے پیچھے تاشائیوں کا بیشمار جھوم تھا۔ بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ دہلی میں کبھی پہلے لوگوں کا اتنا انبوه کثیر جمع نہ ہوا ہوگا۔ مال کی آمد و رفت سوریہ ہی سے بند کر دی گئی تھی اور چار میل تک بازار اور مسجدیں اور مندر اور مچان جو لوگوں نے خاص جلوس کی سیر دیکھنے کے لئے بنائے تھے اور تمام چھتین اور برآمدے جو سہراہ واقع تھے لوگوں سے پٹے پڑے تھے اور اہل شہر کے رہنے کے مقامات میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی تصویریں اور دعائیہ قطعات کثرت سے آویزان تھے۔ اگر کوئی چیز منظر کی شان و شوکت کی مسادات کا دعویٰ کر سکتی تھی تو وہ ہر چیز کی باقاعدگی تھی اور لوگوں کا عام دلولہ۔ جسطرح پر لوگوں نے دیر رایل ہائینسز کا خیر مقدم کیا ہے خاص کر قابل لحاظ تھا۔ بات یہ ہے کہ دیر رایل ہائینسز اس ملک میں پہلے بھی آئے گئے ہیں اور لوگ اس بات کو بڑی محبت سے یاد رکھتے ہیں۔ اب جو ہر قسم کے لوگوں نے خاندان شاہی کے ایسے جلیل القدر قائم مقام کا خلوص کے ساتھ خیر مقدم کیا تو اُس سابقہ محبت نے اُس خلوص کو اضعا فاضاعہ بڑھا دیا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد جلوس جو شہر کے باہر

پونچ گیا تھا اپنے مختلف خیمہ گاہوں میں اپنے اصلی ٹھکانے پر پونچکر منتشر ہو گیا۔

(۵) اب میں روزنامے کی طرح واقعے کے ساتھ ساتھ چلتا ہوں کہ ۳۰ دسمبر کو دہلی کے

نے قدسیہ بانع میں نمائش گاہ صنعت و حرفت ہندوستان کو کھولا۔ نمائشی چیزیں ایک

خوشنما عمارت میں رکھی ہوئی تھیں جو اسی غرض کے لئے مغلیہ وضع پر بنائی گئی تھی۔ چیزوں کا

جمع کرنا اور ان کا انتظام یہ کام سر جارج واٹ نے بڑی لیاقت کے ساتھ سرانجام دیئے۔

ہندوستانی رئیسوں کے ملازموں کی ایک سرسری موجودات بھی لی گئی تھی۔ واقعی نتائج

ہماری اپنی خاطر خواہ پیشین گوئیوں سے بھی بڑھے ہوئے ثابت ہوئے۔ قدیم صنعت کے

نایاب نمونے جو اکثر ہندوستانی ریاستوں کے خزانوں سے انتخاب کیے گئے تھے زمانہ

حال کے بہترین ساز و سامان صنعت کے پہلو بہ پہلو لگا دیے گئے تھے اور اس سے جیسا کہ

ہنر کلسنسی الیسرے کی سپیچ میں مذکور ہے جسکی نقل لغت مراسلہ ہے مقصود یہ تھا کہ ایک

طرف ملکی کاریگری کی قابلیتوں کو دکھایا جائے اور دوسری طرف موجودہ معیار کو بمقابلہ

نمونہ زمانہ سابق ترقی دیجائے۔ ہم بہت سے رئیسوں اور شریفوں کے دل سے ممنون ہیں

جنہوں نے ہکونمائش کے لئے چیزیں مستعار دیں اور انعام و اکرام سے کاریگروں کی

حوصلہ افزائی کی بہت سے شریفوں اور عام ملک کے چیدہ ہندوستانی عمدہ داروں

کی امداد بھی کی گئی تاکہ نمائش کے ملاحظے کے لئے تشریف لائیں اور ہم خوشی سے

اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ عامہ خلایق نمائش کے دیکھنے کے لئے آپ سے آپ

کھینچے چلے آتے تھے ۸ ہزار لوگوں نے داخلے کی فیس ادا کی اور ۲۳۳۳۳ روپیے کا

مال خرید کیا۔ مستقل تاج کے اعتبار سے حکومتی امید ہے کہ ہندوستانی کاریگری کے قابل قدر شعبہ کو نمائش سے بڑی تقویت پہنچی ہے اور کاریگردن اور ان کے قدر دانوں دونوں کو کافی ترغیب دی گئی ہے کہ قدیم وضع کو دوبارہ زندہ کر کے اُسکو زمانہ حال کی زندگی کی ضروریات میں اختیار کریں۔

(۶) دربار کے بیان کو ملتوی رکھ کر کہ اسکی کیفیت ہم بعد کو لکھیں گے دوسرا ضروری معاملہ یہ تھا کہ ۳ جنوری کو شاہ جہان بادشاہ کے دیوان قلعہ میں دیوان عام کے موقع پر سٹار آف انڈیا اور انڈین امپائر کے دو معزز طبقوں کا اجلاس ہوا اور بے اس کے کہ اس عالیشان عمارت کو ذرا سا بھی نقصان پہنچایا جائے یا اسکی شکل و صورت میں کسی طرح کی تبدیلی کی جائے عارضی مزید عمارت اضافہ کر کے اصلی وسعت سے سب چند اور ایسی تقریب کے لئے چھتاپاٹ کر سفید مرمر کے دیوان خاص سے منظم کر دیا گیا تھا۔ کرنل جے ڈبلیو تھورنٹن آراہی سکرٹری پنجاب گورنمنٹ صیغہ تعمیرات عامہ اور رائے بہادر گنگا رام سوپرٹنڈنٹ تعمیرات کی نگرانی میں یہ مزید عمارتیں ایسی خوش سلیقگی سے بنائی گئیں کہ جنہی آدمی روشنی کی جگہ گاہرٹ میں جو اجلاس کے وقت پڑی دمک رہی تھی مشکل سے نئی اور پرانی عمارت میں تمیز کر سکتا۔

طبقہ سٹار آف انڈیا کے ۱۱ نمائند گرانڈ کمانڈر۔ طبقہ انڈین امپائر کے ۵ گرانڈ کمانڈر۔ طبقہ سٹار آف انڈیا کے ۴۷ نمائند کمانڈر اور طبقہ انڈین امپائر کے ۱۶۔ اور اول طبقہ کے ۴۱۔ اور دوسرے کے ۸ کمپینین شریک اجلاس تھے تقریباً ۲۰۰۰ تماشاہائی تھے۔ دونوں

مستشرقین نے ان کے حوالے سے بہت کچھ لکھا ہے۔ ان کے صاحبزادے میں جنگجوئی سن کر حاصل ہوئے والیان ریاستہائے چار کھاری و کوچین و میراج (شاخ کلان) و نابھا و شاہ پور و سرسور و سر وہی و ٹہری و ٹراونکور و خان دیر و میران ہزار و نگر و متر جترال تھے۔ ۶۔ جنوری کو ایوان میں پھر شاہی رقص و سرود کا جلسہ تھا۔ ممتاز لوگ جو اس جلسے میں موجود تھے انکی کثرت اور دیگر حالات کے اعتبار سے کہا جاسکتا ہے کہ اس ملک میں اس جیسا جلسہ کبھی نہیں ہوا۔ اکثر والیان ریاست شریک جلسہ تھے اور سب لاکر... ہم سے زیادہ ہی زیادہ لوگ موجود رہے ہونگے۔

(۷) ۴۔ جنوری کو اتوار تھا۔ مٹروپولیٹن نے بہمد و شپ آف لاہور رسم شاہی کے مطابق جسکا انتظام پہلے سے کر دیا گیا تھا کھلے میدان میں نماز پڑھائی۔ ہزار کلسنی وائیسرے۔ دیر ریل ہائینسز اور تمام سرکاری عہدہ داران اور ولایتی فوجیں جو دہلی میں تھیں سب اس نماز میں شریک تھے۔

(۸) ۸۔ جنوری کو کیمپ کے قریب ایک ہموار میدان میں تمام افواج مجتمعہ کا ایک بڑا عرض لشکر ہوا۔ ہزار کلسنی کا ٹرین چینیہ کے زیر حکم تقریباً ۳۴۰۰ ہر درجے کے سپاہی موجود تھے۔ ناظرین کے آرام کے لیے نشست گاہیں بنادی گئی تھیں اور کئی ہزار آدمی گاڑیوں میں گھوڑوں پر اور پیدل کھڑے دیکھ رہے تھے۔ دن کے گیارہ بجے ہزار کلسنی وائیسرے دیر ریل ہائینسز ڈیوک آف کانٹا اور گرینیڈیوک آف ہسی کو ساتھ لے ہوئے گھوڑے پر سوار میدان میں تشریف لائے۔ فوجیں سامنے سے ہو کر گزرتی جاتی تھیں

ہوئی اور بہتیری جنگجو قوموں پر جو عرض لشکر کے وقت موجود تھے اُسے نمایاں اثر کیا۔ اپیل
سروس فوج کے لوگ بقدر معتد بہ موجود تھے۔ الور۔ بھوپال۔ بیکانیر۔ گوالیار۔ جیلند۔
نابھا۔ پٹیالہ۔ سرسور کی فوجوں کے آگے آگے فرما کر دایاں ریاست خود ہوتے تھے یا انکے
کوئی عزیز قریب اور وہ اپنی فوج کو سلامی کی جگہ تک لے جا کر سلام کر داتے اور سامنے
سے گزرتے جاتے تھے۔ جوش جو فوجوں رئیس پٹیالہ سے لے کر جو بال فعل ٹیلے کی گدی
پر مین نابھا کے بزرگ صورت تجربہ کار سکھ رئیس تک ہر ایک عمر کے رئیس کی موجودگی
کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں موج زن تھا خود رئیسوں اور عامہ خلایق کو مدد توں یاد
رہے گا۔ اور اسکا ضروری نتیجہ یہ ہوگا کہ مختلف اقطاع کے فوجی تعلقات جنہوں نے
ہندوستان کو مملکت متحدہ بنا رکھا ہے زیادہ تر قوی اور مستحکم ہو جائیں گے۔

لارڈ ولٹن نے جو ۱۸۵۷ء میں قیسری دربار کیا تھا اُس میں فوج کے عرض لشکر سے
پہلے ہندوستانی رئیسوں کے ملازموں کی ایک سرسری موجودات بھی لائی گئی تھی۔ اس دربار
کے موقع پر ان ملازموں کی موجودات کے لئے ایک خاص دن الگ مقرر کر دیا گیا تھا اور
یہ رسم جو، جنوری کو وقوع پذیر ہوئی دربار کے پندرہواڑے کی سب سے زیادہ خوشنما
اور دلچسپ تقریبات میں سے تھی تقریباً ۴۰ ریاستوں نے اپنی اپنی کنبخت فوجیں بھیجیں اور
اسکے لئے خاص اہتمام کیا گیا تھا کہ پرانی وضع کے ہتھیار اور ساز و سامان جو آب
متروک الاستعمال ہوتے جاتے ہیں ہو بہو دکھائے جائیں۔

(۹) اُدھر تو متعدد فرودگاہیں بڑے وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی تھیں اور اُدھر ہزار کلسنسی وائسراے کو ہر روز بلکہ ہر گھڑی کسی نہ کسی کام میں مشغول رہنا پڑتا تھا تو یہ امرکان سے خارج تھا کہ اتنے سارے رئیس اور امیر جو اس کثرت سے کبھی پہلے ایک جگہ جمع نہیں ہوئے ہزار کلسنسی سے ملنے آئیں اور وہ اُنکی بازوید کر سکیں لہذا ہزار کلسنسی نے ہندوستانی مہمانوں کو دو جلسوں میں مدعو کیا تاکہ جتنے ممتاز لوگ دہلی میں موجود ہیں اُن سب سے ملاقات کرنے کا موقع ہاتھ آئے اور یہ لوگ آپس میں بھی ایک دوسرے سے طین جلیں ایک توقد سیہ باغ میں ۲ جنوری کے تیسرے پہر ہندوستانی رئیسوں کے علاوہ سرکاری مہمانوں کا جلسہ دوسرے وائسراے کی فرودگاہ میں ۹ جنوری کی شام کو فرمانروایان ریاست کا جلسہ اسی متاخر الذکر موقع پر عطاے خطابات بھی عمل میں آیا کہ ہزار ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا نے طبقہ موسٹ آنربل آرڈر آف دی ہاتھ کے گرینڈ ماسٹر ہونے کی منصبی حیثیت سے نظام حیدر آباد کو اسی طبقے کے گرینڈ کراس کا خلعت پہنایا جسکو ہزار ہائینس نے بٹے خضر کے ساتھ پہنا اور مہاراجہ کو لھا پور کو طبقہ رائل وکٹوریا آرڈر کے گرینڈ کراس کا۔ ہزار ایل ہائینس نے اُن رئیسوں کو جو ملک معظم کی تاجپوشی کے وقت انگلستان میں حاضر تھے طلائی تمغے بھی عنایت کیے اور ملک معظم کے ارشاد کے مطابق ہزار کلسنسی وائسراے نے کئی کو خطاب نائٹ کا اعزاز بخشا۔

(۱۰) عمال سرکاری کے علاوہ لوگوں نے بجائے خود اظہار سرت کے لیے طرح طرح کی شکلیں اختیار کی تھیں کہ ۲ جنوری کو شہر میں روشنی ہوئی اور آتش بازیان چھوڑی گئیں

۳۔ اور وہ جنوری کو فوجی زور آزمائی کے کھیل ٹائٹلے ہوئے اور اکثر دونوں میں پتہ لیا اور
فٹ بال اور ہاکی کی بازیاب ہو اکیں اور انہیں کثرت سے لوگ جمع ہوتے رہے اور وکسیر لے نے
کھلاڑیوں کو انعام بھی دیئے۔ تو لو کھیل کا حال یہ ہے کہ ایک طرف ہنزا اور گریہ ہندوستان کے
دور دست کو ہستانی علاقوں میں اور دوسری طرف مٹی پور میں یہ کھیل ابھی تک کہ ہے
جس سے ثابت ہے کہ اصل میں یہ ہندوستانی کھیل تھا۔ ہندوستان میں تو اسکا رواج
جاتا رہا اور اسکو انگریز اڑالے گئے اور انھوں نے اسکو انگلستان اور ہندوستان دونوں جگہ
خوب رواج دیا اب ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ وہ کھیل اپنی اصل جگہ میں
پھر کھیلا جا رہا ہے۔ ۲۰۰۰ فوجی بابے والوں نے بھی جو دہلی میں آکر جمع ہوئے تھے
بسرکردگی کپتان جی بی سینفرڈ نے کئی جلسے کیئے۔

(۱۱) وقت پر احتیاط کے ساتھ جو تحقیقات کی گئی تھی اسکی رُو سے ہم اندازہ کرتے ہیں
کہ شہر کی آبادی پچھلی مردم شماری کی رُو سے ۲۰۸۰۰۰ تھی اس دربار کی کشش نے ۳۰۰۰
کم آدمیوں کو فراہم نہیں کیا کہتے ہیں کہ ۱۷۰۰ کے دربار قیسری کی وجہ سے صرف
۶۸۰۰۰ آدمی جمع ہوئے تھے۔ اب ہم اپنے عدد کو اس عدد سے مقابلہ کرتے ہیں تو
بڑا ہی تعجب ہوتا ہے۔ ان اشخاص کی فہرست جنکو یا تو گورنمنٹ نے دربار میں مدعو کیا تھا
یا وہ سرکاری طور پر از خود دربار میں آئے تھے اس مراسلے کے ملفوفات میں ملے گی لیکن
مفصل ذیل مزید تفصیل لکھنا خالی از لطف نہیں۔ ۱۰۳۰ بڑے بڑے والیان ریاست
مدعو کیے گئے تھے اور ان میں سے ۷۰۰ تشریف لائے۔ چھوٹے چھوٹے والیان ریاست کو

حسب معمول مدعو نہیں کیا گیا اور دالیان ریاست جنگی مالی حالت یہاں آنے کی اجازت نہیں دیتی تھی آنے سے معاف کر دیے گئے۔ بظن مطالبات کے جو کئی دالیان ریاست پر قحط کی وجہ سے پڑ گئے تھے بننے آنکو اس بات کی ہدایت کر دی تھی کہ کچھ زیادہ ٹیب ٹاپ کی ضرورت نہیں اور چنند حالتوں میں ہم نے عارضی زیرباری کے رفع کرنے کے لیے آنکو کچھ پیشگی بھی دے دیا۔

ہنزہ جیٹی شاہ فارس اور ہنزہ جیٹی شاہ سیام اور دیر ہائینسٹرا میر افغانستان و سلطان مسقط دھارا جہ دھیراج نیپال کو بھی بلا دے بھیجے گئے کہ خود تشریف لائیں یا اپنی طرف سے سفیر روانہ فرمائیں۔ آخر کار ان ممالک کی طرف سے اصحاب ذیل و کائنات شریک دربار ہوئے سیام کی طرف سے شاہ سیام کے اعلیٰ ذاتی ایڈوکیٹ گانگ جنرل جو فیاسرا ونگسی افغانستان کی طرف سے امیر کے وکیل کرنل محمد اسماعیل خان جو دائیراے کے ساتھ تعینات ہیں مسقط کی طرف سے سلطان کے فرزند اور ولیعہد۔ اور نیپال کی طرف سے وزیر اعظم۔ ہنزہ ٹینک میجسٹی کے وزیر کے ذریعے سے جو ٹوکیو میں تعینات ہیں ہنزہ پیر مل میجسٹی شاہنشاہ جاپان کی معاہدہ گورنمنٹ سے التجا کی گئی تھی کہ وہ بھی اپنا قائم مقام روانہ فرمائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سفارت بس کر دی جنرل بیرن سیو کٹا اوکیو آموجود ہوئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ جنرل صاحب نے فوجی کڑیوں کی جو دربار سے پہلے دکھائے گئے بڑی قدر کی جیسے ہندوستان کی فوج نے قواعد کے وقت ان کی تشریف آوری کی۔

چھٹے مہینے میں ایک کراچی کے مسٹر نے ایک لکڑی کی تختی دی۔ وہ یوں مین جو ہماری
ہمجنس رعایا آبادین اور جنکے ساتھ ہمارے اتنے سارے تعلقات ہیں اور یقینی بات
ہے کہ آئندہ ہندوستان کے ساتھ انکے روابط اور بھی قوی ہوتے جائینگے بہت ہی مناسب
ہے کہ انکو بھی شرکت دربار کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ وائسرائے نے جو انکی گورنمنٹوں کو
بلاوے دیے بلاوون کے جواب میں آسٹریلیا نے فڈرل سینٹ کے پریزیڈنٹ
سر جی ڈبلیو کو اور جنوبی افریقہ نے ٹرنسوال کے اٹرنی جنرل سر جی ڈی سالومن کو دربار
کی شرکت کے لئے مامور کیا۔

ہندوستانی علاقہ پرتگال کے گورنر جنرل ہنرکسلنس کیل سر ڈاؤڈ وگلہارڈ
کے سی۔ آئی۔ ای۔ اور ہندوستانی فرانسیسی آبادی کے گورنر ہنرکسلنس مونشیر وکٹر لینزی
اور ممالک غیر کی کانسلر جماعت کے سربراہ آردہ صاحبون نے بھی ہمارے ہمان ہونے کی
جیئت سے تقریبات کے سرانجام میں مدد دینے سے ہمپر بڑی عنایت کی۔

علاوہ برین اس عرض سے کہ ساری دنیا کو تقریبات کی مکمل اور قوری اور بے ردو
رعایت کیفیت معلوم ہوتی رہے ہمنے یونائٹڈ کنگڈم اور ہندوستان کے نامی اخبارونکو
بھی بلاوے دیے کہ دربار کی شرکت کے لئے اپنے قائم مقامون کو بھیجیں اور وہ ہمارے
ہمان ہوں اور ہمنے آؤر با افتخار اخبارون کے حق میں بھی سطح کی مہمانی اور آسانی کی
توسیع کی جنہون نے ہم سے درخواست کی۔ جن اخبار والون نے ہمارے بلاوون پر عمل کیا
ہم ہر طرح انکے ممنون ہیں ایسے کہ انہون نے عمدہ طور سے ہماری کارروائی کی کیفیت کو

تیسرے نمبر پر دربار تلج پٹی کے قیام کی خبر ملتی ہے۔

(۱۲) لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں کے حکام بالادست کو دربار کا بلاوا دیتے وقت ہمنے آنکوا یا کر دیا تھا کہ نئے شرکائے نظم و نسق اور سربراہانِ آئندہ عہدہ دار اور دیسی امرا اور رئیس اور وکلاء رعایا کی جماعتوں کے سرگروہ بھی ایک حد تک اُن کے ساتھ آنے چاہئیں۔

یورپین صاحبان جو اس طرح پر بلائے گئے اُنکے ساتھ اُن ہی کے صوبے یا نظامت کے حاکم بالادست کے ذاتی مہمان کی سی مدارات کی گئی اور انکو صوبے کی صدر یعنی پچون بیج کی فسرود گاہ میں ٹھہرایا بھی گیا۔ فرمان روا یا ان ریاست مع اُنکے پولیٹیکل افسروں کے جو اُنکی ریاست سے متعلق تھے علیحدہ علیحدہ خیمہ گاہوں میں فروکش تھے اور علاقوں کے لحاظ سے ہر ایک رئیس اور اُسکے متعلقین کی فسرود گاہ ایک جگہ اور ریاستوں کے امرا اور ملازم اور دوسرے لوگ اکثر تو اپنے صوبے کے جدا گانہ خیموں میں تھے۔ اور بعض نے شہر دہلی یا سول سٹیشن میں اپنا ٹھکانا کر لیا تھا۔

سنٹرل کمپ جو ہنر کلسنسی وائیس رے اور متعدد لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں اور کمانڈر انچیف اور صوبوں کے کمانڈروں اور ممالک غیر اور اخباروں کی خیمہ گاہوں پر مشتمل تھا اُس مشہور پہاڑی کے دامن میں واقع تھا جسکا ذکر واقعات ۱۸۵۷ء کی تاریخ میں جگہ جگہ ہے۔ صرف ان خیمہ گاہوں کی آبادی بشمول خدم و حشم... ۱۳۰۰ سے کچھ اوپر تھی اور وسعت مقام اور صفائی کے لحاظ سے صوبوں کی خیمہ گاہوں کو جنہیں

۳۵۰۰۔ اور فوجی چھاؤنیوں کو ۵۶۰۰ اور متفرق فرودگاہوں کو ۱۲۰۰۰ آدمی

تھے دوسری دوسری جگہ آباد کیا تھا۔ اگرچہ آسائش کے لحاظ سے کشادہ میدان تجویز کیے گئے تھے اور تمام خمیہ گاہیں ۴۰ میل مربع رقبہ پر پھیلی ہوئی تھیں با این ہمہ ۵۷۰۰ کی مزید آبادی نے اپنا ٹھکانا شہر اور رسول ٹیشن میں کر لیا تھا۔ اس مراسلے کے لمفوفات میں ایک نقشہ بھی ہے جس سے مختلف فرودگاہوں اور ریلوں اور سڑکوں کا موقع ظاہر ہوتا ہے۔

(۱۳) یہ بات آسانی کے ساتھ سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اتنی وسیع فرودگاہ کی طیارہ کی لیے کتنی کچھ محنت دیکار تھی۔ ہزار ہا خمیہ ہم پہنچانے تھے۔ خمیہ گاہوں کی زمین کو ہموار کرنا تھا ۴۰ میل نئی سڑکیں بنانی تھیں۔ ۲ فٹ ۶ انچ چوڑی ریل کی ہلکی سڑک ۲ میل لمبی شہر سے لے کر صدر خمیہ گاہ اور بمبئی تھیٹر تک بنائی گئی جس پر شروع سے آخر تک ۲۰۹۸ لوگوں نے ۵۰ ہسوسی ٹکٹ والوں کے علاوہ آمد و رفت کی اور موجودہ چل سڑکیں بھی دراز کی گئیں

تاکہ فرودگاہ تک مال کے انبار کے پہنچانے میں سہولت ہو۔ آب رسانی کے موجودہ سامان میں بھی سطح پر اضافہ کیا گیا کہ ۲ حوض ۵۴ کوئے بنائے اور ۳۸ میل کی قدر نل لگائے گئے اور ۲۴۷ آدمی خاص صفائی کے لیے رکھے گئے۔ تار اور ٹیلیفون اور ڈاک کے لیے خاص انتظام کیا گیا اور سنٹرل کمپ میں قلعے میں اور شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں بجلی کی روشنی کی گئی۔ وہ ساز و سامان جو لیٹری ڈپارٹمنٹ نے بارکون کو روشن اور ہوادار بنانے کے لیے منگوایا تھا ہم اس کام میں لے آئے۔ ماکولات کی رسد کا انتظام کچھ تو خانگی لوگوں نے کیا تھا اور کچھ سبائی اینڈ ٹرنسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے دربار کے لیے

ایک عارضی ایف بی تھیٹر جس پر گنگا جمنی کام ہو رہا تھا بنایا گیا اور اس کا نقشہ دائیں سرے نے بہ مدد سر ہونٹن جس کیب تجویز کیا تھا یہ عمارت جس غرض کے لیے بنائی گئی تھی اس کے لیے بہت ہی موزون ثابت ہوئی۔ جس میں ہندوستانی رئیسوں کے لاؤ لشکر کا معائنہ کے علاوہ فوجی زور آزمائی بھی ہوئی تھی۔ اور یہ مکان مغلوں کی وضع کا بنایا گیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آگرے اور دہلی کی عمارتوں کی نقل اتاری گئی تھی مثلاً ۱۸ء میں جس مقام پر لاڈلشن کی ایف بی تھیٹر بنائی گئی تھی قریب قریب اسی مقام پر یہ تھیٹر بھی بنائی گئی مگر وسعت اور شکل و صورت میں اس سے بالکل مختلف تھی اور جتنے تماشائی اس ایف بی تھیٹر میں سما سکتے تھے ان سے سہ چاند کی اس میں گنجائش تھی اس لیے کہ اس ایف بی تھیٹر میں ۱۶۰۰۰۔ اشخاص سے زیادہ کے بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ایف بی تھیٹر کا نقشہ جس سے نشستوں کا انتظام ظاہر ہو گا مرسلہ ہذا میں ملفوف ہے۔

تمام انتظامات ایک سنٹرل کمیٹی اور ایک انز کیوٹو کمیٹی کی نگرانی میں تھے۔ ابتدائی بجائز اور انکی جلیج پر تال یہ باتیں سنٹرل کمیٹی کے اختیار میں تھیں۔ سنٹرل کمیٹی جو تجویز کرتی اسکی تعمیل انز کیوٹو کمیٹی کرتی تھی یا گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ جس سے وہ کام متعلق ہو مثلاً پولیس کے انتظامات کی نگرانی ہو م ڈپارٹمنٹ کرتی تھی۔ تار برقی کے نصب کرنے کی میٹری ورس ڈپارٹمنٹ۔ اور بازاروں کا انتظام جو پلائی اور ٹرنسپورٹ کے لوگوں سے متعلق تھا میٹری ڈپارٹمنٹ اسکی نگرانی میں تھا۔

اس غرض سے کہ ناچوشی کے دربار میں ہر طرح کا امن رہے اور کسب طبع کی بد نظمی

نہ ہونے پائے اور اچانک فرود گاہوں میں کوئی کسی خفیہ جرم کا ترکب ہو تو جھٹ پٹ آسانی سے اسکا تصفیہ کر دیا جائے پنجاب لیجلیٹو کونسل نے ایک مختصر ایکٹ موسومہ دہلی دربار پولیس ایکٹ ۱۹۰۲ء نافذ کر دیا تھا۔ جسکی نقل منسلک مراسلہ ہذا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ سے ہکو اور بھی کئی طرح کی مفید مدد ملی کہ اُسے فرود گاہوں کی صفائی اور حفظان صحت کے کام پر اپنے سینٹری کمشنر کو تعینات کر دیا پولیس کے انتظامات کی خبر گیری کے لئے اپنے اسپیکر جنرل آف پولیس کو اور تعمیرات اور آب رسانی اور سڑکوں کی نگرانی کے لئے اپنے چیف انجینئر کو۔ انکے علاوہ خاص خاص خدمتین خاص خاص لوگوں کے ذمے لگا دی گئی تھیں۔ منجملہ انکے ہر ایک فرود گاہ کی تعمیلی خدمات پر ایک کمپ افسر تھا۔ پھر صدر فرود گاہ اور صوبوں کے فرود گاہوں کے حلقے حلقے کے لئے ایک خاص میجسٹریٹ تھا ایک اگزیکوٹو سینٹری آفسر ایک بلتھ آفسر ایک پلیگ آفسر ایک ریل آفسر جسکا کام ہلکی ریل کا بچھانا اور اسکی دیکھ بھال رکھنا تھا اور اٹاچیون کا ایک گروہ جزوی مراسم اور رسوا کے استقبال کی خبر رکھتا تھا۔

(۱۴) کس حد تک یہ کارپرداز اپنی محنت میں کامیاب ہوئے اور کہاں تک ان لوگوں نے خیر و خوبی کے ساتھ یہ ہم سفر کی اس سے عیاں ہے کہ جہاں تک ہکو علم ہے باوجودیکہ یورپ کے بڑے شہروں جیسی سوئٹین یہاں میسنرین تاہم لوگوں کے اتنے بڑے جاؤ ہیں جو چند روز کے لئے دہلی میں آکر جمع ہو گیا تھا ایک سنگین حادثہ بھی تو واقع نہیں ہوا۔ کارروائیوں کے حق میں ایک مفید بات یہ بھی تھی کہ موسم سازگار رہا۔ صرف ایک رات بانی برسا اور وہ

بھی اتنا کہ گرد و غبار کے فرو کرنے کے لئے کافی ہو گیا اور اس سے ایک مزید فائدہ بھی ہوا کہ بڑے بجاری عرض لشکر میں لوگوں کو آسائش ہوئی اور عرض لشکر کی رونق بھی خوب ہو گئی۔ اگرچہ دسمبر کے آخری ہفتوں میں رات کے وقت سردی ہوتی تھی مگر موسم سرد و سرد گرم ہونا چلا گیا اور سرکاری تقریبات کے پندرہ سواڑے بھر تو کہہ سکتے ہیں کہ موسم معتدل رہا۔

(۱۵) اب ہم ان تہمدی بیانات سے گزر کر خود دربار کی کیفیت تحریر کرتے ہیں۔ اس قابل یاد گار مجمع کی ظاہری شان و شوکت کے بارے میں تو ہم کو کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ فوج کی لمبی صفیں۔ میدانِ فراخ جو ملک کی تمام اقوام کے انہوہ سے پڑتھا ایسی تھیں کہ بڑا ازدحام جہان و الیان ریاست گورنران آبادی ہائے نو اور ممالک غیر کے قائم مقام اور سربراہان و حکام و ایسے کے اجلاس کے رفیع مقام کے دونوں طرف موقع موقع سے جاگزیں تھے۔ ایامِ غد کے بہادر و ن کے چھوٹے سے دستے کے آنے پر جوش کا ہونا یہ سب باتیں اخباروں میں لکھی جا چکی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اخباروں نے اس مجمع کی مجموعی شان و شوکت اور رنگ و رنگ کی نمود و نمائش کی بخوبی داد دی ہے کہ کیسی کیسی صورتیں جو قومیت اور سکونت کے اعتبار سے بالکل ایک دوسرے سے الگ تھیں ایک جگہ آکر جمع ہو گئی تھیں جیسے عدن پر وٹکسٹریٹ کے شیوخ عرب اور سرحد ہندوستان کے بلوچ اور پٹھان سردار اور نیپال اور سکھ اور مسقط کے ولیعہد یا قائم مقام اور سالون اور کانگ کے زرق برق پوش سردارانِ شان چونکہ عین دربار کے دن

مسلمانوں کی عید الفطر تھی لہذا انکی نماز کے لحاظ سے دربار کا وقت دوپہر قرار دیا گیا۔ ٹھیک وقت پر ہنر کسلنسی وائسرائے اپنی فرود گاہ سے گاڑی میں سوار ہو کر دربار کے موقع پر آئے انکا باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کا دستہ انکے جلو میں تھا اور آتے کے ساتھ شہنشین برچڑھ گئے جہاں پر ان سے تھوڑی دیر پہلے دیر رایل اینسٹریڈ لوک اور جس آف کاناٹ جداگانہ جلوس کے ساتھ تشریف لاکے تھے۔ نقیب گھوڑے پر سوار شہنائی وں اسکے ساتھ سامنے آیا اور وائسرائے کے حکم سے اس نے آواز بلند اعلان پڑھا جس سے حاضرین کو یہ جتلا نا مقصود تھا کہ یہ حضور ملک معظم قیصر ہند کی تاج پوشی کا دربار ہے۔ اعلان کے ختم ہونے پر پرمچ شاہی کا پھریرہ کھول دیا گیا اور ہرقوی گت بجائی جا رہی تھی اور ادھر اوتو بونکی شاہی سلامی سر ہو رہی تھی۔ اسکے بعد ہنر کسلنسی نے حاضرین کو خطاب کر کے کہا کہ ین تمام ملک کی طرف سے حضور ملک معظم قیصر ہند کی زبردست اور فیضان حکومت کی متفقہ خیر خواہی کی پیش کرنے اور ظاہر کرنے کا ہے۔ کریانہ پیام کے اعلان کو جسکی نسبت ہر محب وطن نے ایفا فرمایا تھا کہ انکی ہندوستانی رعایا کو پوچھا دیا جائے حاضرین نے بڑے جوش مسرت کے ساتھ سنا اور وائسرائے نے اپنی تقریر میں نوابوں اور راجاؤں اور رعایاے ہندوستان اور ملک کی بہبود آئندہ اور ان عنایتوں کا تذکرہ کیا جو گورنمنٹ اس تقریب کے شمول میں کرنیوالی ہے تو لوگوں نے متواتر نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ جیسے جیسے دالیان ریاست اور ہندوستانی امراء ایفی تھیں آتے جاتے تھے وائسرائے کی سپیچ کے اردو ترجمے انکو دیدے جاتے تھے تاکہ تقریر کے ساتھ ساتھ مطلب بھی سمجھتے جائیں۔

تقریر کے ختم ہونے پر جسکی انگریزی اور اردو کی نقلیں مراسلہ ہذا میں منسلک ہیں حاضرین ملک معظم کے لیے نین بارنہرہ تحسین بلند کیے اور فوج نے اور تماشا یون نے جو باہر کھڑے دیکھ رہے تھے اُنکو دھرایا۔ اسکے بعد والیان ریاست ہراکشنسی وائسرائے اور ہراہیل ہائیس ڈیوک آف کانٹا کے روبرو پیش کیے گئے۔ یہ کارروائی وائسرائے کی تجویز تھی اور حقیقت میں ایک رسم قدیم کی تقلید تھی جو تخت نشینی کے موقع پر عمل میں لائی جاتی تھی اور وائسرائے نے والیان ریاست کو خاص کر سمجھا بھی دیا تھا کہ یہ بات صرف واسیلے کیجانی ہے تاکہ آپ لوگ دربار کی کارروائی میں اپنی ذات سے شریک ہوں اور تخت کی خیر خواہی اور اراکین مندی کے خیالات کی فرداً فرداً توثیق کریں بالخصوص کہ ملک معظم کے نائب اور اُنکے بھائی کو اپنی زبان سے مبارکبادیں اور محبت کے خیالات جو آپ کے دل میں اس منظر کی وجہ سے موجزن ہیں واضح طور پر اُنکو ظاہر کریں کیونکہ آپ اس دربار میں اصلی کارگزار ہیں برے تماشا نی نہیں۔ اس رائے کے اصلی مدعا کو سمجھنا تھا کہ تمام والیان ریاست نے اسکو دل سے تسلیم کیا اور بلا استثناء سب کے سب سامنے آنے شروع ہوئے بعض کے ساتھ اُنکے فرزند بھی ہوتے تھے یا وزیر اور ایسے لمبے میں جس سے بلا اشتباہ خوشی اور خالص عقیدت مندی ظاہر ہوتی تھی ملک معظم کو نیا زندانہ اور خیر خواہانہ اُنکی تخت نشینی کی مبارکباد دیتے جاتے تھے اور اس بات پر خوشنودی کا اظہار کرتے تھے کہ والیان ریاست اور رعایا ہندوستان کو تخت نشینی کے اعلان کی بڑی مبارک تقریب میں شریک کیا گیا۔ اس رسم پر جو شاید دربار کے بڑے موثر خصائص میں سے تھی دربار کا خاتمہ ہوا۔

اسی دن شام کو ہنز کسلنسی دایسراے نے اپنی فرد گاہ میں بڑے بڑے سرکاری ہمانوں کو
ڈنر دیا اور ہنز کسلنسی نے حضور ملک مظہم قیصر ہند اور ہنز رایل ہائینس ڈیوک آف کانٹ
کے جام تندرستی کی تقریب کی اور لوگوں نے بڑے جوش عقیدت سے نوش کیا۔ اس
موقع پر دایسراے نے جو تقریر کی اور ڈیوک آف کانٹ نے جو جواب دیا دونوں کی
نقلیں بلغوف ہیں۔

(۱۷) ہنز کسلنسی دایسراے اور دیر رایل ہائینس ڈیوک اور ڈچس آف کانٹ ہفتے
کے دن ۱۰ جنوری کو دہلی سے رخصت ہوئے اور جو مراسم انکی آمد کے وقت عمل میں لائے
گئے تھے وہی انکی رخصت کے وقت بھی عمل میں لائے گئے۔

(۱۸) الغرض اس طرح پر دربار کی دلچسپ رسم بلکہ سلسلہ مراسم کا خاتمہ ہوا جو انگریزی
عہد میں بلکہ شاید کبھی بھی ہندوستان میں دیکھی نہیں گئیں۔ دربار کے منصوبے کا سوچنا
انتظامات کی نگرانی اور سیکڑ دن چھوٹی چھوٹی باتوں کی خبر گیری جنکا ہونا کامیابی کے
لیئے ضرور تھا یہ سب کچھ دایسراے ہی کا کام تھا کہ انھوں نے سب کام اپنے ہی ہاتھ
میں کھاتھا اور دربار سے پہلے نو مہینے کے عرصے میں وہ چار مرتبے سے کم دہلی نہیں گئے
دربار کے منصوبے میں جو مصلحت مضرت تھی اور جو منصوبے کے عمل میں لانے کی محرک ہوئی
اور جسکو ہم منصوبے کا نتیجہ لازمی خیال کرتے ہیں ہم اسکے بیان کرنے کے لیے خود دایسراے
کے لفظوں سے بہتر لفظ نہیں پاتے جو انھوں نے پچھلے بحث کے سباحث کے وقت
۲۵۔ مارچ ۱۹۰۳ء کو کہے تھے۔

گھر میرے اور ہم میں سے اکثر کے نزدیک دربار کا مقصود اصلی جلوس اور محض نظارہ نہ تھا بلکہ وہ اس ٹاک کے لوگوں کی تاریخ میں ایک بڑے باب کا آغاز تھا اور سلطنت کے دستور العمل میں ایک باب جداگانہ کی ابتدا تھی اس کی غرض اصلی کیا تھی۔ اس کا مقصود کام والیان ریاست اور سلطنت ایشیا کے باشندوں کو جو زیر حکومت برطانیہ میں اس بات کی یاد دہانی تھی کہ اب وہ ایک نئے اور منفرد شہنشاہ کے زیر حکومت ہیں۔ تاکہ وہ اس قابل ہوں کہ اس بڑے اور عظیم الشان جشن کو مذہبی تقریب سمجھ کر سجدگی کے ساتھ منائیں اور افضال شاہنشاہی اور نیتیں ان کے شامل حال ہوں۔ اور اس کا اثر کیا تھا آنکویہ بات معلوم ہو گئی کہ وہ منفعت رسان اقتدار کے زیر حکومت گویا کہ ایک بین اور وہ مختلف الطباع اور کلیف دہ انبار کے منتشر عناصر نہیں ہیں بلکہ ہم آہنگ اور شاندار مجموعے کے متحد المیلان افراد ہیں۔ علیحدگی اور تعصب اور بدگمانی کے پتہ دے انکی آنکھوں پر سے اٹھ گئے اور مغرب میں عدن کے شیوخ عرب سے لے کر سرحد چین کے شان سردارانِ مگانگ تک ایک ہی طرح کی خیر خواہی اور ایک ہی طرح کی آہنگ سب کے دل کو گدگدا رہی تھی۔ کیا یہ عام حالت کچھ بڑی بات نہ تھی۔ کیا یہ کچھ بڑی بات نہیں کہ بادشاہ کی تاجپوشی کے جشن میں اُسکے باجگزار جمع ہوں اور اُنکے ساتھ عہد و بیان کی توثیق کجائے ایک طرف سے حمایت اور رعایت کا پیمان ہو اور دوسری طرف سے بخوشی حنا طر و فاداری کا۔ کیا یہ کچھ بڑی بات نہیں کہ رؤسا و ممالک معلوم کریں کہ سلطنت کے معنی کیا ہیں۔ اگر ہم باقیمانہ اہل ہند کے حال پر نظر کریں جو دہلی میں حاضر نہ ہو سکے اور انھوں نے

اپنی جہد میں بے سار پر خوشی منائی تو دنیا یہ کچھ جبری بات نہیں کہ ہم سخت و آسانی زندگی کی تنگ لیک اور لیکر کے فقیر طریقے سے ابھار کر ذرا باہر نکالیں تاکہ وہ اعلیٰ امنون کو ایک نظر دیکھیں اور ان مخفی قوانین کی پروا کریں جنکی رو سے قوموں کی رفتار تیز یا سست اور لوگوں کی تقدیر اچھی یا بُری ہوتی رہتی ہے۔ مین یقین کرتا ہوں کہ زمانہ حال کے واقعات مین سے دربار سے بڑھ کر کسی نے وہ رسنہ نہیں دکھایا جس پر وہ خدا کی رہنمائی سے پڑے ہیں اور نہ مملکت ہندوستان کو اُسکے متحد ہونے کی تعلیم دی اور نہ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی طاقت کو دنیا کے ذہن نشین کیا اب یہ سبق بھولنے والا نہیں۔ شہنشاہوں کی آواز بند ہو گئی فرمان روا اور سلاطین رخصت ہو گئے مین لیکن نقش جو اتحاد اور حب الوطن کے زبردست اظہار نے بٹھایا ہے وہ ہنوز بدستور نمایاں ہے اور ٹٹنے والا نہیں۔ ہر جگہ معلوم ہو گیا ہے کہ مشرق کے تخت پر ایک ایسی طاقت متمکن ہے جسے ۳۰ کڑو ڈالیشا کے باشندوں کے خیالات اور اُمیدوں اور فائدوں سے ایک زندہ چیز بنا کھڑی کی اور اس بڑے مجمع کے افراد نے جان لیا ہے کہ انکی طاقت اتحاد ہی میں منحصر ہے جیسا کہ دربار کا ایک بے تعلق تماشائی بول اٹھا کہ مین نے آج سے پہلے کبھی بھی یقین نہیں کیا تھا کہ مشرق کی ترقی جیسے ہمیشہ سے ہندوستان کی مٹھی میں رہی ہے اب بھی ہے۔ مین بھی خیال کرتا ہوں کہ دربار نے نہ صرف طاقت کا سبق دیا بلکہ فرض کا بھی۔ گورنمنٹ کا کوئی ایسا عمدہ دار حاضر دربار نہ تھا۔ ایسا کوئی فرمانروا نواب یا راجہ نہ تھا۔ کوئی ایسا سوچ سمجھ والا تماشائی نہ تھا جسے کسی نہ کسی وقت خیال نہ کیا ہو کہ ایسے بڑے مجمع کی شرکت میں فخر و

راہِ نجات کی طرف سے لے کر دیکھو کہ یہ کونسا راستہ ہے۔ یہاں سے لے کر دیکھو کہ یہ کونسا راستہ ہے۔

اسکو حاصل ہے اُسے بھی اُسکے معاوضے میں کچھ کرنا ہے۔

(۱۹) دایان ریاست دایسراے اور ہزراہل ہائینس ٹیوک آف کانٹ کو مبارکباد دیتے وقت تاج کی اطاعت کا یقین دلانے کے لیے جو کچھ اپنی زبان سے کہتے تھے اُس سے سخت کی خیر خواہی اور عقیدت مندی اور سلطنت کی قوت پر فخر کرنے کے خیالات پورے طور پر ظاہر ہوتے تھے کیونکہ انکو ثابت ہو گیا تھا کہ وہ بھی سلطنت کے رکن رکین ہیں بعض صورتوں میں ایک دای ریاست ایک چھوٹی سی سیج یاد کر کے لایا ہوتا تھا اور وقت پر اُسکی سٹی بھول جاتی تھی اور اُس سے پورے لفظ ادا نہیں ہوتے تھے تو وہ فخر اور مسرت کو جو ملک کے بیچ وراحت میں شریک ہونے اور اپنے ولی نعمت کو مبارکباد دینے کی وجہ سے دل ہی دل میں معلوم کرتا تھا یہ سادی سچی بظاہر دل سے نکلی ہوئی عبارت میں ظاہر کر دیتا تھا۔ کوئی سوچ سمجھ کر بنائی ہوئی بات اس سے زیادہ بلند ہو سکتی ہے جو نا بھاکے معراجہ نے کہی تھی کہ میں اب اطمینان سے مرنے کو تیار ہوں کیونکہ میں نے ایک سچے سکھ کے تینوں فرض ادا کر لیے ہیں۔ میں زندگی میں گرووں کے حکموں پر چلتا رہا ہوں۔ میں نے تلوار سے سرکار کو مدد دی ہے اور اب اپنے بادشاہ کے روبرو اپنا سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ ہزراہینس بھوبال کی بیگم نے جو برقع اوڑھے ہوئے دوسرے دایان ریاست کے زمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں ایک تحریر پیش کی جس میں انھوں نے اس بات کا ذکر کر کے کہ یہ موقع خاص کو مسلمانوں کے نزدیک بڑا مبارک موقع ہے کہ دربار عین عید کے دن ہوا

نگھاتا تھا کہ مین انگریزی بالادست حکومت کی خیر خواہی اور دل و جان سے اُسکے گردیدہ ہونے کی حیثیت سے گورنمنٹ کو اس قابل یا دگار موقع پر نہ صرف اپنی بلکہ اپنے فرزندوں اپنی رعایا اور ریاست کی تمام ستورات کی وفاداری عقیدت مندی اور خیر خواہی کا یقین دلاتی ہوں بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمان باشندگان کی خیر خواہی کا بھی کیونکہ مذہب اسلام مین حاکم کی نمک حلائی اور اطاعت کا بڑا موکہ حکم ہے۔

دربار کے دن والیان ریاست نے جو سپیچ مین دین اُنسے ہم سطح کی بہت سی مثالین نقل کر سکتے ہیں مگر چونکہ یہ سب سپیچ مین سرکاری تاریخ مین جمع کیجا ئینگے ہم اسجگہ صرف اُس ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہیں جو ہنریٹس نظام نے دہلی سے حیدر آباد مراجعت کرنے کے بعد سردربار کی تھی۔ اُس تقریر مین اُنھوں نے فرمایا۔ اس بات سے مجکو بہت ہی مسرت حاصل ہوئی کہ مین حضور ملک معظم شہنشاہ ہند (دام اقبالہ) کی تقریب تاچوشی مین شریک ہو سکا اور اپنے بزرگون کے دستور کے موافق ایک سلیس۔ بلا تصنع اور سپاہیانہ طریقے سے قولاً و فعلاً دونوں طور پر اپنی پُرانی دوستی اور خیر خواہی کا اظہار کر سکا۔ مین اس سفر کو اسوجہ سے آؤر بھی مبارک سمجھتا ہوں کہ مین اپنے ہم عصر و سوا اور اعلیٰ افسران سے دہلی مین مل سکا۔

(۲۰) ہم یقین کرتے ہیں کہ جمنے یہ بات اچھی طرح یورلار ڈشپ کے ذہن نشین کر دی ہے کہ کھاناٹک والیان ریاست اور اُن لوگون نے جو شریک دربار تھے دربار کو سنجیدہ اور قریب قریب مذہبی رسم اور نیز بڑی اعظمت شاہی رسم خیال کیا اُس تقریب کو معمولی دربار کے

خیالات اور لوازمات نے چھوٹا تک بھی تو نہیں۔ معلوم تھا کہ یہ شاہی دربار ہے اور بادشاہ کے ارشاد کے مطابق اُنکے عہد سلطنت کے ایک نہایت مبارک واقعے کی یادگار کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔ چنانچہ دربار میں شاہی پیام ہی پر لوگوں نے بڑے زور سے تحسین کے نعے بلند کیئے تھے۔ جب جب بادشاہ کا نام لیا جاتا تھا لوگ سب طرح برابر اٹھتے اور مسرت کرتے تھے اور جس طرح پر لوگوں نے بادشاہ کے شہزادے بھائی کی تشریف آوری پر اظہارِ خلوص کیا ہے اس سے بھی سترہ ستر ہی عرض مفہوم ہوتی تھی۔ جتنے آدمی دربار کے وقت موجود تھے ممکن نہیں کہ اس بات کا یقین دل میں لے کر نہ گئے ہوں کہ برطانیہ عظمیٰ کو ہندوستان کے ساتھ پیوستگی دینے والی زبردست قوت تخت شاہی کا ادب اور اسکی محبت ہے۔

جس صورت میں کہ فرمانروایان اور والیان ریاست ہائے ہندوستان پر جنگی عمریں بڑش گورنمنٹ کے ظلِ عاطفت میں بسر ہوئی ہیں دربار کا یہ فوری اثر ہو تو خیال کرنے کی بات ہے کہ اُن لوگوں پر کیسی کچھ دھاک بیٹھی ہوگی جنکو ہمارے اقتدار میں آئے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں یا جنکو ہماری عملداری کے ساتھ قوی تعلق نہیں ہے۔ سفیر افغانستان دربار میں دوسری سلطنتوں کے سفیروں کا حال پوچھتے تھے کہ وہ بھی ہیں نہیں اور جب اُنکو معلوم ہوا کہ ہیں تو لگے کہ نہ کہ یہ مجمع نمونہ حشر ہے اور اسی سے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ جو سلطنت ایسی زبردست ہے کہ بلا جبر و اکراہ صرف خیر خواہی اور محبت کی کشش سے مختلف العقائد لوگوں کے ایک عالم کو جمع کر سکتی ہے اُسکا مقابلہ فعلِ عبث ہے۔ قسمی کے

خیالات وزیرِ اعظمِ نپال نے بھی ظاہری طور پر بہت ہی گھٹیا اور کمزور دکھائی دی۔ جب انھوں نے کم زور مار کھانے کی نشانی ایسی سلطنت کے ایک باجگزار کے مقابلے میں زور آزمائی کرنی چاہی کھسائی مہسی مہستے تھے۔

عرض لشکر کے وقت جو فوجی قوت سب نے دیکھی اسکا نتیجہ بھی قابلِ دید تھا اور کچھ شبہ نہیں کہ دوسری سلطنتوں کے دکاندار بھی جو موجود تھے اس سے بہت کچھ متاثر ہوئے۔ ہم اس بات کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ دالیان ریاست بڑے شوق سے مجمعِ عام میں باجگزارانِ سلطنت کی طرح اپنی اپنی فوج کے سر لشکر بنکر آنا چاہتے تھے اسنے ناظرین پر بڑا عمدہ اثر کیا ہے۔ دالیان ریاست میں حیثِ الجموع اسپرمل سر دوس کی کنٹیننٹ فوج کے ساتھ جس قدر دلچسپی رکھتے ہیں صاف دکھائی دے رہی تھی اور ممکن نہیں کہ انکی دلچسپی اس مفید تجویز کی جو وطن کی محبت پر مبنی ہے ترقی کا موجب نہ ہو۔ پریڈ پر انکی ظاہری حالت حد درجے قابلِ تحسین تھی تاہم یہ بلورج سرداروں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ ان میں اور باقاعدہ فوج میں بس اتنا ہی تفاوت ہے کہ فوج باقاعدہ کا ساز و سامان اور انکی صف بندی افسے بہتر ہے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ اثر جو طبائع پر ہوئے ایسے نقوش نہ تھے کہ احساسِ ظاہری پر منطبع ہوے اور جلدی سے مٹ بیٹا گئے بلکہ شاندار اور قابلِ فخر منظر کی محفوظ یادداشت کے علاوہ حیرت انگیز واقعات جنکو لوگوں نے بڑی توجہ کے ساتھ مشاہدہ کیا اور منتظمِ حکومت اور عام خوشدلی اور کامل نگرانی کو بڑے غور سے دیکھا ایک طرف ان چیزوں کا احساس اور

دوسری طرف یگانہ دولہ جو تمام عہدہ آمدین جادی و ساری تھاپہ سب بائین دربار دہلی کے بعد بھی ان سب لوگوں پر اپنا سکہ بٹھاتی رہی تھی جو دربار میں موجود تھے۔

(۲۱) ایک حیثیت اور ہے جسکی بنا پر ہر کسٹنس خیال کرتے تھے کہ دربار پر بڑا مفید نتیجہ مرتب ہوگا اور اسکا اثر دُور تک پہنچے گا۔ وہ یہ کہ ہر چند ریل اور اخبار کی روز افزون طاقت اور مراسلت کے دوسرے ذرائع کی وجہ سے ہندوستان کے حصص کا باہمی تعارف بہت کچھ بڑھ گیا ہے اور اجنبیت دُور ہو گئی ہے لیکن دربار سے پہلے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اتنے سارے والیان ریاست اور عمائد اور ہندوستان کے تمام اقوام اور مذاہب کے سرگروہوں کو آپس میں ملنے ملاقات کرنے کا موقع ہاتھ آیا ہو اور موقع بھی ایک گھنٹے یا ایک دن کا نہیں بلکہ ہفتوں کا میل ملاپ کے مجامع اور سرکاری تقریبات میں جو دوستانہ گفت و شنود کا موقع ملا تو اس سے ناواقف اور بے اعتمادی کی رکا وٹیں جو مختلف اقوام اور اشخاص میں دوئی ڈالتی اور پولیٹیکل جماعت کے التیام میں سدراہ ہو رہی ہیں بہت کچھ دُور ہو گئیں ہنرمیں نظام کی تقریر سے جسکو ہم نقل کر چکے ہیں صاف ظاہر ہے کہ خود والیان ریاست نے بھی اس موقع کے حصول کو غنیمت سمجھا اور وائسرائے کے پاس سطح کے پیام اور مقامات سے بھی آئے ہیں۔ نہ صرف والیان ریاست اس طرح پر ان تقریبات سے مستفید ہوئے بلکہ ہمارے مختلف صوبوں کے ملکی اور فوجی افسر بھی جو دربار میں جمع ہوئے تھے اور معمولی اوقات میں انکی خدمات اُنکو ایک دوسرے سے ملنے انہیں دیتیں کہ ایک جگہ بیٹھ کر انتظام ملک کے متعلق بہتری ضروری باتوں میں بحث کریں اور خیالات متعلقہ اور مسائل طرز حکومت یا طریق عمل

یسی طرح ایک دوسرے سے مقابلہ کریں جو اپنے منصوبے کے متحدہ و متحدہ بنیں کہ اگر نہیں ہو سکتا ہو تو
اعتماد کلی ہے کہ ایسا ایک بھی انگریز یا ملکی عہدہ دار دربار میں نہ ہوگا جسکے دل میں یہ گھمنڈ آیا ہو
کہ وہ ایسی وسیع اور مہربان سلطنت کا لازم ہے یا جو مزید دلوں کی گدگدی لیکر نہ گیا ہو کہ اسکو
جان توڑ کر اپنے بادشاہ اور ملک کی خدمت کرنی چاہیے۔

(۲۲) لیکن دربار نے صرف ان ہی لوگوں پر اپنا اثر نہیں کیا جو حاضر ہونے کے قابل تھے
بلکہ بوجہ چند اس بات کا یقین ہے کہ انڈیا کے لوگوں کا جم غفیر خواہ وہ انگریزی علاقے
کے رہنے والے ہوں یا ان ریاستوں کے جو حضور ملک معظم کے زیر حمایت ہیں ان مراسم کی
خبر سے جو بجالائی گئیں بہت ہی متاثر ہوئے اور انکے دماغ اس بڑے خیال سے غلابا نہیں
رہے جسکا ظہور مراسم ظاہری میں ہوا۔ اسی دن لوگوں نے تمام ملک میں جگہ جگہ اپنے اپنے
طور پر خوشیاں منائیں یہاں تک کہ غریب سے غریب آدمی بھی جو خوشی منانے میں شریک تھا
اسکو بھی اتحاد قومی کا کچھ نہ کچھ خیال ضرور ہوا ہوگا جو انگریزی اقتدار کی قوی بازو مگر مہربان
حکومت میں لوگوں کو نصیب ہوا ہے اور جسکی بدولت ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بھی
اس شہر و آفاق سلطنت کا ایک فرد ہے۔ دوسرے طریقوں سے بھی دربار کے اصل مطلب کو
لوگوں نے بخوبی سمجھا کہ ایک گاہ و رحم سے ۱۶۱۸۸ قیدی ہندوستان کے انگریزی جیلخانوں سے
رہا کر دیے گئے اور اکثر ہندوستانی ریاستوں میں بھی اسی طریق پر اظہار رحم کیا گیا۔ اس مضمون کے
سلسلے میں ہکو اس سرگرمی کا تذکرہ کرنا بھی ضرور ہے جو دربار اور جگہ جگہ کے مجامع کی ضرورتوں
کی وجہ سے ملکی اور خاصکر ہندوستانی ریاستوں کی اندرونی تجارت میں دیکھی جاتی تھی۔

(۲۳) ہندوستان کی حدود کے باہر دربار کا جو کچھ اثر ہوا ہو سکا اسکی نسبت حکمی رائے دینے کا کوئی حق نہیں لیکن تمام ممالک کے انخاروں میں جو دربار کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے ہم یقین کرتے ہیں کہ دربار بڑا عظیم الشان دربار تھا اور اسے باہر والوں کو ہماری سلطنت کی ترقی اور اس کے نظم و نسق کے بارے میں زیادہ صحیح رائے قائم کرنے کی رہنمائی کی اور اس سلطنت کے بنانے میں جیسی جیسی مشکلات پیش آئیں اور سر کی گئیں انکا ٹھیک اندازہ کرنا سکھایا اور اسی دربار کے ذریعے سے ان لوگوں نے سلطنت کی طاقت اور عظمت کو معلوم کیا اور سلطنت بھی کیسی سلطنت کہ جو تاریخ میں پہلے پہل نہ صرف اس میں کامیاب ہوئی کہ اسے منتشر عناصر کو جنہیں اکثر جنگ رہا کرتی تھی اور جن ریاستوں اور لوگوں کی ٹکڑیوں پر بڑا عظیم ہندو متھل تھا ایک مجموعے میں منظم کر دیا بلکہ انصاف اور حسن انتظام سے سارے مجموعے میں ایک مشترک بادشاہ کی فرمان برداری کی روح بھونک دی۔

(۲۴) اعزاز اور عنایات اور رعایات جنکی وجہ سے یہ دربار ممتاز ہوا یکم جنوری کے غیر معمولی گزٹ میں انکی مکمل فہرست موجود ہے۔ طبقات ہاتھ و سارا آف انڈیا و انڈین امپائر میں جو ترقیان دی گئیں اور جو جدید تقریر عمل میں آئے اور درجہ نائٹ کی خلیعتیں جو حضور ملک معظم نے بخشیں انکی طرف ہم اوپر اشارہ کر رہی چکے ہیں۔ حضور ملک معظم نے مزید برآں ازراہ کرم قیصر ہند کے اول درجے کے تمغے ۵۱۵ اور دوسرے درجے کے ۸۱ بھی عنایت فرمائے دوسری قسم کے اعزاز جو خاص دالیان ریاست کے لئے تھے ان میں نواب جنجیر کی سلامی میں دو توپوں کا دائمی اضافہ تھا اور بڑے بڑے شان ریسون کنگ ٹنگ

۱۔ دورِ مانگ، ٹہنی اور سبزی پائے کے ساتھ ڈائی کی ۵ توپوں کی ۵ ڈیوٹی (سلاخی) اور وائیٹان بھور ووش اور
 لوہارو کے نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر کے سی آئی ای ہر ایک کی ۹ توپوں کی
 ذاتی سلامی۔

ہندوستانی فوج کے انگریز افسروں کو یہی امتیاز بخشا گیا تو وہ اس سے بہت ہی خوش ہوئے
 اور جب ہندوستانی افسروں کو یہ حکم سنایا گیا کہ ان میں سے چھ افسر سالِ حضورِ ملکِ معظم
 کے حاضر باش اور دلی افسر مقرر ہوا کریں گے تو انھوں نے بھی اس حکم کی بڑی قدر کی فوج کے
 حق میں جو دوسری دوسری عنایتیں مبذول ہوئیں ان میں یہ باتیں تھیں۔ طبقہ آرڈر
 آف برٹش انڈیا کے اول درجے میں ۲۰ دوسرے درجے میں ۶۰ کا تقرر مزید۔ ہندوستانی
 افسروں کو جنکے پاس آرڈر آف برٹش انڈیا کا تمغا ہونٹیشن لینے پر آئیری درجے کا دیا جانا
 پسندیدہ خدمت اور عرصہ دراز کی خدمت اور نیک چلنی کے ذریعہ تمغوں کا بہر حال انعام کے
 ساتھ دیا جانا۔ تمام انگریزی اور ہندوستانی دستوں کو نقد معاوضے کا دیا جانا۔ ہندوستانی
 پہاڑی توپخانے والوں کو خاص حقوق کا دیا جانا۔ مختلف اقسام کے فوجی مجرموں کو رہا کر دینا
 یا انکی سزا میں تخفیف کرنا۔ ہنر ہائیس نا بھالے راجہ کو چودھوین (فیر دز پور) سکھوں کی
 پیدل بلٹن کے آئیری کریٹل کا درجہ دیا گیا اور ہنر ہائیس ہمارا ڈو کوٹہ کو دیولی کی بقیاعہ
 فوج کے آئیری مہجر کا کہ اس فوج کا صدر مقام انکی ریاست کے قریب ہے۔

ہنر کلسنی وائیسرے نے ہندوستانی ممتاز لوگوں کو کئی طرح کے ملکی خطاب دیے اور
 بہت ہی خاص صورتوں میں اراضی جاگیر عطا کی یا انعام برٹش انڈیا کے قیدیوں کی رہائی کا

خاص ہندوستانی ریاستوں کو دی گئی جو کال کی وجہ سے زیر بار ہو گئی تھیں پیش از پیش ٹیکس کی بڑی تخفیف کی طرف بھی اشارہ تھا جس کا اعلان تین مہینے بعد بجٹ کے وقت کیا گیا اور جس کو لوگ حضور ملکِ معظم کی تاج پوشی کے سال کے ساتھ ساتھ یاد کیا کریں گے۔

(۲۵) جس خلوص اور لیاقت سے خدمات متعلقہ دربار بجالائی گئیں اگر اس کا اعتراف نہ کریں تو ہم ناقابلِ درگزر و فرنگزداشت کے تصور و ادراک ٹھہریں گے شروع سے آخر تک طیارانِ جلد جلد اور سازگاری کے ساتھ ہوتی رہیں اور دربار کے پندھواڑے کے متعلق ہر ایک بخیر وقت پر بے رکاوٹ عمل میں آتی رہی اور پڑاؤ کے سیٹھنے کا مشکل کام تیزی اور خوش اسلوبی سے طے پایا یہاں تک کہ ۱۰ اپریل کو کمیٹی کا آخری اجلاس ہوا۔

درآخالیہ سب نے اپنا کام عمدگی سے کیا ہو مشکل ہے کہ کسی شخص خاص کا نام لیا جائے مگر تاہم اشخاص مفصلۃ الذیل بالتخصیص ذکر کرنے کے لائق معلوم ہوتے ہیں۔ ہم تہ دل سے سنٹرل اور اگزیکیوٹو کمیٹیوں کے ممنون ہیں خاص کر اول الذکر کمیٹی کے پریزیڈنٹ سر ہوبائٹ اور میجر جنرل جی ہنری کا نام لینا ضرور ہے۔ اور موخر الذکر کمیٹی کے کپتان اے۔ ڈی بینر مین سکریٹری اور میجر ایچ ٹین کا۔ سٹرگارڈن واکر اور میجر ایم ڈیلیوڈ گلکس ان کمیٹیوں کے علاوہ دہلی کی کمشنری اور ڈپٹی کمشنری کی حیثیت سے آڈر اور محنت طلب کام بھی انجام دیتے رہے اس طرح اگزیکیوٹو کمیٹی کے کرنل ایچ ایف لائیزمانٹگری کہ رسد اور روانگی والوں کی افسری کے علاوہ کمسٹریٹ کے تمام انتظامات بھی ان ہی کے ذمے تھے۔

لفٹنٹ کرنل سی جے بمبر کشر محکمہ حفظانِ صحت اور لفٹنٹ کرنل لیج بی تھارنل انزکیوٹو
افسر محکمہ حفظانِ صحت کی بدولت دربار کی جگہ میں بیماری کا اشتداد نہیں ہونے پایا
اچھا ہوا کہ پہلے سے احتیاط کی گئی ورنہ سیڑی کا خطر یقینی تھا۔ جب سے جولائی ۱۹۰۲ء
میں دربار کے پڑاؤ کا آغاز ہوا کلمہ ۱۰۔ آدمیوں کو طاعون ہوا ان میں سے نو باہر سے بیماری
لگا کر لائے تھے مگر انتظام ایسا عمدہ تھا کہ اسے بیماری کو جگہ نہ پکڑنے دی۔

راے بہادر گنگا رام کئی سرکاری عمارتوں کے بنوانے کے کام پر تھے۔ ایفنی تھیٹر کی عمارت
قلعہ میں جو عمارتیں زائد بنوائی گئیں۔ سڑکوں کا بنوانا۔ آب رسانی کا اہتمام یہ سب
کام ان ہی کے سپرد تھے۔ قلعہ میں بجلی کی روشنی کا لگانا آسٹر کمپنی نے لے رکھا تھا اور صدر
خیمہ گاہ میں کلبرن کمپنی نے۔ صدر خیمہ گاہ میں ۱۰۰ تو آرک لائٹ تھیں اور ۸۰۰۰ سے
زیادہ انکینڈر سنٹ لیمپ متعدد خیموں میں لگے ہوئے تھے۔ روشنی کا کام جو بھرے
ایم سٹوارٹ اور کپتان سی او ہیلیڈے آرای کی نگرانی میں کمپنی مذکور نے انجام دیا
اسکی عمدگی کے بارے میں اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ کمپنی نے ایک ماہ کے لئے
روشنی کا ٹھیکہ لیا تھا اس مہینے بھر میں ایک مثال بھی تو ایسی پیش نہیں آئی کہ روشنی نے
کام نہ دیا ہو۔

ڈاک کے انتظامات میں ۶۱ تو خاص ڈاکخانے تھے۔ اور کتنے ہی چھپان ڈالنے کے
کھڑے بکس اور راے بہادر دولت رام سی آئی اے نے زیر نگرانی پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

اگلا خاطر خواہ انتظام کیا۔ حکومت کے مختلف سسرز میں سے کچھ عین اہل کسرت اور ایک ٹلفون آفس جسکی ۲۵ شاخیں ضروری خیمہ گاہوں میں تھیں۔ اس انتظام سے سب لوگ بہت رضامند رہے اور اس سے جو سہولت اخبار والوں کو ہوئی ہم سمجھتے ہیں کہ خاص کر اسکو بہت غنیمت سمجھا گیا۔

مٹری برون اسپیکٹر جنرل کی تھتی میں پنجاب پولیس پہلے ہی سے بواجب نیکنام ہے اب مال کی آمد و رفت کا عمدہ انتظام کرنے اور ابتری اور جرائم کے انسداد سے انکی نیکنامی اور بھی زیادہ ہو گئی۔ کہیں ابتری اور جرائم کا نام نہ تھا اور انکو اپنے اختیارات کے عمل میں لانے کی ضرورت ہی واقع نہیں ہوئی۔

ملکی ریلوے کپتان ایچ اے ایل ہیر آرای نے بنائی اور وہی اسکی دیکھ بھال کرتے رہے اور اس ریل نے بڑا ہی کام دیا۔ دربار کی وجہ سے اتفاقی آمد و رفت بہت بڑھ گئی تھی تو بڑی لینوں نے اس کے سنبھالنے میں جو کوشش کی قابل تحسین ہے۔ بھٹرا و کسی قدر دیر کا ہونا تو ناگزیر تھا۔ اسکی تلافی خود ہی مشکل تھی اور دہلی کے بڑے سٹیشن کے بدنا اور تنگ موقع نے مشکل کو زیادہ مشکل کر دیا تھا اور آمد و رفت کا نہ در چارہ و ناچار اسی سٹیشن پر تھا اس میں شک نہیں کہ دربار کی وجہ سے جو تجربہ حاصل ہوا ہے ضرور اسکا باعث ہو گا کہ آئندہ اس طرح کا موقع پیش آئے تو اس کے لئے بہتر انتظام کیا جائے اس موقع پر سٹیشن کی جو صلاح سہر دست کر دی گئی ہے وہ بھی دہلی کے حق میں جو ہندوستان کی ریلوے کے سلسلے کا مرکز قرار پائی ہے بہت کچھ مفید ثابت ہوئی۔

ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں۔ تمام رسمی معاملات راست سرحد بارنر کے اہتمام میں تھے۔
 شاف ججنون نے لیاقت سے انکی مدد کی ان میں سے انھوں نے خصوصیت کے ساتھ
 مسٹر ایوز بلر کا نام پیش کیا ہے جو انڈین سول سروس سے متعلق ہیں۔ ٹکٹوں کا انتظام
 کامیابی کے ساتھ مسٹر ڈبلیو ای جاوڈائن نے لیا اور وہ بھی سول سروس میں ہیں۔
 مشغلے جو ملاقاتیوں کے لئے طیارے کیے گئے تھے ان میں سے کلب اور پولو ٹورنٹ کے
 بانی مبانی وائسرائے کے میٹری سکریٹری کرنل آرنیل ای بیرنگ تھے اور مشغلے بہت تھاق
 عام پسند تھے۔

عمدہ داروں نے جو انتظام کے مختلف شعبوں پر مامور تھے دلچسپ کیفیتیں لکھی ہیں اور
 وہ مراسلہ ہذا کے ملفوفات میں منسلک ہیں۔

(۲۶) یہی یہ بات کہ سرکاری رقوم آمدنی سے دربار پر کتنا خرچ پڑا تو ہم ابھی یقینی طور
 پر واقعی مصارف کی مدد اور اخیر رقمیں نہیں بتا سکتے۔ ہمارے سب سے آخری حسابات
 حصہ دوم بجٹ ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء کی دفعات ۳۸ تا ۴۰ میں مندرج ہیں اور وہ ان
 یہ بات دکھادی گئی تھی کہ شاہی مداخل پر کل اصلی مصارف ۱۲۶۱۰۰۰ روپے سے خلاف
 قیاس بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں حالانکہ صوبوں کی آمدنی پر اصلی مصارف کا تخمینہ
 ۱۴۸۳۰۰۰ روپے کیا گیا تھا یعنی دونوں مدوں میں ۸۰۰۰۰ روپے بڑھتا ہوا دکھائی
 دیتا ہے ممکن ہے کہ زیادہ رقمیں وصول ہونے سے جمع کی طرف رقم بڑھ جائے اور

مصارف جو دربار کے نام لکھے گئے ہیں کاوش سے انکی جانچ شروع کرادی گئی ہے
عجب نہیں کہ اس جانچ سے کچھ رقمیں ایسی نکلیں جو معمولی مصارف کی مدت میں جانی چاہئیں۔
دوسری طرف کل فوجی خرچ کی پچانٹ میں بھی کسی قدر دقت پیش آ رہی ہے کہ اس مد کا
خرچ اصل تخمینے سے جو دربار اور مقدم مصنوعی جنگ کے درمیان میں کیا گیا تھا کا غذات
میں بہت زیادہ دکھایا گیا ہے اور ابھی تک ہم نے وہ تحقیقات ختم نہیں کر پائی جسکی بنیاد پر
ہم معقول اور منصفانہ اصول کی رو سے تفریق کر سکیں۔

(۲۷) حضور ملک معظم کے ارشاد کے مطابق اس موقع کی یادگار کے طور پر سونے اور چاندی
کے خاص تمغے چھٹا کر اے گئے۔ تمغوں کے ایک طرف حضور ملک معظم کے سر مبارک کی
تصویر ہے اور دوسری طرف فارسی خط میں مناسب عبارت کندہ ہے۔ اب ہم بڑے
بڑے سرکاری شہکار دربار اور انگریزی اور ہندوستانی فوج کے منتخب افسروں اور لوگوں میں جو
دربار میں موجود تھے ان تمغوں کے تقسیم کرنے کی فکر میں ہیں۔ طلائی تمغے والیاں ریاست
اور چند گورنمنٹ کے حکام کو دینے کے ہیں۔ چاندی کے کل تمغے ۵۰۰ کے قریب ہیں۔

(۲۸) مراسلے کے ایک ضمیمے میں ہمارا ارادہ یورلار ڈشپ کی آگہی کے لئے اُن
رپوٹوں کی نقلیں بھیجنے کا ہے جو ہم نے لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں سے اسکی بہت
طلب کی ہیں کہ تمام ہندوستان میں دربار دہلی کے دن یعنی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو تاجپوشی
کی خوشی میں کہاں کہاں کیسے جلسے ہوئے۔



ہم جنکے دستخط ذیل میں ہیں یورلارڈ شپ کے نہایت مطیع و منقاد خدام ہونے
کو ذریعہ عزت سمجھتے ہیں۔

دستخط کرزن

کچنر

ٹی ریے

ای ایف جی لا

ای آر ایلیس

اے ٹی انڈل

ڈنزل ایٹسن

ضمیمہ ۴

نمبر ۱۶۱ سلسلہ ۱۹۰۳ء

گورنمنٹ آف انڈیا

فارن ڈپارٹمنٹ

اندرونی

بخدمت رائٹ آنرہبل ڈیپو سینٹ جے ایف براڈرک

ہنریجیٹیز سکرٹری آف سیٹب فار انڈیا

شمارہ ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۳ء

—

ہمنے اپنی چٹھی مورخہ ۷ - مئی ۱۹۰۳ء میں لارڈ جارج ہیلیٹن کی خدمت میں ان کا ردوائیو کی رپورٹ کے ترسیل کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا جو حضور ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کی قیغم میں باہر دسمبر و جنوری گزشتہ و بمقام دہلی عمل میں آئیں۔ ہمنے اس وقت وعدہ کیا تھا کہ ہنر لارڈ شپ کی آگہی کے لیے ان جلسوں کی کیفیت کے متعلق جو تمام ہندوستان میں دربار دہلی کے دن یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ہوئے ایک تحریر مزید بھیجینگے۔

(۲) اب ہم ان رپورٹوں کی نقلیں ملفوف کرتے ہیں جو لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں

نے مقامی جلسوں کے متعلق بھیجی ہیں۔

(۳) ان کاغذات کے ملاحظے سے ظاہر ہوگا کہ نہ صرف برٹش انڈیا کے ضلعوں اور شہروں

دکنو بار بلکہ ہندوستانی ریاستوں میں بھی سب قسم کے لوگوں نے اس تقریب کو ایک خاص وقت کی تقریب سمجھا اور ہر جگہ تاج شاہی کی خیر خواہی کے اعلان کے ساتھ عام طور پر خوشیاں منائیں۔ (۴) معمولی صفت آرائی لشکر اور فیوڈی جوانی اور لشکروں کے علاوہ اکثر اضلاع کے صدر مقامات اور تقریباً ہر ایک ریاست کے دارالسلطنت میں مقامی دربار ہوئے اور رئیسوں اور سربراہان اور دربار کو جو خطاب عطا ہوئے تھے ان درباروں میں اُنکا اعلان کیا گیا۔ اُن لوگوں کو قصیر ہند کے تمنے اور اعزازی سرٹیفکیٹ دیے گئے جو خدا بہ حسب کے صلے میں اس امتیاز خاص کے مستحق تھے اور خیر خواہانہ تہنیت نامے بھی آئے۔ سرکاری عمارتوں میں روشنی کی گڑیاں اور کھڑکیاں میں آتشازی بھی چھوڑی گئی پھر بان اور سکول کی کئی دن بند رہے اور قیدی رہا کیے گئے لیکن اُن منظم اور نیم سرکاری جلسوں کے علاوہ عوام الناس کا جوش خیر خواہی مسرت کے دوسرے دوسرے طریقوں سے بھی ظاہر ہوا اور اس کا نتیجہ کہ ان خود ظاہر ہونا خاص کر حیرت انگیز تھا نہ صرف رئیسوں کی دارالسلطنتوں اور صدر مقامات میں بلکہ تمام اضلاع میں لوگ ہی چاہتے تھے کہ تقریب کی شان کے لائق خوشی منائیں اور اس ارادے میں سب کو برابر کامیابی بھی ہوئی۔ جیسا کہ ہمارے دکن کے عہدہ داروں میں سے ایک نے رپورٹ کی کہ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ تمنے ان تقریبات میں خاص کام کی بات کیا معلوم کی تو میں اسکا یہی جواب دوں گا کہ ملازم اور غیر ملازم اور ہر قوم اور ہر ذات اور ہر ملت کے لوگوں کا کامل اجماع اور اتفاق۔ ایک اور عہدہ دار لکھتا ہے کہ فی الواقع اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ جس طرح ہندوستان

میں بڑے قوی اور مذہبی تیار بنائے جاتے ہیں اسی طرح یہ دن بھی ہر جگہ منایا گیا اور سہین اتنی بات زیادہ تھی کہ نام گروہ اسکے منانے میں شریک تھے۔ مملکت ہندوستان کے تمام مختلف ممالک اور اقوام میں خوشی منانے کے طریقے مختلف تھے با این ہمہ ہر جگہ مذہبی شان نمایان تھی اور تمام اقوام اور مذاہب والوں نے بڑی مذہبی سنجیدگی کے ساتھ دیر چھٹیگز کے لیے دعائیں مانگیں۔ ان مراسم کی دوسری نہایت حیرت انگیز ایک خاص بات اور تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان بادشاہ کی ذات کا کس قدر گرویدہ ہے کہ حضور ملکِ معظم اور ملکِ معظمہ کی کھلی ہوئی صورتیں منظرِ عام میں رکھی گئیں یا جلوس کے ساتھ جہان بھی میسر آسکتے تھے زبعتی جھولوں کے ہاتھوں پر یا ہوا دار پر بٹھا کر شہر میں اٹکا گشت کرایا گیا۔ فوٹو گراف کی یا چھپی ہوئی تصویریں اور یادگاری تنے کثرت سے تقسیم کیے گئے اور ہر ماہی لوگوں نے ایک تصویر کو بادشاہ قرار دیکر اپنے یہاں کی پرانی رسم کے مطابق بادشاہ کی تاج پوشی کا واقعی جشن منایا۔ غریب اور سکول کے بچوں کو ضیافت دی گئی۔ والیان ریاست اور بڑے تعلقداروں نے بقایا سے مالگزاری و لگان معاف کر دی اور ہندوستانی ساہوکاروں نے قرضے چھوڑ دیے ہزاروں پہاڑوں پر آگ کے آلاؤ پڑے ڈیک مار رہے تھے سرحدی اور جنگلی اور پہاڑی وحشی قوموں نے اس موقع پر اپنے قومی رقص کے ذریعے سے خوشی منائی۔

(۵) لوگوں نے صرف عارضی طور پر تاج پوشی کی خوشیاں نہیں منائیں بلکہ اسکی یادگار میں سکول شفا خانے مریضوں کی آرام گاہیں۔ اور خیراتی دوا خانے جاری کیے گئے توں ہاں اور کتب خانوں کی بنیادیں رکھی گئیں۔ تاج پوشی کے نام پر کوئے گلوائے تالاب کھدوائے

جسکی سمجھ میں آیا والیان ریاست اور عام لوگوں نے تمام ملک کے ولایت کی خیر خواہی اور ارادتمندی کے اظہار میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور پولیٹیکل اثر اور سلطنت کی وحدت کا احساس جو ان جگہ جگہ کے جلسوں اور میلوں پر مرتب ہوا ہم یقین کرتے ہیں کہ تاجدار ملک رسوخ میں کم نہ ہوگا۔ اسلئے کہ نظر بحالات موجودہ یہ ایک ضروری بات ہے کہ دہلی کے بڑے دربار تاجپوشی سے بھی انکا شہرہ زیادہ ہوا۔

اگرچہ جلسے لوگوں نے از خود کیے مگر انکی علی کامیابی ہمارے ملکی اور پولیٹیکل اور فوجی عہدہ داروں کی کوشش اور کارگزاری پر موقوف و منحصر تھی اور ہم آپ پر یہ بات ظاہر کرنی چاہتے ہیں کہ جس طریق پر یہ لوگ اپنے فرائض خدمت بجالائے ہم اسکی بڑی قدر کرتے ہیں۔

ہم جنکے دستخط ذیل میں ہیں آپ کے
مطیع و منقاد خدام ہونے کو اپنا ذریعہ عزت سمجھتے ہیں

دستخط	کرزن
"	ٹی ریلے
"	ای ایف جی لا
"	ای آر ایلس
"	ای ٹی آر ٹرل
"	ڈنزل اٹکسن

ضمیمہ ۵

گرنٹ آف انڈیا

غیر معمولی

شکلہ روز جمعہ ۲۶-جون ۱۹۰۳ء

ٹار آف انڈیا

اشتہار

شکلہ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء

ہنر کلسنسی نہایت عالی منزلت طبقہ ٹار آف انڈیا کے گریڈ ماسٹر طبیب خاطر اعلان فرماتے ہیں کہ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند نے براہ کرم طبقہ مذکورہ بالا میں تقررات ذیل صادر فرماتے ہیں۔
اصحاب ذیل کو کمیشنین کا خطاب عطا ہوا

ٹامس گارڈن واکر اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ کمشنر و سوپرٹنڈنٹ قسمت دہلی۔
دومبر سنٹرل کمیٹی دربار تاجپوشی دہلی۔

کمرنیل جیمس و ہارٹ تھورن۔ رائل انجینیر۔ چیف انجینیر و سکریٹری گورنمنٹ پنجاب پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ۔ شعبہ مکانات و شوارع عام۔ دومبر سنٹرل کمیٹی دربار تاجپوشی دہلی۔

حسب الحکم گریڈ ماسٹر

ایل ڈبلیو ڈین

سکریٹری نہایت عالی منزلت طبقہ ٹار آف انڈیا

خطبات سنہ ۱۹۰۳ء

انڈین امپائر

اشتراک

شمارہ ۲۶۔ جون ۱۹۰۳ء

ہزار کسٹنس نہایت عالی مرتبت طبقہ انڈین امپائر کے گریڈ ماسٹر طبیب خاطر اعلان فرما
ہیں کہ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند نے براہ کرم طبقہ مذکورہ بالا میں تقررات ذیل صادر
فرمائے ہیں۔

اصحاب ذیل کو کمپینین کا خطاب عطا ہوا

جان برلن اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ کیشنر محصولات نمک و ایفون و آبکاری اور پیریزنی
بمبئی کی بیرونی تجارت کے جنرل رپورٹر۔

چارلس بروڈن اسکوائر۔ گورنمنٹ پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس۔ دربار تاجپوشی دہلی کے
انتظامات پولیس کے اہلکار۔

لفٹنٹ کرنل ہنری بیوفاس تھا رتل۔ فوج ہندوستانی کنٹونمنٹ میجسٹریٹ بریلی۔
جارج ہڈسٹن اسکوائر۔ قائم مقام جنرل ٹرافک منیجر۔ ایسٹ انڈین ریلوے۔

میجر انینگو ولیم ڈگلس فوج ہندوستانی۔ ڈپٹی کیشنر سائبان ضلع دہلی۔ و ممبر گزٹیکوٹو کمیٹی دربار
تاجپوشی دہلی۔

چارلس جمیس کین اسکوائر۔ ڈپٹی ٹرافک سوپرٹنڈنٹ نارٹھ و سترن ریلوے۔

یہ بحر ہولاک ہڈسن فوج ہندوستانی۔ سابق اسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل و ممبر انگریز کمیونٹی
دربار تاجپوشی دہلی۔

پکستان آر تھرو ڈا رسی گارڈن مینٹین۔ فوج ہندوستانی۔ پولیٹیکل اسٹنٹ فرسٹ کلاس
دسکریٹری انگریز کمیونٹی دربار تاجپوشی دہلی۔

راے بہادر گنگا رام۔ انگریز کمیونٹی انجنیئر۔ فرسٹ گریڈ۔ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ پنجاب و
سوپرنٹنڈنٹ تعمیرات دربار تاجپوشی دہلی۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایل ڈبلیو ڈین

سیکرٹری نہایت عالی مرتبت طبقہ انڈین امپائر۔

ضمیمہ نمبر ۶

عہدہ داران جنکو متعلق دربار دہلی خاص خاص کام سپرد تھے
سنٹرل کمیٹی

سر ہیو بارنز - کے سی - آئی - کے سی - وی - او - انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ
آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ -

یہوجر جنرل جی ہنری - آر - ای - سی - بی - کوارٹر ماسٹر جنرل انڈیا

مسٹر جی واکر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس کمشنر ڈویژن

لفٹنٹ کرنل آئرن ہیل - ای - بیرنگ - سی - وی - او (وائس رائے کے لیٹری سکریٹری)

کرنل جے ڈیلیو - مقررین - آر - ای - سی - ایس - آئی - چیف انجنیر پنجاب

لفٹنٹ کرنل سی جے - بمبر - آئی - ایم - ایس - کمشنر حفظان صحت پنجاب

مسٹر ایف - ایس - کوی - انڈین سول سروس اسٹنٹ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن

ڈپارٹمنٹ سکریٹری

اگرز کیو ٹو کمیٹی

میجر ایم ڈیلیو - ڈگلس - سی - آئی - ای - ڈپٹی کمشنر دہلی

لفٹنٹ کرنل ایچ - ایف لائینز منگلری ڈائرکٹر سپلائی وائر انپورٹ دربار دہلی -

میجر ایچ ہڈسن - سی - آئی - ای - ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

پکستان لے ڈی - جی مینرین - سی - آئی - ای - انڈین پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ سکریٹری -

پشتان ایس۔ کیرے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برما اٹاچی

سپردتے

پشتان آر۔ بی۔ برکلے راجپوتانہ اٹاچی۔

مستر نی۔ ایس۔ کیرے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برما اٹاچی

میجر جی۔ زیڈ کا کس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مسقط ڈیوٹیشن کے ساتھ

لفٹنٹ کرائسٹ ولیمز۔ آر۔ اے۔ سیام کے نائب کے ساتھ

مستر ایل۔ ایم۔ کرمپ انڈین سول سروس حیدر آباد اٹاچی

مستر ٹی۔ سی۔ اڈوارڈز انڈین سول سروس اسٹنٹ سکرٹری گورنمنٹ آف

انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ

مستر ای۔ وی۔ گیمبل انڈین سول سروس سنٹرل انڈیا اٹاچی

پشتان سی۔ اوہیلیڈے۔ اسپیکٹنگ آفسر۔ الیکٹریکل انسٹالیشن

پشتان ای۔ ایف۔ ہڈ۔ جاپانی ڈیوٹیشن کے ساتھ

مستر آر ہیوز بلر۔ انڈین سول سروس سرانچ بارنز کے سپیشل اسٹنٹ

مستر ڈیلوی۔ ای۔ جارج انڈین سول سروس انتظامات کلکٹ کے کام پر

مستر لے۔ آر۔ نیپ انڈین سول سروس مدراس اٹاچی

پشتان ایس۔ جی۔ ناکس بلوچستان اٹاچی

میجر ای۔ ایف۔ مریت بڑودا اٹاچی۔

کپتان ایف مکاٹنگے۔ کشمیر اٹاپچی

کپتان۔ ای۔ ڈبلیو۔ میک ہیڈسٹائن۔ فرینچ سٹلنٹ کے گورنر کے ساتھ

سٹرلچ۔ ٹی۔ مارگن انڈین سول سروس ممالک متحدہ کے اٹاپچی

سٹرلچ۔ اے۔ پلغیر ممالک متوسطہ کے اٹاپچی

سٹر۔ سی۔ ایل۔ ایس۔ رسل۔ انڈین سول سروس میسور اٹاپچی

مبھرتی۔ ای۔ سکاٹ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ جاپانی ڈیپوٹیشن کے ساتھ

مبھراے۔ ایم۔ سٹوارٹ۔ آر۔ ای۔ الکرٹیکل انسٹالیشن کے کام پر

سٹر۔ ای۔ اے۔ سی۔ ولس۔ انڈین سول سروس بنگال اٹاپچی

کپتان بی۔ سی۔ واٹر فیلڈ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے اٹاپچی

کپتان ایف۔ ڈبلیو۔ دوڈھوس ممبئی اٹاپچی

مبھراے۔ ای۔ ووڈز آسام اٹاپچی

سٹر آر۔ ای۔ ینگ ہسینڈ انڈین سول سروس پنجاب اٹاپچی

سر مہو بارنر کے ایڈ ڈی کانگ

فٹنٹ ڈی۔ لاریمر۔ کپتان آر۔ ڈبلیو۔ آر۔ بارنر ڈی۔ ایس۔ او۔ آر۔ ای

کپتان ایچ سٹوارٹ۔ کپتان ایچ۔ ایف۔ یٹیمین چمپین۔

فٹنٹ ٹی کیز

عہدہ داران سپیشل ریلوے

کپتان ایچ۔ اے۔ ایل ہیپر۔ آر۔ ای لفٹنٹ جے۔ بی۔ کاری ڈی۔ ایس۔ او۔ آر۔ ای
 لفٹنٹ سی۔ ایل۔ میگنیاک۔ آر۔ ای لفٹنٹ ایم۔ آر۔ ایس۔ آر۔ ای
 کپتان ایچ۔ آر۔ شکلے۔ آر۔ ای لفٹنٹ ایف۔ ایس۔ گاروڈ۔ آر۔ ای
 مسٹر ایچ۔ کمبل دربار ڈپٹی انجینیئر کے کام پر
 مسٹر سی۔ برون اسپیکٹر جنرل پولیس پنجاب
 مسٹر اے۔ جی۔ ہیمنڈ ڈپٹی اسپیکٹر جنرل پولیس پنجاب
 مسٹر ایس۔ سمٹھ ڈپٹی اسپیکٹر جنرل پولیس پنجاب
 مسٹر ایس۔ ای۔ والیس اسٹنٹ اسپیکٹر جنرل پولیس پنجاب
 مسٹر ای۔ ایچ۔ جی۔ رائٹن۔ اسٹنٹ اسپیکٹر جنرل ریلوے پولیس پنجاب
 لفٹنٹ کرنل ایچ۔ بی۔ تھارنل۔ سی۔ آئی۔ ای۔ افسر حفظان صحت و سپیشل کمپ
 میجسٹریٹ۔

منہرجے۔ آر۔ ڈنلاپ سمٹھ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ہندوستانی روڈ ساد کی فوج کے عرض شکر
 کے کام پر

راے بہادر گنگارام۔ سی۔ ای۔ ای۔ سوپرٹنڈنٹ تعمیرات
 مسٹر ایف۔ جی۔ میکین سی۔ آئی۔ ای۔ ڈائریکٹر جنرل ٹیلیگراف
 مسٹر ایچ۔ ایم۔ کش اٹمن سول سروس ڈائریکٹر جنرل ڈاک خانہ جات

مسٹری۔ سٹوارٹ ولسن۔ انڈین سول سروس پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

مسٹری۔ سی۔ مرٹین سوپرٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات دربار

تعلیمی گارڈ کے افسر

لفٹنٹ ایف ایل میکگل کرچن میٹلینڈ میجر جی سٹائن

لفٹنٹ جے۔ کے۔ ڈک کننگھم ڈی۔ ایس۔ او

انتظامات متعلقہ موسیقی کی خدمت پر

پکتان جی۔ بی۔ سینفرڈ ڈائریکٹر موسیقی

پکتان جے۔ کرشی آر۔ جی۔ اے۔ لفٹنٹ جے۔ ایس کر اسٹھوٹ۔ پکتان سی کنسن

مسٹر پی۔ براملی شاہی داخلے کے مارشل

میجر جے۔ میکسول نقیب اعلیٰ

ترجمان ذیل اعلان کے وقت نقیب اعلیٰ کے ساتھ تھے

ترجمی سمتھ ۱۵ ہزار
ترجمی سیٹونز ۵ ڈریگون گارڈ

ترجمی ڈسلاوا۔ سکندر داس لینسر

ترجمی ڈونون۔ ۴ ڈریگون گارڈ

ترجمی میجر گور۔ ۵ ڈریگون گارڈ

ترجمی ہری سنگھ۔ ۶ بنگال کیولری

ترجمی ایل۔ آر۔ انج۔ آر۔ ٹری ای بیٹری

ترجمی انس۔ ۲ بمبئی لینسرز

ترجمی کالا سنگھ۔ ۹ بنگال لینسرز

ترجمی منٹن۔ ۹ لینسرز

ترجمی محمد خان۔ نمبر ایک سنٹرل انڈیا مارش

ترجمی محمد یار خان۔ ۶ بنگال کیولری

ترجمی لینس۔ کارپورل مثال ۵ ڈریگون گارڈ

ترجمی بے۔ ۴ لینسرز

ترجمی پریم سنگھ۔ ۳ پنجاب کیولری

سٹریٹ۔ ٹی بیس۔ اگزیکیوٹو انجینئر آبپاشی ڈپارٹمنٹ دہلی
بھڑی۔ ایم۔ ڈیوڈسن۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن دہلی
اسسٹنٹ کمشنران دہلی

سٹریٹ۔ ڈی۔ کریک انڈین سول سروس۔ سٹریٹ۔ بی۔ فائف انڈین سول سروس
اضلاع پنجاب کے سوپرٹنڈنٹ پولیس

سٹریٹ۔ ایف۔ ایل مین۔ سٹریٹ۔ ایل فرنیچ۔ سٹریٹ۔ ٹی۔ سی۔ پلوڈن۔ سٹریٹ
ای بلوٹ۔ سٹریٹ۔ ایس ہیلڈے۔ سٹریٹ۔ اے۔ رنڈل۔ سٹریٹ۔ ایچ۔ کلوں۔
سٹریٹ۔ ای۔ ای۔ ایک۔ سٹریٹ۔ سی۔ سیوارٹ۔ سٹریٹ۔ ایچ۔ ایس۔ نفرڈ۔
سٹریٹ۔ سی۔ مچل۔ سٹریٹ۔ ڈبلیو۔ ٹمپل۔ سٹریٹ۔ ایچ۔ ولکن
پنجاب کے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ

سٹریٹ۔ جے۔ سی۔ بیکیٹ۔ سٹریٹ۔ ایس۔ ہیڈو۔ سٹریٹ۔ پری۔ سٹریٹ
ایف۔ بی۔ کلو۔ سٹریٹ۔ سی۔ ہینڈی سائڈ۔ سٹریٹ۔ سی۔ ہیڈو۔ سٹریٹ۔ ای۔ کاس۔
سٹریٹ۔ ایل ہائڈ۔ سٹریٹ۔ ای۔ ڈبلیو۔ ٹاکنس۔ سٹریٹ۔ ایل۔ سی۔ گلاسکاک۔
سٹریٹ۔ جی۔ بی۔ آئزکس۔ سٹریٹ۔ اے۔ وٹن۔

افسران پولیس۔ وائسراے کمپ

سٹریٹ۔ ایف۔ جے۔ کیرا۔ کپتان ایچ۔ ٹی۔ ڈونس۔ سٹریٹ۔ ایف۔ سی
آئس مانگر۔

پاکستان ایف۔ جی سلاو ڈو لیسر اے کیمپ۔ مسٹرا۔ وی۔ بوسینکٹ انڈین سول

سروس دوسرے ملکوں کے اخباریوں کا کیمپ۔
مسٹر جے۔ این۔ گستا انڈین سول سروس۔ ہندوستان کے اخباریوں کا کیمپ

پکستان۔ جے۔ سی۔ ڈی۔ پنی۔ ڈی۔ اے۔ کیو۔ ایم۔ جی مسقط کیمپ

پکستان جے۔ ایچ۔ ہیوگیو۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ نیپال کیمپ
پکستان ای۔ بی۔ پیکاک گورنمنٹ آف انڈیا سکریٹریٹ کیمپ

میجر۔ ایم۔ کوپر۔ ڈی۔ اے۔ کیو۔ ایم۔ جی کماڈران چیف کیمپ اورنگال ممبئی
مدراس پنجاب کے لفٹننٹ جرنیلوں کے کیمپ

پکستان۔ ایل۔ اے۔ جی۔ ہیمر۔ ملاقاتیوں کا کیمپ ممبئی

پکستان ایچ۔ ایل۔ ٹاکفس۔ ملاقاتیوں کا کیمپ ممبئی

پکستان ٹی۔ بی۔ سلا۔ ملاقاتیوں کا کیمپ نمبر دو پین بہادران غدر کا کیمپ

پکستان ای۔ کے۔ مونسور تھم آر۔ ای۔ مدراس سنٹرل کیمپ

میجر۔ آر۔ ایف۔ آر۔ فارمی مدراس پراونشل کیمپ

پکستان ایف۔ ڈبلیو۔ دوڈھوس ممبئی سنٹرل کیمپ

پکستان جے۔ آر۔ بی۔ جی۔ کارٹر دوسرا ممبئی و پراونشل کیمپ

میجر جے۔ سٹرنجی بنگال سنٹرل کیمپ

مٹرای۔ سی۔ ریلینڈ بنگال پراونشل کمیپ
 مٹرجی۔ ایس۔ ٹائلر مالاک متحدہ کانسٹرل کمیپ
 مٹربی۔ برائے مالاک متحدہ کانسٹرل کمیپ
 میجر جی۔ اے۔ رابرٹسن پنجاب سنٹرل کمیپ
 پکتان سی۔ ایچ۔ بک پنجاب پراونشل کمیپ
 پکتان جے۔ ایس۔ ڈنلاپ برمانسٹرل کمیپ
 مٹربی۔ ایس۔ کیری۔ انڈین سول سروس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برابر پراونشل کمیپ
 لفٹنٹ ایچ۔ ڈی۔ ایل۔ پولرڈ لوزلی۔ آر۔ ای۔ سنٹرل کمیپ مالاک متوسط
 مٹرای۔ ایس۔ دوک پراونشل کمیپ مالاک متوسط
 پکتان ایچ۔ ڈیلو جی۔ کول آسام سنٹرل کمیپ
 میجر اے۔ ای۔ وڈز آسام پراونشل کمیپ
 مٹریل۔ ایم۔ کرپ انڈین سول سروس حیدر آباد سنٹرل کمیپ برابر پراونشل کمیپ
 لفٹنٹ ڈی۔ ای۔ رابرٹسن میسور سنٹرل کمیپ
 مٹرسی۔ ایل۔ ایس۔ رسل انڈین سول سروس رڈسا میسور کمیپ۔
 مٹرای۔ وی گیبریل انڈین سول سروس سنٹرل انڈیا سنٹرل کمیپ
 لفٹنٹ سی۔ ہریٹ رڈسا سنٹرل انڈیا کمیپ
 مٹریٹ سینٹ جی مینرز سمتھ سی۔ ای۔ راجپوتانہ سنٹرل کمیپ

کپتان آر۔ بی۔ بر کے روساء راجپوتانہ کیمپ

کپتان ایس۔ جی۔ ناکس روساء بلوچستان و سنٹرل کیمپ

کپتان بی۔ سی۔ واٹر فیلڈ شمالی مغربی سرحدی صوبے کا سنٹرل کیمپ

محمد عبدالکریم خان شمالی مغربی سرحدی صوبے کا پراونشل کیمپ

میجر ای۔ ایف۔ میسرٹ بڑوڈا کیمپ

کپتان ایف۔ مکاٹنگے کشمیر کیمپ

عہدہ داران جو کیمپوں کے مکمل کام پر تھے وہ دیگر مکمل عہدہ دار برسر خدمت

لفٹنٹ سی۔ جے۔ سیمبر آئی۔ ایم۔ ایس۔ ناظم امور طبابت

میجر ایف۔ ویول تھا سن۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سپیشل لمبھہ افسر

کپتان سی۔ ایچ۔ جیمس آئی۔ ایم۔ ایس۔ سپیشل لیگ ٹمکل افسر

کپتان ڈبلیو۔ ای۔ اے۔ آر مشرانگ آئی۔ ایم۔ ایس۔ ویسراے کیمپ

میجر ایف۔ جے۔ ڈوری آئی۔ ایم۔ ایس۔ دوسرے ملکوں اور اخباریوں کا کیمپ

میجر ڈبلیو۔ ایم۔ موسو رکھ آئی۔ ایم۔ ایس۔ مدراس سنٹرل و پراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنل اے۔ ای۔ جے۔ کرولی آر۔ اے۔ ایم۔ سی۔ بمبئی سنٹرل کیمپ

لفٹنٹ اے۔ وی اینڈرسن بمبئی پراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنل ایف۔ پک بنگال سنٹرل کیمپ

کپتان ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ کلیمیشا بنگال پراونشل کیمپ

کیمپ میجر شریٹ

لفٹنٹ کرنل ایچ۔ بی۔ تھارنل سی۔ آئی۔ ای۔ پشیل کیمپ میجر شریٹ
میجر ایف۔ آر۔ فارمی۔ مدراس پراونشل کیمپ۔

سردار خان بہادر محمد یعقوب سی۔ آئی۔ ای۔ بمبئی پراونشل کیمپ
مسٹر اے۔ این۔ موہر لے انڈین سول سروس بنگال پراونشل کیمپ
مسٹر ایل۔ سی۔ پورٹر۔ انڈین سول سروس مالاک متحدہ کاپراونشل کیمپ
مسٹر سی۔ ای۔ برون برما پراونشل کیمپ

مسٹر سی۔ جی۔ جنوکس ٹینج انڈین سول سروس مالاک متوسطہ کاپراونشل کیمپ۔
مسٹر عبد المجید آسام پراونشل کیمپ

پکتنان ای بارنز سنٹرل انڈیا کیمپ

پکتنان سی۔ ٹی۔ ڈیوکلٹ راجپوتانہ کیمپ

پکتنان سی۔ بی۔ ونٹر بلوچستان کیمپ

میجر ایس۔ ایچ۔ گاڈفری شمالی مغربی سرحدی صوبے کا کیمپ

میجر اے۔ ایف۔ بروس کشمیر

عمدہ داران رسد و روانگی و دیگر عمدہ داران فوجی جو خدمات متعلقہ

انتظام دربار پر مامور تھے۔

ڈائریکٹر رسد و روانگی

لفٹنٹ کرنل ایف۔ لائیزننگری

پرنس سٹنٹ ڈائرکٹر رسد و روانگی	لفٹنٹ ڈپٹی - آؤر
رسد و روانگی کی جماعت (صدر گودام)	لفٹنٹ ای - ایچ بیگنٹن
ڈپٹی اسٹنٹ کوآرڈر ماسٹر جنرل (روانگی کے لیے)	مسٹر جی - ڈی - ایس - بیرو
ڈپٹی اسٹنٹ کوآرڈر ماسٹر جنرل	مبحر ای - ایچ - بنگلے
سٹیشن سٹاف آفسر	مبحر ایل - ٹی - بولنر
توپوں کے گودام پر	کپتان ای - بی - کارٹر
اسٹنٹ ریلوے سٹاف آفسر	لفٹنٹ ایچ - ایف کانگریج
رسد و روانگی کی جماعت (رسد کا صدر گودام)	لفٹنٹ ایچ - ڈپٹی - ڈیوس
رسد و روانگی کی جماعت (سٹنٹ ڈائرکٹر چار)	مبحر آر - ایچ - ایوارڈ ڈی - ایس - او
رسد و روانگی کی جماعت (صدر گودام)	مبحر جے - پی - سی - ہنسی
سٹاف کپتان جو انون کی تعیناتی کے لیے	کپتان جے - ایچ - لائڈ
رسد و روانگی کی جماعت (صدر رسد گودام)	لفٹنٹ جے - ای - لائگریج
فوجی گھوسی خانہ	مبحر ڈی - جے - میگھر
رسد و روانگی کی جماعت (سنٹرل کمپ)	کپتان سی - ایچ - جی - مور
رسد و روانگی کے آفسر - وائس رے کمپ	مبحر سی - ایف - مرے
رسد و روانگی کی جماعت - ڈپٹی ڈائرکٹر رسد	مبحر ای - ایل - فلیس
توپخانہ ڈپارٹمنٹ	لفٹنٹ ٹی - متھارن

پکتان ڈلیو۔ ڈی ایل ولیمز ڈی۔ ایس۔ او۔ اسٹنٹ ڈائرکٹر وائگی

نمایش صنعت و حرفت

سر جارج واٹ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈائرکٹر

مسٹر پی سی برون اسٹنٹ ڈائرکٹر

کرنل سر سونٹن جیکب۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پریزیڈنٹ کمیٹی مجوز انعامات

ممبران کمیٹی مجوز انعامات

جنرل ایس ٹین۔ سی۔ بی۔ مسٹر سی۔ ایل۔ برتر

شو لیر۔ او۔ گھارڈی

کرنل ٹی۔ ایچ۔ ہنڈلے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ ایم۔ ایس

مسٹر آر۔ ای۔ وی۔ آر تھناٹ۔ آئی۔ سی۔ ایس

مسٹر آر۔ ڈی۔ میکزی

منشی مادھو لال

بھائی رام سنگھ

مسٹر ای۔ تھرٹن۔ سکریٹری کمیٹی مجوز انعامات

بشپ وپادری جو سرکاری نماز کی خدمت پر تھے

رائٹ رورڈ بشپ کاپلٹن ڈی۔ ڈی۔ دارالسلطنت کے بشپ

رائٹ رورنڈ جی۔ اے۔ لفراے
لاہور کے بشپ

رائٹ رورنڈ اے۔ کلفروڈ۔ ڈی۔ ڈی
لکھنؤ کے بشپ

رورنڈ ای۔ ایف۔ کول
بنگال

رورنڈ سی۔ ای۔ سی۔ ڈی۔ کوٹلوگان
بمبئی

رورنڈ کے جی۔ فاسٹر
بنگال

ونر بل ایچ۔ ڈبلیو گرفتھ
لاہور کے آرکڈیکن

رورنڈ۔ آر۔ ایم۔ کردن
بنگال

رورنڈ۔ ایچ۔ او۔ مور
بنگال

ونر بل ڈبلیو۔ ای۔ سکاٹ
بمبئی کے آرکڈیکن

ہنر کسلنسی کے سٹاف اور باڈی گارڈ کے افسر

رسالدار عبدالکریم خان بہادر۔ باڈی گارڈ
اسپیکٹر ہنس بنگال پولیس

پکتان ایف۔ ایل۔ ایڈم۔ ڈی۔ سی
لفٹنٹ کرنل انریبل۔ سی۔ ہار بورڈ۔ سی۔ بی

اے۔ ڈی۔ سی۔

لفٹنٹ جی۔ اے۔ ایکریس ڈگلز۔ ڈی۔ سی
جمعہ دار ہمت خان باڈی گارڈ

خان بہادر امیر بخش۔ ہاسپٹل اسٹنٹ
پکتان۔ ایچ۔ این۔ ہولڈن ایڈجوٹنٹ

باڈی گارڈ

کپتان کرنل آرنیل - ای - بیرنگ - سی - او - وی - میٹری سکریٹری

لفٹنٹ کرنل آرنیل - ای - بیرنگ - سی - او - وی - میٹری سکریٹری

بجرائی - ایل - سی - برجرے - ڈی - سی

لفٹنٹ آر - ایچ - ایس - ڈلیشوڈ - اے - ڈی - سی

رسالہ امیر مجریدی دیال سنگھ سردار بہادر - اے - ڈی - سی

لفٹنٹ کرنل - ای - ایچ - فن - سی - آئی - ای - سرجن

کرنل - ایچ - گوڈ - اے - ڈی - سی

کپتان ڈیلیو - ایس - گڈرج - آر - این - آنری - اے - ڈی - سی

مجر کرسٹن - آر - ای - کمانڈنٹ ہاڈی گارڈ

لفٹنٹ ایل - اے - جنس مارٹیر - ڈی - سی

رسائی دار کمال الدین ہاڈی گارڈ

لفٹنٹ وی - اے - ایس - کیلی - ڈی - سی

کپتان - اے - ڈیلیو - ایف - ناکس - ڈی - سی

میسر ایف - ڈیلیو - لائبریری - آئی - ای - اسٹنٹ پرایوٹ سکریٹری

سر ڈیلیو - آر - لارنس کے - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس پرایوٹ سکریٹری

بجرائی - لی - اے - ڈی - سی

کپتان آرنیل - آر - ایچ - لنزی - اے - ڈی - سی

آنریبل سٹریٹ۔ سی۔ مین۔ سی۔ آئی۔ وی۔ ڈی۔ اے۔ ڈی۔ سی

ویٹیری لفٹنٹ پالمن ویسراے اسکارٹ

کمانڈر ٹپلی۔ آر۔ این۔ انری۔ اے۔ ڈی۔ سی

کپتان۔ اے۔ وی۔ پوائنٹنٹ۔ ڈی۔ سی

میجر اس۔ پنجاب انفینٹری دائیراے اسکارٹ

لفٹنٹ آنریبل۔ ایف۔ ڈبلیو۔ سٹینلے۔ ڈی۔ سی

کپتان ارل آف سفاک۔ اے۔ ڈی۔ سی

صوبہ دار میجر (آنری۔ کپتان) تارا سنگھ سردار بہادر اے۔ ڈی۔ سی

ر سالدار میجر (آنری۔ کپتان) ولی محمد سردار بہادر اے۔ ڈی۔ سی

کپتان سی۔ وگرم اے۔ ڈی۔ سی

لفٹنٹ کے۔ وگرم اے۔ ڈی۔ سی

کپتان آنریبل جے۔ آر۔ ایل یار ڈبلیو اے۔ ڈی۔ سی

ویر رایل ہائینس ڈیوک آف کاناک و گرانڈ ڈیوک آف ہسی کے سٹاؤف کے

عہدہ دار

میجر میور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی } ہنر رایل ہائینس ڈیوک آف کاناک کا سٹاؤف
لفٹنٹ کرنل آنریبل سی ایچنگھم

میجر اے۔ آر۔ ڈک ہنر رایل ہائینس گرانڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاؤف

سربراہ ہندوستان کے لئے لکھی گئی تھی۔ اس میں لکھا ہے کہ:

رسالہ راجہ غلام رضا ۱۳ سالہ لائسنس ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا کے
سٹاف کے اردلی افسر

کرنیل ایل۔ ہربرٹ سی۔ وی۔ او۔ ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا کا سٹاف
لفٹنٹ کرنیل لے۔ ڈیلیو۔ جروس سی۔ ایم۔ جی۔ ایم۔ وی۔ او۔

پہتان کر میر ہنر ایل ہائینس گرینیڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

لفٹنٹ کرنیل جے۔ لرنی ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا کا سٹاف

بیرن مین بیک ہنر ایل ہائینس گرینیڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

مرزا امراویگ رسالہ دار
ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا کے
سٹاف کے اردلی افسر
بیبی لائسنس نمبر ایک

میجر جنرل ون واکر
ہنر ایل ہائینس گرینیڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

انسپکٹر ولایت اللہ خان
ہنر ایل ہائینس ڈیوک آف کانٹا کا سٹاف
ٹھکلی وڈ کیتی ڈپارٹمنٹ

امپیرل کیڈٹ دستہ

میجر جنرل ہنر ایل ہائینس ہمارا جہاں سرپرستاب سنگھ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کے۔ سی۔ بی۔ لے

ڈی۔ سی۔ آنریری کمانڈنٹ

میجر ڈیلیو۔ اے۔ واٹسن (کمانڈنٹ) ہنر ایل ہائینس نواب محمد افتخار علی خان بہادر۔ جاؤا

مجلسه اول

کنور کھان سنگھ

آغا قاسم شاہ

سردار محمد خان

محمد اکبر خان

کنور کا مایہ تاب سنگم

ہمارا جاکھئی سنگم

کنور راء سنگھ جی

صاحب زادہ امانت الدخان

کنور رام سنگھ جی

ایرنگ

ہزارینس راجہ سنجہ سنگھ رتلام

سردار اہلبنت شاہ

راجہ ہند سنگھ

کنود بھارت سنگھ

صاحب زادہ طلحہ محمد خان

کنور دیو سنگھ

نواب ولی الدین خان

ہزارہا مینس مہاراج رانا رام سنگھ بہادر دھولپور

کنور زور آور سنگی

ٹھاکر گویاں سنگھ

عطاے خطاب و خلعت کے بڑے بڑے جلسے کے وقت کے خدام خاص

ہزار کلنٹی میراے کے خدام خاص

صاحبزادہ حمید احمد خان - بھوپال
میان ہری سنگھ کشمیر

ہنر ایل بائینڈریو آف کاناٹ کے خدام خاص

میری راؤ راجہ ادوے بھاؤ سنگھ
سیہ سالہ جنگ بہادر دھولی پور

ضمیمہ ہفتم

دہلی دربار کے سرکاری مہمان

دیر رائل ہائینس ٹیڈیوک و ڈچس آف کانٹ ہز رائل ہائینس گرانڈ ڈیوک آف سہی۔
ہز اکسلنسی وائیٹکونٹ کچز آف خرطوم کمانڈران چیف افواج شاہی ہندوستان۔

فرمانروایان ریاست حیدرآباد

ہز ہائینس نظام حیدرآباد جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ساتھ میں فرزند
عثمان علی خان اور وزیر مہاراجہ پیشکار سرکش پرشاد کے۔ سی۔ آئی۔ ای اور خدم و حشم
بڑودہ

ہز ہائینس گلیو اڈبڑودہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ساتھ میں شرمیت یو دراج فتح سنگھ راؤ
گیکو اڑ اور ۵۰۰ آدمی اور

میسور

ہز ہائینس مہاراجہ میسور مہاراج کمار شری کنتو آوالو و راج نرساراج و ڈجارج بھائی اور
۵۰۰ آدمی اور

کشمیر

یجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ کشمیری جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ساتھ میں راجہ لمر سنگھ کے۔ سی۔

راجپوتانہ

ہنر ہائینس ہمارا جہ الور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہمارا جہ بھرت پور ۵۰۰ آدمی ساتھ

میجر ہنر ہائینس ہمارا جہ بیکانیر کے سی۔ آئی۔ ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ بوندی جی۔ سی۔ آئی۔ کے سی۔ ایس۔ آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ رانا دھوپور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ اول ڈونگر پور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ جے پور۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی۔ دی۔ او۔

۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ جیلیر ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ رانا جھالا دار ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ جودھ پور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ قروٹی جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر ہائینس ہمارا جہ کشن گڈھ ۴۰۰ آدمی ساتھ

میجر ہنر ہائینس ہمارا جہ کوٹہ کے سی۔ ایس۔ آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

کھٹا کر لاوا ۱۰۰ آدمی ساتھ

نمبر ۱۰۰

نمبر ۱۰۰

ہنر مائیں ہمارا دوسرو ہی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں نواب ٹونک جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں ہمارا ناودے پور۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ۵۰۰ آدمی ساتھ

سنٹرل انڈیا

راجہ علی پورہ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ۱۰۰ آدمی ساتھ

رانا بروانی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں نگیم بھوپال نواب نصر اللہ خان و صاحب زادہ عبید اللہ خان صاحبزادگان

اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں ہمارا جہاڑ کھاری کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں ہمارا جہاڑ دیتا کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ فرزند ہمارا جہاڑ کنوار اور راؤ بہادر

جانکی پرشاد وزیر اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں راجہ دیواس (بڑا گوت) ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں راجہ دیواس (چھوٹا گوت) خاصے صاحب بھائی اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر مائیں راجہ دھار سیتا صاحب و سیتا رام صاحب سوتیلے بھائی اور

۴۰۰ آدمی ساتھ

کرنیل ہنر مائیں ہمارا راجہ گوالیار جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ دی۔ او۔ اے۔ ڈی

سی۔ ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہزرائیس مہاراجہ اندولجی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ بالا صاحب ٹکاجی راؤ سرزند

اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہزرائیس نواب جاوہر خان بہادر یار محمد خان سی۔ ایس۔ آئی۔ وزیر اور ۲۰ آدمی

ہزرائیس راجہ نرسنگدھ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزرائیس مہاراجہ اور چھاجی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجہ بہادر بھگونت سنگھ فرزند اور ۲۰ آدمی

ٹھاکر پلو دا ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزرائیس راجہ راجگدھ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزرائیس مہاراجہ ریواجی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سردار لال جگاندن سنگھ اور ۵۰۰ آدمی

ہزرائیس راجہ تلام ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزرائیس مہاراجہ سمتھ ۳۰۰ آدمی ساتھ

بلوچستان

ہزرائیس خان قلات جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

جام سمیلا ۱۰۰ آدمی ساتھ

مبئی

راجہ بالٹرا ۲۰۰ آدمی ساتھ

راجہ بریا ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہنزائینس ہزارہا کو کھانا کھانا کھانا

۲۰۰ آدمی ساتھ

پنت ساچو بھور

۲۰۰ آدمی ساتھ

ہنزائینس نواب کیمبے

۳۰۰ آدمی ساتھ

ہنزائینس راؤ کچھ جی سی۔ آئی۔ ای۔ ولیہد کمار شری جے راج جی اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

۱۰۰ آدمی ساتھ

امیر ڈھالی

ہنزائینس ٹھاکر صاحب گونڈل جی سی۔ آئی۔ ای۔ ۳۰۰ آدمی ساتھ

بجھنبرل ہنزائینس ہمارا جہ اور جی سی۔ ایس۔ آئی۔ کے سی۔ بی۔ اے۔ ڈی

سی۔ ۴۰۰ آدمی ساتھ

نواب جنجیرا کے سی۔ آئی۔ ای۔ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہنزائینس نواب جونا گڈھ کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہنزائینس میخیر پور جی سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر خان بہادر قادر داحسان ولد

گل خان اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنزائینس ہمارا جہ کو لھا پور جی سی۔ ایس۔ آئی۔ جی سی۔ وی۔ او۔ پرائی راؤ گھٹکے

سزجی راؤ وزارت آب مہربان رئیس کگل بڑے اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

سلطان لچ کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ۲۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر صاحب لہری کے سی۔ آئی۔ ای۔ ۲۰۰ آدمی ساتھ

رئیس ملاح (بڑے) ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس ٹھاکر صاحب مروی جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۳۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر صاحب پالیٹانہ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس رانا پور بندر ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس سلطان شہر و مگلا سلطان عمر بن اود فرزند اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس نواب بھاو پور ۵۰۰ آدمی ساتھ

نواب دو جانہ ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس راجہ فرید کوٹ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس راجہ جنید ۳۰۰ آدمی ساتھ

سردار کلسیا ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس راجہ کپور تھلہ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ۳۰۰ آدمی ساتھ

راجہ کینو تھل ۱۰۰ آدمی ساتھ

نواب لوہارو کے۔ سی۔ آئی۔ ای ۲۰۰ آدمی ساتھ

صاحبزادہ احمد علی خان فرزند ہزراٹینس نواب الیر کوٹلہ ۳۰۰ آدمی ساتھ

کرنیل ہزراٹینس راجہ تابھا جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ فرزند یگار پودھن سنگھ

اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

راجہ نلا گڑھ (دھنڈر) ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہزراٹینس مہاراجہ پٹیا لہ کنور نمبر سنگھ چچا اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر یائینس راجہ سر مور (ناہن) کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ۱۰۰ آدمی ساتھ

مدرا س

ہنر یائینس راجہ کوچین۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہنر یائینس راجہ پڑو کوٹا ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہنر یائینس مہاراجہ ٹراونکور جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۵۰۰ آدمی تھنا

بنگال

کرنیل ہنر یائینس مہاراجہ کوچ بہار جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ فرزند

اکبر مہاراج کمار راجندر انراین اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

مہاراجہ موہر بھنج ۱۰۰ آدمی ساتھ

کمار سرکیانگ ٹکونفرزند مہاراجہ سکھ ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہنر یائینس راجہ پٹا (کوہستانی) فرزند اکبر جوبراج برندراکتور دیب برمن اور

۳۰۰ آدمی ساتھ

مالاک متحدہ

ہنر یائینس نواب رامپور وزیر شیخ عبدالغفور اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہنر یائینس راجہ ٹہری (گڑھوال) ۳۰۰ آدمی ساتھ

برما

سابو گنٹراواڈی ۱۰۰ آدمی ساتھ

سابو ہسنوی (جنوبی)	۱۰۰ آدمی ساتھ
سابو اکنگ ٹنگ	۲۰۰ آدمی ساتھ
سابو امانگ نے	۲۰۰ آدمی ساتھ
سابو امانگ پان	۱۰۰ آدمی ساتھ
سابو ایا نگ ہوی	۱۰۰ آدمی ساتھ

شمالی مغربی سرحدی صوبہ

مہتر چترال	۱۰۰ آدمی ساتھ
نواب دیر	۱۰۰ آدمی ساتھ
خان (اب نواب) نواگئی	۱۰۰ آدمی ساتھ

مالاک متوسطہ

راجہ کھیرا گڈھ	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ رائے گڈھ	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ دہرا کھول	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ سوہن پور	۱۰۰ آدمی ساتھ

آسام

ہنرہائینس راجہ منی پور	۲۰۰ آدمی ساتھ
------------------------	---------------

گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر

آنریبل مسٹر اے۔ ٹی۔ آر نڈل۔ سی ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ متعینات سرکاری
آنریبل ممبر جنرل سرای۔ آر۔ ایلس۔ کے۔ سی۔ بی۔ لیٹری سکریٹری
آنریبل سرڈی۔ سی۔ جے۔ ایٹسن۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ ہوم
در وینووا اگر پکچر ممبر

آنریبل سرای۔ فٹنر جی۔ لا۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ فنانس ممبر
آنریبل سٹریٹ۔ اے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ قانونی ممبر

لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں کے اعلیٰ حکام

ہنر کلسنسی رائٹ آنریبل بیرن امپٹل جی۔ سی۔ آئی۔ ای گورنر مدراس
ہنر کلسنسی رائٹ آنریبل بیرن نار تھکوت جی۔ سی۔ آئی۔ ای گورنر ممبئی
آنریبل مسٹر جے۔ اے۔ بورڈلن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس قائم مقام
لفٹنٹ گورنر بنگال۔

آنریبل سبجریٹری۔ ڈی۔ لاٹوش کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹنٹ گورنر
مالاک متحدہ آگرہ داودھ

آنریبل سرسی۔ ایم۔ رواد کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹنٹ گورنر پنجاب
آنریبل سرائف۔ ڈبلیو۔ آر۔ فریر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹنٹ
گورنر برما۔

لکھنؤ، ۱۸۵۷ء
 شہنشاہی سرکاری
 شہنشاہی سرکاری

گورنمنٹ کے خاص مہمان

آنریبل سر آر۔ سی۔ بیکر کے۔ سی۔ ایم۔ جی اسٹریلیا کی کامن ویلتھ کے ایچی
 سر ایچ۔ بارنز کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی دی۔ او۔ انڈین سول سروس
 پریزیڈنٹ و بار سٹریٹ کمیٹی۔

رانا بہادر بہار کسلہنی ہاراج چندرا شمشیر جنگ وزیر اعظم نپال
 جرنیل چوہا سوراو نگسی وکیل ہنر جیٹی شاہ سیام
 رائٹ رورڈ ہشپ کاپلسٹن ڈی۔ ڈی انڈیا اور سیلون کے مسٹر ایلیٹن
 ہنر کسلہنی سرای۔ اے۔ آر گلہارڈ کے گورنر جنرل پورچگیئر انڈیا
 سی۔ آئی۔ ای

ہنر کسلہنی شہر لیزراک گورنر ہندوستانی آبادی ہائے فرانس
 آنریبل سر ایف میکین کے۔ سی۔ آئی۔ ای چیف جسٹس بنگال
 سردار محمد اسماعیل خان وکیل ہنر ہائینس امیر افغانستان
 لفٹنٹ جنرل بیرن میو کٹا اوکیو سفیر ہنر ہائینس امیر افغانستان
 رائٹ آنریبل ایل پیروک جی۔ سی۔ وی لو ملک معظم کی خانہ داری کے لارڈ ڈیوٹوارڈ
 آنریبل سر آر۔ سالومن کے۔ سی۔ ایم۔ جی نو آبادی ہائے جنوبی افریقہ کے وکیل
 سید تیمور بن فضل ہنر ہائینس سلطان مسقط کے فرزند

کونسل کے ممبران کی فہرست

کانسلون کی جماعت کے ممبر

ڈان رافیل اکوارونی۔ ای۔ ڈی۔ سولس	پسین کے کانسل متعین بمبئی
مفتی سلطان مرزا علی محمد خان	فارس کے کانسل جنرل متعین بمبئی
سٹراے۔ اے۔ اپکار	کانسل سیام متعین کلکتہ
وائیکونٹ ڈی رم	کانسل جنرل پرتگال متعین بمبئی
مانشر ایم۔ جرارڈ	کانسل جنرل بلجیم متعین بمبئی
مسٹر ایچ ہیاشی	کانسل جاپان متعین بمبئی
مسٹری۔ سی۔ کلبرن	کانسل جنرل ڈنمارک متعین کلکتہ
کونٹ اے۔ آرمیگلیا	کانسل جنرل اٹلی متعین کلکتہ
امین بے محمد	کانسل جنرل روم متعین کلکتہ
مسٹر ایف۔ سی۔ پلاچی	کانسل جنرل یونان متعین کلکتہ
مسٹر آر۔ ایف۔ پیرسن	کانسل جنرل یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ متعین کلکتہ
ہرای۔ آرمارگ ون سارنفلڈ	کانسل جنرل سلطنت آسٹریا و ہنگیر متعین کلکتہ
مسٹری۔ وائٹ	کانسل جنرل سویڈن و ناروے متعین کلکتہ
ڈاکٹر ای۔ اے۔ وارٹش	قائم مقام کانسل جنرل جرمنی متعین کلکتہ

شہزادہ ہمایوں کے تختہ دار

پیر ایڈمرل ہنرکسنسی سرسی-سی-ڈروری-کے-سی-ایس-آئی-ایسٹ انڈیز میں
ملک معظم کی افواج بحری کے کمانڈران چیف

کمانڈر جلیپن برون ملک معظم کا سیٹمرنون

کپتان لے-ایم فرکوہر ملک معظم کا سیٹمرنون

کپتان لے-کرسٹین ملک معظم کا سیٹمر بائی فلائیر

فلیگ لفٹنٹ این-ایچ کارٹر ایسٹ انڈیز میں ملک معظم کی افواج بحری کے
ہنرکسنسی کمانڈران چیف سے متعلق

عہدہ داران ریلوے

مسٹر ڈبلیو-اے-ڈرنگ-ایجنٹ ایسٹ انڈیا ریلوے

کرنیل ایچ-ڈی-ایویر آر-ای-بھٹی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے

مسٹر ایچ ونڈن-سی-آئی-ای-ایجنٹ گریٹ انڈین پینسولر ریلوے کمپنی

مسٹر سی-ٹی-بکٹ ایجنٹ بنگال ناگپور ریلوے کمپنی

مسٹر آر-ایس-سٹریچی ایجنٹ آسام بنگال ریلوے

مسٹر ایس فنی مینجیر نارمہ و سٹرن ریلوے

مسٹر جی ہڈسن ٹریفک مینجیر ایسٹ انڈین ریلوے-

مسٹر ای-ایف جیکب سی-آئی-ای ٹریفک مینجیر نارمہ و سٹرن ریلوے

سارنچ دربار تاج پوشی - سارنچ دربار تاج پوشی - سارنچ دربار تاج پوشی

آف انڈیا ہوم ڈپارٹمنٹ

کرنل سری سی سکاٹ منکریف کے سی ایس آئی کے سی ایم جی پریزیڈنٹ کمیشن آبپاشی
لوکل گورنمنٹوں کے سرکاری مہمان

مدد اس

آمریل سرچی - آر تھناٹ انڈین سول سروس ممبر کونسل

آمریل سٹریج - این ایگنس انڈین سول سروس ممبر پورڈ آف روئیو

آمریل سٹریجس - آر - ایس بنن انڈین سول سروس جج ہائی کورٹ

میجر ڈیلیو - ایم - کیمپبل ہنر کلسنسی گورنر کے یسٹری سکریٹری

آمریل سٹریج - ایس فوربز انڈین سول سروس سکریٹری روئیو ڈپارٹمنٹ

سٹریج - پی - ہاگس پلانٹر

سٹریج - ٹی - مکنزی انڈین سول سروس پولیٹکل رزیڈنٹ ٹراونکورد کوچین

آمریل نواب سید محمد صاحب بہادر ممبر میجلیٹو کونسل

لفٹنٹ کرنل سرچی - ایم - جے - موڈنائٹ سی - آئی - ای ممبر کونسل

سر جے - ایف - پرائس کے - سی - ایس - آئی - آنریری میجسٹریٹ

میجر اے - ڈی - جی - شلی چیرمین سوختہ انڈین ریلوے

آمریل سٹریج - اے - سم سی - آئی - ای انڈین سول سروس ممبر پورڈ آف روئیو

سرجن جنرل ڈی سنکلیئر سی۔ ایس۔ آئی گورنمنٹ کے ساتھ کے سرجن جنرل
 آنریبل مسٹر ایف۔ جے۔ ای سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ای سکریٹری صیغہ تعمیرات سرکاری
 آنریبل مسٹر جی۔ ایچ سٹوارٹ ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن۔
 مسٹر ایچ۔ اے۔ سٹوارٹ انڈین سول سروس سکریٹری پولیس کمیشن
 آنریبل مسٹر جے۔ تھامسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر کونسل
 آنریبل سر۔ سی۔ اے۔ دھارٹ چیف جسٹس مدراس
 آنریبل سر مہرئی ونٹر باہتم کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس سینیئر ممبر کونسل
 رائٹ رورنڈ ایچ۔ دھارٹ ہر۔ ڈی۔ ڈی مدراس کے بشپ
 مسٹر ایل۔ ایم۔ ونج۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ ہنرکسنسی گورنر کے پرائیوٹ سکریٹری
 پکتان آر۔ ایچ ڈک کننگھم ایڈیڈی کانگ
 پکتان آر۔ ڈی۔ اے۔ فالف ایڈیڈی کانگ
 پکتان آنریبل آر لگن ایڈیڈی کانگ
 پکتان ایچ۔ ایم۔ مارٹن اکسٹرا ایڈیڈی کانگ
 پکتان آر۔ ایل میتھیوز ایڈیڈی کانگ
 سردار بہادر شیخ فرید رسالہ راجپوتانہ ایڈیڈی کانگ
 پکتان این۔ بی۔ جی۔ سٹرانگ ایڈیڈی کانگ
 میجر ایف۔ سی۔ لوگن ہوم کمانڈنٹ باڈی گارڈ

جے پور کے مہاراجہ و کراپو زمیندار ضلع وزگاٹم

بہی

مٹرجی۔ اے۔ اینڈرسن سکریٹری صیفہ تعمیرات سرکاری (ریلوے)

مٹریج۔ ڈبلیو۔ جے بیگلن انڈین سول سروس نواب خیرا کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

مٹریج گورنمنٹ بہی کے مشرقی مترجم

آنریبل مٹرجس ای۔ ٹی۔ گینڈی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس مین جج ہائیکورٹ

مٹرجی۔ کارکیل انڈین سول سروس راجہ بریا کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

مٹرجے۔ ای۔ ڈون اسپیکر جنرل پولیس

آنریبل مٹرجے ڈبلیو۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس سربراہ کا چیف سکریٹری

لفٹننٹ کرنل ڈبلیو۔ بی۔ فرس۔ ہنرینٹس مہاراجہ کو لھا پور کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

آنریبل مٹری۔ ایم۔ ایچ۔ فلٹن انڈین سول سروس ممبر کونسل

کپتان ایف۔ ڈی۔ بی۔ بیکاک روساء کا بیٹا دار کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

مٹرجی۔ ایچ۔ اے۔ ٹی۔ انڈین سول سروس ہنرینٹس گورنر کے پریوٹ سکریٹری

آنریبل مٹرجے ڈبلیو۔ سی۔ ہیوز سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایسٹ۔ سی۔ ای۔ چیرمین مہی

پورٹ نرسٹ

مٹرجے۔ ایم۔ ٹی۔ جیکسن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

آنریبل سر لارنس ایچ۔ جنکسن چیف جیسٹس

مسٹر آر۔ ایم۔ گینیڈی کسٹرن سوئٹھ ڈوئرن

آنریبل مسٹر ایف۔ سی۔ بی۔ لی۔ سی۔ ایس۔ ای کسٹرن ناردرن ڈوئرن

برگڈیر جنرل۔ پی۔ جے۔ میٹلینڈ سی۔ بی پولیٹیکل رزیڈنٹ عدن

سرجن جنرل ڈبلیو۔ میک کوناگی ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سرجن جنرل

آنریبل مسٹر ڈی۔ میک اور ایڈیشنل ممبر کونسل

آنریبل سرجن مانیٹھ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر کونسل

آنریبل مسٹر ایس۔ ایم۔ موزر ایڈیشنل ممبر کونسل

آنریبل ڈبلیو۔ پی۔ میور میکسنری انڈین سول سروس چیف سکریٹری و کمیشن آبپاشی

کرنل فریڈرک گلسن گورنمنٹ سولیسٹر کمانڈنگ بمبئی ولینٹر رافلز

لفٹنٹ کرنل جی۔ بی۔ اوڈونل ہزرائینس مہاراجہ ادار کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

لفٹنٹ کرنل آراوٹن ہزرائینس گورنر کے لیٹری سکریٹری

پکتان سی۔ یو پریس۔ بلوچ انفنٹری ہزرائینس میر خیر پور کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

مسٹر ایچ۔ او۔ کوئن انڈین سول سروس ایجنٹ گورنر کا بیٹھا وار

آنریبل مسٹر سمونل ریش چیئرمین بمبئی امپرومنٹ ٹرسٹ

آنریبل مسٹر بیل سکاٹ ایڈ گیٹ جنرل

مسٹر جے سیلڈن انڈین سول سروس راجہ بانسٹر کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

لفٹنٹ کرنل ایف۔ ڈبلیو سنل ہزرائینس راجہ کچھ کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

آنریبل مٹربجے۔ ٹیٹ سکرٹری صیفہ تعمیرات سرکاری
 مٹرسی۔ ڈیلیو واڈنگٹن پرنسپل راجکار کالج راجکوٹ
 کپتان جی وارنفسہ ڈ۔ اسٹنٹ پولیٹیکل ریزیڈنٹ عدن
 مٹرسی سی ڈائسن انڈین سول سروس روماد کا بیٹا وار کے ساتھ کے پولیٹیکل انسپکٹر
 مٹری۔ ڈی۔ ینگ ہسبنڈ۔ انڈین سول سروس کیشنر سنٹرل ڈویژن
 شیخ عبدالحماد رسالدار (۵۵ سندھ ہارس) نیٹو ایڈڈی کانگ
 کپتان جے۔ اے۔ ایس بالین ۵۵ ہزارز۔ ایڈڈی کانگ
 کپتان جی۔ ایچ۔ بوالیو ایڈڈی کانگ
 کپتان جی۔ این۔ کارٹ رائٹ۔ آر۔ اے۔ ایڈڈی کانگ
 کپتان جے۔ ایچ۔ ایم ڈیوی روائیل سکاٹس ایڈڈی کانگ
 کپتان آنریبل سی۔ ایف گریول۔ ۷ ہزارز ایڈڈی کانگ
 کپتان جے۔ ٹی واربی کسفرڈ شائر لائٹ انفنٹری ایڈڈی کانگ
 کپتان۔ ایم۔ ڈی۔ وڈ۔ وسٹ یارکشائر رجمنٹ ایڈڈی کانگ
 میجر جے۔ سی پولرڈ۔ ہنر کلسنسی گورنر کے باڈی گارڈ کے کمانڈنٹ
 کپتان جے۔ ایچ۔ کرافرڈ ہنر کلسنسی گورنر کے باڈی گارڈ کے ایڈجوانٹ
 آنریبل رائو ہادرا چیت بھاسکر ڈیاسی
 آدم جی پیر بھائی

آنرہیل میرالہ بخش خان سرہر کشناسن و تم داس کے۔ سی۔ آئی۔ ای

مہربان انداد کھانڈے راؤ عرف بالا صاحب سستی راو بہادر ہمت لال دھیرج رام

سردار بہادر پیچداس و ہاری داس دیسائی جام بھو خان

آنرہیل سر بھالچندر اکرشنا بھٹا و اڑی کرٹھٹ سر جسٹ جی جی بھائی بارونٹ

مسٹر ہوسن جی دنشا پٹیٹ جسٹ جی نسروان جی ٹاٹا

آنرہیل مسٹر جسٹس این جی۔ چند اور کر مہربان لکھنڈا باسو پر بھو بار سر سٹ لا

آنرہیل راؤ بہادر چنی لال منی لال سی۔ آئی۔ ای مہربان لنگیا جیپا عرف آپا صاحب دیسای

خانصاحب دادامیان انور خان راؤ بہادر کندراے منی راے

آنرہیل مسٹر واجی اباجی کھارے بی۔ اے۔ ایل سردار خان بہادر محمد یعقوب شیخ اسماعیل سی

ایل۔ بی۔ آئی۔ ای

سر وٹھاناک جی پٹیٹ بارونٹ موہنجی بھوانی داس بڑ بھیا

فردون جی کنور جی تارا پور دالاسی۔ آئی۔ ای میر مظفر حسین خان

فضل بھائی و شرم سی۔ آئی۔ ای ناگوجی راو راجپندر راو پٹن کر

گنگا دھر لکشمی سوامی خان بہادر نوروجی پٹن جی دیل سی۔ آئی۔ ای

آنرہیل مسٹر جی۔ کے۔ گوکھلے بی۔ اے راؤ بہادر راجپندر اتر مہک اچاریا

آنرہیل مسٹر گوگل داس کمین داس پارکھ۔ بی۔ رام کرشنا گوپال بھنڈارکر۔ ایم۔ اے

اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ف ڈی۔ سی۔ آئی۔ ای

گور دهن داس کھٹن کبھی ہنرائینس آنریبل سلطان محمد شاہ آغا خان جی

سی۔ آئی۔ ای

گور دهن داس گوکل داس تھیپال
ٹھا کر اوٹیلیا

و نایک دھوندی راج بیو لکر

وہال داس دامودر تھیکر سی

دیر چند دیپ چند سی۔ آئی۔ ای

وڈیر و علی مراد

وڈیر و اسد بخش خان

بنگال

سٹار۔ اے۔ ڈی۔ او۔ بگنل کمنٹر کلکتہ پولیس

آنریبل سٹری۔ ڈبلیو بولٹن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

میجر ڈبلیو۔ جے۔ بوکانن
اڈنٹل ممبر ہنرائینس سیراے کونسل

انسپیکٹر جنرل جیلخانہ جات

آنریبل سٹری۔ ای بکلینڈ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

سٹری کیبل۔

سٹار۔ ڈبلیو کارلائل سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس انسپیکٹر جنرل پولیس

آئریل مسٹری۔ ڈبلیو کالین انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

مبجہ۔ کالون۔ سوپرٹنڈنٹ ریاست کوچ بہار

مسٹر ڈبلیو۔ ڈی کووٹینک سکریٹری بینک بنگال

آئریل مسٹر۔ ایچ السنوری بنگال کونسل

مسٹر ایم۔ فنوکلین سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر دوان ڈویژن

مبجہ جی گرنیٹ گارڈن ناردرن بنگال مونڈرائفلز

آئریل مسٹر آر۔ ٹی۔ گریر۔ انڈین سول سروس چیئرمین کلکتہ کارپوریشن

آئریل مسٹری۔ ایل گپتا انڈین سول سروس ایگل ممبئی

مسٹر ایف۔ ایل۔ ہیلیڈے بنگال پولیس ونگرن حال سنٹرل کیمپ

مسٹری۔ ایل۔ ایل۔ ہیمنڈ انڈین سول سروس اسسٹنٹ پراپوٹ سکریٹری

آئریل مسٹر جسٹس آر۔ میزنگٹن بیون جج ہائی کورٹ

کرنل ہنڈلے سی۔ آئی۔ ای اسپیکر جنرل سول ہسپتالز

مسٹر ایچ۔ ہوم وڈ۔ انڈین سول سروس ڈسٹرکٹ و سیشن جج پٹنہ

مسٹر آر۔ ہڈسن

مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ انگلس انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

رورٹ قادر لافٹ

آئریل مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ سیکفرن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ کیمل انڈین سول سروس اکوئنٹنٹ جنرل بنگال

مسٹر اے۔ پڈلر سی۔ آئی۔ ای ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن

مسٹر میٹرک پلیر سی۔ آئی۔ ای

آنریبل سرائیج۔ ٹی۔ پرنسپل انڈین سول سروس بیون جج ہائی کورٹ

آنریبل مسٹر جسٹس آر۔ ایف۔ رامپنی انڈین سول سروس بیون جج ہائی کورٹ

واڈنشل ممبر ہنر کلسنسی ویسٹ کونسل

مسٹر ایچ۔ ایل سیٹھنسن انڈین سول سروس قائم مقام چیف سکریٹری

مسٹر ایچ۔ بی سینٹ لچر ہر سر خدمت پولیس بنگال پراونشل کمیٹی

آنریبل مسٹر سی۔ ٹرنر پریزیڈنٹ بنگال جمیبل آرٹ کامرس واڈنشل ممبر ہنر کلسنسی

ویسٹ کونسل

مسٹر جے۔ سی دھانٹ پولیٹیکل فرائرس کم

لفٹنٹ کرنیل آر۔ آر۔ ایچ۔ دھانٹ ول۔ آئی۔ ایم۔ ایس سول سرجن ٹینہ

آنریبل مسٹر جے۔ ٹی۔ ڈوراف ایڈوکیٹ جنرل

کپتان سی۔ جے۔ ایلن سن ۲۴ گورکھا رائفلز اکسٹرا ایڈوی کانگ

کمانڈر ای۔ جے۔ ہیومانٹ رائل انڈین جہازدان آنریری ایڈوی کانگ۔

کپتان بی۔ ایچ۔ گنجل، امبیٹنی انفینٹری۔ ایڈوی کانگ

لفٹنٹ آر۔ ایل گنجل۔ ام ڈوگر انفینٹری۔ اکسٹرا ایڈوی کانگ

لفٹننٹ جی چیٹرٹن اکسٹرا ایڈوی کانگ - رایل گیریزن آرٹلری
 کپتان ایچ۔ ٹی۔ فیلٹن ڈی۔ ایس۔ او ایڈوی کانگ
 کپتان ای۔ بارڈنگ نیوین رایل آرٹلری اکسٹرا ایڈوی کانگ
 لفٹننٹ کرنل جے ہاڈنگ سی۔ آئی۔ ای۔ آنزیری ایڈوی کانگ
 مسٹر اے۔ ایف۔ ایم۔ عبد الرحمن خان بہادر - جج سہل کاز کورٹ کلکتہ -
 نواب بہادر سید امیر حسین - سی۔ آئی۔ ای کلکتہ
 سید صفر حسین خان عرفہ خورشید نواب پٹنہ
 خان بہادر بدر الدین حیدر - کلکتہ
 صاحب زادہ محمد بختیار شاہ سی۔ آئی۔ ای کلکتہ
 رائے کرشنا چند راہبندو پادھیایا بہادر اکرنکیوٹو انجنیر
 مہاراجہ دھیراج بھجے چند مہتاب بہادر بردوان
 ڈاکٹر کیلاش چندربوس - رائے بہادر سی۔ آئی۔ ای میونسپل کمشنر کلکتہ
 بابوراجیندر اکماربوس اسٹنٹیشن جج
 بابو دھور داس برمن کلکتہ
 نواب سید عبد سبحان چودھری بوگرا
 رائے مدھو سودن چودھری بہادر ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس
 راجہ بہادر رام ریجن چکرتی ہیتم پور بیرجھوم

رائے بدری داس بہادر کلکتہ
 راجا بینا کرشنا دیب کلکتہ
 کمار گوپندر کرشنا دیپ ڈسٹرکٹ جج
 راجہ بہادر بکینٹھ ناتھ ڈے بالاسور
 بابو رام ناتھ گھوش کلکتہ
 آنرہیل سٹرنارنی کمار گھوش ممبرنگال لیجلیسٹو کونسل
 رائے ہری رام گوٹیکا بہادر میونسپل کمشنر کلکتہ
 مسٹر سید نور احمدی ڈسٹرکٹ جج
 خان بہادر جنت حسین خان ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس
 راجہ بن بہاری کپور سی۔ ایس۔ آئی۔ بردوان
 آنرہیل خان بہادر سید محمد ممبرنگال لیجلیسٹو کونسل
 سید محمد ہمدی حسین خان عسکر بادشاہ نواب پٹنہ
 بابو پریمان ناتھ کمر جی ڈپٹی میجسٹریٹ
 بابو ناراین چندرنایک ڈپٹی میجسٹریٹ
 آنرہیل مہاراجہ موندراجندراندی ممبرنگال لیجلیسٹو کونسل
 ڈاکٹر سنا کمار رائے قائم مقام پرنسپل پرنسپل کالج
 راجہ اشوٹاش ناتھ رائے قاسم بازار مرشد آباد

ہمارا جہ گرجا ناتھ راے دینا پور
 راجہ بہادر شاشی شکھرشور راے طاہر پور راج شاہی
 راے بہادر سیتا ناتھ راے کلکتہ
 کمار رانیندر زاین راے چودھری جادپ پور ڈھاکہ
 مسٹر ایچ۔ ایم۔ رستم جی شرف کلکتہ
 آنرہیل بابو چتر بھوج سہاے ممبر بنگال لچلیٹو کونسل
 نواب بہادر خواجہ سلیم احمد ڈھاکہ
 بابو انودا پرشاد سرکار اگرے کیوٹو انجینیر
 بابو لکت موہن سین اکسٹرا سسٹنٹ کنسروٹیر جنکلات
 آنرہیل مولوی سراج الاسلام خان بہادر ممبر بنگال لچلیٹو کونسل
 ہمارا جہ بہادر سربر بلجھنا راہین سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سونبرسا بھاگلپور
 راجہ بہادر رام زاین سنگھ کھنڈ موگیر
 آنرہیل ہمارا جہ بہادر سر راؤ میثور سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ درہنگا
 آنرہیل ہمارا جہ بہادر سر راؤ میثور پرشاد سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ گدھور
 بابو سارت چند سنگھ پیکا پارا کلکتہ
 راجہ ٹھکرانی بھاگت دیال سنگھ جین پور پالامو
 راجہ بہادر رنجیت سنگھ نشی پور مرشد آباد

بابولن بہاری سرکاری سی۔ آئی۔ ای کلکتہ

سید مولوی واجد حسین ڈپٹی میجسٹریٹ

آنریبل جج قدر سید وصف علی مرزا۔ ممبرنگال لیجلیٹو کونسل

مالک متحدہ آگرہ واودھ

آنریبل مسٹر آر۔ ایس۔ اکیمن انڈین سول سروس پیونج جانی کورٹ

مسٹری۔ بی۔ الگزنڈر انڈین سول سروس کمشنر میرٹھ ڈویژن

آنریبل مسٹر پی۔ سی بنیرجی پیونج جانی کورٹ

آنریبل مسٹر ایچ۔ ایف۔ بلیر انڈین سول سروس پیونج جانی کورٹ

مسٹر آر۔ ایچ بریرٹن۔ انسپکٹر جنرل پولیس

آنریبل مسٹر ڈبلیو آر برکٹ انڈین سول سروس۔ پیونج جانی کورٹ

مسٹر ڈبلیو ایم کالون ممبر پولیس کمیشن

آنریبل مسٹر ٹی کانن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ممبر لیجلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر اے۔ ڈبلیو کروکشینک ارڈنل ممبر لیجلیٹو کونسل

مسٹر جے۔ ایس۔ سی۔ ڈیوس۔ انڈین سول سروس ایجنٹ میٹری

مسٹر آئی۔ ایل۔ فریر اسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس

موسٹ رورنڈ چارلس جنٹیل۔ ڈی۔ ڈی۔ او۔ سی آرچ بشپ آگرہ

آنریبل مسٹر جے ای گل انڈین سول سروس۔ ممبر لیجلیٹو کونسل

سکرٹری جنرل پولیس شعبہ ریلوے (پراونشل کمپ)

سکرٹری جنرل پولیس شعبہ ریلوے (پراونشل کمپ)

سٹرائچ۔ ڈی گرن انڈین سول سروس جوڈیشل سکرٹری

آنریبل مسٹر جے۔ ہوپر انڈین سول سروس قائم مقام ممبر بورڈ آف رونیو

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ایل۔ ایپی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ چیف سکرٹری

کرنیل سی۔ ایچ۔ جوہرٹ۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ انسپکٹر جنرل سول اسپتال

آنریبل مسٹر جسٹس جی۔ ای۔ ناکس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ وائس چینسلر آلہ آباد یونیورسٹی

مسٹر ٹی۔ سی۔ لوئس ڈائریکٹر آف پبلک۔ انسٹرکشن

مجرسی میکٹگٹ آئی۔ ایم۔ ایس۔ انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات

مسٹری۔ جے۔ مارڈن انڈین سول سروس میجسٹریٹ و کلکٹر

سٹرائچ مارش سی۔ آئی۔ ای۔ سکرٹری تعمیرات سرکاری شعبہ آب پاشی و چیف انجینئر

آنریبل مسٹر اے۔ میک رابرٹ پریزیڈنٹ اپرائنڈ یاچیمبر آف کامرس و ممبر لیجسلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر جے۔ ایس۔ مسٹن انڈین سول سروس فنانشل سکرٹری

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹاسٹنگیل سکرٹری صیغہ تعمیرات سرکاری سرک و مکانات

و چیف انجینئر

مسٹر جے۔ ڈبلیو آلیور کنسروٹیو جنکلات

مسٹری۔ آر۔ آر۔ پارسنر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس شعبہ ریلوے (پراونشل کمپ)

مسٹر ایل۔ سی۔ پورٹر۔ انڈین سول سروس میجسٹریٹ و کلکٹر

آنریبل مٹری- ٹی رابرٹس سی- ایس- آئی- انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف روینو
مٹرا- ایس- سکاٹ آئی- سی- ایس جوڈیشل کمشنر اودھ

مٹرا- ایم- ڈیلیو- سیکریٹری انڈین سول سروس ایجنٹ بنارس
آنریبل سر جان کے- سی- سٹانلی نائٹ جے- پی چیف جسٹس ہائی کورٹ
مٹرا- آر- سی- سٹریچی پرنسپل سٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس (پراونشل کمیپ مین)
مٹرا جے- بی- تھامسن انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف روینو

مٹری- ایف- این ٹولمن سٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس کار خاص (پراونشل کمیپ مین)
مٹرا- ٹی ویسٹر ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس
مٹری- پی- بوائز آنریری ایڈوی کانگ
کپتان ای- ایچ- ڈی- سٹریس ایڈوی کانگ
مٹری- بی- ٹریل اکسٹرا ایڈوی کانگ
مٹرا- آر- ودرز اکسٹرا ایڈوی کانگ

ہنرمینس ہمارا جہ بنارس جی- سی- آئی- ای- ۳۰۰ ہمراہی ساتھ
خان بہادر مولوی عبدالحماد ڈپٹی کلکٹر

خان بہادر احمد نور خان عرف منگل خان پٹی بھیت
نواب سید احمد شاہ سردھنہ ضلع میرٹھ

صاحب زادہ علی محمد خان محمود آباد ضلع سیٹاپور

شہزادہ سوارانہ مرزا جہانگیر بہادر و شہزادہ شہرینہ بہادر و شہزادہ شہزادہ

لالہ بیچنا تھ راے بہادر حج سال کا زکورت آگرہ

پنڈت بخت زاین سارڈنٹ حج اودھ

بلونت سنگھ سی۔ آئی۔ ای راجہ آوا ضلع ایٹھ

راے بین بہاری چکوردتی بہادر بی۔ اے اگزیکیوٹو انجینئر شعبہ سڑک و مکانات

بھگوتی پرشاد سنگھ مہاراجہ بلرام پور ضلع گونڈہ

کنور بھرت سنگھ ڈسٹرکٹ و سیشن جج

بھوپ اندرا بہادر سنگھ راجہ کنیت ضلع مرزا پور

بھوپ اندرا بکرم سنگھ سی۔ آئی۔ ای راجہ پیاگیور ضلع بڑاچ

لالہ بشیش پرشاد موزرانوان ضلع اونناؤ

چندر راجوہ سنگھ کنور اترا چاند پور ضلع راے بریلی

دت پرشاد سنگھ راجہ مرساں ضلع علی گڑھ

لالہ درگا پرشاد سروان بارہ گانو ضلع ہردوئی۔

فتح سنگھ راجہ پوایان ضلع شاہجہانپور

پنڈت گرج کشور دت منصف آگرہ

بابو گنگا بخش سنگھ ٹیکاری ضلع راے بریلی

بابو گیند رانا تھ چکوردتی۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ بی۔ قائم مقام انسپکٹر مدارس

حافظ عبد الکریم سی۔ آئی۔ ای۔ سی وی او۔ منشی آگرہ۔

شیخ حافظ عبد الکریم سی۔ آئی۔ ای خان بہادر ٹھیکہ

ٹھاکرہری بخش سرور ضلع سیتاپور

سید حسن شاہ آنزیری میجرٹریٹ بلند شہر

پنڈت ہیت رام سی۔ آئی۔ ای سابق دیوان ریاست ریوا بریلی

شیخ عنایت اللہ سید پور ضلع بارہ بنکی

کنور اعتماد علی خان سعد آباد ضلع متھرا

جیکشن داس بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ راجہ مراد آباد کرشنا کنور

راجہ بہادر خوشحال کشور پرشاد دل مجھولی ضلع گورکھ پور

کرشنا کنور راجہ سپہ پور ضلع مراد آباد

راے کرشنا سادہ بہادر آنزیری میجرٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ ونٹی تال

لالہ رام پرتاب سنگھ راجہ مانڈا ضلع الہ آباد

لال رتن سین سنگھ بانسی ضلع بستی

آنزویل پنڈت مدن موہن ملاویا فٹنٹ گورنر کی ایجیلیٹو کونسل کے ممبر

راے مہا بیر پرشاد ناراین سنگھ بہادر ٹھاکر ضلع الہ آباد

راے ہندراناتھ عمدہ دار بہادر اسٹنٹ سرجن

بابو منوہر لال چیرمین میونسپل کونسل فیض آباد

مونوی ممدی علیخان آنزیری سکری محمدن انگیل اور نیل کالج علیگڑھ
نواب بہادر ممدی حسن خان (ابو صاحب) لکھنؤ
مزار بہادر محمد عباس لکھنؤ

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان سی۔ ایس۔ آئی۔ پھاسو ضلع بلند شہر
محمد ختم حسین خان راجہ پنتی پور ضلع سیتاپور
مشرخمہ فیتقی بی۔ ایل۔ جج سال کارکورت
محمد صدیق خان راجہ نانپارہ ضلع بہاولپور
منشی محمد سراج الدین بی۔ ایل۔ بارڈنٹ جج آگرہ

محمد نعیم خان کیلاس پور سہارن پور آنزیری میجر ٹریٹ
سردار نراین سنگھ آنزیری میجر ٹریٹ رائے بریلی
پنڈت ہماراج نراین سیوا پوری رائے بہادر ڈپٹی کلکٹر
نرتپی سنگھ راجہ اسو تھر ضلع فٹیچور

خان بہادر نصرت علی چودھری آنزیری میجر ٹریٹ لکھنؤ سکری برٹش انڈین سویٹیشن
شیخ نوشاد علیخان میلاری گنج ضلع بارہ بنکی
آنریبل رائے بہادر ہماچند لفٹنٹ گورنر کی بحیلیٹو کونسل کے ممبر
برتاب بہادر سنگھ راجہ قلعہ پرتاب گڑھ ضلع پرتاب گڑھ
ہماراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے سی۔ آئی۔ ای۔ اجودھیا ضلع فیض آباد

معز الدین پور ضلع سیٹاپور	رگھو بر دیال سنگھ
راجہ منکا پور ضلع گونڈا	رگھو راج سنگھ
راجہ کالا کنکر ضلع پرتاب گڑھ	رام بھل سنگھ
راجہ کوری سدھولی ضلع راسے بریلی	رام بھل سنگھ
منصف اودھ	بابو رام پرشاد
میجسٹریٹ وکلکٹر	پنڈت رام شنکر تھر
راجہ رام پورہ ضلع جالون	رام سنگھ
	رنیر سنگھ
	راجہ دیرہ دون

مولوی محمد سمیع الدخان سی۔ ایم۔ جی پشترنج علی گڑھ

کٹھڑا ضلع جھانسی	راجہ سردار سنگھ بہادر
تھلاری (کچھو رگا نو) ضلع راسے بریلی	رانا شجوراج سنگھ
راجہ تچپور ضلع بجنور لفٹنٹ گورنر کی لچیلیٹو کونسل کے ممبر	آزبیل شام سنگھ
ہما ناہو پادھیایا پنڈت سدھا کر دوبے۔ بنارس	
آزبیل تصدق رسول خان سی۔ ایس۔ آئی۔ راجہ جاگیر آباد ضلع بارہ بنکی لفٹنٹ گورنر کی لچیلیٹو کونسل کے ممبر	
اودے راج سنگھ	راجہ کاشی پور ضلع نینی تال
نواب یوسف علیخان	علی گڑھ

پنجاب

آزہیل مسٹر اے اینڈرسن سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس کمشنر لاہور و ممبیر
پنجاب لیجلیٹو کونسل

مسٹر ایچ۔ اے۔ اینڈرسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر جالندھر
لفٹنٹ کرنل۔ ٹی۔ ای۔ ایل بیٹ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ ایم۔ ایس انسپکٹر جنرل
جیلخانہ جات

مسٹر ڈبلیو۔ بل چیف انجینیر صیغہ تمیمات سرکاری

آزہیل مسٹر ڈبلیو اوکلا راک جج چیف کورٹ

مسٹر جے۔ ایف۔ کانولے انڈین سول سروس روئیو و فنانشل سکرٹری
مسٹر اے ایچ۔ ڈانک۔ انڈین سول سروس قائم مقام چیف سکرٹری
مسٹر آر۔ اے۔ گیمبل انڈین سول سروس اکوٹنٹ جنرل

مسٹر سی۔ جے۔ ہیلیفیکس انڈین سول سروس جوڈیشل و جنرل سکرٹری
آزہیل کرنل جے بی جینسن ممبر پنجاب لیجلیٹو کونسل

مسٹر ڈی۔ سی جاسٹن انڈین سول سروس ڈویژنل جج سیالکوٹ
مسٹر اے کیننگٹن انڈین سول سروس ڈویژنل جج لاہور

مسٹر ایل۔ ڈبلیو کنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر ملتان
کرنل جے۔ میک۔ کانگھے ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ انسپکٹر جنرل سول ہسپتالز

آنرئیل مسٹرے۔ ایچ ریڈ نج چیف کورٹ
 آنرئیل مسٹر ایف۔ اے۔ رابرٹسن انڈین سول سروس نج چیف کورٹ
 مسٹر جے جی۔ سلکا ک انڈین سول سروس کمشنر راولپنڈی
 آنرئیل مسٹر سی۔ ایل۔ پٹر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس فنانشل کمشنر
 آنرئیل مسٹر جے۔ ولسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر پنجاب ليجلیٹو کونسل
 لفٹنٹ الگرنیڈر اکسٹرایڈڈی کانگ
 لفٹنٹ او۔ ڈبلیو۔ ای۔ بنیر مین اکسٹرایڈڈی کانگ
 پکتان۔ ای۔ جی۔ ڈرمند ایڈڈی کانگ
 مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالہ ضلع گورداسپور
 سید احمد امام جامع مسجد دہلی
 راجہ علی بہادر خان ضلع گجرات
 میان انزودہ سنگھ رام گڑھ ضلع انبالہ
 بھائی ارجن سنگھ بگڑیا ضلع لدھیانہ
 سردار بہادر ارجن سنگھ چبل ضلع امرتسر
 سردار اور سنگھ نوشیرواننگل ضلع امرتسر
 عاشق محمد خان ضلع ملتان
 اسلم حیات خان خان والی ضلع راولپنڈی

نواب بہادر عظمت علیخان	منڈل ضلع کرناٹ
سردار بادام سنگھ	لمندھہ ضلع لدھیانہ
سردار خان بہادر خان	تمندار فرقہ کھوساٹل ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار بہرام خان	فرزند آنریبل سر ام بخش خان کے - سی - آئی - ای
سردار بخش سنگھ	سندھنوالیا ضلع امرتسر
راجہ بلبیر سنگھ	کٹلہ ضلع کانگڑہ
سردار بلونت سنگھ	بیر ضلع لدھیانہ
سردار بلونت سنگھ	بٹالہ ضلع گوجرانوالہ
بیدی سبحان سنگھ	اوتنا ضلع ہوشیارپور
سردار بھگونت	بہادور ضلع لدھیانہ
سردار چرنجیت سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار دلجیت سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار دیواندر سنگھ	چنولی ضلع انبالہ
خان بہادر ورنجی بھائی فقیر جی کوڈور سی - آئی - ای - ضلع راولپنڈی	
سردار دیال سنگھ	بٹالاکا کنگاہیا ضلع سیالکوٹ
سردار دوست محمد خان	قراری ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار درہن خان	درشک تمندار فرقہ درشک ضلع ڈیرہ غازی خان

سرکار کرم داد خان

سرکار کرم داد خان

انٹی بخش خان بہادر دہلی

انریل فواب سرانم بخش خان کے سی۔ آئی۔ ای۔ ممبر لیجلیٹو کونسل

لالہ امیری پرشاد سرکاری خزانچی ضلع دہلی

میر جعفر علی خان کوٹاہا ضلع انبالہ

انریہی میجر راجہ جے چند لمباگرا نو ضلع کانگرہ

سردار جلب خان گرنانی تمندار فرقہ اگرکانی ضلع ڈیرہ غازی خان

سردار جمیر سنگھ بھول تھانگو ضلع کرنال

سردار صاحب جیون سنگھ شہزاد پور ضلع انبالہ

سردار بہادر جوالا سنگھ جھرولی ضلع کرنال

راجہ کرم داد خان گلکھر پور والا ضلع راولپنڈی

خواجہ غلام محمد صادق ضلع امرتسر

خواجہ تصدق حسین بی۔ اے اکسٹرا سٹنٹ کمشنر و میونسپلٹی پنجاب گورنمنٹ

بابا سرکھیم سنگھ بیدی کے سی۔ آئی۔ ای ضلع راولپنڈی

ملک خد بخش ٹوانا خواجا باد۔ ضلع شاہ پور

کر تھی سنگھ راجہ شیچنورہ

سردار کشن سنگھ بھول تھانگو۔ ضلع کرنال

سردار بہادر بھجی سہاے	ضلع امرتسر
ردا ہننا سنگھ	منسوال ضلع ہوشیار پور
لت حسین خان عرف میان شہنواز خان	سرے ضلع ڈیرہ غازی خان
آنریبل رائے منگو پال بہادر	ممبر پنجاب لیجلیٹو کونسل
مٹھا کرہن چند	ضلع گورداس پور
سردار مسو خان	چیف قوم بٹی لنڈ۔ بٹی لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان
ملک مبارز خان	جہان آباد ضلع شاہ پور
ملک محمد امین خان	شمس آباد ضلع راولپنڈی
خان صاحب محمد عالم خان	کوٹلہ ہنگ ضلع انبالہ
خان بہادر محمد برکت علی خان	پنشنر اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر لاہور
محمد حیات خان	کھوکھر۔ احمد آباد ضلع جلم
محمد خان ملک خان	میٹھا ٹوانا ضلع شاہ پور
محمد طاہر	ضلع لدھیانہ
محمد حسین بخش	ضلع ملتان
سردار زاین سنگھ	ملک ماجرا ضلع انبالہ
راجہ نرندر چند	نداون ضلع کانگڑا
سردار بہادر نرندر سنگھ	ضلع لاہور

دیوان نرند رانا تھ ایم۔ اے ضلع لاہور
 گرو نو نہال سنگھ کھرتال پور ضلع جالندھر
 سردار نورنگ خان چیف قوم سری لنڈ۔ سری لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان
 سردار پرتاب سنگھ اہلووالیہ ضلع جالندھر
 سردار بہادر پرتاب سنگھ میان پور ضلع انبالہ
 سردار پرتاب سنگھ گھنولی ضلع انبالہ
 راجہ رام پھل کٹیلہر ضلع کانگڑا
 لالہ رام سرنداس لاہور
 سردار راج پال سنگھ سیران والی ضلع سیالکوٹ
 راجہ رگھناتھ سنگھ جسون ضلع ہوشیارپور
 رستم علیخان منڈل ضلع کرنال
 سعادت علیخان کمالیہ ضلع ننڈگری
 سعید الدین احمد مرزا دہلی
 خان بہادر سیف الدخان خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ
 سردار سروپ سنگھ ملاری ضلع لاہور
 لالہ شو پرشاد ضلع دہلی
 دیوان بہادر سوڈھی حکم سنگھ رائے بہادر پیشوا کٹر اسٹنٹ کمشنر ضلع لاہور

سودھی رام نراین سنگھ	اننداپور ضلع ہوشیارپور۔
سودھی شیر سنگھ	برن پور ضلع جلم
راے سری کشن داس بہادر	دہلی
میان سنگھ درشن سنگھ	رام گڈھ کھتولی ضلع انبالہ
سردار ٹلیا خان	وکیل چیت نابلغ قوم نگھاری ضلع ڈیرہ غازیخان
سردار ٹیک سنگھ	بجھاجی ضلع راولپنڈی
عمر دراز علیخان	منڈل ضلع کرنال
ملک عمر حیات خان	ٹوانا ضلع شاہ پور
سردار امراد سنگھ	مجیٹھیا ضلع امرتسر
بابا اتم سنگھ	بصیر پور ضلع شگری
ملک یار محمد خان	کالاباغ ضلع میان والی
خان بہادر یوسف شاہ	ضلع امرتسر

خان بہادر شمس العلماء مولوی سیہ محمد ضیا الدین خان ایل۔ ایل۔ ڈی ضلع دہلی

برما

آرنیل مٹسی۔ جی۔ بین۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر لچلیٹو کونسل
 وجیت سکریٹری
 مسٹری۔ ای۔ برون
 سرداران شان کے نگران حال

چیمین پورٹ ٹرسٹ

مسٹر جی۔ سی۔ کائن

لفٹنٹ کرنل آر۔ ای۔ ایس ڈیوس آئی۔ ایس۔ ایم سول سرجن رنگون

آنریبل مسٹر جے۔ جی۔ فنڈے ممبر لمجیلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر گروند ممبر لمجیلیٹو کونسل و چیف انجنیر

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ہال۔ انڈین سول سروس ممبر لمجیلیٹو کونسل و کمنڈر پیگو

کمانڈر جی۔ ای۔ ہالینڈ آر۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آنریری

ایڈوکی کانگ۔ پورٹ آفسر

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ اے سینٹ جے۔ لیڈز پریزیڈنٹ رنگون میونسپلیٹی

آنریبل مسٹر جے۔ لوئس بی۔ ایل ممبر لمجیلیٹو کونسل و گورنمنٹ ایڈوکیٹ

کرنل ایس۔ سی۔ ایف۔ پیل۔ سی۔ آئی۔ ای اسپیکر جنرل پولیس

سرجے۔ جی۔ سکاٹ کے۔ سی۔ آئی۔ ای سوپرینٹنڈنٹ ریاستہائے جنوبی شان

مسٹر ایچ۔ پی۔ ٹاؤنیلر سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ اے انڈین سول سروس کمشنر

آنریبل سرائچ۔ ٹی۔ وھائٹ سی۔ آئی۔ ای انڈین سول سروس چیف جج

مسٹر جے۔ بی۔ وگیٹ انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ

لفٹنٹ پکرننگ وِسٹ رائڈنگ رجمنٹ اے۔ ڈی۔ سی

گوپال سنگھ نائب کمانڈنٹ

میانگ چئی کے۔ آئی۔ ایچ سوداگر

مونگ ہونگ نیچر گنگ سیس - ایس
اکٹر اسٹنٹ کشر

مونگ ہونگ - ڈی - ایم میوک

مونگ کہن مان کے - ایس - ایم میوک نگران حال ریاست خورد ہن مہائی

مونگ کٹ کے - ایس - ایم اکٹر اسٹنٹ کشر

مونگ نی - اے - ٹی - ایم اسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس

مونگ اون کنگ سی - آئی - ای - اے - ٹی - ایم مینو پل کشر رنگون

مونگ پوکے - ایس - ایم - آنریبل ممبر برالیمیلو کانسل

مونگ پو اے - ٹی - ایم ہسا مانگ کم کے میوزا

مونگ پو - نی - اے - ٹی - ایم انسپکٹر پولیس

مونگ پیول اے - ٹی - ایم میوک

مونگ شان - پی - ٹی - ڈی - ایم اکٹر اسٹنٹ کشر

مونگ شوی - پو - اے - ٹی - ایم پنشنر اکٹر اسٹنٹ کشر

مونگ شوی تھا - اے - ٹی - ایم اسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس

مونگ تھا ڈو - وی - اے - ٹی - ایم پنشنر اکٹر اسٹنٹ کشر

مونگ تھوٹو - یو - ٹی - ڈی - ایم اسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس

مونگ ٹن گیا - ٹی - ڈی - ایم اکٹر اسٹنٹ کشر

مونگ ٹن کے - ایس - ایم میوک

مونگ ٹن گوی۔ اے۔ ٹی۔ ایم۔ میوک
 مونگ ٹن ہال۔ ٹی۔ ڈی۔ ایم۔ انسپکٹر پولیس
 مونگ ٹن من۔ ٹی۔ ڈی۔ ایم۔ اسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرٹنڈنٹ پولیس
 محمد سلیمان انسپکٹر پولیس
 یو۔ ری۔ گیا۔ تھو۔ کے۔ ایس۔ ایم۔ سوداگر
 نروار حسین ہسپتال اسٹنٹ

مالک متوسط

سٹرڈی۔ جے۔ اے۔ کیمپبل۔ انڈین سول سروس ڈویژنل جج
 سٹرڈیل۔ ایس۔ کیرن۔ انڈین سول سروس کشنر ہوشنگ آباد
 سٹر۔ سی۔ آر۔ کلیولینڈ۔ انڈین سول سروس انسپکٹر جنرل پولیس
 سٹر ایم۔ ڈبلیو۔ فاکس سٹرنیگ ویز۔ انڈین سول سروس کشنر جیلپور
 سٹرائس۔ اے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ جوڈیشل کشنر
 برگڈیر جنرل۔ پی۔ ڈی۔ جھرنی۔ سی۔ بی۔ کمانڈنگ جیلپور ڈسٹرکٹ
 سٹریچ۔ ایم۔ ٹوری۔ انڈین سول سروس۔ دوم سکرٹری
 سٹر جے۔ بی۔ لیون تھروپ سکرٹری صیف تعمیرات عامہ
 لفٹنٹ کرنل ایچ۔ کے۔ بک۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن
 کرنل ایم۔ ڈی۔ مورایرٹی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ ایڈمنسٹریٹو ٹیکل فیسر

مستتر بی-بی-نیمیر-انڈین سول سروس-کشنر آب کاری

مستری-رابرٹسن-انڈین سول سروس-سی-آئی-ای-چیف سکرٹری

مستری-جی-سلانی-انڈین سول سروس-کشنر بندوبست

لفٹنٹ کرنل-سی-ایم-کنئر جنوبی لینکیشائر رجمنٹ جیلپور کے کمانڈنٹ

مستری-واکر انڈین سول سروس ڈپٹی کشنر ناگیپور

لفٹنٹ ایل-ایل-ویٹلے-ڈی-ایس-او ۷۵ سیکھ

راجہ اجیت سنگھ ٹھاکر مہاراج سنگھ رائے بہادر

راجہ اعظم شاہ ٹھاکر مردان سنگھ

راؤ صاحب بلونت راؤ بھس کٹے مسٹر آر-مٹرا

راؤ بہادر بہاری لال خان صاحب محمد احفاظ الدین جم

برج راج سنگھ دیو دیوان محمد علی خان

رائے بہادر چندی پرشاد ڈکسٹ راؤ صاحب نربھ سنگھ منڈلوی

مستری گنگا دھر راؤ مادھو چٹ نوپس-سی-آئی-ای-پرو شوتم-بی

رائے بہادر گنشا بابو راؤ بہادر رگھو بابا مہاڈک

راجہ گوگل داس سیٹھ راجہ بہادر رگھو جی راؤ

راجہ کرن شاہ بابا صاحب رگھو ناتھ راؤ

راے کستور چند ڈاگا بہادر راؤ صاحب رنگ راؤ ہری
راے لال نرب راج سنگھ دیو بہادر مشر شری دھرنیش پراجھی
راؤ بہادر لٹار یا بھان راؤ صاحب ونکٹ راؤ
مشر ہمدی حسن راجہ دشونا نٹھ سنگھ
مشر ادھو راؤ ہاؤ مولوی ظہور الاسلام

آسام

مشر بی۔ سی۔ ایلن۔ انڈین سول سروس پرنسپل اسٹنٹ چیف کشر
ڈاکٹر ڈبلیو بوتھ ڈائرکٹر پبلک انٹرکشن
مشر جے۔ بنگلم۔ سی۔ آئی۔ ای اوزیری مجسٹریٹ رسب ساگر
کینیل سی۔ ڈبلیو کارلیتھروپ۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ پرنسپل ڈیکل افسیر سینٹری کشر
لفٹنٹ کرنل جے۔ ڈبلیو۔ کوئے۔ جنرل افسیر کمانڈنگ آسام ڈسٹرکٹ کے ٹان افسیر
مشر اے۔ ڈبلیو۔ ڈیوس انسپکٹر جنرل پولیس وجیانخانہ جات وغیرہ
مشر آر۔ ایچ ہنڈرسن۔ سی۔ آئی۔ ای اوزیری پے اسٹر۔ سرواویلی لایٹ ہارس
مشر ایف۔ سی۔ ہینکراٹھین سول سروس ڈائرکٹر ڈپارٹمنٹ ٹیلنڈر ڈیڑوا گریکلچر
مشر سی۔ ایچ۔ ہولڈر آسام ویلی لایٹ ہورس

کرنل ڈی۔ ایم لسنڈن سی بی۔ کرنل جبکانام متعلقین کی فہرست میں داخل نہیں، آسام ویلی لایٹ ہارس

اضلاع

مشرقی۔ جی۔ بیٹس سی۔ آئی۔ ای۔ اٹھین سول سروس کشتہ آسام ویلی
 مشرقی۔ جے۔ مناھن اٹھین سول سروس سکریٹری چیف کشتہ
 مشرقی۔ جے۔ پرم۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ ای سکریٹری صیغہ تعیارات عامہ
 برگڈیر جنرل سر۔ اے۔ جے۔ ایف۔ ریڈ۔ کے۔ سی۔ بی۔ جنرل فیسر کماڈنگ آسام ڈسٹرکٹ
 مشرقی۔ ٹیلر۔ اونیورسٹی کپتان آسام ویلی لائٹ ہارس وکیل آسام سٹیٹ کمپنیز
 مشرقی۔ مجید۔ اسٹنٹ کشتہ

مولوی علی محمد خان۔ زمیندار سلاٹ

بابو بکینٹھ ناتھ سرا زمیندار سلاٹ

سری جت بھوانی چرن سرا اونیورسٹی مجسٹریٹ تیز پور

راے صاحب بھوین رام داس وائس چیرمین گوہٹی میونسپلٹی

سری جت چندر نراین سنگھ جور ہاٹ

سری جت چندر نراین سنگھ موضع دار بلٹولہ کامروپ

راے ڈولا چندر دیب بہادر وکیل گورنمنٹ سلاٹ

بابو درگا چرن سین سلاٹ

راجہ گرس چندر راے سلاٹ

راجہ جگن ناتھ برہا بہادر اونیورسٹی مجسٹریٹ جور ہاٹ

سری جت کالی پرشاد چالیہا وکیل و دھس چیرین سب ساگر لکل بورڈ

بابو کا مینی کمار چند ریم۔ اے۔ بی۔ ایل وکیل سیلچار

راجہ گنی سنگھ سیم ٹونگ کھلو کوہ کھاسی و جین شپا

سری جت لکسور بر و اگوہین جو رہاٹ

راے مادھب چندر بر دلائی بہادر اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر گوبانیٹ

خان بہادر مجید خجبت معطم دار زمیندار سلہٹ

سری جت مل بھوگ بردا ادنیری مجسٹریٹ ڈبر و گڑھ

سری جت مانگ چندر بردا گوہٹی

مولوی محمد یحییٰ زمیندار سلہٹ

سری جت بندی ناتھ بردا ناو گونگ

راجہ پر بھت چندر بردا گوری پور

حیدر آباد

کپتان ایچ۔ کے۔ بار پرنسٹن اسٹنٹ رزڈنٹ

مسٹر اے۔ ایلٹ سی۔ آئی۔ اے۔ قائم مقام کمشنر ضلع مفوضہ حیدر آباد

لفٹنٹ کرنل آر۔ ورنن گارٹ ڈپٹی کمشنر۔ ضلع مفوضہ حیدر آباد

مسٹر ایچ گاڈون آسٹن ڈپٹی کمشنر۔ ضلع مفوضہ حیدر آباد

مسٹر اے۔ سی۔ ہینکین سی۔ آئی۔ اے۔ ای۔ ٹیکسٹریل پولیس ملٹن ہزائیٹس نظام و ممبر پولیس کمیشن

لفٹ کرنیل ڈیوڈ ہسٹنگز انپسٹر جنرل پولیس جلیانجات وغیرہ ضلع مفوضہ خیر
لفٹ کرنیل ای۔ سی۔ ایم۔ شنگٹن فوجی سکریٹری رزیدنٹ
کرنیل فیسر الدولہ سی۔ آئی۔ ای

بھگونت راؤ شنکر راؤ سپیشل (اونزیری) مجسٹریٹ دریا پور ضلع ایلیچ پور
کمار شری ہر بھم جی راؤ جی ڈپٹی کمشنر اکولا

مسز جی۔ ایس۔ کھار ڈی ممبریو پیلیٹی شہر موتی
خان بہادر خواجہ عبدالباقی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ بلڈانا

خان بہادر محمد سلام اسد نواب جاگیر دار دیول گھاٹ بلڈانا
شمس الدین خان ہسپتال اسٹنٹ

میسور

کمشنر گرگ

مسٹر۔ ایل۔ ڈیوڈسن

کمانڈنگ گرگ و میور رائفل و انیٹرز

میجسٹر۔ لوگن

مسٹر آر۔ سی۔ ایچ۔ موسنگ انڈین سول سروس۔ اول اسٹنٹ رزیدنٹ میور

مسٹر ڈیو۔ ایچ سپروٹ

راے اتا سامی مدلیار بہادر بی۔ پی۔ ننگور۔ راے بہادر سی۔ سومیا۔ کورگ

راے بہادر راے منڈانا

شرف از اصفہان و شیراز و تبریز و...

لفٹنٹ ایل بلی ۶ ہنگال کیو لری پرنسپل اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

مالاک متوسطہ ہند

میجر ایس۔ ایف بلی پولیٹیکل ایجنٹ گنویل کھنڈ

پکتان ایف۔ جی۔ بول پولیٹیکل ایجنٹ بندہ لکھنڈ

مسٹر آر۔ ایچ۔ گنین پرنسپل ڈی ملی کالج اندور

لفٹنٹ کرنل سی۔ ہریٹ رزیدنٹ گوالیار

میجر ایل۔ اے۔ پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال

پکتان سی۔ ای۔ لوآرڈ سپرنٹنڈنٹ گیزٹیر مالاک متوسطہ ہند

مسٹر ایل۔ ڈبلیو رنیلڈز اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

میجر ایم۔ اے۔ ٹائی پولیٹیکل ایجنٹ مالوا ٹکٹ فیسر چنپس کپ

مسٹر ایچ۔ جی۔ واٹر فیلڈ اسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ صیفہ ٹھگی وڈ کیتی

پکتان سی۔ جے وندھم اول اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

میجر ایف۔ ای۔ ینگ ہسبنڈ سی۔ آئی۔ ای رزیدنٹ اندور

نواب بہادر باندا راے رادھے لال بہادر

راے صاحب دوار کا ناتھ سوا پوری پنڈت رام کشن نپت راؤ بہادر

سردار بہادر دیال سنگھ گیانی سیٹھ چندل رتلام

خان بہادر غلام قادر خان سیٹھ راجپن دربار بہادر

راجپوتانہ

مہاراج بلہدر سنگھ اٹاپچی ایجنٹ گورنر جنرل

مشرای۔ ایچ۔ بلاکسلے انڈین سول سروس مہتمم بندوبست دھولپور

مشرایچ۔ وی۔ کوب انڈین سول سروس رزٹرنٹ جے پور

میجر کے۔ ڈی۔ ارسلن رزٹرنٹ ریاستہائے مغربی راجپوتانہ

لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ جی۔ ایف۔ فیکن پولیٹیکل ایجنٹ الور

کرنیل سروانٹن جلیب کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کنسلٹنگ انجنیر صیفہ آب پاشی

گورنمنٹ آف انڈیا

پکتان ایس۔ ایچ۔ جلیب اسٹنٹ رزٹرنٹ جو دھپور و افیسر محکمہ تحقیقات

راجپوتانہ چیف کپ

کرنیل ڈبلیو۔ لاک۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ آئی۔ اے۔ پرنسپل میو کالج

پکتان لے۔ بی۔ منجن سی۔ آئی۔ ای۔ اول اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

مسٹر وراشاہ این مووی اٹاپچی ایجنٹ گورنر جنرل

پکتان ایس۔ بی۔ پیٹرسن اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

میجر۔ ایف۔ پنہ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ رزٹرنٹ میواڑ

میجر سی۔ ایچ۔ پریچرڈ پولیٹیکل ایجنٹ ہراوتی و ٹونک

مسٹر ایچ۔ شیرنگ ہیڈ ماسٹر میوکلج اجمیر
میجر ڈبلیو۔ سی۔ آر۔ سٹرٹن پولیٹیکل ایجنٹ ریاستہائے مشرقی راجپوتانہ
مسٹر۔ اے۔ ایل۔ پی۔ ٹکڑ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس کمنڈر اجمیر میرواڑا
مسٹر جی۔ جی۔ وھائٹ سکریٹری پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مالک
متوسط ہند

راجہ چمپالا سیٹھ بہادر اجمیر گورنمنٹ کے خزانچی متعینہ اجمیر
نئی چند سیٹھ ساہوکار اجمیر رائے امید مل سیٹھ بہادر ساہوکار اجمیر
راؤ بہادر سنگھ سی۔ آئی۔ ای۔ استمداد دار اجمیر
پنڈت سکھ دیو پرشاد راؤ بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ دیوان ریاست جو دھورو

بلوچستان

مسٹر ڈبلیو۔ ایس ڈیوس۔ اول اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان
جنرل سر۔ اے۔ گیسی۔ جے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ بی۔ جنرل فیسر کمانڈنگ
کوئٹہ ڈسٹرکٹ

پکستان۔ اے۔ ایل جیکب دوم اسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان
میجر سی۔ ڈبلیو جیکب کمانڈنٹ زہوب لیوی کور
لفٹننٹ کرنل کلی اسٹنٹ ایڈجمنٹ جنرل کوئٹہ ڈسٹرکٹ
میجر۔ مک۔ کوناگھے ڈپٹی کمنڈر تھل چوٹالی

میجر اے۔ ایچ۔ مک مہین سی۔ ایس آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ بٹش کشنر افغان بوٹدر کمیشن۔
 میجر جے۔ ریمزے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ قائم مقام روئو کشنر
 میجر ایچ۔ ایل۔ شوار۔ پولیٹکل ایجنٹ قلات

سردار عبدالرشید شاہوانی	عبدالوحید خان درانی
ملک اختر خان مانڈوخیل	عالم خان عبدالسدرئی مینا بازار
میر عالم خان بادنی رخسانی	میر ملک عالم خان ہترئی
علی محمد ہارونی	سردار علو خان موسیٰ خیل
خان بہادر رباب خداداد خان کانسہ	عطا خان شیرانی
ملک اعظم خان گدے زئی	میر عظیم خان شاہوانی
سید بہار شاہ	خانصاحب بہاؤ الدین بوزئی
سردار بہادر بنگال خان جوگی زئی	بنگال خان تارن
میر بہاول خان سٹک زئی	سردار مختیار خان رستم زئی
بلوچ خان منڈئی	راے بھیک چند سیٹھ بہادر میونسپل کشنر کوٹہ
چندن خان تارا سے زئی	سید چہر رخ شاہ
دادا خان زرکن	ملک دیوان خان حمزہ زئی
ملا دلفریز زئی	سردار دوست محمد لہری
میر فقیر محمد بان جو	سردار غوث بخش ریسانی

غلام علیخان وادڑا بالیدئی	خان بہادر غلام حیدر خان اچک زئی
خانصاحب حاجی ہارون بانی زئی	حلیم خان سارنگ زئی
حسن خان ڈومر	خانصاحب اسکن خان تارن
خانصاحب جمال خان موسیٰ خیل	میر جان بیگ جمال دانی خشتانی
یقصر خان وادڑا امگاسی	خان بہادر سردار خیر بخش خان مری
خونی داد ملک مرزئی	سردار محراب خان ڈوکی
سردار محراب خان کھتران	سید مر شاہ خرسن
خانصاحب میان خان کبزی	میر مہم خان گرگ ناری
سردار بہادر محمد اکبر خان حجی زئی	میر محمد علیخان زرگر منگل
سردار محمد عظیم خان محمد شاہی	میر محمد بقا خان قاہری
سید محمد حسن شنگھاری	سردار محمد خان بروزی
خان بہادر نواب خان لونی	نواب خان دانیچی
نور محمد وادڑا بنگال زئی	سردار پسند خان زارک زئی
پاپو خان ڈومر	میر ہاڑ خان سسولی
میر رحیم خان کرد	خان بہادر میر رسول بخش ریشانی
سردار رسول بخش لانگو	ملا صالح محمد
خان بہادر ہمندر خان لہری	میر بلند خان بروزی

میرزا محمد خان پانی پتہ - میرزا محمد خان پانی پتہ - میرزا محمد خان پانی پتہ - میرزا محمد خان پانی پتہ

سردار شکر خان منگل میر شیر محمد خان آدیروانی
خان بہادر صحبت خان گولا ملک سلطان محمد خان سرگرمی
وہاب خان پانی زئی میر دلہاری خان مرغزانی
سردار یار محمد کرد خان بہادر یوسف خان کرد
سردار زر عن خان جوگی زئی میر زہری خان موسیانی

شمالی مغربی سرحدی صوبہ

مسٹر سی۔ ای۔ ایف۔ بنبری جوڈیشل کمشنر مسٹر آر۔ آئی۔ آر۔ گلینسی انڈین سول
سروس اسٹنٹ سکریٹری چیف کمشنر
پکتان ایس۔ ایچ۔ گاڈ فرے پولیٹیکل ایجنٹ دیر۔ سوات۔ چترال وروساے ملاکنڈ کے
نگران حال

مسٹر ای۔ ایچ۔ گرانت انڈین سول سروس سکریٹری۔ ایجنٹ گورنر جنرل
پنڈت نام داس۔ اسٹنٹ سرجن سنٹرل وپراونشل کمپ کے ماتحت نگران حال
مسٹر سی۔ جی۔ بیٹنگز سی۔ آئی۔ ای۔ اسپیکر جنرل پولیس
رسالہ ارکوشی نند سردار پرنسپل اسٹنٹ

مسٹر ایم۔ او۔ ڈویر۔ رونیو کمشنر
لفٹنٹ کونسل سکٹ مائیکروفیل سی۔ آئی۔ ای۔ سکریٹری چیف کمشنر صنعت تعمیرات عامہ

کپتان ایچ۔ بی۔ سینٹ جان پرنسپل اسٹنٹ چیف کشر

خان بہادر عبد الغفور خان خان ٹیری خان بہادر عبد الغفور خان خان زید

نواب حافظ عبد اللہ خان علی زئی ڈیرہ اسماعیل خان

نواب اللہ داؤد خان سردو زئی ڈیرہ اسماعیل خان

امین اللہ خان اورک زئی پشاور برکت خان سلطان بوئی ہزارہ

خان بہادر دوست محمد خان ارباب خلیل پشاور مرزا غلام احمد سی۔ آئی۔ ای پشاور

غلام قاسم خان نواب ٹونک ڈیرہ اسماعیل خان خان بہادر حق نواز خان سی۔ آئی ای

ڈیرہ اسماعیل خان

خان بہادر ابراہیم خان مردان راجہ جہان داؤد خان ہزارہ

خوشدل خان نگیش کوہاٹ خان بہادر خواجہ محمد خان ہوتی مردان پشاور

خان بہادر محبت خان ٹورہ پشاور نواب محمد فضل خان خان بہادر ڈیرہ اسماعیل خان

کریم نواب محمد اسلم خان سی۔ آئی۔ ای۔ اے ڈی۔ سی۔ پشاور

خان بہادر محمد اعظم خان ارباب مہمند پشاور

خان بہادر محمد حسین خان ارباب مہمند پشاور

راجہ شیر احمد خان ہزارہ

سردار سلطان جان سی۔ آئی۔ ای۔ کوہاٹ

کشمیر

بلدیو سنگھ راجہ پونچھ محمد ناظم خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔ میسرہ نزا
سکندر خان۔ سی۔ آئی۔ ای راجہ نگر مسٹر سٹینٹن روساء گلگٹ کے نگران حال
میسرہ جی۔ ایچ۔ بریدرٹن۔ ڈی۔ ایس۔ او

امپریل سروس ٹرپس

برگڈیر جنرل سٹورٹ بیٹن سی۔ بی۔ اسپیکر جنرل امپریل سروس ٹرپس کے
۲۳۰ افسروں اور ۶۰۰۰ سپاہیوں کے ساتھ

وکلاء اخبار

وکلاء ٹائمز۔ مینچسٹر گارڈین۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ سفیر۔ نیچ۔ پل مل میگزین۔ گرافک
ڈیلی گرافک۔ ڈیلی میل۔ پریس ایسوسی ایشن۔ اسٹریٹ لائن نیوز۔ بلیک اینڈ
وہائٹ۔ ریوٹر۔ انڈین ڈیلی ٹیلیگراف۔ مدراس میل۔ پالیویر سنٹرل نیوز کنبسی
ٹائمز آف انڈیا۔ ایڈوکیٹ آف انڈیا۔ بمبئی گزٹ۔ وائس آف انڈیا۔ رنگون
گزٹ۔ سٹیٹسین۔ انگلشین۔ سول لیٹری گزٹ۔ انڈین ڈیلی نیوز اور فصلۃ الذیل
دہلی اخبار۔

کلکتہ کے ہندو پٹرٹ۔ انڈین مر۔ اتر بابا زارتہ پکا۔ بنگالی۔ بنگالی ہندی۔ بنگالی۔
تھاڈی۔ سنجوانی۔ بسومتی۔ مسلم کرینکل۔ بمبئی کے مسلم ہرلڈ۔ راست گفتار۔ بمبئی سماج
انڈیا پراکاش۔ جام جمشید و قیصر ہند۔ مدراس کے سندیش مہتم۔ محمدن مدراس

کاکا سیٹھ سماچار۔ لکھنؤ کے ایڈوکیٹ داودہ اخبار۔ آگرے کا آگرہ اخبار۔
بنارس کا بھارت جیون۔ لڑھیانے کا سول اینڈ لیٹری نیوز۔ سیالکوٹ کا کوئٹہ۔
کوئٹہ کا بلوچستان گزٹ۔ احمد نگر کا پر جا بندو۔ پونا کے گیان پرکاش۔
جگد پتھو۔ بانکی پور کے۔ الحق۔ سکر۔ بہار ٹائمز۔

ضمیمہ ہشتم

بہادران زمانہ نادر

کریم لے۔ آر۔ ڈی۔ سیکنری۔ سی۔ بی۔ روڈ ڈبلیو فرگسن
سارجنٹ ایڈمز ڈرم میجر فریگرٹ
انسان بلی سب کنڈ کڑ گیٹل
سارجنٹ بوائیلو فٹنٹ ہر داکٹر
پکتان سی۔ برسکو۔ سارجنٹ جاسن
مشر برونی کنڈ کڑ ولیم میتھوز
پکتان کورٹن۔ آئی۔ ایس۔ ایم۔ ڈی پکتان پراس
سارجنٹ کراس مشر کوالٹر
پکتان کرمی پکتان راطلف
مشر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈس بروسنر
پکتان راجسز
مشر۔ آر۔ جے ڈیفٹ
کنڈ کڑ۔ ٹی۔ او۔ ڈائل
پکتان تھیکری (پا تھیکری)
مشر سو سین (پا تھیکری)

سید محمد علی - سید محمد علی - سید محمد علی

سید محمد علی - سید محمد علی - سید محمد علی

حوالدار محمد قاسم

۸ مدراس الفینٹری

صوبہ دار گووند راس

۴ پی - ڈبلیو - اوایل کیولری

صوبہ دار امیر حسین بہادر

(۱) مدراس لینینٹری

کلر حوالدار ویرا سوامی
حوالدار شیخ فرید

کونینراون سپرنڈنٹ مائینٹنز

حوالدار یعقوب خان ۳۶ نیٹوا الفینٹری

دفعہ دار محمد ایوب ۳۱ بنگال کیولری

رسالہ دار محمد اکبر خان (۱) پنجاب کیولری

جمہدار غلام خان ۲ پنجاب کیولری - جمہدار شاہ پسند خان

کوٹ دفعہ دار یونس خان
دفعہ دار مسر علی

کوٹ دفعہ دار شمس الدین ۲ پنجاب کیولری

رسالہ دار میر سردار بہادر میر عالم خان ۱ بنگال کیولری

صوبہ دار امیر خان ۱۹ بنگال الفینٹری

صوبہ دار شاہ پسند ۱۹ بنگال الفینٹری

دفعہ دار محمد اسلام گانڈز کیولری

جمہدار میر افضل ۶ پنجاب الفینٹری

صوبہ دار دایم خان

۱۹ پنجاب الفینٹری
حوالدار قرب علی
۲۱ پنجاب الفینٹری

نایک شیر زمان

جمہدار محمد اسماعیل

جمہدار نواب خان

رسالدار پروہان بھگونت سہا

کیولری نمبر ۳

دفعہ دار گنگا رام ۱۴ بنگال لینسرز

حوالہ دار بدھی بلب پنت

نایک زہر سنگھ جوشی

حوالہ دار شبن سنگھ ۳ گورکھا

نایک کلیمان سنگھ سی ۶ ابرگڈ آر۔ اے۔ - رسالدار محمد نور خان ۷ بنگال کیولری

صوبے دار میجر شوداس سنگھ ۷ نیٹو الفینٹری

حوالہ دار جانی پرشاو بارہ بنکی پولیس

دفعہ دار امیر خان گانڈز

دفعہ دار شیر محمد ۷ بنگال کیولری

صوبے دار رام غلام بنگال سپر زانیڈ مائنرز

دفعہ دار جوہر سنگھ ۸ بنگال کیولری

حوالہ دار جگن ناتھ پانڈے (۱) اودھ آرگولر الفینٹری

حوالہ دار تاجا تواری ۱۶ نیٹو الفینٹری

نایک گوردین سنگھ ۱۶ نیٹو الفینٹری

جمہدار بھوم سنگھ

۱۶ نیٹو الفینٹری

صوبے دار میجر بلدیو پاٹھک

نایک امر او سنگھ سپر ز مائنرز

دفعہ دار بلدیو سنگھ (۱) بنگال لینسرز

دفعہ دار آصف دو لہا خان ۳ بنگال کیولری رسالدار میجر تھمر سنگھ سردار بہادر ۶ بنگال کیولری

صوبے دار اجودھیا پاٹھک

بنگال سپر زانیڈ مائنرز

نایک پنجم

سردار یعقوب خان ۴ پی۔ ڈبلیو۔ او۔ کیولری

صوبے دار سید علی ۱۹ مدراس انفینٹری حوالدار جمال خان ۳۴ مدراس انفینٹری

حوالدار کچھیا ۲۲ مدراس انفینٹری حوالدار سید قادر ۲۴ مدراس انفینٹری

حوالدار عظیم الدین
صوبے دار مراد خان { ۲۶ مدراس انفینٹری

صوبے دار شیخ حسین
حوالدار عثمان خان { ۲۷ مدراس انفینٹری

حوالدار جلال شریف ۱۶ مدراس انفینٹری

صوبے دار علی بیگ ۱۲ مدراس انفینٹری حوالدار شیخ عبدالمد ۱۷ مدراس انفینٹری

رسالدار بلا دھسنگہ
صوبے دار سچر بابو خان کچی خان ۲ ممبئی انفینٹری

ہسپتال اسٹنٹ خان بہادر الہی بخش
نایک ہیت رام اول پنجاب انفینٹری

دفعہ دار تیج سنگھ ۲ پنجاب کیولری
دردی سچر شیخ شرتی

رسالدار میجر محمد عبدالقادر کے۔ بی۔ ۷ آڈرگ کیولری
دفعہ دار محمد ناظر شاہ ۱۷ بنگال کیولری

صوبے دار محمد علی شاہ۔ نواب جان فنان خان
رسالدار محمد امین ۲ بنگال کیولری

مرحوم کیولری

صوبے دار بھیم سنگھ ۱-۲ گورکھا رائیفلز
جمعہ دار تیج بیر { ۱-۱ گورکھا رائیفلز
صوبے دار بہادر

معدار سو بھاسنگھ ۳۲ پنجاب انفینٹری
 دفعدار سبشی خان
 جمعہ ارکشن سہاے اول ٹرپ سٹیشن رحمنٹ

حوالدار جیو سنگھ ۱۴ بنگال انفینٹری
 رسالدار میجر واجد علی سردار بہادر
 دفعدار امید حسین

حوالدار منور گاندز انفینٹری
 حوالدار سرور شاہ ۷ بنگال انفینٹری
 حوالدار دیو سنگھ ۲ پنجاب انفینٹری

دفعدار ہرنام سنگھ ۷ کیولری
 ہسپتال اسٹنٹ محمد عثمان غنی
 دفعدار سپہ دار بیگ ۸ بنگال کیولری

اوزیری کیپتان محمد حسین رسالدار مسیح سردار بہادر ۷ بنگال انفینٹری
 اوزیری کیپتان جھٹیا کھتری صوبے دار میجر سردار بہادر ۱۳ بنگال انفینٹری

صوبے دار کاشی رام اور ڈیفنس ڈپارٹمنٹ صوبے دار سعید عباس بہادر ۵ لایٹ کیولری

صوبے دار سید محی الدین بہادر
 جمعہ دار سید حسین
 ۳۶ مدراس انفینٹری

حوالدار گلاب سنگھ پورا	{	۵ گور کے	حوالدار گمان سنگھ
حوالدار کالو		حوالدار موہن سنگھ	

حوالدار جگت رام	{	۳ گور کے	حوالدار موتی ۳۴ میٹوا انفیٹری
حوالدار بھجن			

حوالدار دسودھا سنگھ گاڈڑ

صوبے دار بجنند و متھرا بنگال انفیٹری

حوالدار پنجاب سنگھ مذہبی رحمت

جمہدار امین الدولہ خان ۳ بنگال کیولری

اوزیری کپتان صوبے دار سچرموتی نگری سردار بہادر

صوبے دار موہن سنگھ موہر صوبے دار منی رام گھلے

صوبے دار دھنیئر

صوبے دار مہاپیر جھانسی

حوالدار سونٹاپا

حوالدار ہر کبیر نگر کوٹی

حوالدار ناتھو بھٹ

حوالدار راجہ رانا

گل بجنناد و داما

حوالدار پیر تھاپا

حوالدار کن رام

۳ گور کھا

حوالدار دھنیئر لوہر

حوالدار دھنیئر گردن

حوالدار رام سنگھ راٹھ

حوالدار سنگھ بیر علی

حوالدار جاہی سنگہ ۳ گورکھا	نایک چندر سنگہ ۵ گورکھا
رسالدار عبدالمد خان ۵ پنجاب کیولری	صوبہ دار محبہ سنگہ گامڈر
حوالدار امر سنگہ	حوالدار جوہر سنگہ ۲۱ پنجاب انفنٹری
کوٹ و فعدار شام سنگہ	کوٹ حوالدار مہنا سنگہ ۵ پنجاب انفنٹری
د فعدار جاہانگیر خان ۳ بنگال کیولری	صوبہ دار شیر سنگہ پنجاب انفنٹری
صوبہ دار تیا داس ۲۸ پنجاب انفنٹری	صوبہ دار جواہر سنگہ ۵ مدراس - (برما)
صوبہ دار جواہر سنگہ ۱۶ بنگال انفنٹری	رسالدار دریم سنگہ ۲ سنٹرل انڈیا مدراس
صوبہ دار گردت سنگہ {	حوالدار علی بخش {
صوبہ دار میجر بدھ سنگہ {	حوالدار گلاب سنگہ {
۱۹ رجمنٹ	۴ پنجاب انفنٹری
حوالدار دسا سنگہ ۲۵ بنگال انفنٹری	نایک کیسر سنگہ ۳۱ بنگال انفنٹری
نایک پنجاب سنگہ ۷ رجمنٹ	حوالدار دیو سنگہ ۲۵ رجمنٹ
د فعدار بوٹا سنگہ {	لانس و فعدار دریم سنگہ ۱ بنگال کیولری
لانس و فعدار شادی {	۱۰ بنگال انیسر
صوبہ دار رتن سنگہ دسب نیکٹر ۵ پنجاب انفنٹری	سردار گنڈا سنگہ رسالدار
جمعدار گنڈا سنگہ ۴ پنجاب انفنٹری	صوبہ دار جواہر شاہ ۳۱ بنگال انفنٹری
جمعدار انیسر سنگہ اول بلی گارڈ	حوالدار جواہر سنگہ ۴ پنجاب انفنٹری
حوالدار گردت سنگہ ۵ پنجاب انفنٹری	حوالدار رحمت بخش اول پنجاب انفنٹری

نایک دار کیشور سنگه کیوری

نایک دار کیشور سنگه کیوری

حوالدار بنگال سنگه ۴ سکھ

ٹریسٹ میجر الہ بخش ۷۰۰ جہنٹ ۱۵ بنگال کیوری

صوبہ دار کالاسنگھ ۲۵ بنگال افینٹری

نایک روشن خان بنگال سپر زانیڈ مائٹرز

دفعدار ناتھ سنگھ ۱۰ بنگال افینٹری

صوبہ دار گنیش داس ۱۳ پنجاب افینٹری

جمعدار محکم دین ۲۵ پنجاب افینٹری

کوٹ دفعدار بش سنگھ ۱۹ بنگال لینئر

رسالدار سردار جیت سنگھ ۹ بنگال لینئر

صوبہ دار جوالا سنگھ ۵ پنجاب افینٹری

حوالدار پتر سنگھ ۱۴ بنگال نیو افینٹری

رسالدار گلاب سنگھ ۱۹ بنگال لینئر

جمعدار شیر باز خان ۲ پنجاب کیوری

نایک خدا بخش

صوبہ دار کرم خان ۲ پنجاب افینٹری

صوبہ دار بنی بخش ۳ پنجاب افینٹری

صوبہ دار گھیدنا خان گانڈز

نایک گنگا سنگھ ۱۹ پنجاب افینٹری

دفعدار جمال سنگھ ۲ پنجاب کیوری

دفعدار پریم سنگھ ۳ بنگال کیوری

دفعدار امر سنگھ اول پنجاب کیوری

دفعدار میر معظ علی ۳ لایٹ کیوری

صوبہ دار میجر مہیا سنگھ { ۱۰ بنگال افینٹری

حوالدار شام سنگھ { ۲۵ پنجاب افینٹری

صوبہ دار نگینا سنگھ {

دفعدار ایشور سنگھ ۱۲ بنگال افینٹری

حوالدار بکرا سنگھ ۳ پنجاب افینٹری

نایک شیرو ۳ پنجاب افینٹری

رسالدار گروت سنگھ ۴ بنگال کیوری

حوالدار بھولا سنگھ ۱۵ سکھ

حوالدار بھگیتا ۶۶ رجمنٹ

حوالد یعقوب خان ۲۷ مدراس انفینتری صوبه دار میٹھا خان

صوبه دار مولاداد خان حوالدار شبرانی

رسالدار جٹا خان ۹ بنگال کیولری صوبه دار قاهر دین ۴ رجمنٹ

صوبه دار پرتاب سنگھ ۲۰ پنجاب انفینتری

جمعدار کشن سنگھ ۲۸ پنجاب انفینتری

صوبه دار میجر بھولا سنگھ سردار بہادر

صوبه دار جوالا سنگھ

صوبه دار آسا سنگھ

صوبه دار ہری سنگھ

۲۲ پایونیرز

صوبه دار فتح سنگھ

حوالد ار بھٹا سنگھ

صوبه دار جہنڈا سنگھ

صوبه دار ساون سنگھ

جمعدار جیون سنگھ ۴۳ پنجاب انفینتری دفدار سلطان خان

صوبه دار چیتا سنگھ جمعدار کاہو سنگھ ۱۴ سکھ

جمعدار رچم بخش ۱۱ بنگال لیسٹ دفدار رودا ۱۱ بنگال لیسٹ

صوبه دار راجا سنگھ بہادر جمعدار ٹھاکر بچودھ سنگھ ۱۳ نیٹو انفینتری

محمد علی خان

محمد علی خان

حوالدار تن سنگه

دفعدار میر خان

حوالدار گویند سنگه

رسالدار میر سردار هزار سنگه

سارجنت ناهر سنگه

حوالدار چند سنگه ۲۲ پنجاب انجینتری

صوبه دار میر علی بخش بهادر سپهزانی دمانند صوبه دار دیا سنگه

دفعدار بوٹی خان

صوبه دار میر میران بخش سردار بهادر پنجاب

انجینتری

جمعدار قطب الدین خان ۲ سنٹرل انڈیا ۱۴ دفعدار هر جس ۱۴ بنگال کیولری

حوالدار حبیب سنگه ۲ پنجاب انجینتری

دفعدار میر صادق علی

دفعدار عباس علی

دفعدار ابد علی ۳ کیولری

دفعدار دھیرج سنگه

دفعدار دتا خان

حوالدار پریم سنگه

دروئی میر اسد اسد خان گانڈ

رسالدار ولی محمد

کمر حوالدار پیام جی اسرائیل

دفعدار سرفراز خان

رسالدار بخش ۲ بمبئی لینڈرز

دفعه دار سنت سنگه

دفعه دار دولت سنگه

جمعه دار شاه سوار گاندز

حوالدار محمد عمر

حوالدار کجھان سنگه ۱۴ ریکه

حوالدار احمد خان

تحصیلدار عجب سنگه پنشنر

نایک جوده سنگه ۱۴ نیٹو نفیٹری

نایک غازیخان ۱۵ نفیٹری

حوالدار امام بخش ۴ پنجاب نفیٹری

حوالدار ہردھان سنگه

کلر حوالدار دروئی خان ۲۵ پنجاب نفیٹری

دفعه دار گند سنگه ۲ پنجاب کیولری

جمعه دار جوده سنگه روائیل آرٹیلری

حوالدار بلا ۲۵ پنجاب نفیٹری

حوالدار جیون سنگه ۵ ریکه

دفعه دار بہادر خان

۳ بنگال کیولری

دفعه دار عجد الد خان

حوالدار باز خان ۲۴ بنگال نفیٹری

صوبہ دار پریم سنگه ۳۱ پنجاب نفیٹری

صوبہ دار بھوپ سنگه ۳۹ پنجاب نفیٹری

جمعه دار دلیر خان ۳۰ پنجاب نفیٹری

صوبہ دار ساجہا ۴ پنجاب نفیٹری

جمعه دار زمان خان ۴ پنجاب نفیٹری

رسالدار امیر حید

گاندز

دفعه دار ہری سنگه

نایک نگاہیا

نایک عمر بخش

۴ پنجاب نفیٹری

<p>۱۹ بنگال لیسنز</p>	<p>دفعه دار جواهر سنگه رساله دار جواهر سنگه رساله دار کشن سنگه رساله دار محمد شهریار</p>	<p>صوبه دار کاهن سنگه حوالدار فضل نایک آلا سنگه</p>
	<p>حوالدار سمن سنگه ۳۳ پنجاب نفیضی</p>	<p>رساله دار بهور و سنگه ۲ پنجاب کیولری نایک سو بهار و ایل آر ٹیلری</p>
	<p>حوالدار نند سنگه ۵ اسکھ</p>	<p>صوبه دار رحمت اسد بیگ ۳ سکھ صوبه دار احمد خان ۱ پنجاب نفیضی</p>
	<p>دفعه دار حکم سنگه ۱- پنجاب کیولری</p>	<p>حوالدار ایشور سنگه گل میجر پیرم دتا حوالدار صاحب سنگه</p>
	<p>رساله دار امیر خان ۳ بنگال کیولری</p>	<p>صوبه دار بهیر سنگه ۳۶ رحمت دفعه دار پرتاب سنگه ۱۹ بنگال لیسنز</p>
	<p>۲۸ پنجاب نفیضی</p>	<p>صوبه دار وریم سنگه جمعہ دار متاب سنگه</p>

محمد، نادر، و دیگران که در این شهر

دفعه داران در سنگه و بنگال

دفعه دار جواهر سنگه (۲) و بنگال لینسر

دفعه دار کشن سنگه و بنگال لینسر

رساله دار کپور سنگه و بنگال لینسر

صوبه دار شیر خان ۳۱ پنجاب نفیضی

جمعه دار بنگوان سنگه ۴۰

حوالدار رسول خان ۱۹ پنجاب نفیضی

لائس دفعه دار مانا سنگه ۲ پنجاب کیولری

صوبه دار علام حسین ۲ پنجاب نفیضی

نایک جیت سنگه {
نایک ارجن کھتری { ۳ گورکھا

حوالدار سیوان سنگه گاندز

حوالدار بیر سنگه ۱، نیٹو نفیضی

نایک وزیر علی

جمعه دار ملک قطب دین

جمعه دار کالی چرن

کمانداران حفیس کمپ

صوبه دار جوالا سنگه

حوالدار بور سنگه

حوالدار کشن سنگه

حوالدار روسا سنگه

حوالدار گردت سنگه

حوالدار دیو سنگه

حوالدار ٹل سنگه

حوالدار امر سنگه

حوالدار جوالا سنگه

حوالدار بوٹا سنگه

نایک شیر سنگه

۳۲ پایونیرز

نایک مهن سنگه نایک لهناسنگه نایک لهناسنگه
 لافس نایک حکم سنگه لافس نایک بدھاسنگه
 حوالدار آلاسنگه

سردار نهال سنگه ڈپٹی انسپکٹر ۲۳ پنجاب انفینٹری
 نایک عطر سنگه ۳۱ بنگال انفینٹری
 نایک دیو سنگه ۱۰۱ پنجاب انفینٹری
 نایک شام سنگه ۲۳ پایونیرز

رسالدار مردل سنگه
 دفدار گردت سنگه
 دفدار گنگا سنگه
 فریر میجر بیران بخش
 ۱۱ بنگال لنینرز

حوالدار خان سنگه ۴ سکھ دفدار مرزا اللہ خان

اونریری کپتان رسالدار میجر گنڈا سنگه سردار بہادر ۱۹ بنگال لنینرز
 جمعدار شیر سنگه ۴۵ سکھ صوبہ دار میجر بھگوان سنگه خان بہادر ۳۰ برما

دفدار محمد جان سنٹرل انڈیا مارس

پاہی عطر سنگه
 پاہی بھگوان سنگه
 سوار چیت سنگه
 آگرہ مونڈ پولیس
 سوار سکندر خان

حوالدار نهال سنگه ۲۶ پنجاب نفینتری حوالدار بگا سنگه ۲ سیکه
 حوالدار رضائی ۲۵ پنجاب نفینتری حوالدار عظیم بخش ۱۴ سیکه
 دفعدار امان خان ۳۰ پنجاب کیولری دفعدار رام جس ۱۰ بنگال کیولری
 حوالدار عم بخش صوبه دار بلدیو ۳۳ رجمنٹ
 حوالدار دمن سنگه ۱۴ سیکه حوالدار صاحب سنگه ۹ پولیس
 سپاہی رام سنگه نایک میرا سنگه ۱۴ سیکه
 رسالدار مہتاب سنگه رسالدار گلاب سنگه
 جمعدار آسانگه جمعدار بھاگ خان
 کوٹ دفعدار حکیم رام - دفعدار جوند سنگه - دفعدار اتم سنگه { ۱۰ بنگال لنینتر
 دفعدار اٹل سنگه دفعدار ہزارہ سنگه - سوار بدھاوا سنگه (۱)
 سوار بدھاوا سنگه نمبر ۱ سوار جیون خان - سوار دیو سنگه
 سوار کرم سنگه
 سپاہی مان سنگه کماون ٹیلیمن
 سپاہی گمان سنگه ۵ گورکھا گانڈز
 سپاہی جھنڈا سنگه ۲ پنجاب نفینتری
 { ۳۲ پاونیرز { سوار چندا سنگه
 سپاہی نہال سنگه
 سپاہی گردت سنگه

سہ ماہی نہال سنگھ
سہ ماہی شیر سنگھ
سہ ماہی امر سنگھ
سہ ماہی جیت سنگھ

۳۲ پاپو نیرن

رسالہ دار رحمت السد

صوبہ دار فضل داد خان

ضمیمہ نمبر ۹

فوجی فہرست

جنرل سر آر۔ سی۔ لو۔ جی۔ سی۔ بی۔ بنگال کیولری
لفٹنٹ جنرل سر جی۔ بی۔ دولہے۔ کے۔ سی۔ بی۔ برٹش سروس
لفٹنٹ جنرل سر بی۔ بلڈ۔ کے۔ سی۔ بی۔ آر۔ ای
میجر جنرل ایچ۔ ایل۔ سمٹھ بورین ڈی۔ ایس۔ او۔ برٹش سروس
میجر جنرل سر ای۔ ایل۔ الیٹ۔ کے۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی
میجر جنرل ڈی۔ جے۔ ایس۔ میکلیوڈ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ مدراس جنرل لسٹ
کیولری

میجر جنرل بی۔ اے۔ کومب۔ سی۔ بی۔ برٹش سروس

برگڈیر جنرل ایچ۔ اے۔ شمیم۔ سی۔ بی۔ برٹش سروس

برگڈیر جنرل بی۔ ڈف۔ سی۔ بی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی

برگڈیر جنرل جے۔ ایس۔ کالنز برٹش سروس

برگڈیر جنرل جے۔ لیج۔ رائل آرٹلری

برگڈیر جنرل سبھو۔ ڈبلیو۔ مے کے سی۔ بی۔ برٹش سروس

برگڈیر جنرل ایف۔ ایچ۔ پلوٹن برٹش سروس

برگڈیر جنرل سبھو۔ ڈاکس۔ کے سی۔ ایم۔ جی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ برٹش سروس

برگڈیر جنرل جی۔ ایل۔ آر۔ رچرڈسن۔ سی۔ بی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای

انڈین آرمی

برگڈیر جنرل جی۔ لیج۔ مورمولینو۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سی۔ آئی۔ ای

انڈین آرمی

برگڈیر جنرل ایچ۔ پی۔ لیج۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ آر۔ ای

برگڈیر جنرل ایچ۔ ایسٹ۔ سی۔ بی۔ انڈین آرمی

برگڈیر جنرل لے۔ آر۔ مارٹن۔ سی۔ بی۔ انڈین آرمی

کرنیل جے۔ ای۔ نکسن۔ سی۔ بی۔ انڈین آرمی

کرنیل۔ ای۔ بالف۔ انڈین آرمی

کرنل ڈبلیو بی کیپر برٹش سروس
 کرنل ایچ آئی ڈبلیو ہیٹن ڈی۔ ایس۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی برٹش سروس
 کرنل سی ایچ ڈس وکیس انڈین آرمی
 کرنل اے ایچ ہیوٹ رایل ہارس آرٹلری
 کرنل جے اے کاکسہڈ سی۔ بی رایل آرٹلری
 کرنل ایچ این میکری سی۔ بی۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ انڈین آرمی
 کرنل ایف جے آیلر وی۔ سی۔ رایل انجینیرز
 کرنل جے سی۔ ایف گارڈن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی
 بریوٹ کرنل جی ایف فرانسس انڈین آرمی
 بریوٹ کرنل لے اے پیرسن۔ انڈین آرمی
 بریوٹ کرنل سی۔ ڈبلیو میور۔ سی۔ بی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی
 لفٹنٹ کرنل سی۔ ڈی۔ سی۔ ہیٹن رایل آرٹلری
 لفٹنٹ کرنل ای۔ سی۔ ہل برٹش سروس
 لفٹنٹ کرنل ڈبلیو۔ آر۔ برڈوڈ۔ انڈین آرمی
 لفٹنٹ کرنل جے۔ ایم۔ ایس برنکر رایل ہارس آرٹلری
 لفٹنٹ کرنل ایس ڈی رنفرڈ رایل آرٹلری لفٹنٹ ایس ڈی گارڈن ۳۱ انگلینڈ
 لفٹنٹ کرنل ڈی سی کارٹر رایل آرٹلری لفٹنٹ کرنل ایچ سی ٹی لٹل ۴۴ ڈریگون گارڈز

لفٹنٹ کرنل ایچ ایس ڈاکٹر رایل آرٹلری۔ لفٹنٹ کرنل ایم سی بارٹن ڈی ایس۔ او رایل انجینیر
 لفٹنٹ ای گزر رایل آرٹلری لفٹنٹ کرنل ایف ہاکنر فسرٹ برہمنر
 لفٹنٹ کرنل اے کین ڈی۔ ایس۔ او رایل۔ میجر جنرل سی۔ جے۔ برنٹ سی۔ بی۔ برٹش
 آرٹلری۔ سروس

لفٹنٹ کرنل آر۔ اے۔ جی۔ ہیرین سی ایم۔ میجر جنرل سر آر و سٹاکاٹ کے سی۔ بی
 جی۔ رایل آرٹلری ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی
 لفٹنٹ کرنل۔ جے۔ ڈبلیو ہاکنر۔ رایل۔ میجر جنرل ایف۔ ڈبلیو۔ کچنر سی۔ بی۔ برٹش
 ہارس رایل آرٹلری سروس

لفٹنٹ کرنل۔ ایم۔ اوٹل و لانسرز میجر جنرل۔ جی۔ کریگ سی۔ بی۔ برٹش
 سروس

لفٹنٹ کرنل۔ ایف۔ سی۔ ٹین سی۔ بی۔ برگڈیر جنرل جے۔ ایچ۔ ایس کریگی برٹش
 برٹش سروس

لفٹنٹ کرنل۔ سی۔ ایم۔ ٹی۔ و سٹرن۔ برگڈیر جنرل ایف۔ ایچ۔ ڈبلیو برٹش
 رایل آرٹلری سروس

لفٹنٹ کرنل۔ آر۔ سی۔ آنسلو۔ انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل ای۔ جی۔ ایچ۔ گنگیم آر۔ اے
 لفٹنٹ کرنل جی۔ سی۔ پی۔ آنسلو۔ رایل انجینیر

لفٹنٹ کرنل جی ایف۔ این ٹیلی انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل۔ آد جی۔ ڈبلیو سپرن برٹش سروس

لفٹنٹ کرنل ہے۔ اے۔ مل انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل ہے۔ پی۔ سی۔ نول انڈین آرمی
لفٹنٹ کرنل آر۔ ڈبلیو۔ شرارڈ۔ انڈین آرمی۔ میجر اے۔ جی۔ سیٹن ۹ بنگال لانسز ڈپٹی اسٹنٹ

ایڈجوٹنٹ جنرل

لفٹنٹ کرنل اے ڈبلیو۔ ایل نیلی۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی

لفٹنٹ کرنل ڈبلیو ای فلیس انڈین آرمی

لفٹنٹ کرنل اے۔ بی۔ ڈنٹرول فرسٹ بٹالین ایٹ سرے رجمنٹ

میجر جے۔ بی۔ اڈوارڈز ڈی۔ ایس۔ او۔ فرسٹ سنٹرل انڈیا بارس ڈپٹی اسٹنٹ

ایڈجوٹنٹ جنرل

میجر جے ایم سٹوارٹ۔ ۲ بٹالین ۵ گورکھا انفنٹری ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ۳ انفنٹری برگڈ

میجر ڈبلیو جی۔ بی۔ فرسٹ بٹالین نارتمہ سینٹرل ڈسٹرکٹ رجمنٹ ڈپٹی اسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ۴ انفنٹری برگڈ

کپتان ایچ۔ آر۔ پامر۔ آر۔ اے

میجر جنرل ایل ڈبلیو۔ کرسٹوفر سی۔ بی۔ ڈاکٹر جنرل پلائی ٹرانسپورٹ

لفٹنٹ کرنل ڈبلیو۔ آر۔ یلڈنگ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ او

میجر سی۔ جی۔ آر۔ تھیکول ڈی۔ ایس۔ او

میجر ایف۔ سی۔ ڈبلیو رائڈ آوٹ

میجر ڈی۔ ایم۔ تھامسن

میجر ایچ۔ ایم۔ سی۔ اے۔ جانسن

پلائی ٹرانسپورٹ
سکور

کپتان ایف۔ ڈبلیو باکس

کپتان ٹی۔ ای۔ میڈن

کپتان ایچ۔ ایچ۔ راڈی

کپتان اے۔ ایس۔ آر۔ انیلی

پسٹائی وٹرانسپورٹ کور

بجھرنل سی ایچ سکاٹ۔ سی۔ بی۔ آر۔ اے۔ ڈائریکٹر جنرل آرڈیننس

لفٹنٹ جے۔ سن۔ اسٹنٹ کسری۔ آرڈیننس ڈپارٹمنٹ ناردرن سرکل

سر جنرل سر۔ ٹی۔ جے۔ گیلوی۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ بی۔ آر۔ اے۔ ایم

سی۔ پرنسپل مڈکل افسر ہنر مجٹینز فورسز انڈیا

کرنل جے۔ ایف۔ پیل۔ سی۔ بی۔ آر۔ اے۔ لفٹنٹ کرنل سی۔ سی۔ مینیفولڈ۔ آئی۔ ایم

ایم۔ سی۔ ایس

کرنل جے۔ ایم۔ ہمیش۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی۔ بیجھری۔ بی۔ رسل۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی

کرنل ٹی۔ ایس۔ ویر۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ بیجھری۔ ایم۔ ایڈمن۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی

لفٹنٹ کرنل۔ ڈبلیو۔ ٹی۔ جانسن۔ آر۔ اے۔ بیجھری۔ ہنسی۔ آر۔ اے۔ ایم۔ ایس

ایم۔ سی۔

لفٹنٹ کرنل۔ ایچ۔ ایس۔ میکگل۔ آر۔ اے۔ بیجھری۔ پی۔ ہنری۔ آئی۔ ایم۔ ایس

ایم۔ سی۔

لفٹنٹ کرنل ریڈ۔ اے۔ احمد۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ بیجھری۔ ایم۔ مارین۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔

لفٹنٹ کرنل ایل لے - واڈل - سی - آئی - میجر - ایچ - ایم - مارسین - آئی - ایم - ایس
ای - آئی - ایم - ایس

لفٹنٹ کرنل - ایم - ایس - ایر - آئی - ایم - ایس - میجر - جی - ٹی - مولڈ - آئی - ایم - ایس
لفٹنٹ کرنل جے - شیر - ڈی - ایس - او - میجر - ایچ - این - ٹھامن - ڈی - ایس - او
آئی - ایم - ایس

ویٹرنری لفٹنٹ کرنل بی - ایل - گلور - سی - بی - آر - می - ویٹرنری ڈپارٹمنٹ
ویٹرنری میجر لے - ایف - ایپلٹن - آدمی - ویٹرنری ڈپارٹمنٹ

پکتان - ایچ - ایچ - ایف - ٹرنر - ۲ - بنگال لانسز - دفٹ بال ویاکی ٹورنمنٹ
میجر سی - ای - سالوسٹن - آر - ای - بنگال سپیرز وائٹنز

بریوٹ میجر جے - ایم - سی - کالون وی - سی - آر - ای - بنگال سپیرز وائٹنز
صوبہ دار میجر بیرا سنگھ بنگال سپیرز وائٹنز

صوبہ دار راجندر ساونت بہادر ممبئی سپیرز اینڈ وائٹنز
۴ ڈرگین گارڈز

میجر - ایف - بی - ایل - وڈرائٹ کمانڈنٹ
میجر آرنل آر لی - سکینڈن کمانڈ

۱۵ ہزار

لفٹنٹ کرنل ٹی جے ڈی کر سینگنی کمانڈنٹ

بیروٹ لفٹنٹ کرنل ڈیلیو۔ ای۔ بیچٹن۔ ڈی۔ ایس۔ ای۔ سکینڈان کمانڈ

۹ لانسز

لفٹنٹ کرنل ایس۔ ڈیلیو فالٹ کمانڈنٹ

لفٹنٹ کرنل ای۔ ٹی۔ لنڈ۔ سکینڈان کمانڈ

رایل ہارس آرٹلری

میجر اے۔ ایچ۔ شارٹ ڈی۔ بیٹری

میجر وی۔ ایف۔ ڈیلیو۔ اے۔ بیچٹ۔ آئی بیٹری

رایل فیلڈ آرٹلری

میجر ای۔ ایم۔ لیکن۔ ۱۳ بیٹری فرسٹ برگینڈ ڈویژن

میجر ڈیلیو۔ کے میکلیوڈ ۶ بیٹری فرسٹ برگینڈ ڈویژن

میجر آر۔ جے۔ جی۔ الکنگٹن ۲۴ باٹری۔ ۳۸ برگینڈ ڈویژن

میجر ایف۔ وہائٹ ۲ بیٹری ۳۸ برگینڈ ڈویژن

میجر ریل۔ فورڈ ۵ بیٹری ۳۹ برگینڈ ڈویژن

میجر جے۔ ای۔ ہاروی ۵۴ باٹری۔ ۳۹ برگینڈ ڈویژن

رایل گریزن آرٹلری

میجر ایف۔ آر۔ تھیکرے۔ ۱ کمپنی ۳۰ پونڈر برگینڈ ڈویژن

میجر اے۔ ایچ۔ بلاک ۲ کمپنی ۳۰ پونڈر برگینڈ ڈویژن

میجر ایف۔ بی۔ کریم۔ ۱۹ کپنی ۵۰ پونڈ برگیڈ ڈویژن
 میجر ایس۔ وی۔ تھارنٹن ۴۲ کپنی ۶۰ پونڈ برگیڈ ڈویژن
 میجر ایم۔ ایف۔ فیکن مین ۶۰ مونٹن باٹری ۳۰ پونڈ برگیڈ ڈویژن
 پکتان۔ جے۔ ای۔ ایل۔ بروکس پشاور مونٹن بیٹری

فرسٹ بٹالین نارتمپٹن شائر رجمنٹ
 لفٹنٹ کرنل ڈیلیو۔ سی۔ فاسٹ کمانڈنٹ
 میجر ڈیلیو۔ ویلنر سکڈان کمانڈ

فرسٹ بٹالین سوئٹھ ویلز بارڈرز
 لفٹنٹ کرنل سی۔ وی۔ ٹروٹر کمانڈنٹ
 میجر سی۔ ای۔ کرل سکڈان کمانڈ
 سکند بٹالین ویش رجمنٹ
 لفٹنٹ کرنل ڈیلیو۔ وی۔ ڈکنسن کمانڈنٹ
 میجر اے۔ آر۔ ریڈ۔ سکڈان کمانڈ

سکند بٹالین گارڈن ہائی لینڈرز
 لفٹنٹ کرنل ڈیلیو۔ اے۔ سکاٹ سی بی۔ کمانڈنٹ
 میجر ایچ۔ رائٹ ڈی۔ ایس۔ اوسکڈان کمانڈ

فہرست بٹالین ایل فٹرفوزر یلیرز ڈیچمنٹ

۳۳ بریوٹ میجر ڈی کرارکر ۳۳ راجپوت کمانڈر لفٹنٹ کرنل ڈیلیو۔ ٹی فیرلڈ

۲۰ پنجاب انفینٹری۔ کمانڈر بریوٹ کرنل جے۔ بی۔ ون ۲۷ پاونیر کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایچ۔ بی۔ بورا ڈیل

ڈی ایس۔ او

۳۴ ڈوگر۔ کمانڈر میجر ایچ۔ پی۔ برن ۹ بنگال لانسز کمانڈر لفٹنٹ کرنل۔ ایف۔ ڈیلیو

بی۔ اینجیلو

۲۱ گورکھا۔ کمانڈر میجر ڈی۔ سی ایف۔ مینٹائر ۲۷ ممبئی کیولری کمانڈر میجر ایف۔ ویڈسن

۳۹ گڑھوال رائیفلز کمانڈر لفٹنٹ کرنل ۱۱ بنگال لانسز کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایف۔ جی

ڈولامین

اے۔ سی۔ او۔ ڈائل

۴۷ حیدرآباد انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایم ۸ بنگال لانسز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنل ای۔ ایچ

ریوٹ کارناک

ٹی۔ شیون

۱۸ مدراس انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنل ڈیلیو ۱۹ بنگال لانسز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایچ۔

ایس۔ میسی

ایچ۔ لوری

۳۸ پنجاب انفینٹری کمانڈر میجر جی۔ آر۔ کرافٹ ۱۸ بنگال لانسز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنل جے۔

اے۔ مینی

۲ پنجاب انفینٹری بریوٹ کرنل۔ اے۔ اے۔ پیٹر ۳ بنگال کیولری کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایچ۔ جے

مڈلٹن

۵ اسکھ کمانڈر لفٹنٹ کرنل جی۔ ایف گائیڈر کمانڈر بریوٹ لفٹنٹ کرنل جی۔ ٹی

روکرافٹ۔ ڈی۔ ایس۔ او ننگ، سید۔ سی۔ بی

۴ راجپوتانہ کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایچ ریڈ ۵ پنجاب کیولری کمانڈر مہاجر ایچ پٹیل

۳۲ پابونیر کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایچ۔ آر بریڈر فرسٹ سنٹرل انڈیا ہارس کمانڈر لفٹنٹ کرنل

ایف ایچ۔ ڈرمندہ۔ سی۔ آئی۔ ای

۳۳ پابونیر کمانڈر بریوٹ لفٹنٹ کرنل ۴ انگال لانسز کمانڈر مہاجر ایچ۔ ولر

ایف۔ ہاگ

۲۷ بلوچ انفنٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنل جی رائل سکاٹ فیوریز کمانڈر مہاجر ایچ۔ ایس

ای۔ ایون میک سی سٹیل

۱۴ گورکھا کمانڈر لفٹنٹ کرنل ایچ۔ روز

۶۔ جاٹ کمانڈر لفٹنٹ کرنل سی ایچ ڈیمونڈ

والنٹیر

مفصلۃ الذیل فوجوں کے ڈیپٹمنٹ

ہمار لائٹ ہارس ایٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے والنٹیر انفنٹری

کاچنور لائٹ ہارس } فرسٹ گریڈ اٹھین پنشن لاریلوے

سراوہلی لائٹ ہارس } والنٹیر انفنٹری کور

کلمتہ لائٹ ہارس - فرسٹ بمبئی بڑودہ سنڈل انڈیا ریلوے والٹیرز

بمبئی لائٹ ہارس نیلگری والٹیرز

اودھ لائٹ ہارس برارہ والٹیرز

پنجاب لائٹ ہارس بلوچستان والٹیرز

آسام ویلی لائٹ ہارس مدراس ریلوے والٹیرز

بمبئی آرٹلری والٹیرز مدراس آرٹلری والٹیرز

بمبئی والٹیرز مدراس والٹیرز

نادر درن بنگال مونٹڈ والٹیرز سندھ والٹیرز

دیرہ دون مونٹڈ والٹیرز قاسم پور ریلوے والٹیرز

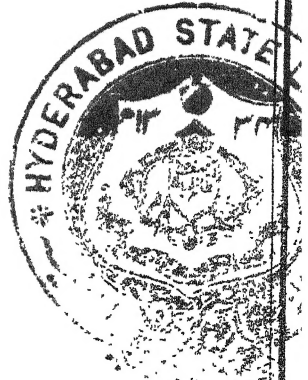
چھوٹا ناگپور مونٹڈ والٹیرز کرگ میسور رائفل والٹیرز

بنگلور رائفل والٹیرز

ایسٹ انڈیا ریلوے والٹیرز

1084

NOT



۵۶۶۶	داخلہ نمبر
۱۰۵	فن نمبر
	تخات نمبر